المقصد الجلی

فی

مسند العلی

امیر المومنین مولائے کائنات حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم

سے مروی احادیث کا مجموعہ

مرتبہ و مترجمہ

عین الحیدر علوی کاکوروی



نسخهٔ خطّی کلام الله مجید منسوب به امیرالمؤمنین علی بن ابیطالب علیه السّلام

السيرة العلوية بذكر مآثر المرتضوية

جلد چہارم موسم بہ

المقصد الجلي

فی

مسند العلیؑ

امیر المومنین مولائے کائنات حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہ الکریم سے
مروی احادیث کا مجموعہ

مرتبہ و مترجمہ

احقر عین الحیدر علوی کاکوروی

نام کتاب	:	المقصد الجلی فی مسند العلی
مرتب کا نام	:	عین الحید رعلوی
ناشر کا نام	:	عین الحید رعلوی
کمپیوٹر کمپوزنگ	:	کرامت کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ، اکبری گیٹ، لکھنؤ۔ ۳
فون نمبر	:	651188
سن اشاعت	:	۲۰۰۱ء
تعداد	:	ایک ہزار (۱۰۰۰)
قیمت	:	
ملنے کا پتہ	:	کتب خانہ انوریہ خانقاہ کاظمیہ قلندریہ، کاکوری، ضلع لکھنؤ

تقدیم بہ بارگاہ

خوشہ چین گلشن مصطفویؐ، سحبان دربار مرتضویؑ خداوند نعمت حضرت مولانا حافظ شاہ علی حیدر قلندر علوی نوراللہ ضریحہ الاطہر ؎

آنانکہ خاک رابہ نظر کیمیا کنند ☆ آیا بود کہ گوشۂ چشمے بہ ما کنند

ھوالعلی الاعلیٰ

اے خامہ حیدری تو جھک جا ☆ کاغذ ہو تیرے لئے مصلی
لکھ حمد قدیر رب باری ☆ پھر نعت بنی بہ آہ و زاری
مولائے علی کا لکھ سزا پا ☆ محبوب خدا کا تھا جو خاکہ
یہ مسند مولیٰ جہاں ہے ☆ مولائے جہاں شہ شہاں ہے
جو سب سے قریب ہے علیؑ ہے ☆ فرمان نبیؐ بہ خط جلی ہے
وہ خال رخ حبیب داردؑ ☆ شیدا ہیں ہزارہا پیمبر
وہ بندۂ خاص حق تعالیٰ ☆ جن و بشر و ملک سے بالا
وہ روئے مبین مصطفےٰؐ ہے ☆ وہ دین متین اصطفےٰ ہے
وہ خویش بھی ہے نبیؐ کا ہمدم ☆ وہ علم کا اور عمل کا سنگم
وہ عالم و اعلم جہاں ہے ☆ وہ صاحب سیف و ہم زباں ہے
ہیں جس کے غلام شام عالم ☆ وہ فخر نبیؐ و فخر آدم

ہے حیدر عین تیرا بندہ
اعمیٰ، بہ ضیائے دید دیدہ

(عین الحیدر، حشرہ اللہ فی زمرۃ موالی القنبرؓ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدلله الذی جعل فی السماء بروجاً و زین السماء بالملائکة المقربین و جعل فیها سراجاً وقاجاً و جعل فیها قمراً منیراً و زین الارض بنور عرشه حیث قال" کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لکی اعرف" و قال سید المرسلین صلی الله علیه وسلم" کنت نبیاً و آدم بین الماء و الطین" قال الله تعالیٰ لنوره کن محمداً فظهر صلی الله علیه وسلم کالبدر المنیر الاتم ۔

یا صاحب الجمال و یا سید البشر ☆ من وجهك المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقه ☆ بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

هذا هو بدر منیر قد اشرقت الارض بنور ربها هو البدر الذی قد یعلن ان "لا احب الآفلین" هو البدر الا نور قد یطلع و لا یغرب و هو الذی یضیء وجهه الانور و یقول "الله نور السماوات و الارض مثل نوره کمشکوة فیها المصباح المصباح فی زجاجة الزجاجة کأنها کوکب دری یوقد من شجرة مبارکة لا شرقیه و لا غربیة یکاد زیتها یضیء ولو لم تمسسه نار نور علی نور" و صلی الله علی خیر خلقه و نور عرشه محمد و علی آله الطیبین الطاهرین.

قال الله تعالیٰ لنبیه الکریم صلی الله علیه وسلم ﴿قل تعالوا ندع ابناء نا و ابناء کم و نسائنا و نسائکم و انفسنا و انفسکم فنبتهل فنجعل لعنة الله علی الکاذبین" ﴾(فرما دیجئے اے میرے حبیب کہ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو ہم اپنے نفوس کو اور تم اپنے نفوس کو اس کے بعد ہم مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں۔)

امابعد! اللہ تبارک و تعالیٰ نے آیت مباہلہ کے ذریعہ یہ فیصلہ فرمادیا کہ علیؑ نفس رسول ہیں تاکہ کل اگر کوئی فرمان رسالت "علی منی وانا منہ" (علی مجھ سے ہے اور میں علی سے) کی غلط تاویل کرے اور علیؑ کے نفس رسول ہونے سے انکار کرے تو آیت کریمہ کا لفظ "انفسنا" نص قطعی بن

کر تمام دلائل ضعیفہ کی تردید کرتے ہوئے۔ بانگ دہل یہ اعلان فرمائے:

انت منی و انا منک ای فتی ☆ لا فتیٰ الا علی المرتضیٰ

(حضرت مولانا رومؒ)

عارفین نے اس حقیقت کو خوب سمجھا کہ شہر علم میں رسائی تب ہی ممکن ہے جب باب حیدری وسیلہ ہو قرب وصول حق کی راہیں محتاج ہیں نگاہ مرتضوی کی۔

اگر حق را پرستاری تولائے علیؑ باید ☆ محمدؐ را طلبکاری تولائے علیؑ باید

جد محترم خداوند نعمت حضرت مولانا حافظ شاہ علی حیدر قلندر روح اللہ روحہ الاطہر (م ۵ راگست ۱۹۴۷ء، سجادہ نشین ہفتم خانقاہ کاظمیہ قلندریہ کاکوری) کا تمام کائنات پر کتنا بڑا احسان ہے کہ گلزار کائنات کے روح رواں مولائے کائنات کی عرفان ذات کے لئے "السیرۃ العلویہ بذکر مآثر المرتضویہ" تصنیف فرمائی۔ جو تین ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔

جلد اول "احسن الانتخاب فی ذکر معیشۃ سیدنا ابی تراب" ۵۳۶ صفحات کی اس کتاب میں مولائے کائنات کی سیرت طیبہ کا وہ عکس جمیل پیش فرمایا ہے کہ محبین کے لئے ہر ہر سطر ذخیرہ آخرت ہے۔ ایک ایک حرف وجد آگیں اور زبان حال سے صدا دیتا ہوا

کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا این جاست

شرط یہ ہے کہ سینہ میں دل ہو مضغہ گوشت نہ ہو۔ حدیث پاک مشہور و مسلم ہے:

"اے علی تم سے نہیں محبت رکھے گا مگر مؤمن اور تم سے نہیں بغض و کدورت رکھے گا مگر منافق" امام المفسرین حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا فرمان ہے "ہم منافقوں کو بغض علی کے سبب پہچان لیتے تھے" اس صحیفہ وجدانی اور گنجینۂ عرفانی سے جہاں طالبین حق بہرہ مند ہوئے جہاں مولائے حقیقیان امیر المؤمنین غالب علی کل غالب سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم و علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی محبت کی چنگاری آتش سوزاں میں بدل کر "العشق نار یحرق ماسوی المحبوب" کے نعرے لگانے لگی وہیں بعض خفاش چشم ارباب نے "کورچشمان را دلے روشن نیم" کے بمصداق اس نادر تصنیف میں رفض و شیعیت کا سراغ لگانے کی سعی ناکام کی لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ کا وعدہ ہے "واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون" اس صحیفہ مبارکہ کی تیسری اشاعت اس کی مقبولیت و محبوبیت خاص و عام (ملاحظہ ہو دیباچہ طبع سوم از عزیز قلبی نبیرہ فاضل حضرت مصنف علام ڈاکٹر

مسعود انور علوی استاد دانشگاہ علی گڈھ) اس حقیقت کا بین ثبوت ہے کہ معترضین کی افواہوں کو اہل ایمان نے رد کر دیا قد یطالع و یستمر ک بہا۔

جلد دوم "نفائس الممتن فی فضائل سیدنا ابی الحسن" ۳۰۸ صفحات۔ اس جلد میں مولائے کائنات کے فضائل بیان فرمائے ہیں "مقدمہ در بحث فضیلت" قابل دید ہے اور حضرت حافظ صاحب قبلہ پر الزام شیعیت لگانے والوں کے لئے تازیانہ عبرت بھی۔ جب کوئی مولی علی کی فضیلت بیان کرتا ہے تو اس پر بلا تامل رفض و شیعیت کا فتویٰ لگانے والے اس حقیقت سے کیسے چشم پوشی فرماتے ہیں جب صحابہ میں سے ایک سے پوچھا گیا نبی کریم صلعم کے بعد سب سے افضل کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا حضرت ابو بکرؓ، پوچھا گیا اس کے بعد جواب دیا حضرت عمرؓ، پھر پوچھا گیا بعد ازاں، کہا حضرت عثمانؓ اور بس! سوال کرنے والے نے کہا اور "علیؓ" انہوں نے جواب دیا "ارے علیؓ کی کیا بات ہے وہ تو اہل بیت رسول ہیں "لا یقاس علیہ احد" ان کی کسی سے کیا برابری فقرہ لا یقاس علیہ احد "کیا" بارقۂ عذاب" نہیں ان کے لئے جو مولی علیؓ کی ذراسی تعریف سن کر چین بہ جبیں ہو جاتے ہیں اور امیر شام کے حق میں گڑھی ہوئی حدیثیں طمطراق سے پیش کرتے ہیں۔

خطبہ جمعہ میں مولی علیؓ کے نام نامی و اسم گرامی کے ساتھ "غالب علی کل غالب" "امام المشارق والمغارب" "یا" امام العالمین" کے الفاظ اس امت کے اکابرین نے استعمال فرمائے ہیں اور صدیوں سے یہ القاب نہ حرف معمولی بلکہ خطبہ جمعہ میں شامل ہونے کے سبب داخل عبادت رہے ہیں۔ اس اکمل و افضل عبادت کے منکرین یہ نہیں سمجھتے کہ جب بنی امیہ کی ہزار ماہ کی حکومت مولی علی کی محبت لوگوں کے دل سے نہ مٹا سکی البتہ وہ لوگ فنا ہو کر قعر مذلت میں جا پڑے جنہوں نے مولی علی کے سب و شتم کو داخل عبادت بنا ڈالا تھا کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اولئک الذین نسوا اللہ فانساہم انفسہم" تو وہ خود کس شمار و قطار میں ہیں اس قسم کے لوگ در حقیقت یزید کے پیرو ہیں۔ جس کے دربار میں جب حضرت زینبؓ کو طوق و سلاسل بستہ لایا گیا اور وہ بولا کہ اللہ نے ہمارے دشمن کو ہلاک کیا تم ذلیل و خوار ہوئے اور تمہارا نام و نشان مٹ گیا۔ ناگہاں مسجد سے "اشہد ان محمداً رسول اللہ" کی صدائے حق بلند ہوئی جس پر دختر علی نے تڑپ کر فرمایا تھا "ہلاکت اور ذلت و خواری تو تیرا مقدر رہے۔ اے خدا کے دشمن دیکھ میرے جد گرامی علیہ التحیۃ و الثناء کا اسم گرامی آج بھی اذان و اقامت بن کر مؤمنین کے دلوں میں دھڑک رہا ہے اور قرآن و

حدیث جن وانس و حوش وطیور سب تجھ پر لعنت بھیج رہے ہیں "الالعنۃ اللہ علی الظالمین۔

جلد سوم "مناقب المرتضیٰ من مواہب المصطفیٰ" صفحات ۴۰۸، اس جلد میں قرآن ناطق کے مناقب قرآن کریم اور احادیث نبوی سے اخذ فرمائے ہیں۔ رسول اللہ صلعم کے صحابہ کرامؓ نے حضرت علیؑ کے بارے میں کیا فرمایا یہ شامل کتاب ہے۔ مولائے کائنات کے مناقب دو طرح پر وارد ہیں۔ عمومی میں صحابہ کرام اور مہاجرین وانصار شامل ہیں اور خصوصی میں آپ ہی مخصوص ہیں۔ اس کتاب میں صرف ان مناقب کا بیان ہے جو خصوصی طور پر آپ ہی کی ذات گرامی سے متعلق ہیں اور ان میں کوئی آپ کا شریک نہیں۔

گیارہ سو باسٹھ صفحات پر مشتمل یہ تینوں جلدیں محبین مولائے کائنات کے لئے صحیفہ وجدانی اور گنجینہ عرفانی کا درجہ رکھتی ہیں۔ رب تعالیٰ طالبین حق کو ان سب سے بہرہ مند ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

میخانہ منزلیست بردن از گمان و وہم ☆ فرخ کسیکہ در طلبش تفت و تاز کرد

(مولوی محمد عالم قیصری کاکوروی)

جلد چہارم کا نام حضرت مصنف علام علیہ الرحمہ والانعام نے "المقصد الجلی فی مسند العلیؑ" تجویز فرمایا تھا یہ مولی علی کا مسند ہے جو حروف تہجی کے حساب سے ہے۔ حضرت مصنف علیہ الرحمہ والرضوان نے ایکسو پچاسی احادیث جمع فرمائی تھیں۔ اور ان کا ترجمہ بھی فرمایا اس کے بعد حضرت کی علالت کا سلسلہ شروع ہو گیا اور پھر وہ گھڑی آ پہنچی۔

ہاں یہی ہے اتصال بے تکیف بے قیاس ☆ عشق آمد ناگہان و جان و تن جملہ ربود

(مولانا عہد الوالی اعلی اللہ مقامہ)

روح اللہ روحہ الاطہر وسقاہ اللہ من جرعات الکوثر [1]

یقیناً یہ کام ایسا ہے جو چودہ سو سال سے آج تک کسی نے نہیں کیا۔ اس بات پر تو سب متفق ہیں کہ مولائے کائنات کی ساری زندگی رفاقت نبوی میں بسر ہوئی سفر و حضر ہو یا معرکہ جہاد ہر ہر

---

[1] حضرت حافظ صاحب قبلہؒ کے دو اشعار آپ کے حال پر دال ہیں :

میں جرعہ نوش بادۂ خم غدیر ہوں ☆ مست شراب عشق جناب امیرؑ ہوں

حب علیؑ نے دی وہ مجھے رفعت بیاں ☆ مدح ابوتراب میں حسان نظیر ہوں

قدم پر ہم علی کو نبی کے دوش بدوش پاتے ہیں اور یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ علی سے زیادہ کوئی صحبت نبوی سے فیضیاب نہیں ہوا:

با شیر خدا کسے چہ محرم باشد ذاتش بہ نبی قریب و ہمدم باشد
سریست درین کہ کعبہ اش مولد شد یعنی کہ علی امام عالم باشد

علاء الدین علی المتقی بن حسام الہندی کی کتاب "کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال" جو آٹھ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے جس میں چھیالیس ہزار ایکسو پچاسی احادیث واقوال درج ہیں۔ مؤلف اس کتاب کی تالیف سے ۹۵۷ھ میں فارغ ہوئے۔ بقول حضرت مولانا عبداللہ عباس ندوی مدظلہ العالی "یہ کتاب ہر مکتبہ فکر کے لوگوں میں یکساں مقبول ہے" اس مقبول خاص وعام تصنیف سے ہی وہ احادیث لی گئی ہیں جن سے "مسند علی" مرتب کیا گیا گویا اس بحر ناپید اکنار سے غواص معرفت حضرت مولانا حافظ شاہ علی حیدر قلندر روح اللہ الاطہر نے درہائے ناسفتہ کو انتہائی سلیقہ اور نفاست سے گوندھ کر اس قلائد الجواہر کو تیار فرمایا جس کا ہر ہر دانہ یسبح للہ مافی السماوات و مافی الارض کی بولتی ہوئی تفسیر ہے۔

اہل علم اور ارباب دانش سے اس حقیر کی عاجزانہ درخواست ہے کہ ترجمہ میں کوئی خامی یا غلطی نظر آئے تو میری بے بضاعتی کو پیش نظر رکھتے ہوئے عفو ودرگزر سے کام لیں۔ نیز اس حقیر کے حق میں دعا فرمائیں کہ یہ مسند اس کے لئے ذخیرۂ آخرت بن جائے۔

باایں ہمہ گناہ نیم ناامید ازو ☆ خواہم سیاہ نامۂ خود را سپید ازو

ننگ اسلاف

احقر عین الحید ر حشرہ اللہ تحت لواء سید البشر

تاریخ: ۲ / اگست ۲۰۰۱ء مطابق ۱۱ / جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ

حرف الالف

(کتاب الایمان)

(۱)	باب فی حقیقة الایمان	ایمان کی حقیقت کا بیان
(۲)	باب فی تشریك الایمان و العمل	ایمان و عمل میں شرکت کا بیان
(۳)	باب فی فضل الایمان	ایمان کی فضیلت کا بیان
(۴)	باب فی فضل لا اله الا الله	لا الہ الا اللہ کی فضیلت کا بیان
(۵)	باب فی فضل المعرفة بالله	معرفت الٰہی کی فضیلت کا بیان
(۶)	باب فی احکام الدین	دین کے احکام کا بیان
(۷)	باب فی الایمان بالقدر	ایمان بالقدر کا بیان
(۸)	باب فی ذم القدریة	قدریہ کی برائی کا بیان
(۹)	باب فی صفة السعید و الشقي	نیک بخت اور بد بخت کی صفت کا بیان
(۱۰)	باب فی الایمان بالقدر لازم	ایمان بالقدر کے لازم ہونے کا بیان
(۱۱)	باب فی صفات المومنین	مومنین کی صفتوں کا بیان
(۱۲)	باب فی صفات المنافقین	منافقین کی صفتوں کا بیان
(۱۳)	باب فی الاعتصام بالکتاب و السنة	کتاب و سنت سے تمسک کا بیان
(۱۴)	باب فی صفات الایمان	ایمان کی صفتوں کا بیان
(۱۵)	باب فی خطرات القلب	قلب کے خطرات کا بیان
(۱۶)	باب فی قلة الاسلام و غربته	اسلام کی قلت اور اس کی غربت کا بیان
(۱۷)	باب فی البیان ان الایمان ما هو	ایمان کیا ہے؟ اس کا بیان
(۱۸)	باب فی بیان بناء الاسلام	اسلام کی بنیاد کا بیان
(۱۹)	باب فی دعائم الاسلام	اسلام کے ستونوں کا بیان

(کتاب الاذکار)

(کتاب الاخلاق)

حروف ”تاء“

کتاب التوبة

(حرف "جیم")

کتاب الجهاد

(حرف "حاء")

(کتاب خلق العالم) — عالم کی پیدائش کا بیان

(حرف "ر")

(حرف "ز")

(حرف "س")

(حرف "ش")

(حرف "ض")

(حرف "ط")

(كتاب الطلاق)

(حرف "ع")

کتاب العتاق

(حرف ''غ'')

(حرف "ف")

(۳۲۶) فضل النباتات	نباتات کی فضیلت کا بیان
(۳۲۷) انار الرمان	
(۳۲۸) التمر	کھجور
(۳۲۹) جامع الفضائل	اجتماعی فضائل کا بیان

(حرف "ق")

(۳۳۰) کتاب القیامة	قیامت کا بیان
(۳۳۱) باب فی امور الواقعة قبل القیامة و بیان قرب وقوعها و ما یتلعق بها	قیامت سے پہلے پیش آنے والے واقعات قرب قیامت اور اس سے متعلق باتوں کا بیان
(۳۳۲) فی خروج الکذاتب طلحة بن خویلد	کذاب طلحہ بن خویلد کے خروج کا بیان
(۳۳۳) الاشتراط الصغریٰ و الکبریٰ	قیامت صغریٰ اور قیامت کبریٰ کی نشانیوں کا بیان
(۳۳۴) ظهور المهدی	امام مہدی علیہ السلام کا بیان
(۳۳۵) فی الشفاعة	شفاعت کا بیان
(۳۳۶) الحوض	حوض کوثر کا بیان
(۳۳۷) الجنة	جنت کا بیان
(۳۳۸) کتاب القصاص	قصاص کا بیان
(۳۳۹) قصاص العبد	غلام کے قصاص کا بیان
(۳۴۰) قتل الموذیات	موذی چیزوں کے قتل کا بیان
(۳۴۱) فی الدیات	دیت کا بیان
(۳۴۲) کتاب القصص	قصوں کا بیان
(۳۴۳) کتاب اللقطة و اللقیط	گری ہوئی چیز اور پائے ہوئے بچہ کا بیان
(۳۴۴) کتاب اللعان	لعان کا بیان

(۳۴۵) کتاب اللهو و التغنی	لہو ولعب اور گانے بجانے کا بیان
(۳۴۶) الغنا	گانا بجانا

(حرف "م")

(۳۴۷) کتاب المعیشة و العادات	معیشت اور عادات کا بیان
(۳۴۸) باب فی آداب الأکل و مباحه و محظوراته	کھانے کے آداب اس کی جائز اور ناجائز چیزوں کا بیان
(۳۴۹) باب فی آداب الشرب و مباحه و محظوراته	پینے کے آداب اور اس کی جائز اور ناجائز باتوں کا بیان
(۳۵۰) باب فی آداب اللباس و محظوراته وما یتعلق بها	لباس کے آداب اس کے ممنوعات اور اس سے متعلق باتوں کا بیان
(۳۵۱) کتاب المزارعة	کھیتی کا بیان
(۳۵۲) کتاب الموت و الاحوال تقع بعده	موت اور اس کے بعد پیش آنے والے احوال کا بیان

(حرف "ن")

(۳۵۳) کتاب النکاح	نکاح کا بیان
(۳۵۴) باب فی الترغیب و الترهیب	ترغیب وترہیب کا بیان
(۳۵۵) باب فی آداب النکاح و ما یتعلق بها	نکاح کے آداب اور اس سے متعلق باتور کا بیان
(۳۵۶) باب فی محرمات النکاح	نکاح کے محرمات کا بیان
(۳۵۷) باب فی المتعة	متعہ کا بیان
(۳۵۸) باب فی نکاح الرقیق و الکافر	غلام اور کافر کے نکاح کا بیان

حرف الالف

بسم الله الرحمن الرحیم

کتاب الایمان

باب فی حقیقة الایمان

(ایمان کی حقیقت کا بیان)

(۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الایمانُ معرفة بالقلب و قول باللسان و عمل بالارکان. (رواه الطبرانی فی الکبیر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ایمان سے تصدیق قلب اور اقرار زبان اور اعضاء وجوارح کے اعمال مراد ہیں۔ طبرانی نے اسے معجم کبیر میں روایت کیا ہے۔

(۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اربع لم یجد طعم الایمان حتیٰ یومن بهن ان لا اله الا الله و انی رسول الله بعثنی بالحق و انه میت ثم مبعوث من بعد الموت و یومن بالقدر . کله رواه ابن عساکر.

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں جب تک ان پر ایمان نہ لائے گا کوئی شخص ایمان کا مزہ نہ چکھے گا۔ اول اس پر ایمان لائے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اور حق پر بھیجا گیا ہوں اور موت برحق ہے پھر بعد موت اٹھایا جانا بھی حق ہے اور تمام تقدیر پر ایمان لائے۔ ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔

(۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الاسلام ثمانیة اسهم الاسلام سهم و الصلوٰة سهم و الزکاة سهم و حج البیت سهم و الجهاد فی سبیل الله سهم و النهی عن المنکر سهم و صوم رمضان سهم و الامر بالمعروف سهم و النهی عن المنکر سهم و قد خاب من لا سهم له. رواه ابویعلی و الدار قطنی فی

الافراد و ضعف.

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اسلام میں آٹھ حصے ہیں۔ اسلام ایک حصہ ہے اور نماز دوسرا حصہ اور زکوٰۃ تیسرا حصہ اور حج چوتھا حصہ اور اللہ کی راہ میں جہاد پانچواں حصہ اور رمضان کا روزہ چھٹا حصہ اور امر بالمعروف ساتواں حصہ اور نہی عن المنکر آٹھواں حصہ ہے۔ درحقیقت وہ محروم ہوا جس کو اس میں سے کوئی حصہ نہ ملا۔ ابو یعلی اور دار قطنی نے اسے روایت کیا ہے افراد میں اور اس کی تضعیف بھی کی ہے۔

باب فی تشریک الایمان و العمل

ایمان اور عمل کا مشترک ہونے کا بیان

(٤) عن علی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الایمان و العمل اخوانی شریکان فی قرن لا یقبل احدهما الا لصاحبه. (رواه ابن شاهین فی السنة)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ایمان و عمل دونوں بھائی ہیں اور برابر کے شریک ہیں اللہ تعالیٰ ان کو تنہا قبول نہ فرمائے گا۔ ابن شاہین نے اسے کتاب السنۃ میں روایت کیا ہے۔

باب فی فضل الایمان و الاسلام

ایمان واسلام کے فضل کا بیان

(٥) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ذرو العارفین المحدثین من امتی لا تنزلوهم الجنة و الا النار حتی یکون الله یقضی فیهم یوم القیامة. (رواه الخطیب فی تاریخه)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا میری امت کے عارفین و محدثین کو چھوڑو نہ ان کو جنت میں اتارو اور نہ دوزخ میں جب تک کہ اللہ قیامت میں ان لوگوں کے بارے میں حکم نہ فرمادے۔ خطیب نے اپنی تاریخ میں اسے روایت کیا ہے۔

(٦) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال قال الله تعالیٰ انا

الله لا اله الا انا من اقر لی بالتوحید دخل حصنی اور و من دخل حصمنی امن من عذابی. (رواه الشیرازی فی الالقاب)

حضرت علیؓ سے مروی ہے آنخضرتؐ نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت جبرئیل نے حدیث بیان کی پس کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے جو شخص میرے قلعہ میں داخل ہو گا وہ میرے عذاب سے بیخوف رہے گا۔ ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔

(۷) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثنی جبرئیل فقال یقول الله تعالیٰ لا اله الا الله حصنی فمن دخل حصنی امن من عذابی. (رواه عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنخضرتؐ نے فرمایا کہ مجھ سے جبرئیل نے حدیث بیان کی۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے جو شخص میرے قلعہ داخل ہو گا، وہ میرے عذاب سے بیخوف رہے گا۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے)

(۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الله عزوجل لا اله الا الله کلامی و انا هو فمن قالها دخل حصنی و من دخل حصنی امن عتابی. (رواه ابن النجاری)

حضرت علیؓ سے مروی ہے آنخضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ لا الہ الا اللہ میرا کلام ہے اور میں وہی ہوں تو جس نے اس کو کہا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا تو وہ میرے عتاب سے بے خوف رہا۔ (ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے)

باب فی فضل لا اله الله

لا الہ اللہ کی فضیلت کا بیان

(۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کان آخر کلامه لا اله الله لم یدخل النار . (رواه الطبرانی فی الاوسط)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنخضرتؐ نے فرمایا جس شخص کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہوا وہ دوزخ میں داخل نہ ہو گا۔ (طبرانی نے اوسط میں اسے روایت کیا ہے)

(۱۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کان آخر کلامی عند الموت لا اله الا الله وحده لا شریك له هدمت ما کان قبلها من الذنوب و الخطایا. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا وقت موت جس کا آخری کلام لا اله الا الله وحده لا شریک له ہوگا اس سے اس کے قبل کے گناہ اور خطائیں منہدم ہو جائیں گی۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے)

باب فی فضل المعرفة بالله

معرفت باللہ کی فضیلت کا بیان

(۱۱) عن علی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال قال الله تعالیٰ لا تنزلوا عبادی العارفین المذنبین الجنة و لا النار حتی یکون الرب یقضی بینهم. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میرے عارفین گنہگار بندوں کو جنتی یا دوزخی نہ کہو۔ جب تک اللہ ان کے بارے میں کوئی حکم نہ دے۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے)

باب فی احکام الایمان

ایمان کے احکام کا بیان

(۱۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المومنون متکا فاء دمائهم و هم دی علی من سواهم و یسعیٰ بذمتهم و ادناهم الا لا یقتل مومنا بکافر ولا ذو عهد فی عهده من احدث حدثا فعلیٰ نفسه و من احدث حدثا او اویٰ محدثا فعلیٰ نفسه و من احدث حدثا او اویٰ محدثا لعنة الله و الملائکة و الناس اجمعین. (رواه ابو داؤد و النسائی و الحاکم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا مومنین جن کے خونوں کا بدلہ دیا جائے

گا اور وہ اپنے غیر کے قبضہ میں ہوں گے اور ان کی ذمہ داری ان سے کم حیثیت والے کریں گے۔ آگاہ ہو کہ مومن کافر کے عوض میں نہ قتل کیا جائے گا اور نہ صاحب عہد اپنے عہد کی وجہ سے اور جو شخص نئی بات نکالے یا نئی بات نکالنے والے کو پناہ دے تو اللہ اور ملائکہ اور تمام لوگوں کی اس پر لعنت ہے۔(ابوداؤد نسائی اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے)

(۱۳)عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الایمان والعمل شریکان فی قرن لا یقبل الله تعالیٰ احدهما الا بصاحبه (رواه الدیلمی)

حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے ایمان اور عمل دونوں برابر کے شریک ہیں ان میں سے تنہا ایک کو اللہ قبول نہ کرے گا بغیر دوسرے کے۔(دیلمی نے اسے روایت کیا ہے)

باب فی الایمان بالقدر

ایمان بالقدر کا بیان

(۱٤) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اراد الله انفاذ قضائه وقدره سلب ذوی العقول عقولهم حتی فینفذ فیهم قضاء قدره فاذا مضی امره رد الیهم عقولهم ووقعت الندامة (رواه الدیلمی فی فردوس الاخبار)

حضرت علی سے مروی ہے کے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب اللہ اپنے قضا و قدر کے نافذ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو صاحبان عقول سے ان کی عقول سلب ہو جاتے ہیں یہانتک کہ ان میں قضا وقدر کا نفاذ ہو جاتا ہے اور جب اس کا حکم جاری ہو جاتا ہے تو ان کے عقول ان کی طرف واپس ہوت ہیں اور ندامت واقع ہوتی ہے۔(دیلمی نے اسے فردوس الاخبار میں روایت کیا ہے۔)

باب فی تکمیل الایمان

تکمیل ایمان کا بیان

(۱۵) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یؤمن عبد حتی یؤمن باربع یشهد ان لااله الا الله وانی رسول الله بعثنی بالحق ویؤمن بالموت

ویومن بالبعث بعد الموت ویومن بالقدر خیره وشره(رواه احمد والترمذی وابن ماجه والحاکم)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کوئی بندہ مومن نہیں ہو تا جبتک کہ چار چیز پر ایمان نہ لائے اس امر کی شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ار میں اللہ کا رسول ہوں حق پر بھیجا گیا ہوں اور موت پر ایمان لائے اور بعد موت اٹھائے جانے پر اور تقدیر پر ایمان لائے کہ خیر اور شر اسی سے ہے۔ (امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے)

باب فی ذم القدریة
قدریہ کی مذمت کا بیان

(۱۶) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لعنت القدریة علیٰ لسان سبعین نبیا (رواه الدارقطنی فی العلل)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قدریہ پر لعنت ستر نبیوں کی زبان سے ثابت ہے۔ (دارقطنی نے کتاب علل میں اسے روایت کیا ہے)

باب فی صفة السعید والشقی
سعید اور شقی کی صفت کا بیان

(۱۸) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ما من نفس نفوسة الا وقد کتب اللہ مکانها من الجنة او النار والا وقد کتبت شقیة او سعیدة قیل افلا نتکل قال اعملوا ولا تتکلوفکل میسر لا خلق له اما اهل السعادة فسیرون لعمل السعادة واما اهل الشقاوة فسیرون لعمل الشقاوة ثم قرأ فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی الایة (رواه احمد والبخاری وابو داؤد والترمذی وابن ماجه)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کوئی نفس ایسا پیدا نہیں ہوا ہے

مگر اللہ کے یہاں اس کا مکان جنت یا دوزخ کے متعلق لکھ نہ دیا گیا ہو اور یہ بھی کہ کون بد بخت اور کون نیک بخت۔ عرض کیا گیا کہ ہم اس پر کیوں نہ بھروسہ کر لیں۔ ارشاد ہوا کہ عمل کرو اور بھروسہ نہ کر لو کیونکہ ہر ایک آسان راستہ اس کے لئے ہے جو اس راستہ کے لئے پیدا کیا گا چنانچہ اہل سعادت عمل سعادت پر چلتے ہیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی فاما من اعطی الخ پس جس کو عطا ہوئی پرہیزگاری اور سچ ماننا اچھی بات کو تا آخر (احمد بخاری، ابوداود، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے)

باب فی الایمان بالقدر لازم

ایمان بالقدر ضروری ہے اس کا بیان

(۱۸)عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لی جبرئیل قال الله عزوجل یا محمد من آمن بی ولم یومن بالقدر خیره وشره فیلتمس ربا غیری رواه الشیرازی فی الالقاب وفیه محمد بن عکاشة الکرمانی .

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھ سے جبرئیل نے کہا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے اے محمد! جو شخص مجھ پر ایمان لائے اور تقدیر پر مع خیر وشر ایمان نہ لائے اسکو چاہئے کہ میرے علاوہ اور کوئی رب تلاش کرے۔ (شیرازی نے القاب میں اسے روایت کیا ہے اور اس کے راوی محمد بن عکاشہ کرمانی ہیں۔)

باب فی صفات المومنین

مومنین کی صفات کا بیان

(۱۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه ابی الله ان یرزق عبده المومن الامن حیث لا یحتسب (رواه البیهقی)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ نے انکار کیا اس امر سے کہ اپنے بندۂ مومن کو بے حساب کئے رزق نہ دے (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے)

(۲۰)عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما کان ولایکون الی

یوم القیامةمومن الا وله جاریوذیه (رواه الدیلمی فی فردوس الاخبار)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہ تھااور نہ ہو گا یوم قیامت تک کوئی مومن مگر یہ کہ اس کا کوئی پڑوسی ہو جو اسے اذیت دیتا رہتا ہو۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے فردوس الاخبار میں)

(۲۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یکن مومن ولا یکون الیٰ یوم القیامة الاوله جار یوذیه (رواهابوسیعد النقاش فی مجمعه وابن النجار)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کوئی مومن نہ تھااور نہ ہو گا یوم قیامت تک مگر یہ کہ اسکا پڑوسی اسکو اذیت دیتا رہا ہو (ابو سعید نقاش نے اپنی معجم میں اسے روایت کیا ہے اور ابن نجار نے)

(۲۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المومنون بعضهم لبعض نصحة وادّون وان اقترفت منازلهم وابدانهم والفجرة بعضهم لبعض غششة متخاذلون وان اجتمعت منازلهم وابدانهم (رواه الدیلمی فی مسند الفردوس)

حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے فرمایا مومنین بعض بعض کے لئے نصیحت اور محبت کرنے والے ہوتے ہیں اگرچہ ان کے منازل اور ابدان مختلف ہوں اور فجار بعض بعض سے خیانت کرنے والے اور رسوا کرنے والے ہوتے ہیں اگرچہ ان کے منازل اور ابدان مجتمع ہوں۔ (دیلمی نے اسے مسند الفردوس میں نقل کیا ہے)

(۲۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یکن مومن ولا یکون الیٰ یوم القیامة الاوله جار یوذیه (رواه ابوسعد سعید بن محمد بن علی بن عمر النقاش الاصبهانی فی مجمعه وابن نجار عن عبدالله بن احمد بن عامر عن ابیه عن علی الرضا عن آبائه عن علی)

حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے نہ کوئی مومن ہے اور نہ ہو گا یوم قیامت تک مگر یہ کہ کوئی اس کا پڑوسی ہو جو اسے اذی دیتا رہتا ہو۔ (ابوسعد سعید بن محمد بن علی بن عمر نقاش اصبہانی نے اسے اپنی معجم میں روایت کیا ہے اور ابن نجار نے عبداللہ بن احمد بن عامر

سے انھوں نے اپنے باپ امام علی رضا سے انھوں نے اپنے آباء کرام سے انھوں نے حضرت علی سے۔

(۲۴) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مامن مومن الا وله جار یوذیه ولو ان مومنا علی رأس جبل یقبض الله الیه شیطانا یؤذیه .(رواه الخطیب فی المتفق والمفترق عن الحارث وفیه بهلول بن عبید الکندی ضعیف)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کوئی مومن نہیں مگر اس کا کوئی پڑوسی ہو جو اسے اذیت دیتا رہتا ہو اگر وہ مومن کسی پہاڑ کی چوٹی پر بھی ہو گا تو اللہ اس کی طرف ایک شیطان کو مسلط کر دے گا جو اسے اذیت دیا کرے گا (خطیب نے متفق والمفترق میں حارث سے اسے روایت کیا ہے اس میں بہلول بن عبید کندی ہے جو ضعیف ہے۔)

(۲۵) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ساء ته سیئة فهو مومن (رواه الطبرانی والحاکم)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس شخص کو برائی بری لگے وہ مومن ہے۔(طبرانی اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے)

(۲۶) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لایکون المومن مومنا ولایستکمل الایمان حتی یکون فیه ثلاث خصال اقتباس العلم والصبر علی المصائب وترفق فی المعاش وثلاث تکون فی المنافق اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان (رواه ابونعیم)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مومن مومن نہ ہو گا اور نہ اسکا ایمان کامل ہو گا تاوقتیکہ اس میں تین خصلتیں نہ ہوں علم سے فائدہ لینا اور مصیبتوں پر صبر کرنا اور مہربانی کے ساتھ زندگی بسر کرنا اور منافق میں یہ تین خصلتیں ہوتی ہیں جب باتیں کرتا ہے تو جھوٹ کہتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو اس کے خلاف کرتا ہے اور جب امین ہوتا ہے تو خیانت کرتا ہے۔(ابو نعیم نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب في صفات المنافقين
منافقین کی صفتوں کا بیان

(۲۷) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المنافق یملك عین
یبکی کما یشاء (رواه الدیلمی فی فردوس الاخبار)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا منافق اپنی آنکھوں کا مالک ہو تا۔
جس وقت چاہتا ہے روتا ہے۔ (دیلمی نے اسے فردوس الاخبار میں روایت کیا ہے)

باب فی الاعتصام بالکتاب والسنة
کتاب وسنت پر اعتصام کا بیان

(۲۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انها ستکون فتنة قی
فما المخرج منها قال کتاب الله فیه نبأمن قبلکم وخبر من بعدکم وحکم ما بینک
هو الفصل لیس بالهزل من ترکه من حبار قصمه الله ومن ابتغی الهدی من غیر
اضله الله وهو حبل الله المتین وهو الذکر الحکیم وهو الصراط المستقیم ه
اللذی لا تزیغ به الا هو أولا تشبع منه العلماء ولا تلتبس منه الالسن ولا یخلق ع
الرّدّ ولا تنقضی عجائبه هو اللذی لم تنته الجن اذ سمعته ان قالوا انا سمعنا قرا
عجبا یهدی الی الرشد من قال به صدق ومن حکم به عدل ومن عمل به اجر ومن
دعیٰ الیه هدی الیٰ الصراط المستقیم (رواه الترمذی وابن ابی شیبه)

حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے عنقریب فتنہ ظاہر ہوگا۔ عرض کی
گیا کہ اس سے چھٹکارا کس چیز سے ہوگا فرمایا اللہ کی کتاب سے جسمیں تمہارے اگلوں کی خبریں ہیں
اور تمہارے بعد والوں کی بھی اور فیصلہ ہے تم لوگوں کے درمیان وہی فاصل ہے فضول بات اس
میں نہیں ہے جو اس کو تکبر سے چھوڑے گا اللہ اس کی پیٹھ توڑے گا اور جو اس کے غیر سے ہدایت
چاہے گا تو اللہ اس کو گمراہ کرے گا وہ اللہ کی مضبوط رسی ہے اور وہی ذکر حکیم ہے اور وہی صراط
مستقیم ہے صاحبان! ہواء اس کی طرف میل نہیں کرتے اور نہ علماء اس سے آسودہ ہوتے ہیں اور نہ
زبانیں ان سے رکتی ہیں اور نہ فساد اس سے پیدا ہوتے ہیں اور نہ عجائب اس کے ختم ہوتے ہیں وہی

ہ چیز ہے جس سے جن نہیں رکے جب انہوں نے سنا تو یہ کہنے لگے کہ ہم نے ایک عجیب غریب کلام سنا جو سیدھے راستہ کی ہدایت کرتا ہے جو شخص اس کو لے کر کہے گا سچ کہے گا اور جو شخص اس کے ذریعہ حکم دے گا انصاف سے دے گا اور جو شخص اس پر عمل کرے گا اجر پائے گا اور و شخص اس کے ذریعہ سے دعوت دے گا وہ سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے گا (ترمذی اور بن شیبہ نے اسے روایت کیا ہے۔

كتاب الايمان والاسلام من قسم الافعال

ایمان اور اسلام کا بیان افعال کی قسم سے

(۲۹) عن الحارث الاعور قال مررت فی المسجد فاذا الناس یخوضون فی لاحادیث فدخلت علی علی فقلت یا امیر المومنین الاتری الناس قد خاضوا قال او د فعلوھا قال اما انی سمعت رسول الله یقول انها ستکون فتنة .

حارث اعور کہتے ہیں کہ می مسجد میں گذرا میں نے لوگوں کو حدیثوں میں غور کرتے دیکھا ں پھر حضرت علی کے پاس آیا میں نے عرض کیا آپ لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ غور کرتے ہیں یا یہ ہا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں آپ نے فرمایا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ عنقریب فتنہ ظاہر ہو گا۔

(۳۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتانی جبرئیل فقال یا محمد ان الامة مفتون بعدك قلت له فما المخرج یا جبرئیل قال كتاب الله فیه نبأ ماقبلكم وخبر ما بعد كم وحكم مابینكم وهو حبل الله المتین وهو الصراط لمستقیم وهو قول فصل لیس بالهزل ان هذ القرآن لایلیه من جبار فیعمل بغیره الا صمه الله ولا یبتغی عما سواه الا اضله الله ولا یخلق عن رده هو الذی لا تفنی عجائبه من یقل به یصدق ومن یحكم به یعدل ومن یعمل به یوجر ومن یقسم به قسط (رواه احمد)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے انہوں نے کہا اے محمد ﷺ آپ کے بعد امت فتنہ میں پڑ جائے گی میں نے ان سے کہا کہ اس سے نکلنے کا

راستہ کیا ہے جواب دیا کتاب اللہ جس میں تمہارے اگلوں و پچھلوں کی خبریں ہیں اور تم لوگوں کے درمیان فیصلہ ہے وہ اللہ کی مضبوط رسی ہے اور وہی سیدھا راستہ ہے اور وہی قول فیصل ہے جس میں کوئی بیہودہ بات نہیں در حقیقت یہ وہ قرآن ہے کہ جس کے قریب تکبر کرنے والے نہ ہوں گے اگر اس کے خلاف عمل کریں گے تو اللہ ان کی پیٹھ توڑ دے گا اور اگر اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں گے تو اللہ انہیں گمراہ کر دے گا اور نہ پیدا ہوگا اس سے فساد قرآن وہ ہے کہ اس کے عجائبات فنا نہ ہوں گے جو شخص اس کے ذریعہ سے کچھ کہے گا سچ کہے گا اور جو شخص اس کے ذریعہ سے حکم دے گا عدل سے حکم دے گا اور جو شخص اس پر عمل کریگا اجر پائیگا اور جو تقسیم کریگا برابر تقسیم کرے گا۔ (احمد نے اسے روایت کیا ہے)

(۳۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ستکون عنی رواة یرون الحدیث فاعرضوا علی القرآن فان وافق القرآن فخذوها والا فدعوها. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا عنقریب مجھ سے روایت کرنے والے ظاہر ہوں گے جو حدیث روایت کریں گے تم اس کو قرآن پر پیش کرو اور قرآن کے موافق ہو تو اسے لے لو اور اگر موافق نہ ہو تو اسے چھوڑ دو۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے)

(۳۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقیسوا الدین فان الدین لا یقاس واول من قاس ابلیس. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دین کے معاملہ میں قیاس کو دخل نہ دو کیوں کہ دین کا معاملہ قیاس سے نہیں ہے سب سے پہلے جس نے قیاس کو دخل کیا دیا وہ ابلیس ہے۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے)

(۳۳) عن علیؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا قول الا بعمل ولا عمل الا نیة ولا قول ولا عمل ولا نیة الا باحیاء السنة. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قول بغیر عمل کے کچھ نہیں اور قول اور عمل بغیر نیت کے کچھ نہیں اور قول اور عمل اور نیت کچھ نہیں جب تک سنت زندہ نہ کی جائے۔ (دیلمی نے اس کو روایت کیا ہے)

(۳۴)عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان بنی اسرائیل اختلفوا فلم یزل اختلافهم بینهم حتی بعثوا حکمین فضلاً واضلاً وان هذه الامة تستخلف فلا یزال اختلافهم بینهم حتی یبعثوا حکمین ضلاضل من اتبعها.(رواه البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی آنحضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل مختلف ہوئے ان میں اختلاف ہمیشہ رہا یہاں تک کہ دو حکم بھیجے گئے وہ دونوں گمراہ ہوئے اور ان دونوں نے سب کو گمراہ کیا اب اس امت میں بھی عنقریب اختلاف ہوگا اور ان لوگوں میں ہمیشہ اختلاف رہے گا یہاں تک کہ دو حکم بھیجے جائیں گے وہ گمراہ ہوں گے اور اپنے متبعین کو گمراہ کریں گے۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے)

باب فی الرفض
رفض کا بیان

(۳۵)عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انك وشکیقك فی الجنة وسیأتی قوم فهم بنزل یقال لهم الرافضة فاذا لقیتموهم فاقتلوهم فانهم مشر کون. (رواه نعیم فی الحلیة)

حضرت علیؓ مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم اور تمہارے دوست جنت میں ہوں گے اور عنقریب ایک قوم ظاہر ہوگی جو رافضہ کہی جائے گی جب ان سے تم سے ملاقات ہو تو ان کو قتل کرو کیوں کہ وہ مشرک ہیں۔ (انو نعیم نے اسکو حلیہ میں روایت کیا ہے)

باب فی صفات الایمان
ایمان کی صفات کا بیان

(۳۶)عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الله عز وجل ماتحب الی عبدی ماحب الی من اداء افترضت علیه.(رواه الخطیب وابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھ کو اپنے بندہ کی کوئی چیز اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ وہ اس چیز کو محبت سے ادا کرے جو میں نے اس پر فرض کی ہے۔ (خطیب اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے)

باب فی خطرات القلب
قلب کے خطرات کا بیان

(۳۷)عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من القلوب الا دوله سحابة کسحابة القمر بینما القمر یضیء اذا علته سحابة فاظلواذ تجلت. (رواه الطبرانی فی الدوسط)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قلب ایسا نہیں جس کے لئے بادل مثل چاند کے نہ ہوں جس وقت چاند روشن ہوتا ہے تو اگر اس وقت اسے بادل گھیر لین تو باوجود چمکنے کے اسے ماند کر دیتے ہیں۔ (طبرانی نے اوسط میں اسے روایت کیا ہے)

باب فی قلة الاسلام و غربته
قلت و غربت اسلام کا بیان

(۳۸)عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم طلب الحق غربة. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا طالب حق نادر ہے۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے)

باب فی بیان الایمان ما هو
ایمان کیا چیز ہے اس کا بیان

(۳۹)عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الایمان ماهو قال معرفة بالقلب واقرار باللسان و عمل بالارکان (رواه ابو عمروبن حمدانی فی

فوائده)

حضرت علیؓ سے مروی ہے فرمایا میں نے آنحضرت ﷺ سے سوال کیا کہ ایمان کیا چیز ہے فرمایا قلب سے شناخت اور زبان سے اقرار اور اعضاء سے اعمال مراد ہیں۔ (ابو عمرو بن حمدانی نے اپنی فوائد میں اسے ذکر کیا ہے)

(٤٠)عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الایمان اقرار باللسان وعقد بالقلوب عمل بالجوارح والارکان وهو یزید وینقص. (رواه ابن مردویه وسنده ضعیف)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایمان کے بارے میں کہ وہ زبان سے اقرار اور قلب سے مضبوطی اور اعضاو جوارح سے اعمال مراد ہیں اور ایمان وہ ہے جو بڑھتا گھٹتا رہتا ہے۔ (ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے اور اس کی سند ضعیف ہے)

باب فی بناء الاسلام

اسلام کی بنا کا بیان

(٤١)عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بني الا سلام علی ثلاث اهل لا اله الا الله لا تکفر وهم بذنب ولا تشهدوا لهم بشرك ومعرفة مقادیر القادیر خیرها وشرها من الله والجهاد ماض الی یوم القیامه منذ بعث الله محمد الی آخر عصابة من المسلمین لاینقص ذلك جور جائز ولا عدل عادل. (رواه الطبرانی فی الاوسط)

حضرت علیؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اسلام کی بنیاد تین چیزوں پر ہے پہلی چیز یہ کہ لا الہ الا اللہ کہنے والے کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر مت کہو نہ ان کے شرک ہونے کی گواہی دو دوسری چیز مقدار کی پہچان ہے جس کی اچھائی برائی اللہ سے ہے تیسری چیز جہاد جو قیامت تک جاری رہے گا یہ تینوں چیزیں آنحضرت ﷺ کے مبعوث ہونے کے وقت سے لیکر مسلمانوں کے آخری گروہ تک قائم رہیں گی یہ کسی ظالم کے ظلم سے یا عادل کے عدل سے کم نہ ہوں گی۔ (طبرانی نے اوسط میں اسے روایت کیا ہے)

(٤٢)عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الصلوٰۃ عماد الدین والجهاد سنام العمل والزکوٰۃ یثبت ذلك قال ثلاث مرات. (رواه ابو نعیم فی عوالیه)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا نماز دین کا ستون اور جہاد عمل کا کوہان ہے اور زکوٰۃ اسے برقرار رکھتی ہے۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ (ابو نعیم نے اپنی عوالی میں اسے روایت کیا ہے)

باب فی دعائم الاسلام
اسلام کے ستونوں کا بیان

(٤٣) عن خلاص بن عمرو قال کنا جلوسا عند علی ابن ابی طالب اذا اتاه رجل من خزاعة فقال یا امیر المومنین هل سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول نیعت الاسلام قال نعم سمعت رسول الله صلی لله علیه وسلم یقول بنی الاسلام علی اربعة ارکان علی الصبر و الیقین و الجهاد و العدل و الصبر اربع شعب الشوق و الشفقة و الزهادة و الترقب فمن اشتاق الی الجنة سلا عن الشهوات و من اشفق عن النار رجع عن المحرمات و من زهد فی الدنیا تهاون بالمصیبات و من ارتقب الموت سارع فی الخیرات و للیقین اربع شعب تبصرة الفتنة و تاویل الحکمة و من تاول الحکمة عرف العبرة و من العرف العبرة اتبع السنة فمن اتبع السنة فکانها کان من الاولین و للجهاد اربع شعب الامر بالمعروف و النهی عن المنکر و الصدق فی المواطن و شنان الفاسقین فمن امر ابالمعروف شدظهر المومن و من نهی عن المنکر ارغم انف المنافقین و من صدق فی المواطن قضی الله علیه و احرز دینه ومن فشأ الفاسقین فقد غضب الله و من غضب الله یغضب الله له و للعدل اربع شعب غوص المفهوم و زهرة العلم و شرائع الحکم و روضة الحلم فمن غاض الفهم فسر مجمل جمل العلم و من وعیٰ زهرة العلم عرف شرائع الحکم و من ورد روضة الحلم لم یفرط فی امره و عاش فی الناس و هو فی

راحة. رواه ابو نعيم فی الحلية اقول اخرجه ابن ابی الدنيا فی الامر بالمعروف و النهی عن المنكر و اللكفائی و ابن عساكر برواية قطيبة بن جابر الاسدی و البيهقی يروی مختصرا برواية علاء بن عبدالرحمن.)

خلاص بن عمرو سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت علیؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک خزاعہ کے شخص نے سوال کیا اے امیر المومنین کیا آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام کے اوصاف بیان کرتے سنا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں میں نے سنا ہے۔ آپ فرماتے ہیں اسلام کی بنیاد چار رکن پر ہے۔ صبر و یقین و جہاد و عدل پر۔ صبر کے چار شعبہ ہیں۔ شوق اور شفقت اور زہد اور نگہداشت۔ جس شخص نے محبت کی طرف اشتیاق ظاہر کیا اس نے اپنے کو شہوات سے خالی کیا۔ اور جو دوزخ سے ڈرا وہ محرمات سے پلٹا اور جس نے دنیا میں زہد اختیار کیا اس نے مصائب کو خوار و ذلیل جانا اور جس نے موت کی امید رکھی اس نے نیکیوں کی طرف جلدی کی اور یقین کے بھی چار شعبہ ہیں۔ تیزی عقل بیان حکمت شناخت نصیحت اتباع سنت ہے۔ جس کی عقل تیز ہو گی وہ حکمت بیان کرے گا اور جو حکمت بیان کرے گا وہ نصیحت مانے گا اور جو نصیحت مانے گا وہ سنت کی پیروی کرے گا اور جو سنت کی پیروی کرے گا اس کا شمار اولین میں سے ہو گا اور جہاد کے بھی چار شعبہ ہیں۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور جنگ میں سچائی اور فاسقین سے دشمنی جس شخص نے امر بالمعروف کیا اس نے مومن کی پیٹھ مضبوط کی اور جس نے نہی عن المنکر کیا اس نے منافقین کو ذلیل کیا اور جس نے مواقع جنگ میں سچائی کی اس نے اپنا کام پورا کیا اور اپنے دین کو بچایا اور جس نے فاسقین سے دشمنی کی اس نے اللہ کے لئے دشمنی کی اور جس نے اللہ کے لئے دشمنی کی اللہ اس کے لئے دشمنی کرے گا۔ اور عدل کے بھی چار شعبہ ہیں۔ سمجھنے والی بات میں غور، علم میں تازگی اور حکمت کے راستے اور بردباری سے باغ۔ جس نے سمجھنے والی بات میں غور کیا اس نے مختصراً علم کی تفسیر کی اور جس نے علم کو تازگی کے ساتھ یاد کیا اس نے شریعت کی حکمتوں کو پہچانا اور جو بردباری کے باغ میں وارد ہوا اس نے کسی امر میں افراط نہ کی اور لوگوں میں آرام کے ساتھ زندگی بسر کی۔ (ابو نعیم نے حلیہ میں اسے روایت کیا ہے اور میں کہتا ہوں کہ ابن ابی الدنیا نے کتاب امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں اور لالکائی اور ابن عساکر نے بہ روایت قطیبہ بن جابر اسدی اس کی تخریج کی اور بیہقی نے مختصراً بہ روایت علا بن عبدالرحمن اسے لکھا

ہے۔)

باب فی شهادة الایمان

ایمان پر شہادت دینے کا بیان

(٤٤) عن ابی صلت الهروی حدثنا علی بن موسیٰ الرضی حدثنی ابی موسیٰ حدثنی ابی جعفر حدثنی ابی علی حدثنی ابی الحسین حدثنی علی بن ابی طالب قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول سمعت جبرئیل یقول قال الله عزو جل انا الله لا اله الا انا فمن جاء بکم بشهادة ان لا اله الا الله باخلاص دخل حصنی و من دخل حصنی امن من عذابی. (رواه ابن عساکر)

ابوصلت ہروی علی بن موسیٰ رضا سے حدیث روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں مجھ سے میرے والد علی زین العابدین نے وہ کہتے ہیں مجھ سے میرے والد حسین شہید نے وہ کہتے ہیں مجھ سے میرے والد علی بن ابی طالب نے فرمایا کہ میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے سنا ہے کہ مجھ سے جبرئیل نے کہا اللہ تعالیٰ فرمایا میں اللہ ہوں سوائے میرے ساتھ کوئی اور معبود نہیں جو کوئی اس کی شہادت اخلاص کے ساتھ دے کر آوے وہ میرے قلعہ میں داخل ہوا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے بے خوف رہے گا۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی فضائل الایمان

ایمان کی فضیلتوں کا بیان

(٤٥) عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال کنا و انتم بنو عبد مناف فنحن و انتم الیوم بنو عبدالله. (رواه الشیرازی فی الالقاب)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہم اور تم تک بنو عبد مناف تھے اب ہم اور تم بنو عبد اللہ یعنی اللہ کے بندے ہیں۔ (شیرازی نے القاب میں اسے روایت کیا ہے۔)

(٤٦) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم افصح الناس و اعلمهم بالله عزوجل اشد الناس حبا و تعظیما لحرمة لا اله الا الله. (رواه ابونعیم

فی الحلیة)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا فصیح تر اور عالم تر لوگوں میں اللہ عزوجل کے ساتھ وہ لوگ ہیں جو موحدین سے بہت محبت رکھیں اور ان کی عظمت کریں۔(ابو نعیم نے حلیہ میں اسے روایت کیا ہے)

باب فی بیان الارتداد و احکامه

مرتد ہونے کا بیان اور اس کے احکام

(٤٧) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیستتاب المرتد ثلاثا فان عاد قتل. (رواه البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا مرتد کو تین بار جزر کیا جائے اگر وہ پھر عود کرے تو قتل ہو۔(بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٤٨) عن ابی هیاج الاسدی قال قال علی ابعثك علیٰ من بعثنی علیه رسول الله صلی الله علیه وسلمان لا تدع تمثالا فی البیت الا طمسته ولا قبرا شرفا الاسویة. (رواه الطیالسی و الاحمد و العدنی فی المسانید و ابن منصور و ابوداؤد و الترمذی والنسائی و الدروقی و ابن جریر)

ابی الہیاج اسدی کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ تمکو میں اس کام کے لئے بھیجتا ہوں جس کے لئے مجھ کو آنحضرتؐ نے بھیجا تھا کہ تم بتوں کو جس جگہ پاؤ نا قص کر دو اور جس اونچی قبر کو پاؤ اسے برباد کر دو۔(طیالسی احمد اور عدنی نے اسے مسانید میں اور ابن منصور ابوداؤد اور ترمذی نسائی دروقی اور ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے۔

(٤٩) عن محمد عکاشة الکرمانی قال انبأنا والله عبدالرزاق قال انبأنا والله سلمة قال انبأنا والله عبدالله بن کعب انبأنا والله عبدالله بن عباس حدثنا والله عن ابی طالب اخبرنا والله ابوبکر الصدیق قال سمعت والله من حبیبی محمد ﷺ قال سمعت والله من جبرئیل قال سمعت والله من میکائیل قال سمعت والله من اسرافیل قال سعمت والله من الرفیع قال سمعت والله من اللوح المحفوظ قال

سمعت واللہ من القلم قال سمعت واللہ الرب تبارك و تعالیٰ یقول انی انا اللہ لا الہ الا انا فمن آمن بی و لم یومن بالقدر خیرہ و شرہ فلیلتمس ربا غیری فلست لہ برب. (رواہ الحافظ ابو الحسین علی بن الفضل المقدسی فی مسلسلاتہ و محمد بن عکاشۃ کذاب و اخرجہ ابو القاسم محمد بن عبدالواحد العافقی فی جزء ما اجتمع فی مسندہ اربعین الصحابۃ و ھم ابوبکر و علی وابن عباس و اختلف فی صحبۃ عبداللہ بن کعب بن مالك و ھی صحیحۃ عند نا فھو اربع اربع من الصحابۃ نظمھم الاسناد و ھذا عزیز الوجود.)

محمد بن عکاشہ کرمانی سے مروی ہے وہ کہتے ہیں خدا کی قسم ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی وہ کہتے ہیں خدا کی قسم ہم کو سملہ نے خبر دی وہ کہتے ہیں خدا کی قسم ہم کو عبداللہ بن کعب نے خبر دی وہ کہتے ہیں خدا کی قسم علی ابن ابی طالب نے حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں خدا کی قسم ہم کو ابو بکر صدیق نے خبر دی وہ کہتے ہیں خدا کی قسم میں نے اپنے حبیب محمدؐ سے سنا آپ فرماتے ہیں خدا کی قسم میں نے جبرئیل سے سنا ہے وہ کہتے ہیں واللہ میں نے میکائیل سے سنا ہے وہ کہتے ہیں واللہ میں نے اسرافیل سے سنا ہے وہ کہتے ہیں واللہ میں نے رفیع سے سنا ہے وہ کہتے ہیں واللہ میں نے لوح محفوظ سے ہو کہتے ہیں میں نے واللہ قلم سے وہ کہتے ہیں میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے سنا وہ فرماتا ہے میں خدا ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں جو مجھ پر ایمان لاوے اور تقدیر خیر وشر پر ایمان نہ لاوے وہ اپنا رب علاوہ میرے اور تلاش کرے میں اس کا رب نہیں ہوں۔ (حافظ ابو الحسین علی بن فضل مقدسی نے اپنے مسلسلات میں اسے روایت کیا ہے محمد بن عکاشہ کذاب ہیں ابوالقاسم محمد بن عبدالواحد عافقی نے ایک جز میں جو انہوں نے چار صحابہ کے مسند میں جمع کیا ہے اس کی تخریج کی ہے اور عقبہ کا قول ہے کہ محدث ابوالقاسم بن بشکوال کہتے ہیں یہ حدیث شریف ہے جس کے اسناد میں چار صحابہ ہیں اور وہ حضرات ابو بکر و علی وابن عباس ہیں اور عبداللہ بن کعب بن مالک کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ اور یہ ہمارے نزدیک صحیح ہے۔ پس وہ چوتھے صحابی ہوئے کہ جن سے اس حدیث کے اسناد منظم ہیں اور یہ حدیث بہت عزیز الوجود ہے۔ (یعنی اس میں چار جلیل القدر صحابی راوی ہیں)

(۵۰) عن علی قال کنا فی جنازۃ فی بقیع الغرقد فاتانا رسول اللہ فجلس و

جلسنا حوله و معه محضرة نیکت بها ثم رفع بصره فقال ما منکم من نفس منفوسة الا وقد کتب مقعدها من الجنة او النار الا قد کتبت شقیه او سعیده فقال القوم یا رسول الله افلا نمکث علی کتابنا و ندع العمل فمن کان من اهل السعادة فسیصبر الی السعادة و من کان من اهل الشقاوة فانه میسر لعمل اهل الشقاوة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم بل اعملوا فکل میسر اما من کان من اهل الشقاوة فانه میسر لعمل اهل الشقاوة و اما من کان من اهل السعادة فانه میسر لعمل اهل السعادة ثم قرأ فامن من اعطی و اتقیٰ و صدق بالحسنیٰ فسنیره للیسریٰ. (رواه الطیالسی و احمد و البخاری و المسلم و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجة و حسین فی الاستقامة و ابویعلیٰ و ابن حبان و البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ ہم بقیع غرقد میں ایک جنازہ کے ساتھ تھے پھر آنحضرتؐ آئے اور تشریف فرما ہوئے ہم لوگ ان کے گرد بیٹھ گئے آپ کے پاس پردار تیر تھا جس سے آپ زمین کھودرہے تھے پھر آپ نے نظر اٹھا کر فرمایا کہ کوئی شخص ایسا پیدا نہیں ہوا جس کے رہنے کی جگہ کہ جنت ہے یا دوزخ لکھی نہ گئی ہو۔ اور یہ بھی لکھا گیا ہے کہ وہ بد بخت ہے یا نیک بخت لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر کیوں نہ ہم اسی ارشاد پر رکے رہیں اور عمل کیون نہ بالکل چھوڑ دیں جو اہل سعادت سے ہوگا اس سے نیک بختی کے اعمال سرزد ہوں گے اور اہل شقاوت سے ہوگا اس سے بد بختی کے اعمال سرزد ہوں گے یہ سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا نہیں بلکہ تم عمل کرو کیوں کہ ہر راہ رو اگر اہل شقاوت سے ہے تو وہ عمل شقاوت کا راستہ پائے اور اگر وہ اہل سعادت سے ہے تو وہ اہل سعادت کا راستہ پائے گا۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی فاما من اعطیٰ۔ (ابوداؤد وطیالسی امام احمد بخاری ومسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ اور حسین نے استقامت میں اور ابویعلی اور ابن حبان نے بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔

(۵۱) عن علی قال صعد رسول الله صلی الله علیه وسلم علی المنبر فحمد الله واثنی علیه وقال وقال کتاب الله فیه اهل الجنة باسمائهم وانسابهم فیحمل علیهم لایزاد فیهم ولا ینقص منهم الی یوم القیامة صاحب الجنة محتوم له بعمل اهل النار وان عمل ای عمل وقد یسلك باهل السعادة طریق الشفاء حتیٰ یقال ما

اشبههم وقد يسلك باهل الشفاء طريق السعادة حتىٰ يقال اشبههم بهم بل هم منهم ويدركهم الشقاء فيستخرجهم من كتب الله سعيدا فى ام الكتاب لم يخرجه من الدنيا حتىٰ يستعمله يسعده بل قبل موته ولو الفواق ناقة ومن كتبه الله فى الكتاب شقيا لم يخرجه من الدنيا حتى يستعمله بعمل شيقى به قبل موته ولو الفواق ناقة والاعمال بخواتهما. (رواه الطبرانى فى الاوسط وابو سهل الجنديسا پورى فى الخامس فى حديثه)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے منبر پر تشریف فرما ہو کر اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا یہ کتاب ہے جس میں اللہ نے اہل جنت کے اسماء وانساب لکھے ہیں پھر بند کر دیا ان کو نہ کوئی چیز قیامت تک اس پر زیادہ کرے گا اور نہ کم پھر فرمایا اسی طرح اللہ نے اہل نار کے لئے بھی کتاب لکھی جس میں ان کے اسماء وانساب لکھے پھر ان کو بند کر دیا قیامت تک نہ کوئی چیز اس میں زیادہ کرے گا اور نہ کم جنت والوں پر اہل جنت کے عمل کی مہر ہو گئی کہ جو عمل چاہیں کریں اسی طرح دوزخ والوں کے اعمال پر بھی دوزخ والوں کے اعمال کی مہر کر دی گئی جو عمل چاہیں کریں کبھی ایسا بھی ہو گا کہ جب اہل سعادت بد بختی کا طریقہ اختیار کریں گے تو ان پر اس طرح کہا جائے گا یہ اہل شقاوت سے مشابہ بلکہ اہل شقاوت ہی ہیں مگر وہ لوگ سعادت کو پائیں گے پھر وہ رہائی پا جائیں گے اسی طرح جب بد بخت لوگ طریق سعادت کو اختیار کریں گے ان سے کہا جائے گا یہ اہل سعادت سے مشابہ بلکہ اہل سعادت ہی ہیں مگر وہ لوگ شقاوت کو پائیں گے پھر نکالے جائیں گے جس کو اللہ نے اپنی کتاب میں سعید لکھ دیا ہے دو شخص دنیا سے خارج نہ ہو گا تاوقتیکہ قبل موت سعادت کے اعمال کر نہ لے اگرچہ کمتر ہی کیوں نہ ہوں اسی طرح جس شخص کو اللہ نے اپنی کتاب میں شقی لکھدیا وہ دنیا سے نہ جائے گا تاوقتیکہ قبل موت اس سے اعمال شقاوت صادر نہ ہو جائیں گے اگرچہ کمتر ہی کیوں نہ ہو اور خاتمہ پر اعمال کا دارومدار ہے۔ (طبرانی معجم الوسط میں اورابو سہیل جندیساپوری نے حدیث خامس میں اسے روایت کیا ہے)

(۵۲) عن على قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله ما من منفوسة الا قد كتب لها من الله شقاء او سعادة فقام رجل فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ففيهم اذا العمل قال اعملوا فكل ميسر لما خلق له. (رواه ابن ابى عاصم فى

السنة)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے خدا کی قسم کوئی نفس ایسا پیدا نہیں ہوا جس میں اللہ نے سعادت و شقاوت لکھ نہ دی ہو ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اب عمل کیا ضرورت ہے آپ نے فرمایا عمل کرو کیوں کہ ہر راستہ اس شخص کے لئے ہے جو اس راستہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ (ابن ابی عاصم نے سنت میں اسے روایت کیا ہے)

باب في ذم القدرية المرجئية الخوارج

قدریہ مرجئیہ اور خوارج فرقوں کا بیان

(۵۳) عن حاطم بن اسمٰعیل قال کنت عند جعفر بن محمد فاتاہ نقر فقالوا یا ابن رسول الله صلی الله علیه وسلم اینا شر کلاما قال هاتوا مابدا لکم قالوا اما احدنا فقدری واما الآخر فمرجی واما الثالث خارجی فقال حدیثنی ابی محمد عن ابیه علی عن ابیه الحسین عن ابیه علی بن ابی طالب انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لأبي الا مامة الباهلی لا تجالس قدریا ولا مرجئیا ولا خارجیا انهم یکفئون الدین کما یکفاء الاناء ویغلون کما غلت الیهود ولکل امة مجوس ومجوس هذه الا مة القدریة فلا تشیعوهم الا انهم یمسخون قردة والخنازیر ولا ما وعدنی ربی ان لا یکون التی خسف لخسف بهم فی الحیوٰة الدنیا.

حاتم بن اسمٰعیل کہتے ہیں کہ میں امام جعفر صادق کے حضور میں حاضر تھا ان کے پاس چند آدمیوں نے آکر کہا اے ابن رسول اللہ ہم سب میں بدتر از روئے گفتگو کون ہے آپ نے فرمایا اپنا حال بیان کرو انہوں نے کہا ہم میں ایک قدری ہے اور دوسرا مرجئی اور تیسرا خارجی ہے حضرت امام نے فرمایا مجھ سے حدیث بیان کی میرے والد محمد باقر نے ان سے ان کے والد علی زین العابدین نے ان سے ان کے والد حضرت امام حسینؓ نے ان سے ان کے والد حضرت علی نے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ کو ابو امامہ باہلی سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قدری اور مرجئی اور خارجی کے قریب نہ بیٹھو وہ دین کو ٹیڑھا کر دیتے ہیں جس طرح برتن ٹیڑھا کرنے سے خالی کر دیا جاتا ہے اور دشمنی رکھتے ہیں جس طرح یہود دشمنی رکھتے تھے اور ہر امت میں مجوس ہوا کرتے ہیں اس امت

کے مجوس قدریہ ہیں تم ان سے دوستی نہ کرو آگاہ ہو کہ ان کی صورتیں مثل سوروں اور بندوں کے مسخ کردی جائیں گی اور اگر میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ نہ کیا ہوتا کہ میری امت میں خسف نہیں ہے توالبتہ وہ لوگ زندگی میں مسخ ہو جاتے۔

(٥٤) حدثنی ابی عن ابیه عن علی انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الخوارج فرقوا من الذین کما یمرق السهم من الرمیة وهو یمسخون فی قبری کلابا ویحشرون یوم القیامة علیٰ صور الکلاب وهم کلاب النار.

مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت علیؓ سے کہ حضرت علیؓ نے آنحضرت ﷺ سے سنا خوارج دین سے ایسے بھاگیں گے جس طرح تیر کمان سے بھاگتا ہے اور وہ لوگ اپنی قبروں میں کتوں کی صورت میں مسخ ہو جائیں گے اور قیامت میں کتوں کی صورت میں محشور ہوں گے اور وہ لوگ دوزخی ہوں گے۔

(٥٥) حدثنی ابی عن ابیه ان سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول صنفان من امتی لا تنا لهم شفاعتی المرجئیة والقدریة القدریه یقولون لا قدر وهم مجوس هذه الامة والمرجئیة یفرقون بین القول والعمل وهم یهود هذه الامة. (رواه السلفی فی انتخاب حدیث الفراء)

مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے سن کر حدیث کی حضرت علیؓ سے مروی ہے انہوں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت سے دو گروہ ایسے ہیں جن کو میری شفاعت نہ پہنچے گی وہ مرجیہ اور قدریہ ہیں قدریہ کہتے ہیں کہ قدر کچھ نہیں وہ اس امت کے مجوس ہیں اور مرجیہ قول و عمل میں تفریق کرتے ہیں اور وہ اس امت کے یہود ہیں۔(سلفی نے انتخاب حدیث فراء میں اس کو روایت کیا ہے۔

باب فی صفة المومن
مومن کی صفت کے بارے میں

(٥٦) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المومن حلو یحب الحلاوة ومن حرمها علیٰ نفسه فقد عصی الله ورسوله لا تحرموا نعمة الله

والطیبات علی انفسکم و کلوا واشربوا واشکروا قال لم تفعلو الزمتکم عقوبة الله عزوجل. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مومن شیریں ہے اور حلاوت کو دوست رکھتا ہے جس شخص نے اپنے نفس پر اسے حرام جانا اس نے اللہ اس کے رسول کی نافرنی کی اللہ کی نعمتوں اور پاک چیزوں کو اپنے اوپر حرام نہ جانو کھاؤ اور پیو اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر ایسا نہ کروگے تو اللہ عزوجل کے عذاب کو تم نے اپنے اوپر لازم کر لیا۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے)

(۵۷) عن علی قال قیل الرسول الله صلی الله علیه وسلم امتك ستفتن بعدك فسأل رسول الله وسأل ماالمخرج منها فقال کتاب الله العزیز الذی لا یاتیه الباطل من بین یدیه و لا من خلفه تنزیل من حکیم حمید. (رواه ابن مردویه)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ کی امت آپ کے بعد عنقریب فتنہ میں پڑیگی پھر آپ سے پوچھا گیا کہ اس کا مخرج کون ہے فرمایا اللہ کی غالب کتاب ہے جس میں کوئی امر باطل نہ ظاہر میں ہے اور نہ باطن میں اس کو حکمت والے نے اتارا ہے۔ (اس حدیث کو ابن مردویہ نے روایت کیا ہے)

(۵۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تفرق هذه الامة علی ثلاث وسبعین فرقة. (رواه ابن نجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ امت میں تہتر فرقے ہوں گے مختلف۔ (ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے)

(۵۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اتانی جبرئیل فقال یا محمد ان امتك مختلفة بعدك قلت فاین المخرج یا جبرئیل فقال کتاب الله به یقصم کل جبار من اعتصم به نجا ومن ترکه هلك قول فیصل لیس بالهزل. (رواه ابن مردویه)

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلعم کو فرماتے سنا کہ میرے پاس جبرئیل نے آکر کہا اے محمد تمہارے بعد تمہاری امت مختلف ہو گی میں نے کہا اے جبرئیل اس کا مخرج کہاں ہے انہوں نے کہا اللہ کی کتاب جو ہر ظالم کی پیٹھ توڑ دیگی جس شخص نے اس سے تمسک کیا اس نے

نجات پائی اور جس نے اس سے چھوڑا وہ ہلاک ہوا۔ یہی قول فیصل اور اس میں بیہودہ بات نہیں ہے۔ (ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے)

باب فی حال الایمان
ایمان کا حالت کیا بیان

(٦٠) عن علقمة بن قیس قال رأیت علیا علیٰ منبر الکوفة وھو یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لایزنی الزانی حین یزنی وھو مومن لا یسرق السارق حین یسرق وھو مومن ولا نھیب نھبة یرفع الناس الیھا ابصارھم وھو مومن ولا یشرب الخمر وھو مومن. (رواہ الطبرانی فی الصغیر)

حضرت علقمہ بن قیسؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو کوفہ کے منبر پر فرماتے سنا ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے تھے زنا کرنے والا زنا نہیں کرتا مگر یہ کہ وہ مومن رہے اور چوری کرنے والا چوری نہیں کرتا مگر یہ کہ اس وقت وہ مومن رہے اور لوٹ مار کرنے والا لوٹ مار نہیں کرتا جب لوگوں کی نظریں اس کی طرف پڑتی ہیں اور وہ مومن رہے اور نہ شراب پینے والا شراب پیتا ہے اس وقت وہ ایمان رکھتا ہے۔ (طبرانی نے صغیر میں اسے روایت کیا ہے)

بـــــاب الاذکار
ذکر اور کی فضیلت کا بیان

(٦١) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثنی جبرئیل قال یقول الله تعالیٰ لا اله الا الله حصنی فمن قالھا دخل فی حصنی ومن دخل فی حصنی امن منی عذابی. (رواہ ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھ سے جبرئیل نے حدیث بیان کی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے جس نے اسے کہا وہ میرے قلعہ میں داخل ہو اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے محفوظ رہا۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے)

باب التسبيح

تسبیح کا بیان

(٦٢) عن علیؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اکثر من قول فریقین سبحان الله بحمدہ (رواہ الحاکم فی تاریخہ)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دونوں قول بہت آپس میں ملے ہوئے ہیں سبحان اللہ وبحمدہ (حاکم نے اسے اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے)

باب فی الاستغفار والتعوذ

استغفار اور پناہ لینے کا بیان

(٦٣) عن علیؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ربك لیعجب من عبدہ اذا قال رب اغفرلی ذنوبی انه لا یغفر الذنوب غیری) (رواہ ابو داؤد والترمذی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا پروردگار اپنے بندہ سے خوش ہوتا ہے جب کہ کہتا ہے اے پروردگار میرے گناہوں کو بخشدے وہ سوائے میرے اور کسی کو گناہوں کا بخشنے والا نہیں سمجھتا ہے۔(ابوداؤد اور ترمذی نے اسے روایت کیا ہے)

(٦٤) عن علیؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الااعلمك كلمات اذا قلتهن غفر الله لك وان كنت مغفورا لك قل لا اله الا الله العلی العظیم لا اله الا الله الحلیم الكریم لا اله الا الله سبحان السماوات السبع ورب العرش العظیم الحمد لله رب العالمین (رواہ احمد الحاکم والترمذی وراہ ابن خطیب بلفظ اذا انت قلتهن وعلیك مثل عدد الذی خطایا غفر الله لك)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تم کو ایسے کلمات نہ بتاؤں جب تم ان کو کہو تو اللہ تمہاری مغفرت کردے اور اگرچہ تم مغفور ہی کیوں نہ ہو۔ کہو لا اله الا الله

العلی العظیم لا اله الا الله الحلیم الکریم لا اله اله الا الله سبحان رب السمٰوٰت السبع ورب العرش العظیم الحمد لله رب العالمین. (احمد حاکم اور ترمذی نے اسے روایت کیا ہے اور خطیب نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ جب تم ان کو کہو اگر ذروں کے شمار کے موافق تمہارے گناہ ہوں تو اللہ تمہاری مغفرت کر دے گا۔)

(٦٥) عن علیؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر الدعاء الا ستغفار (رواه الحاکم فی تاریخه)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر بیماری کی ایک دوا ہے اور گناہوں کی دوا استغفار ہے۔ (حاکم نے اپنی تاریخ میں اسے روایت کیا ہے)

(٦٦) عن علیؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل داء دواء و دواء الذنوب الا ستغفار . (رراه مسلم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر بیماری کی ایک دوا ہے اور گناہوں کی دوا استغفار ہے۔ (مسلم نے اسے روایت کیا ہے)

(٦٧) عن علیؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اکثروا من الاستغفار فی شهر رجب کا ن لله فی کل ساعة منه عتقاء من النار وان لله مدائن لایدخلها الامن صام شهر رجب (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا رجب کے مہینہ میں استغفار کی کثرت کرو کیوں کہ اللہ کے یہاں اس ماہ کی ہر گھڑی میں دوزخ سے آزادی ملتی ہے اور اللہ کے یہاں بہت سے شہر ہیں جن میں وہی شخص داخل ہوگا جو رجب کے مہینہ میں روزہ رکھے گا۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے)

(٦٨) عن علیؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر الدعاء الاستغفار وخیر العبادة قول لا اله الا الله (رواه الحاکم فی تاریخه)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ فرمایا بہترین دعا استغفار ہے اور بہترین عبادت قول لا الہ الا اللہ ہے۔ (حاکم نے اپنی تاریخ میں اسے روایت کیا ہے)

باب فی الصلواۃ علی النبی صلعم

آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کا بیان

(۶۹) عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل دعا محجوب
حتی یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم .(رواہ البیہقی موقوفاً)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر دعا پوشیدہ رہے گی جب تک کہ
نبی ﷺ پر درود نہ پڑھا ئے۔(بیہقی نے موقوفاً سے روایت کیا ہے)

(۷۰) عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلیٰ علی صلوٰۃ
کتب اللہ لہ قیراطا والقیراط مثل احد. (رواہ عبد الرزاق فی مسندہٖ)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود پڑھے تو اللہ
اس کے لئے ایک قیراط لکھے گا اور قیراط احد کے مثل ہو گا۔(عبد الرزاق نے اسے اپنی سند میں
روایت کیا ہے)

(۷۱) عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجعلوا قبری
عیدا ولاتجعلوا بیوتکم قبورا وصلوا علي وسلموا حیثما کنتم فتبلغنی صلوتکم
وسلامکم. (رواہ الحاکم عن علی بن الحسین عن ابیہ عن جدہ)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری قبر کو عید نہ گردانو اور نہ
اپنے گھروں کو قبرستان بناؤ۔ جہاں ہو مجھ پر صلوٰۃ وسلام بھیجو تمہارا صلوٰۃ مجھ پر پہنچتا ہے۔(حکیم
نے امام زین العابدین سے انہوں نے امام حسین سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کیا ہے)

(۷۲) عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للّٰہ تعالیٰ ملائکۃ
خلقوا من النور لا یھبطون الا لیلۃ الجمعۃ ویوم الجمعۃ بایدیھم اقلام
من ذھب ودوی من فضۃ وقراطیس من نور لا یکتبون الا الصلوٰۃ علی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم. (رواہ الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ نے نور سے فرشتے پیدا
کئے وہ سوائے شب جمعہ کے اور کبھی نہیں اترتے اور جمعہ کے دن ان کے ہاتھ میں سونے کے قلم
اور چاندی کی دواتیں اور نور کے کاغذ ہوتے ہیں جس پر وہ بجز نبی ﷺ پر درود کے اور کچھ نہیں

لکھتے۔(دیلمی نے اسے روایت کیا ہے)

(۷۳) عن علیؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلیٰ علی یوم الجمة مأة مرة جاء یوم القیامة ومعه نور لو قسم ذلك النور بین الخلق کلهم لو سعهم (رواه ابو نعیم فی الحلیة عن علی بن حسین بن علی عن ابیه عن جده)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے روز مجھ پر دو مرتبہ درود پڑھے گا وہ قیامت کے دن نور کے ساتھ آئے گا اگر یہ نور خلق میں تقسیم کیا جائے تو وہ تمام سب کو چھالے۔(ابو نعیم نے حلیۃ الدولیا میں اسے روایت کیا ہے امام زین العابدین سے انہون نے امام حسین سے انہوں نے اپنے والد حضرت علی سے)

باب فی فضائل تلاوة القرآن

قرآن پڑھنے کی فضیلت کا بیان

(۷٤) عن علیؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اهل القرآن اهل الله وخاصته. (رواه ابو القاسم بن حیدر فی شخیته)

حضرت علیؓ مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اہل قرآن اللہ والے اور مخصوص ہیں۔(ابوالقاسم بن حیدر نے شخیت میں اسے روایت کیا ہے)

(۷۵) عن علیؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم علیکم بالقرآن فاتخذوه اماما وقائدا فانه کلام رب العالمین الذی هو منه والیه یعود فآمنوا متشابهه واعتبرا بامثاله. (رواه ابن شاهین فی السنة وابن مردویه)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم پر قرآن لازمی چیز ہے ان کو اپنا پیشوا بناؤ کیوں کہ وہ اللہ کا کلام ہے اسی سے ہے اور اسی کی طرف غور کرے گا اس کے متشابہ پر ایمان لاؤ اور اس کی مثالوں پر اعتبار کرو۔(ابن شاہین نے اسے کتاب السنہ میں اور ابن مردویہ نے روایت کیا ہے)

(۷٦) عن علیؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم القرآن هو الدواء (رواه المنجری فی الدبانه والفضاعی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قرآن خود دوا ہے۔ (منجری نے کتاب الدبانہ میں اور فضائی نے اسے روایت کیا ہے)

(۷۷) عن علیؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قرأ القرآن فحفظه فاستظهره واحل حلاله وحرم حرامه ادخله الله الجنة وشفعه فی عشرة من اهل بیته کلهم قد استوجب النار. (رواه الترمذی وابن ماجه)

حضرت علیؓ سے مروی ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس شخص نے کلام مجید پڑھا اور اسکو یاد کیا اور اس کو اپنا پشت پناہ بنایا اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام باور کر لیا اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا اور وہ اپنے گھر والوں کے دس آدمیوں کی جو مستحق دوزخ ہوں گے سفارش کر سکے گا۔ (ترمذی اور ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے)

(۷۸) عن علیؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حملة القرآن هم المعلمون کلام الله والملبسون فنور الله من والاهم فقد والی الله و من عاداهم فقد عادی الله. (رواه الحاکم فی تاریخه)

حضرت علیؓ سے مروی ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا حاملین قرآن کلام اللہ کے علماء ہوں گے جو اللہ کے نور سے ڈھکے ہوئے ہوں گے جو شخص ان سے محبت کرے گا وہ اللہ سے محبت کرے گا اور جو ان سے عداوت رکھے گا وہ اللہ سے عداوت رکھے گا۔ (حاکم نے اپنی تاریخ میں اسے روایت کیا ہے)

(۷۹) عن علیؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم القرآن افضل من کل شیءٍ دون الله وفضل القرآن علیٰ سائر کلام کفضل الله علیٰ خلقه فمن وقرأ القرآن فقد وقر الله و من لم یوقر القرآن فقد استخف بحق الله وحرمة القرآن عند الله کحرمة الوالد علیٰ ولده القرآن شافع مشفع وماحل مصدق فمن شفع له القرآن شفع ومن محل به القرآن صدق ومن جعل القرآن امامه قاده الی الجنة ومن جلعه خلفه ساقه الی النار حملة القرآن هم المحفوظون برحمة الله الملبسون بنور الله المتعلمون کلام الله من عاداهم فقد عادی الله ومن والاهم فقد والی الله یقول الله عز وجل یا حملة کتاب الله استجیوا لله بتوقیر کما به یزدکم حبا ویحببکم الی

خلقه يدفع عن مستمع القرآن سوء الدنيا ويدفع ما قال القرآن بلوى الآخرة والمستمع انه من كتاب الله خير له مما تحت اديم السماء و ان فى القرآن لسورة تدعى العزيمة عند الله يدعىٰ صاحبها الشريف عند الله تشفع لصاحبها يوم القيامة فى اكثر من ربيعة ومضرو هى يٰس. (رواه الحكيم عن محمد بن على مرسلا والحاكم عن محمد بن الحنيفة عن على بن ابى طالب موصولاً)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قرآن اللہ کے علاوہ ہر چیز سے افضل ہے اور تمام کلام پر قرآن کی بزرگی ایسی ہے جیسے اللہ کی بزرگی تمام مخلوقات پر جس شخص نے قرآن کی عزت کی اس نے اللہ کی عزت کی اور جس نے قرآن کی عزت نہ کی اس نے اللہ کے حق کی ذلت کی قرآن کی عزت اللہ کے نزدیک ایسی ہے جیسے والد کی عزت اولاد کے یہاں ہوتی ہے۔ قرآن خود شفاعت کرنے ولا درمیان آکر سچ بلوانے والا ہے جس شخص نے قرآن کو شفیع گردانا تو قرآن اس کی شفاعت کرے گا اور جس شخص نے قرآن کو درمیان میں لایا اس نے سچ کہا جس شخص نے قرآن کو پیشوا گردانا تو وہ اس کو جنت میں لے جائے گا اور جس نے اس کو پس پشت ڈالا وہ دوزخ میں جائے گا حاملین قرآن اللہ کی رحمت میں محفوظ ہیں اور اللہ کے نور میں ڈھکے ہوئے ہیں اور اللہ کے کلام سے تعلیم حاصل کرنے والے ہیں جس نے ان سے عداوت کی اس نے اس سے عداوت کی اور جس نے اللہ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے اے حاملین کتاب اللہ کتاب اللہ کی توقیر کو اللہ کے قبول کرو اللہ تعالیٰ تم میں محبت کی زیادتی کر دے گا اور تم کو محبوب خلائق کر دے گا اور قرآن سننے والے سے دنیا کی برائیوں کو دفع کر دے گا اور قرآن پڑھنے والوں پر دنیاوی مشقت دفع کرے گا۔ کلام اللہ کی ایک آیت سننے والے کے لئے سونے کے پہاڑ سے زائد بہتر ہے۔ اسی طرح ایک آیت پڑھنے والے کے لئے اس چیز سے جو آسمان کے نیچے ہے زائد بہتری ہے اور قرآن میں ایک سورت ہے جو اللہ کے نزدیک عظیم المنزلت پکاری جائے گی اور اس کا پڑھنے والا بزرگی کے ساتھ پکارا جائے گا قیامت کے دن وہ قبیلۂ ربیعہ و مضر سے زائد اپنے پڑھنے والے شفاعت کرے گا اور وہ سورہ یٰسین ہے۔ (حکیم نے اسے مرسلا محمد بن علی سے روایت کیا ہے اور حاکم نے موصولا محمد بن حنیفہ سے اور انہوں نے حضرت علی سے روایت کی ہے)

(۸۰) عن علیؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم علیکم القرآن فانه کلام رب العالمین الذی هو منه فاعتبروا بامثالہ. (رواه ابو عمرو المدانی فی طبقات القراء ونسده ضعیف)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قرآن تم پر لازم ہے اس لئے کہ وہ اللہ کا کلام ہے اس کے امثال (صفت داستان) پر اعتبار کرو۔ (ابو عمرو رانی نے طبقات القراء میں اسے روایت کیا ہے اور اس کی سند ضعیف ہے)

(۸۱) عن علیؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم علیکم بتعلیم یتعلم القرآن وکثرة تلاوته وکثرة عجائبه تنالون به الدرجات فی الجنة. (رواه ابو الشیخ وابو نعیم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم پر قرآن کی تعلیم اور اس کی تلاوت کی کثرت لازمی ہے اور کثرت سے اس کے عجائبات پر غور جس سے تم کو درجات جنت حاصل ہو سکتے ہیں۔ (ابوالشیخ اور ابو نعیم نے اسے روایت کیا ہے)

(۸۲) عن علیؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی تعلم القرآن وعلمه الناس فلك بکل حرف عشر حسنات فان مت مت شهیدا یاعلی تعلم القرآن وعلمه الناس فان مت حجت الملائکة الی قبرك کما تحج الی بیت الله العتیق. (رواه ابو نعیم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے علی تو قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ تمہارے لئے ہر حرف کے بدلہ میں دس نیکیاں ہیں اور اس حالت میں مرو گے تو شہید ہو گے۔ اے علی قرآن سیکھو اور لوگوں سکھاؤ اگر اس حالت میں مرو گے تو ملائکہ اس طرح تمہاری قبر کی زیارت کریں گے جس طرح تم خانہ کعبہ کی زیارت کرتے ہو۔ (ابو نعیم نے اسے روایت کیا ہے)

(۸۳) عن علیؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یحیٰ ابن زکریا یا بنی اسرائیل ان الله یامرکم ان تقرؤ الکتاب ومثل ذلك کمثل قوم فی حصنهم سار الیهم عدوهم وقد تعیدوا له فی کل ناحیة من النواحی الحصن قوم فلیس

یاتیهم عدوهم من ناحیة الاوجد من یردهم من حصنهم و کذلك من یقرأ القرآن لا یزال فی حرز وحصن. (رواه البیهقی)

حضرت علیؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ یحییٰ بن زکریا نے بنی اسرائیل سے کہا اے بنی اسرائیل اللہ نے تم کو حکم دیا ہے کہ تم کتاب کو پڑھو اس میں تمہاری مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک قوم قلعہ میں ہو اور اس کے دشمن اس کی طرف سیر کریں اور اسے قلعہ کے ہر گوشوں میں ہونا ظاہر ہو جائے تو جس گوشہ میں وہ دشمن آئیں اس میں ایسے ہی کو پائیں گے جو ان کو اپنے قلعہ سے مار بھگائے اسی طرح جو شخص قرآن کو پڑھتا رہے وہ ہمیشہ اس کے حفظ وامان اور قلعہ میں رہے گا۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے)

باب فی فضائل السور ة الآیات
آیات اور سورتوں کے فضائل کے بیان

فی فاتحة الکتاب سورۂ فاتحہ کا بیان

(٨٤) عن علیؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فاتحة الکتاب انزلت من کنزتحت العرش. (رواه ابن راهویه الدیلمی بقوله نزلت فاتحة الکتاب من کنز تحت العرش)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا سورۂ فاتحہ اس خزانہ سے اتاری گئی جو عرش کے نیچے ہے۔ (ابن راہویہ نے اسے روایت کیا ہے اور دیلمی نے ان الفاظ سے روایت کیا ہے کہ سورۂ فاتحہ عرش کے نیچے کے خزانہ سے نازل ہوئی۔

فی آیة الکرسی آیۃ الکرسی کا بیان

(٨٥) عن علیؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قرأ ایة الکرسی فی صلوٰة مکتوبة کان فی ذمة الله الی الصلوٰة الأخریٰ. (رواه الطبرانی وابن منصور عن الحسین بن علی والدیلمی عن علی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی ایک مرتبہ پڑھے تو وہ دوسری نماز تک اللہ کے امان میں رہے گا۔ (طبرانی اور ابن منصور نے حسین بن علی سے اور دیلمی نے حضرت علی سے روایت کیا ہے)

(۸۶) عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ اية الكرسى فى كل صلوٰة لم يمنعه من دخول الجنة الا الموت(۱) ومن قرائها حين ياخذ مضجعه انسه الله تعالیٰ عن داره ودار جاره ودويرات حوله. (رواه البيهق وضعفه وابن مردويه يتغير الالفاظ)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے تو اس کو کوئی چیز جنت میں داخل ہونے سے نہیں روکتی بجز موت کے اور جو شخص اسے سوتے وقت پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گھر سے اور اس کے پڑوسی کے گھر سے اور اردگرد کے گھروں سے محفوظ رکھے گا۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے اور اس کی تضعیف کی ہے اور ابن مردویہ نے الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ اسے روایت کیا ہے) (۱) یعنی اس کے دخول جنت میں اتنی ہی دیر ہے کہ اسے موت آئے)

فى سورة الرحمن — سورۂ رحمٰن کا بیان

(۸۷) عن علیؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل شیء عروس وعروس القرآن الرحمٰن. (رواه البيهقى فى شعب الايمان)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر چیز کے لئے زینت ہے اور قرآن کی زینت سورۂ رحمٰن ہے۔ (بیہقی نے اسے شعب الایمان میں روایت کیا ہے)

فى سورة الضحىٰ — سورۂ الضحیٰ کا بیان

(۸۸) عن علیؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما انزل الله تعالىٰ آية ارهى من قوله ولسوف يعطيك ربك فترضى فذخرتها لامتى يوم القيامة. (رواه الديلمى و فيه حرب بن شريح فيه ضعيف. و الباقون ثقات)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے بڑھ کر امید دلانے والی کوئی آیت نازل نہیں فرمائی اور عنقریب تمہارا پروردگار تم کو دے گا پس تم خوش ہو جاؤ گے۔ پس میں نے اپنی امت کے لئے اس کا ذخیرہ جمع کر دیا۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے اس میں ایک راوی حرب بن شریح ضعیف ہے اور باقی ثقہ ہیں۔)

فی سورة الاخلاص — سورہ اخلاص کا بیان

(۸۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قرأ قل هو الله احد مرة واحدة فکانما قرآن القرآن و من قرأها مرتین فکانما قرأ ثلثی القرآن و من قرأها ثلاثا فکانما قرأ القرآن کله. (رواه الرافعی)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جس شخص نے ایک مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھی اس نے گویا تہائی قرآن پڑھا اور جس نے دو مرتبہ پڑھا اس نے گویا قرآن کے دو تہائی پڑھے اور جس نے تین مرتبہ پڑھا اس نے گویا پورا قرآن پڑھا۔ (رافعی نے اسے روایت کیا ہے۔

باب فی آداب التلاوة
تلاوت کے آداب کا بیان

(۹۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان افواهکم طرق القرآن فطیبوها بالسواك. (رواه ابونعیم فی کتاب السواك و السنجری فی الابانة)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا تمہارے منہ قرآن کے راستے ہیں ان کو مسواک سے پاکیزہ رکھو۔ (ابونعیم نے اسے کتاب السواک میں اور سنجری نے کتاب الدبانہ میں روایت کیا ہے)

(۹۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقرأ القرآن علی کل حال الا و انت جنب. (رواه ابوالحسن بن صخر فی فوائده و البزار)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہر حال میں قرآن پڑھو مگر جب غسل کی حاجت ہو نہ پڑھو۔ (حسن بن صخر نے اپنے فوائد میں اور بزار نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی التفسیر
تفسیر کا بیان

(۹۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الحج الاکبر یوم النحر. (رواه الترمذی)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا یوم حج اکبر قربانی کا دن ہے۔ (ترمذی نے اسے روایت کیا ہے)

فی سورة یٰس
سورہ یٰس کا بیان

(۹۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقرأ یٰس فان فیها عشر برکات ما قرأها جائع الا اشبع و ما قرأها عار الا اکتسی و ما قرأها اعزب الا تزوج و ما قرأها محزون الا فرح و ما قرأها رجل ضلت له ضلالة الا وجدها و ما قرأت علی بیت الا خفف عنه و ما قرأها عطشان الا روی وما قرأها مریض الا بریٔ)
(رواه الدیلمی و فیه معده بن الیسع کذاب و ابن مردویه بتغیر الالفاظ)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا سورہ یٰس پڑھو اس میں دس برکتیں ہیں نہ پڑھے گا اس کو بھوکا مگر آسودہ ہو جائے گا اور نہ پڑھے اس کو برہنہ مگر اس کو کپڑے مل جائیں گے اور نہ پڑھے گا اس کو ناکتخدا مگر اس کا نکاح ہو جائے گا اس کو غمگین مگر خوش ہو جائے اور نہ پڑھے گا اس کو کوئی مرد جو گمراہی میں پڑ گیا ہو مگر یہ کہ اس کو راہ مل جائے گی اور نہ پڑھی جائے گی کسی گھر میں مگر تخفیف حاصل ہو گی اور نہ پڑھے گا اس کو پیاسا مگر آسودہ ہو جائے گا اور نہ پڑھے گا اس کو بیمار مگر اچھا ہو جائے گا۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے اور اس میں سعدہ بن الیسع کذاب ہے ابن مردویہ نے بھی تغیر الفاظ کے ساتھ اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی کیفیة القرآن
قرآن کی کیفیت کا بیان

(٩٤) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انزل القرآن علی عشرة احرف بشیر و نذیر و ناسخ و منسوخ و غطة و مثل و محکم و متشابه و حلال و حرام. (روساه السنجری فی الابانة)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا قرآن دس امر پر نازل ہوا۔ بشارت، خوف، ناسخ، منسوخ، نصیحت، مثال، محکم، متشابہ (ایک دوسرے کے مانند) حلال، حرام۔ (سنجری نے اسے کتاب الابانۃ میں روایت کیا ہے۔)

باب فی صلوٰۃ حفظ القرآن

حفظ قرآن کی نماز کا بیان

(٩٥) عن علی انه قال بأبی انت و امی یا رسول الله صلی الله علیه وسلم ثقلت هذا القرآن من صدری فما اجدنی اقدر علیه فقال یا رسول الله صلی الله علیه وسلم یا اباالحسن افلا اعلمك کلمات ینفعك الله بهن و ینفع بهن من علمته و یثبت ما تعلمت فی صدرك قال اجل یا رسول الله قال اذا کان لیلة الجمعة فان استطعت ان تقوم فی ثلث اللیل الآخر فانها ساعة مشهودة و الدعاء فیها مستجاب و قد قال اخی یعقوب لبنیه سوف استغفر لکم ربی انه هو الغفور الرحیم. و قال حتی یاتی لیلة الجمعة فان لم تستطع فقم فی وسطها و ان لم تستطع ففی اولها فصل اربع رکعات تقرأ فی الرکعة الاولیٰ بفاتحة الکتاب و سورة یٰس و فی الرکعة الثانیة بفاتحة الکتاب و حٰم الدخان و فی الرکعة الثالثة بفاتحة الکتاب و الٓمٓ تنزیل السجدة و فی الرکعة الرابعة بفاتحة الکتاب و تبارك المفصل فاذا فرغت من التشهد فاحمد الله فاحسن الثناء علی الله و صل علی و احسن علی سائر النبینن و استغفر الله للمومنین و المومنات و الاخوانك اللذین سبقوك بالایمان ثم قل فی آخر ذلك اللهم ارحمنی متبرك المعاصی ابداً و ارزقنی حسن النظر فیما یرضاك عنی اللهم بدیع السماوات و الارض ذا لجلال و الاکرام و العزة التی لا ترام اسئلك یا الله یا رحمان بجلالك و نور وجهك ان تلزم قلبی حفظ کتابك کما

علمتنی و ارزقنی ان اطلبه علی النحو الذی یرضاك عنی اللهم بدیع السماوات و الارض ذا لجلال و الاکرام و العزة التی لا ترام اسئلك یا الله یا رحمان بجلالك و نور وجهك ان تنور بکتابك بصری و ان تطلق به لسانی و ان تفرج به عن قلبی و ان تشرح به صدری و ان تعمل به بدنی فانه لا یعیننی علی الحق غیرك ولا یؤتیه الا انت و لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم یا ابا الحسن تفعل ذلك ثلاث جمع او خمسا او سبعا باذن الله و الذی بعثنی بالحق ما اخطأ مومنا قط. (رواه الترمذی و قال هذا حدیث حسن غریب و رواه الطبرانی و ابن السنی فی عمل الیوم و اللیلة و الحاکم فی تاریخه و تعقب عن ابن عباس عن علی و اورده ابن الجوزی فی الموضوعات فتعقب و قال الذهبی هذا حدیث منکر شاذا خاف لایکون مصنوعا و قد حرینی والله جودة سنده)

حضرت علی سے مروی ہے فرمایا میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلعم میرے باپ آپ پر قربان یہ قرآن میرے سینہ سے زیادہ بھاری ہے۔ میں اس پر قابو نہیں پاتا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا اے ابوالحسن کیا میں تم کو چند کلمات نہ سکھلاؤں جن سے اللہ تم کو نفع دے اور جو تم سے سیکھے اسے بھی نفع ہو اور جو میں نے تم کو سکھلایا ہے وہ تمہارے سینہ میں محفوظ رہے عرض کیا کہ فرمایئے یارسول اللہ صلعم۔ فرمایا جب شب جمعہ آوے اگر قدرت ہو تو آخری تہائی رات میں جاگو کیوں کہ وہ گھڑا اجابت دعا کے لئے مشہور ہے اس میں دعا قبول ہوتی ہے میرے بھائی حضرت یعقوب نے اپنی اولاد سے کہا تھا عنقریب تمہارے لئے اپنے پروردگار سے استغفار کروں گا وہ بے شک غفور رحیم ہے۔ اور پر فرمایا یہاں تک کہ شب جمعہ آوے پس اگر قدرت نہ ہو تو وسط شب میں اور اگر اس میں بھی قدرت نہ ہو تو اول شب میں کھڑے ہو کر چار رکعتیں پڑھو پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے سورہ یٰس دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ دخان تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الم السجدہ چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تبارک مفصل یعنی سورہ ملک بعد فراغ تشہد (سلام) اللہ کی بہت اچھی طرح حمد کرو اور مجھ پر اور تمام انبیاء پر بہت اچھی طرح درود پڑھو۔ پھر مومنین و مومنات اور تمام گذشتہ مسلمانوں کے لئے استغفار کرو۔ پھر اس کے بعد کہو اے اللہ ہمیشہ جب تک میں زندہ رہوں ترک گناہ کی مجھ پر رحمت کر اور جس امر کو میں

نہ کر سکتا ہوں اور اسے کرنا لازم ہو تو اس معاملہ میں مجھ پر رحمت کر اور جس چیز کو میں تیری رضا سے دیکھنا چاہتا ہوں اس میں اچھی نظر مجھے دے اے اللہ تو آسمانوں اور زمینوں کا پیدا کرنے والا ہے صاحب بزرگی اور بخشش اور اس عزت اور اس عزت کا ہے جس میں اصلاح نہیں دی جا سکتی۔ اے اللہ اور اے رحمٰن اپنی بزرگی اور اپنے چہرہ کے نور سے میرے قلب میں اپنی کتاب قرآن کی یاد کو لازم کر جیسا کہ تو نے مجھے تعلیم دی اور تو نے مجھے اس کی طلب کی اس صورت پر طاقت دی کہ جس میں مجھ سے تیری رضا ظاہر ہو۔ اے اللہ آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے صاحب بزرگی اور بخشش اور اس عزت کے جس میں اصلاح نہ کی جا سکتی ہو اے اللہ اور اے رحمان میں تجھ سے مانگتا ہوں کہ اپنی بزرگی اور روشن چہرہ کے صدقہ میں اپنی کتاب کے ذریعہ میری آنکھیں روشن کر اور سینہ کو کھول اور میرے جسم کو کام میں لے کیوں کہ سوائے تیرے حق پر اور کوئی میری مدد نہیں کر سکتا اور تیرے سوا کوئی کچھ نہیں دے سکتا ہے طاقت اور قوت سوائے اللہ غالب عظمت والے کے اور کسی میں نہیں اے ابوالحسن اللہ کی مدد کے ساتھ اس کو تین جمعہ یا پانچ یا سات تک کر و اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق پر بھیجا اس میں مومن کبھی خطا نہیں کر سکتا۔ (ترمذی نے اسے روایت کر کے کہا کہ یہ حسن غریب ہے اور طبرانی اور ابن السنی نے عمل الیوم واللیلہ میں اور حاکم نے اپنی تاریخ میں اسے روایت کیا ہے اور ابن عباس کی روایت میں گفتگو بھی کی ہے ابن جوزی نے اسے موضوعات میں لکھا ہے جس پر بھی گفتگو ہوئی ہے ذہبی کا قول ہے کہ یہ حدیث شاذ اور منکر ہے اور مجھے یہ خوف ہے کہ کہیں موضوع تو نہیں ہے۔ خدا کی قسم مجھے اس کو خوبی سند نے متحیر کر دیا ہے۔)

(۹۶) اخرجه الترمذی عن ابن عباس عن علی انه قال بابی انت و امی یا رسول الله تفلت هذا القرآن من صدری فما اجدنی اقدر علیه فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم افلا اعلمك كلمات ينفعك الله بهن من علمته و يثبت ما تعلمت فی صدرك قال اجل یا رسول الله الحدیث.

ترمذی نے اسے بہ روایت ابن عباس حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے۔ آپ نے فرمایا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ قرآن میرے سینہ سے نکل جاتا ہے میں اسے محفوظ رکھنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ پھر ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہم تم کو

چند کلمات تعلیم نہ کریں جن سے اللہ تم کو نفع دے اور جس کو تم تعلیم دو اسے بھی نفع حاصل ہو اور جو کچھ میں تمہیں بتاؤں وہ تمہارے سینہ میں محفوظ رہے۔ آپ نے کہا ہاں یا رسول اللہ آخر حدیث تک۔

باب فی الدعا و فضله و الحث علیه

دعا اور اس کی فضیلت اور اس پر استقامت کا بیان

(۹۷) عن علی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الدعا سلاح المومن و عماد الدین و نور السماوات و الارض. (رواه ابویعلیٰ و حاکم فی تاریخه)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا مومن کا ہتھیار اور دین کا ستون ہے اور آسمانوں اور زمینوں کو نور ہے۔ (ابو یعلی اور حاکم نے اپنی تاریخ میں اسے روایت کیا ہے)

(۹۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله لیعجب من العبد اذ قال لا اله الا انت انی ظلمت قال عبدی عرف انه له ربا یغفر و یعاقب. (رواه الحاکم فی التاریخ و ابن الشی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ بندہ سے تعجب کرتا ہے جب وہ کہتا ہے کہ سوائے تیرے اور کوئی معبود نہیں ہے میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تو میرے گناہوں کو بخش دے سوائے تیرے اور کوئی میرے گناہ نہیں بخش سکتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ میرا بندہ اس امر کو جانتا ہے کہ اس کا کوئی پروردگار ہے جو بخشتا ہے اور عذاب دیتا ہے۔ (حاکم نے اسے تاریخ میں ابن سنی نے اسے روایت کیا ہے)

(۹۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الدعاء محجوب عن الله حتی یصلی علی محمد و اهل بیته. (رواه ابو الشیخ)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا اللہ سے حجاب میں رہتی ہے تاوقتیکہ آنحضرت صلعم اور آپ نے اہلبیت پر درود نہ بھیجا جائے۔ (ابو الشیخ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۰)عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی رسول الله الهدی السدادوا ذکر بالهدی هدایتك الطریق وباللسداد سداد السهم . (رواه مسلم وابو داوٗد والنسائی والحاکم والبیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے علی اللہ سے ہدایت اور سچائی مانگو اے اللہ خصلت کے ساتھ اپنے سیدھے راستہ کی نصیحت کر اور تیر کی مانند سیدھا رکھ۔ (مسلم ابوداوٗد ونسائی حاکم اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے)

(۱۰۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قل اللهم اهدلی وسددنی واذکر بالهدی هدایتك الطریق و بالسداد سداد السهم. (رواه مسلم وابو داؤد والنسائی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہو اے اللہ مجھے ہدایت دے اور سیدھا راستہ دکھا اور خصلت کے ساتھ سیدھے راستہ کی نصیحت کر اور تیر کی مانند سیدھا رکھ۔ (مسلم اور ابوداوٗد اور نسائی نے اسے ذکر کیا ہے)

(۱۰۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رفع الیدین عند الاستکانة التی قال الله تعالیٰ فما استکانوا لربهم وما یتضرعون . (رواه الحاکم فی تاریخه والبیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے بھروسہ کے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا وہ چیز ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فما استکانوا الخ یعنی پس جنھوں نے بھروسہ کیا اپنے رب کے لئے اور جو گریہ وزاری کرتے ہیں۔ (حاکم نے اسے اپنی تاریخ میں اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ربکم حی کریم یستحی اذا رفع العبد یدیه ان یردهما صفرا لا خیر فیهما فلیعط الله من نفسه الجهد و اذا حزنه امر فلیقل حسبی الله ونعم الوکیل. (روه الدار قطنی فی الافراد)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا تمہارا پروردگار حی وکریم ہے شرم کرتا ہے کہ بندہ اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دونوں خالی واپس آئیں اور ان میں نیکی نہ ہو اللہ

اپنی طرف سے اس کو توانائی عطا فرماتا ہے جب اس کو کوئی امر غمگین پیش آئے تو اسے یہ کہنا چاہئے کہ اللہ مجھکو کافی ہے اور وہی اچھا وکیل ہے۔ (دار قطنی نے افراد میں اسے روایت کیا ہے)

(۱۰٤) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعم ولا تخص فان بین العموم و الخصوص کما بین السماء و الارض. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا دعا میں سب کو شامل کرو مخصوص نہ کرو کیوں کہ عموم و خصوص میں ویسا ہی فرق ہے جیسا کہ آسمان اور زمین میں ہے۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۵) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من دعاء الا بینه و بین الله حجاب حتی یصلی علی النبی و آله فاذا فعل ذالك انخرق الحجاب و دخل الدعاء و اذا لم یفعل ذالك یرجع الدعاء. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ کوئی دعا ایسی نہیں کہ جو اللہ اور بندہ کے درمیان حجاب نہ ہو تاوقتیکہ آنحضرت صلعم اور ان کے آل پر درود نہ بھیجا جائے۔ جب ایسا کیا جائے گا تب حجاب اٹھ جائے گا اور دعا داخل ہو جائے گی اور جب ایسا نہ کیا جائے گا تو دعا پلٹ آئے گی۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی الاوقات و الاحوال للدعاء

دعا کے اوقات اور حالات کا بیان

(۱۰٦) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلیتم الصبح فافرغوا الی الدعا و باکروا فی طلب الحوائج اللهم بارك لامتی فی بکورها. (رواه مسلم، ابوداؤد و النسائی و الخطیب و ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جب تم صبح کی نماز پڑھ چکو تو دعا کے ساتھ پناہ چاہو اور صبح و شام حاجت چاہو۔ اے اللہ میری امت میں صبح و شام برکت عطا فرما۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، خطیب اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۷) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا زالت الافیاء و

راحت الارواح فاطلبوا الی الله حوائجه فانها ساعة الاوابین فانه کان للاوابین غفوراً. (رواه البیهقی فی شعب الایمان)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جب سایہ زائل ہو جائیں اور روحیں خوش ہوں تو اللہ سے اپنی حاجتیں چاہو کیوں کہ وہ گھڑی رجوع کرنے والوں کی ہے پس وہ رجوع کرنے والوں کے لئے بخشش کرنے والا ہے۔ (بیہقی نے اسے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔)

(۱۰۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کان طالبا الی الله حاجة فی الدنیا و آخرته فلیطلبها فی العشاء الآخرة فانها صلوٰة لم یصلها من الامم قبلکم. (رواه الدیلمی)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جس شخص کو دینی یا دنیاوی کسی امر میں اللہ کی حاجت ہو تو اسے چاہئے کہ عشاء آخر یعنی پچھلی رات میں طلب کرے و تہجد کے بعد یہ ایسی نماز ہے کہ تمہارے قبل امم سابقہ میں نہ تھی۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے)

(۱۰۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا وقعت فی ورطة فقل بسم الله الرحمن الرحیم ولا حول الا بالله العلی العظیم فان الله تعالیٰ یصرف بها ما شاء من انواع البلاء. (رواه ابن السنی فی عمل الیوم و اللیلة)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جب تم محل ہلاکت میں پڑو تو کہو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کیوں کہ اللہ تعالیٰ اس سے تمام بلاؤں کو جب چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔ (ابن سنی نے کتاب عمل یوم ولیلہ میں اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما قال عبد اللهم رب السماوات السبع و رب العرش العظیم اکفنی کل لهو من حیث شئت من این شئت الا اذهب الله تعالیٰ همه. (رواه الخرائطی فی مکارم الاخلاق)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جب بندہ کہتا ہے اے اللہ سات آسمانوں کے مالک اور عرش عظیم کے مالک میری تمام مشکلوں کو جس حیثیت سے اور جس جگہ سے تو چاہے کفایت کر اللہ تعالیٰ اس کی تمام مشکلوں کو دفع کر دیتا ہے۔ (خرائطی نے مکارم

الاخلاق میں اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۱)عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا الا الله الحلیم الکریم سبحان الله وتبارك الله رب العرش العظیم والحمد لله رب العالمین. (رواه احمد وابن السنی فی عمل الیوم والیلة وابن حیان والحاکم والبیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے جو حلیم و کریم ہے پاک ہے اللہ اور بابرکت ہے اللہ مالک عرش عظیم ہے سب تعریفیں اللہ کے لئے ثابت ہیں جو تمام عالموں کا پالنے ولا ہے۔ (احمد اور ابن سنی نے اسے عمل الیوم واللیلۃ میں اور ابن حیان حاکم اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے)

(۱۱۲)عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ابن ابی طالب اراك حزینا فمر بعض اهلك یو ذن فی اذنك فانه دواء هم. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے ابن ابی طالب میں تجھکو غمگین دیکھتا ہوں اپنے بعض گھروالوں کو حکم دے تیرے کان میں اذان کہی جائے یہی غم کی دوا ہے۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے)

(۱۱۳)عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی اذا حزنتك امر فقل اللهم احرسنی بعینك التی لا تنام وکنفی بکنفك الذی لایرام واغفرلی بقدرتك علی فلا اهلك وانت رجائنی رب کم من نعمة انعمتها علي قل لك عند ها شکری وکم من بلیة ا تبلتنی بها قل لك عندها صبری فیامن قل عند نعمة شکری فلم یحرمنی ویامن قل عند بلیة صبری فلم یخذلنی ویامن رائی علی الخطایا فلم یفضحنی یا ذالمعروف الذی لاینقضی ابدا ویا ذا لنعماء التی لا تحصیٰ ابدا اسائلك ان تصلی علی محمد وعلی آل محمد وبك ادراء فی نحور الا اعداء الجبابرة الحدیث. (رواه الدیلمی فی فردوس الاخبار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے علی جب کوئی امر تجھکو غمگین کرے تو تو کہہ اے اللہ اپنی اس آنکھ سے میری حفاظت کر جس کو نیند نہیں آتی اور اپنے اس ہاتھ سے مجھ کو سنبھال دے جو پوشیدہ نہیں حرکت کرتا اور بخشش کر تو مجھ پر اس قدرت سے جو تجھکو

میرے اوپر ہے تاکہ میں ہلاک نہ کیا جاؤں اور تو میری امید گاہ ہے اے پروردگار کتنی نعمتیں ہیں جو تو نے مجھ پر عطا کیں جس کا میری طرف سے بہت ہی کم شکر ادا ہوا ہے اور کتنی بلائیں تھیں جن پر تو نے مجھے مبتلا کیا اس پر بہت کم مجھ سے صبر ہوا پس اے میری اس حالت کی نعمت شکر پر مجھے محروم نہ رکھنے والے اور کمی صبر بلا پر مجھے رسوا نہ کرنے والے میرے گناہوں کو دیکھ کر مجھے فضیحت نہ کرنیوالے اے صاحب ثواب مشہور تیرے عطائے ثواب میں کبھی کمی نہیں اور اے صاحب نعمت تیری نعمتوں کا شمار نہیں سوال کرتا ہوں میں تجھ سے کہ تو رحمت بھیج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پر اور تو ہی دشمنوں اور جابروں کی ناک جھکا سکتا ہے۔ آخر حدیث تک۔ (دیلمی نے اسے فردوس الاخبار میں روایت کیا ہے)

(۱۱۴) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی اذا وقعت فی ورطة فقل بسم الله الرحمن الرحیم لا حول و لا قوة الا بالله العلی العظیم فان یصرف بها ما یشاء من انواع البلاء. (رواه الدیلمی و فیه عمرو بن شمر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا اے علی جب تم کسی بلا میں پڑو تو کہو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اس کی وجہ سے اللہ جن اقسام بلا کو چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے اس میں روای عمرو بن شمر ہے)

(۱۱۵) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سره ان یکتال بالمکیال الا و فی یوم القیامة فلیقل عند انصرافه من الصلوٰة سبحان ربك رب العزة عما یصفون الی آخر السورة. (رواه الدیلمی و ابن زنجویه فی ترغیبه)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جو شخص اس امر سے مسرور ہونا چاہے کہ قیامت کے روز پورے پیمانہ سے نپ جائے تو وہ ہر نماز کے بعد سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون آخر سورت تک پڑھے۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے اور ابن رنجویہ نے اپنی ترغیب میں بھی اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۶) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی صلوٰة الفجر ثم جلس فی مصلاه حتی تطلع الشمس کان له حجابا من النار .

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جس نے فجر کی نماز پڑھی اس کے

بعد اپنے مصلے پر سورج نکلنے تک بیٹھا رہا تو وہی اس کے لئے دوزخ سے حجاب ہوگا۔

(١١٧) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى صلوٰة الغداة ثم لم يتكلم حتى يقرأ قل هو الله احد عشر مرات لم يدركه ذالك اليوم ذنب و اجير من الشيطان. (رواه ابن عساكر و فيه مروان بن سالم الغفاری متروك)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جو شخص صبح کی نماز پڑھے اس کے بعد بولے نہیں اور دس مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے پھر اس دن اس کے کوئی گناہ نہ پہنچے گا اور نہ کوئی حصہ شیطان سے ملے گا۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے اور اس میں مروان بن سالم غفاری متروک ہے)

(١١٨) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى الفجر ثم جلس فی مصلاه بذكر الله تعالیٰ صلت عليه الملائكة و صلاتهم عليه . اللهم اغفر له اللهم ارحمه. (رواه احمد و ابن خزيمة و صححه و البيهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جو شخص فجر کی نماز پڑھے پھر اپنے مصلے پر اللہ کے ذکر کے ساتھ بیٹھا رہے ملائکہ اس پر رحمت بھیجتے ہیں اس طرح پر کہ اے اللہ اس کی مغفرت کر اور اس پر رحمت کر۔ (احمد اور ابن خزیمہ نے اسے روایت کیا ہے اور اس کی تصحیح کی اور بیہقی نے بھی روایت کیا ہے۔)

(١١٩) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان اصلی الصبح ثم اقعد فی مجلس اذكر الله تعالیٰ حتى تطلع الشمس احب الی مما تطلع عليه الشمس و تغرب. (رواه عبد الرزاق)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا اگر صبح کی نماز میں پڑھوں اور اسی جگہ پر آفتاب نکلنے تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر کروں تو اتنی گھڑی میرے نزدیک ان تمام چیزوں سے زائد محبوب ہے جن پر آفتاب طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ (یعنی تمام کائنات سے) (عبد الرزاق نے اسے روایت کیا ہے)

باب فی جوامع الادعية

مجموعہ دعاؤں کا بیان

(۱۲۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم امنعنی بسمعی و بصری حتی تجعلها الوارث منی و عافنی فی دینی و فی جسدی و انصرنی ممن ظلمنی ترینی فیه ثاری. اللهم انی اسلمت نفسی الیك و فوضت امری الیك و الجأت ظهری الیك و خلیت وجهی الیك لا ملجأ منك الا الیك آمنت برسولك الذی ارسلت و بکتابك االلذی انزلت. (رواه الحاکم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا اے اللہ فائدہ دے مجھکو میری آنکھ وکان سے اور ان دونوں کو میرا وارث کر اور میرے دین اور میرے جسم کو عافیت دے اور جو مجھ پر ظلم کرے اس پر مجھے فتح دے یہاں تک کہ مجھ کو اس میں اس کا اثر دکھلادے۔ اے اللہ میں نے اپنی ذات کو تجھے سونپا اور اپنے امر کو تیرے سپرد کیا اور پنی پیٹھ تیری طرف جھکادی اور اپنا منھ تیری طرف جھکادیا سوائے تیرے میرے لئے کوئی پناہ کی جگہ نہیں ہے میں تیرے اس رسول پر ایمان لایا جس کو تونے بھیجا اور اس کتاب پر جو تونے اتاری۔ (حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم لك الحمد کالذی تقول خیرا مما نقول اللهم لك صلوتی و نسکی و محیای و مماتی و الیك مآلی و لك ربی تراثی اللهم انی اعوذبك من عذاب القبر و وسوسة الصدر و شتات الامر اللهم انی اسئلك من خیر ما تجیء به الریاح و اعوذ بك من شر ما تجیء به الریح. (رواه الترمذی و البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا اے اللہ تیرے لئے حمد ہے مثل اس حمد کے جو تو کہتا ہے اور اس سے بہتر ہے جو ہم کہتے ہیں۔ اے اللہ میری نماز و عبادت زندگی و موت تیرے لئے ہے۔ تیری ہی طرف لوٹنا ہے اور تیری طرف۔ اے پروردگار میری میراث ہے اے اللہ میں تجھ سے قبر کے عذاب سے اور پریشان خیالات سے اور برے کاموں سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے تازگی بخشش ہوائیں مانگتا ہوں اور پریشان ہواؤں سے پناہ چاہتا ہوں۔ (ترمذی اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم افتح مسامع قلبی لذکرك و ارزقنی طاعتك و طاعة رسولك و عملا بکتابك. (رواه الطبرانی فی

الاوسط)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا اے اللہ میرے قلب کے روزن کو اپنے ذکر سے کھول اور مجھکو اپنی طاعت اور اپنے رسول کی طاعت سے اور اپنی کتاب پر عمل کرنے سے نفع۔ (طبرانی نے معجم اوسط میں اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعطیك خمسة آلاف شاة او اعملك خمس كلمات فيها صلاح دينك و دنياك. قل اللهم اغفرلی ذنبی و وسع لی فی خلقی و طيب لی كسبی و قنعنی بما رزقنی ولا تذهب طلبی الی شیء صرفته عنی. (رواه بن النجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ کیا میں تم کو پانچ ہزار بکریاں دوں یا ایسے پانچ کلمات سکھادوں جس میں تمہارے لئے دین و دنیا کی صلاح ہو تم کہو اے اللہ میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے خلق میں وسعت دے اور میرے کسب کو پاکیزہ کر اور جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے اس پر قناعت عطا فرما اور اس چیز کی طرف میری طلب کو نہ لے جا جو تو نے مجھ سے پھیر دی ہے۔ (ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے)

(۱۲۴) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایما عبد قال لا اله الا الله الكريم الحليم سبحان الله رب العرش العظيم و الحمد لله رب العالمين حق علی الله ان يحرمه علی النار. (رواه الديلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جو بندہ لا الہ الا اللہ الکریم الحلیم سبحان اللہ رب العرش العظیم والحمد للہ رب العالمین کہے تو اللہ پر حق ہے کہ اس پر دوزخ کو حرام کردے۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۵) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لی جبرئيل اذا سرك ان تعبد الله ليلة او يوما حق عبادته فقل اللهم لك الحمد حمدا دائما مع خلودك و لك الحمد حمدا لا منتهیٰ لك دون علمك و لك الحمد حمدا لا يريد قائله الا رضاك و الحمد حمدا مليا عند كل طرفة عين و تنفس نفس. (رواه الرافعی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا مجھ سے جبرئیل نے کہا جب تو اس امر سے مسرور ہو کہ اللہ کی عبادت رات میں یا دن میں پورے طریقہ سے کرے تو کہہ اے اللہ تیرے لئے حمد دائمی ہے جو تیری ہمیشگی کے ساتھ ہے اور تیرے لئے حمد ہے جس کی انتہا تیرے سوا نہیں اور تیرے لئے حمد ہے جس کا کہنے والا سوائے تیری پسندیدگی کے ارادہ نہیں کرتا اور حمد حمد سے بھری ہوئی ہر پلک مارنے پر اور سانس چلنے پر ہے۔ (رافعی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۶) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کلمتان خفیفتان علی اللسان من اعطیهما مؤنة الدنیا و الآخرة یقول العبد اللهم ارزقنی و ارحمنی فمن رحمه صرف عنه عذاب النار و من رزقه فقد کفاه الله مؤنة الدنیا. (رواه الحاکم فی تاریخه)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں جن کو وہ دونوں کلمے دیئے گئے ان کو دنیا و آخرت میں یہ کافی ہے۔ بندہ کہے اے اللہ روزی دے مجھ کو اور مجھ پر رحمت کر جب اس پر رحمت کرے گا تو عذاب دوزخ سے بچائے گا اور جب اللہ اسے روزی دے گا تو دنیا کے کل ضروریات کو پورا کرے گا۔ (حاکم نے تاریخ میں اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۷) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قال فی کل یوم ثلاث مرات صلوات الله علی آدم غفر الله له الذنوب و ان کان مثل زبد البحر و کان فی الجنة رفیق آدم. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جو شخص ہر روز تین مرتبہ یہ کہے کہ اللہ کی رحمت حضرت آدمؑ پر اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دے گا اگرچہ وہ مثل دریا کے جھاگ کے ہوں وہ جنت میں حضرت آدمؑ کا رفیق ہوگا۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قال فی کل یوم مأة مرة لا اله الا الله الملک الحق المبین کان له امانا من الفقر و انسافی وحشة القبر و استجلب الغنا و استفرغ بها با الجنة. (رواه الشیرازی فی الالقاب من طریق ذو النون المصری عن سالم الخواص و الخطیب و الدیلمی و الرافعی و ابن النجار

من طريق الفضل بن غانم عن مالك بن انس كلاهما عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جده عن ابيه عن علی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جو شخص ہر روز سو مرتبہ لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین پڑھے تو وہ فقر سے امان میں رہے گا اور قبر کی وحشت سے مانوس ہو گا اور غنا سے فائدہ حاصل کرے گا اور جنت کے دروازے کھٹکھٹائے گا۔ (شیرازی نے اس کو القاب میں ذوالنون مصری کے طریقہ سے سالم خواص سے روایت کیا ہے اور خطیب اور دیلمی اور رافعی اور ابن نجار نے فضل بن غانم کے طریقہ سے اور انہوں نے مالک بن انس سے اور انہوں نے امام جعفر صادق بن محمد باقر سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے جد امام زین العابدین سے اور انہوں نے اپنے والد امام حسین سے انہوں نے حضرت علی سے)

(۱۲۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نزل علی جبرئیل فقال یا محمد اذا سرك انّ تعبد الله لیلة حق عبادته او یوما فقل اللهم لك الحمد حمدا کثیرا خالدا مع خلودك و لك حمدا لا منتهی له دون عملك و لك الحمد حمدا لا منتهی له دون مشیتك و لك الحمد حمدا لا اجر لقائله الا رضاك. (رواه البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جبرئیل میرے پاس آئے اور کہا اے محمدؐ جب آپ اس امر سے مسرور ہوں کہ اللہ کی عبادت دن میں یا رات میں اچھے طریقہ سے کیجئے تو کہئے اے اللہ تیرے لئے حمد ہے بہت حمد ہمیشہ تیری ہمیشگی کے ساتھ اور تیرے لئے حمد ہے جس کی انتہا بجز تیرے علم کے اور نہیں ہے اور تیرے لئے حمد ہے جس کی انتہا بجز تیری مشیت کے نہیں ہے اور تیرے لئے حمد ہے ایسی حمد کہ جس کے کہنے والے کے لئے کوئی اجرت بجز تیری پسندیدگی کے نہیں ہے۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے)

فی الافعال

باب فی اسم الاعظم
اسم اعظم کا بیان

(۱۳۰) قال ابن النجار انبانا ابوالقاسم سعید بن محمد المودب عن ابی المسعود احمد بن محمد بن العلی حدثنا ابومنصور محمد بن محمد بن عبدالعزیز العبکری انبانا علی بن احمد الشروطی و ابوسهل محمود قالا حدثنا احمد بن الحسین المعدل حدثنا ابوعبدالله محمد بن الفضل الاخباری سلف ابن العوامی ببغداد حدثنی محمد بن احمد الکاتب حدثنی احمد بن القاسم حدثنا احمد بن ادریس بن احمد بن احمد بن نصر بن مزاحم حدثناعبید الله بن اسمعیل عن عمرو بن ثابت عن ابیه عن البراء بن عازب قال قلت لعلی یا امیر المومنین اسألك بالله و رسوله الا خصصتنی باعظم ما خصك به رسول الله صلی الله علیه وسلم و اختصه به جبرئیل و ارسله به الرحمن فضحك ثم قال له یا براء اذا اردت ان تدعو الله عزو جل باسمه الاعظم فاقرأ من اول سورة الحدید الی آخر ست آیات منها الی علیم بذات الصدور ، و روا آخر سورة الحشر یعنی اربع آیات ثم ارفع یدیك فقل یا من هو هکذا اسألك بحق هذه الاسماء ان تصلی علی محمد و آل محمد و ان تفعل بی کذا ر کذا مما نرید فوالذی لا اله غیره لتقبلن بحاجتك ان شاء الله قال فی المغنی عمرو بن ثابت رافضی ترکوه قاله ابوداود عن محمد بن الحنفیة ان البراء بن عازب قال لعلی بن ابی طالب نحوه. (رواه ابوعلی عبدالرحمن بن احمد النیساپوری فی فوائده)

ابن نجار نے کہا ہم کو خبر دی ابوالقاسم سعید بن مورب نے ان کو ابو مسعود احمد بن محمد بن المعلی نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی ابو منصور محمد بن محمد بن عبد العزیز عبکری نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی احمد بن الحسین معدل نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی ابو عبد اللہ محمد بن الفضل اخباری سلف بن العوامی نے بغداد میں وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی مجھ سے محمد بن احمد کاتب نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی مجھ سے احمد بن ادریس بن احمد بن نصر بن مزاحم نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن اسمعیل نے ان سے عمرو بن ثابت نے ان سے ان کے

باپ نے ان سے براء بن عازب نے انہوں نے کہا میں نے حضرت علی سے کہا اے امیر المومنین میں آپ سے اللہ اور رسول کی قسم دیکر سوال کرتا ہوں آپ مجھکو اس اسم اعظم سے مخصوص کیجئے جس سے رسول اللہ نے آپ کو مخصوص کیا اور ان کو جبرئیل نے اور ان کو اللہ نے اسے لیکر بھیجا۔ پھر حضرت علی متبسم ہوئے اور فرمایا اے براء جب تم یہ ارادہ کرو کہ اللہ عزوجل سے دعا اس کے اسم اعظم کے ساتھ کرو تو تم سورہ حدید کے شروع کی چھ آیتیں علیم بذات الصدور تک اور آخر سورہ حشر یعنی چار آیتیں پڑھو پھر ہاتھ اٹھا کر کہو اے وہ جو اسطرح ہے میں تجھ سے بحق اس اسماء کے یہ سوال کرتا ہوں کہ تو محمد صلعم اور آل محمد صلعم پر درود بھیج اور میرے ساتھ یہ کر اور یہ کر جو کچھ کہ ہم ارادہ کرتے ہیں۔ پس اس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اگر اللہ چاہے گا تو البتہ تیری حاجت پوری ہو جائے گی۔ کتاب مغنی میں ہے کہ ابوداؤد کا قول ہے عمرو بن ثابت رافضی قابل ترک ہے اور محمد بن حنفیہ روایت کرتے ہیں کہ براء بن عازب نے حضرت علی بن ابی طالب سے اسی کے مثل روایت کیا۔ (ابو علی عبدالرحمٰن بن احمد نیشاپوری نے اپنے فوائد میں اس کو لکھا ہے)

(۱۳۱) قال الحاکم فی علوم الحدیث عدھن فی یدی ابوبکر بن ابی حازم الحافظ بالکوفة و قال عدھن فی یدی علی بن احمد ابن الحسین العجلی و قال عدھن فی یدی حرب من الطحان و قال عدھن فی یدی یحییٰ بن مساور الخیاط و قال لی عدھن فی یدی عمروبن خالد و قال لی عدھن فی یدی زید بن علی بن الحسنین بن علی وقال لی دعدھن فی یدی ابو علی بن الحسین و قال لی عدھن فی یدی ابی الحسین بن علی و قال لی عدھن فی یدی علی بن ابی طالب و قال لی عدھن فی یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم و قال رسول الله عدھن فی یدی جبرئیل و قال جبرئیل ھکذا نزلت بھن من عند رب العزة اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انك حمید مجید. اللھم بارك علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انك حمید مجید. اللھم و ترحم علی محمد و علی آل محمد کما ترحمت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انك حمید مجید اللھم و تحنن علی محمد و علی آل محمد کما

تخننت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انك حمید مجید اللھم وسلم علی محمد و علی آل محمد كما سلمت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انك حمید مجید. (رواہ البیھقی عن الحاكم)

حاکم علوم حدیث میں کہتے ہیں کہ انگلیوں پر شمار کر کے مجھ سے حافظ ابو بکر بن ابی حازم نے کوفہ میں کہا ان سے اسی طرح علی بن احمد بن الحسین عجلی نے ان سے اسی طرح حرب بن الحسن الطحان نے ان سے اسی طرح یحییٰ بن مساور خیاط نے ان سے اسی طرح عمرو بن خالد نے ان سے اسی طرح زید بن علی بن الحسین بن علی نے ان سے اسی طرح ابو علی بن الحسین نے ان سے اسی طرح ابوالحسین بن علی نے ان سے اسی طرح علی بن ابی طالب نے ان سے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اسی طرح جبرئیل نے اور کہا جبرئیل نے اسی طرح حضرت رب العزت کے یہاں سے نازل ہوا کہ اے اللہ درود بھیج آنحضرت صلعم پر اور آل آنحضرت صلعم پر جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیمؑ پر درود بھیجا اور آل ابراہیم پر بھی۔ بے شک تو ستودہ اور بزرگ ہے اے اللہ آنحضرت صلعم پر اور آل آنحضرت صلعم پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ اور آل حضرت ابراہیمؑ پر برکت نازل فرمائی بے شک تو ستودہ اور بزرگ ہے۔ اے اللہ رحمت آنحضرت صلعم پر اور ان کے آل پر نازل فرما جس طرح کہ تو نے حضرت ابراہیمؑ پر اور ان کے آل پر رحمت نازل فرمائی بے شک تو ستودہ اور بزرگ ہے۔ اے اللہ آنحضرت صلعم اور ان کے آل پر مہربانی کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر مہربانی نازل فرمائی۔ بے شک تو ستودہ اور بزرگ ہے۔ (بیہقی نے اسے حاکم سے روایت کیا ہے)

(۱۳۲) عن علی قال قلت و فی لفظ یا رسول اللہ كیف نصلی علیك قال قولوا اللھم صل علی محمد و علی آل محمد كما صلیت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انك حمید مجید و بارك علی محمد و علی آل محمد كما باركت علی ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم انك حمید مجید. (رواہ ابن مردویہ و الخطیب)

حضرت علی سے مروی ہے آپ نے فرمایا میں نے کہا اور ایک روایت میں ہے کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں فرمایا تم کہو اللہم صل علی محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید و بارک علی محمد و علیٰ آل محمد کما بارکت علی ابراہیم

وعلیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید۔(ابن مردویہ اور خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۳) عن علی قال خطب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لا خیر فی العیش الا لمستمع داع اوعالم ناطق ایها الناس انکم فی زمان هدنة و ان التسیر بکم سریع و قد رأیتم اللیل و النهار یبلیان کل جدید و یقربان کل بعید و یاتیان بکل موعود قاعد و الجهاد لبعد المضمار فقال المقداد یا نبی الله صلی الله علیه وسلم ما الهدنة قال بلاء و انقطاع فاذا التبست الامور علیکم کقطع اللیل المظلم فعلیکم بالقرآن فانه شافع مشفع و ما حل مصدق و من جعله امامه قاده الی الجنة و من جعله خلفه قاده الی النار و هو الدلیل الی خیر سبیل و هو الفضل لیس بالهزل له ظهر و بطن فظاهره حکم و باطنه علم عمیق بحره لا تحصیٰ عجائبه ولا یشبع منه علماء ه و هو حبل الله المتین و هو الصراط المستقیم و هو الحق الذی لا یعنی الجن اذ سمعته ان قالوا انا سمعنا قرآنا عجبا یهدی الی الرشد فآمنا به من قال به صدق و من عمل به اجر و من حکم به عدل و من عمل به هدی الی صراط مستقیم فیه مصابیح الهدی و منار الحکمة و دال علی الحجة. (رواه العسکری)

حضرت علی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے خطبہ دیا اور فرمایا کوئی نیکی نہیں مگر اس کے لئے جو سننے والا ہو اور دعوت دینے والا ہو یا عالم بولنے والا ہو۔ اے لوگو! تم ایسے زمانہ میں ہو جو زمانہ بلا کا اور علیحدگی کا ہے اور سیر کرنا جلدی ہے اور تم نے رات اور دن کو دیکھا ہر جدید چیز کو ظاہر کرتے ہیں اور ہر بعید امر سے قریب ہوتے ہیں اور ہر وعدہ پر آتے ہیں بس تم جہاد کے لئے دور میدان میں آمادہ ہو جاؤ پھر مقداد نے کہا یا رسول اللہ صلعم ہدنت کیا چیز ہے فرمایا بلا ہے اور اس سے علاحدگی پس جب یہ امور تم سے ملیں تو تم کو چاہئے کہ انہیں اندھیری رات کی طرح کاٹو جس طرح اندھیری رات قطع ہوتی ہے تو تم پر قرآن ضروری ہے کیوں کہ وہ شفاعت کرنے والا اور شفاعت کردہ ہے اور خشک زمین کے مانند تصدیق کرنے والا ہے جس شخص نے اس کو پس پشت ڈالا وہ اس کو دوزخ کی طرف لے جائے گا وہی ہدایت ہے بہترین راستوں کی طرف اور وہی فیصلہ کرنے والا ہے جس میں فضول بات نہیں ہے اس کے لئے ظاہر و باطن ہے اس کے ظاہر میں حکم ہے اور اس کے باطن میں علم ہے وہ بمنزلہ عمیق دریا کے ہے جس کے عجائب بے شمار ہیں علماء اس

سے آسودہ نہیں ہوتے وہی اللہ کی مضبوط رسی ہے اور وہی سیدھا راستہ ہے وہی ایسا سچا ہے کہ نہیں فضول سمجھ سکتے جن جب ان کو سنتے ہیں تو یہ کہتے ہیں ہم نے ایسا عجیب قرآن سنا جو ہدایت کی طرف راستہ دکھاتا ہے پس ہم اسی پر ایمان لاتے ہیں جس شخص نے اس کے ساتھ کہا اس نے سچ کہا اور جس نے اس پر عمل کیا اس نے اجر پایا جس نے اس کے ذریعہ سے حکم دیا اس نے انصاف سے حکم دیا جس نے اس پر عمل کیا سیدھے راستہ کی طرف ہدایت دی اس میں ہدایت دی اس میں ہدایت کے چراغ اور حکمت کی روشیاں اور حجت پر دلالت کرنے والی چیزیں ہیں۔ (عسکری نے اسے روایت کیا ہے)

(۱۳۴) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بتعلیم القرآن و کثرۃ تلاوتہ تنالون بہ الدرجات العلیٰ و کثرۃ عجائبہ فی الجنۃ ثم قال علی و فینا فی الرحم آیۃ لا یحفظ مودتنا الا کل مومن ثم قرأ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ قال کان ابو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بنی ہاشم و امہ من بنی زھرۃ و ام ابیہ من بنی مخزوم فقال احفظونی فی قرابتی. (رواہ ابن مردویہ و ابن عساکر)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا تم پر قرآن کی تعلیم دلانا لازمی ہے اور کثرت تلاوت بھی تاکہ تم اس سے بلند درجہ اور کثرت سے عجائبات جنت پاؤ پھر حضرت علی نے فرمایا ہم میں قرابت کے متعلق ایک آیت بھی ہے ہماری محبت کی نگہداشت بجائے مومن کے اور کوئی نہیں کر سکتا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "کہو نہیں مانگتا ہوں میں اجر مگر قرابت دار کی محبت" فرمایا کہ آنحضرت صلعم کے والد بنو ہاشم سے تھے اور والدہ بنو زہرہ سے اور دادی بنی مخزوم سے پس فرمایا ہے میری قرابت کی حفاظت کرو۔ (ابن مردویہ وابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۵) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للمھاجرین و الانصار علیکم بالقرآن فاتخذواہ اماما و قائدا فانہ کلام رب العالمین. الذین ھو منہ و الیہ یعود. (رواہ ابن مردویہ و سندہ ضعیف)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے مہاجرین وانصار سے فرمایا تم پر قرآن ضروری چیز ہے اس کو اپنا پیشوا اور رہبر گردانو کیوں کہ وہ اللہ کا کلام ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

کلام اسی سے ہے اور اسی کی طرف عود کرے گا۔ (ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے اور اس کی سندیں ضعیف ہیں)

(۱۳۶) عن علی انه سئل عن فاتحة الکتاب فقال حدثنی نبی الله صلی الله علیه وسلم انها نزلت من کنز تحت العرش. (رواه ابن راهویه)

حضرت علی سے پوچھا گیا سورۂ فاتحہ کے بارے میں تو آپ نے فرمایا مجھ سے آنحضرت صلعم نے فرمایا سورۂ فاتحہ عرش کے نیچے کے خزانہ سے نازل ہوئی۔ (ابن راہویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

فی سورة البقر، آیة الکرسی
سورۂ بقر میں آیۃ الکرسی کا بیان

(۱۳۷) عن علی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم علی اعواد هذا المنبی من قرأ آیة الکرسی دبر کل صلوٰة لم یمنعه من دخول الجنة الا الموت و من قرأها یاخذ مضجعه امنه الله علی داره و ذار جاره و اهل دویرات حوله. (رواه البیهقی و قال اسناده ضعیف)

حضرت علی سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلعم کو اس منبر کی لکڑی پر تشریف فرما ہوتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص آیۃ الکرسی کو نماز کے بعد پڑھے گا اس کو کوئی چیز جنت میں داخل ہونے سے نہیں روک سکتی سوائے موت کے اور جو اس کو سوتے وقت پڑھے گا اللہ اس کے گھر کو اور اس کے پڑوسی کے گھر کو اور اس ارد گرد کے گھروں کو محفوظ رکھے گا۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے اور کہا اس کے اسناد ضعیف ہیں)

(۱۳۸) عن علی قال ما اری رجلا ادرك عقله ببیت حتی یقرأ الآیة الله لا اله الا هو الحی القیوم و لو تعلمون ما فیها لما ترکتموها علی حال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اعطیت آیة الکرسی من کنز تحت العرش و لم یوتها نبی قبلی قال علی فما بت لیلة قط منذ سمعت هذا من رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی اقرأها. (رواه الدیلمی)

حضرت علی سے مروی ہے فرماتے ہیں میں کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھتا جو عقلمند ہو اور اس آیت اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم پڑھے بغیر سو جائے اگر تم جانتے کہ اس میں کیا ہے تو تم اس کو کسی حال میں ترک نہ کرتے آنحضرت صلعم نے فرمایا مجھکو آیت الکرسی عرش کے نیچے کے خزانہ سے عطا ہوئی مجھ سے قبل کسی اور نبی کو نہیں دی گئی حضرت علی فرماتے ہیں پھر میں نے کوئی رات خالی نہیں چھوڑی جب سے میں نے آنحضرت صلعم سے سنا برابر اس کو میں نے پڑھا۔ (دیلمی نے اس کو روایت کیا ہے۔)

(۱۳۹) عن الشعبی عن عبدالله بن عبدالله قال كنا جلوسا مع عمر بن الخطاب فتذاكرنا فضائل القرآن فقال رجلا خاتمة بنی اسرائيل و قال آخر كهيعص طه، و قال آخر يس و تبارك فقدموا القوم و اخروا و فی القوم علی بن ابی طالب لا يجيز جوابا فقال اين انتم من آية الكرسی فقلنا يا ابا الحسن حدثنا بما سمعت فيها من رسول الله صلی الله عليه وسلم فقال سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول سيد النبين آدم سيد العرب محمد و سيد فارس سلمان و سيد الروم صهيب و سيد الحبش بلا و سيد الشجر السدر و سيد الاشهر اشهر الحرم و سيد الايام يوم الجمعة و سيد الكلام القرآن و سيد القرآن البقرة و سيد البقرة آية الكرسی اما ان فيها خمسين كلمة فی كل كلمة سبعون بركة. (رواه ابو عبدالله بن احمد الهروی فی حديثه و الديلمی و رواه ابن عساكر مختصرا بلفظ قال علی اين انتم عن فضلية آية الكرسی.)

شعبی عبداللہ بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمر کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ہم میں فضائل قرآن کا ذکر ہوا ایک شخص نے کہا سب سے زیادہ بزرگ سورہ بنی اسرائیل کا خاتمہ ہے دوسرے نے کہا کہیعص اور طہ ہے تیسرے نے کہا یس و تبارک ہے اسی طرح لوگوں نے مقدم و موخر کیا۔ لوگوں میں حضرت علی بھی تھے جنہوں نے اس جواب کو جائز نہ رکھا پھر آپ نے فرمایا تم لوگ کہاں ہو کیا آیۃ الکرسی سے غافل ہو گئے۔ سب نے کہنا شروع کیا اے ابوالحسن آپ ہم سے حدیث بیان کیجئے جیسا کہ آپ نے آنحضرت صلعم سے سنا ہو۔ آپ نے فرمایا میں نے آنحضرت صلعم کو فرماتے ہوئے سنا ہے انبیاء کے سردار آدم ہیں اور عرب کے

سر دار محمدؐ اور فارس کے سر دار سلمان اور روم کے سر دار صہیب اور حبش کے سر دار بلال اور درختوں کے سر دار بیری کا درخت اور مہینوں کے سر دار وہ چار مہینے ہیں جس میں جنگ حرام ہے۔(محرم، رجب، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ) اور دنوں کا سر دار جمعہ کا دن اور کلام کا سر دار قرآن ہے اور قرآن کا سر دار سورہ بقرہ ہے اور سورہ بقرہ کا سر دار آیۃ الکرسی ہے۔ اس میں پچاس کلمے ہیں اور ہر کلمہ میں ستر برکتیں ہیں۔ (ابو عبداللہ منصور بن احمد ہروی نے اپنی حدیث میں اور دیلمی نے اس کو روایت کیا ہے اور ابن عساکر نے مختصر طور پر ان الفاظ سے روایت کیا ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہاں ہو تم آیۃ الکرسی کی فضیلت سے۔)

سورۃ یٰس — سورہ یٰس کا بیان

(۱۴۰) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استمع الی سورۃ یٰس عدلت بہ عشرین دینارا فی سبیل اللہ و من قرأھا عدلت لہ عشرین حجۃ متقبلۃ و من کتبھا و شربھا ادخلت فی جوفہ الف نور و الف رحمۃ و نزعت من قبلہ کل غل و داءٍ (رواہ ابن مردویہ و سندہ واہ)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جس شخص نے کان لگا کر سورہ یٰس سنی گویا اس نے بیس دینار اللہ کی راہ میں خرچ کئے اور جس شخص نے اس کو پڑھا گویا اس نے بیس حج مقبول حاصل کئے اور جس شخص نے اس کو لکھا اور اس کو پیا تو گویا اس کے دل میں ہزار نور اور ہزار رحمتیں اور ہزار برکتیں داخل ہوئیں اور اس کے قلب سے ہزار بیماریاں اور ہزار برائیاں نکل گئیں۔ (ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے اور اس کی سند ٹھیک نہیں ہے۔)

سورہ سبح اسم — سورہ سبح اسم کا بیان

(۱۴۱) عن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب ھذہ السورۃ سبح اسم ربك الاعلیٰ. (رواہ احمد و البزار و الدورقی و ابن مردویہ و فیہ نویر بن فاختہ ضعیف)

حضرت علی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلعم سورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ کو بہت

محبوب رکھتے تھے۔ (امام احمد اور بزار اور دورقی اور ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے اس میں ایک راوی نویر بن فاختہ ہیں جو ضعیف ہیں۔)

فـــی آداب التلاوة

آداب تلاوت کا بیان

(۱٤۲) عن علی قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یجهر القوم بعضهم علی بعض بین المغرب و العشاء بالقرآن. (رواه احمد)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے اس امر سے ممانعت کی کہ لوگ درمیان مغرب و عشاء مجمع میں زور زور سے قرآن کو پڑھیں ایک دوسرے کے مقابل۔ (امام احمد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱٤۳) عن علی قال کان ابوبکر یخافت بصوته اذا قرأ القرآن و کان عمر یجهر بقرأته و کان عمار اذا قرأ یاخذ من هذه السورة و هذه فذکر ذالك للنبی صلعم فقال لابی بکر لم تخافت قال انی لاسمع من اناجی و قال لعمر لم تجهر بقراء تك قال افزع الشیطان و اوقظ الوسنان و قال لعمار لم تاخذ من هذه السورة و هذه قال اتسمعنی اخلط به ما لیس منه قال لا فقال کله طیب. (رواه احمد و الشاشی دسمویه و البیقهی و ابن منصور)

حضرت علیؓ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر جب قرآن پڑھتے تو پست آواز سے پڑھتے اور حضرت عمر بلند آواز سے قرأت کرتے اور حضرت عمار جب پڑھتے تو اس سورت سے یا اس سورت سے لیکر پڑھتے اس کا تذکرہ آنحضرت صلعم سے کیا گیا آپ نے حضرت ابو بکر سے پوچھا تم چپکے سے کیوں پڑھتے ہو انہوں نے کہا اس لئے کہ میں سنوں جس سے میں بات کرتا ہوں۔ پھر آپ نے حضرت عمر سے کہا تم زور سے کیوں پڑھتے ہو انہوں نے کہا شیطان کو ڈراتا ہوں اور سوتوں کا جگاتا ہوں اور حضرت عمار سے فرمایا تم اس سورت سے اور اس سورت سے کیوں لیتے ہو انہوں نے عرض کیا کہ کیا آپ مجھ سے ایسی بات سنتے ہیں کہ جو میں ملاتا ہوں وہ اس میں موجود نہیں ہوتا فرمایا نہیں پھر آپ صلعم نے فرمایا یہ سب ٹھیک ہے۔ (احمد شاشی و

شمویہ اور بیہقی اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱٤٤) عن علی قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یرفع الرجل صوته بالقرأة قبل العتمة و بعدها یغلط اصحابه و فی لفظ یغلط اصحابه و القوم یصلون. (رواه ابن شیبه و احمد و ابوعبیده فی خصائله و مسدد و ابویعلیٰ و الدورقی و البیهقی.)

حضرت علیؓ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا کہ آدمی قرأت کرنے میں اپنی آواز کو بلند کرے عشاء سے قبل اور بعد اس سے نماز میں لوگوں کو مغالطہ ہوتا ہے اور بعض جگہ یہ ہے کہ جو لوگ نماز پڑھتے ہوتے ہیں ان کو دھوکا ہو جاتا ہے۔ (ابن شیبہ، احمد اور ابوداؤد نے اسے فضائل میں روایت کیا ہے۔ مسدد، ابویعلیٰ، دورقی اور بیہقی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔)

(۱٤٥) عن علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سئل عن قول الله تعالیٰ و رتل القرآن ترتیلا قال بینه و بیننا و الا تهذه هذا الشعر قفوا عن عجائبه و جرحوا به القلوب ولا یکف هم احدکم آخر السورة. (رواه العکسری)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم کے اس قول "اور بہت ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھو" کے معنی پوچھے گئے آپ نے فرمایا ظاہر کر اس کو بہت ظاہر کرنا اور نہ جلدی کر کہ جس طرح اشعار جلدی پڑھے جاتے ہیں۔ اس کے عجائبات پر غور کرو اور اپنے قلوب کو اس سے زخمی کرو اور نہ ہو تم ایک ان لوگوں میں سے جن پر سورت ختم ہوئی (یعنی کفار و منافقین کی مذمت میں ختم ہوئی)

(۱٤٦) عن عبدالله بن سلمة قال دخلت علی علی ابن طالب انا و رجلان فدخل المخرج ثم خرج فأخذ جفنه من ماء فتمسح بها ثم جعل یقرأ القرآن قرء نا انکرنا ذالك فقال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یدخل الخلاء فیقضی الحاجة ثم یخرج فیأکل معنا اللحم ثم یقرأ القرآن و لا یحجزه عن القرآن شیء لیس الجنابة. (رواه ابوداود و الطیالسی و الحمیدی و احمد و العدنی و ابوداود و الترمذی و البیهقی و ابن ماجة و ابن جریر و ابن خزیمة و الطحاوی و ابویعلیٰ و

ابن حبان و الآجری فی اخلاق حملة القرآن و الحاکم و ابن منصور.)

عبداللہ ابن ابی سلمہ کہتے ہیں کہ میں حضرت علیؓ کے ہاں آیا میں تھا اور دو مرد اور تھے پس آپ ایک مخرج میں داخل ہوئے پھر نکل آئے پھر لکڑی کا بڑا پیالہ پانی سے بھرا ہوا لیا اس سے مسح یعنی وضو فرمایا پھر قرآن پڑھنے لگے۔ ہم نے اس سے انکار کیا پس فرمایا کہ آنخضرت صلعم خالی جگہ داخل ہو کر قضائے حاجت فرماتے پھر نکلتے اور ہمارے ساتھ گوشت نوش فرماتے پھر قرآن پڑھتے اور آپ کو قرآن پڑھنے سے کوئی چیز سوائے جنابت کے نہیں روکتی۔ (ابوداود و طیالسی و حمیدی واحمد و عدنی وابوداود و ترمذی و بیہقی وابن ماجہ وابن جریف وابن خزیمہ و طحاوی وابویعلیٰ و ابن حبان و آجری نے اخلاق حملۃ القرآن میں اور حاکم اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱٤۷) عن ابن مسعود قال تمارینا فی سورة من القرآن فقلت خمس و ثلاثون آیة ست و ثلاثون آیة فانطلقنا الی رسول الله فوجدنا علیا یناجیه فقلت له اختلفنا فی القرأة فاحمر وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال علی ان رسول الله یأمرکم ان تقرأ و القرآن علمتم. (رواه احمد و ابن منیع و ابویعلیٰ و ابن منصور و عن ابراهیم عن علی انه کان یکره ان یکتب المصحف فی الشیء الصغر رواه سعید بن منصور و البیهقی و ابوعبید و ابن ابی داؤد.)

ابن مسعود سے مروی ہے وہ کہتے ہیں ہم قرآن کی ایک سورت میں مشکوک تھے ہم پینتیس آیتوں کو چھتیس آیتیں کہتے تھے ہم آنخضرت صلعم کے حضور میں چلے ہم نے حضرت علی کو چپکے چپکے بات کرتے ہوئے پایا ہم نے ان سے کہا ہم لوگوں میں قرأت کے بارے میں اختلاف ہوا ہے۔ پھر آنخضرت صلعم کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا پھر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ آنخضرت صلعم تم کو حکم دیتے ہیں کہ جس طرح تم کو تعلیم دی گئی ہے اس طرح قرآن کو پڑھو۔ (احمد وابن منیع و ابویعلیٰ وابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔ ابراہیم حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ اس امر کو مکروہ جانتے تھے کہ کلام اللہ چھوٹی چیز میں لکھا جائے۔ سعید بن منصور اور بیہقی اور ابوعبید اور ابن ابی داود نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱٤۸) عن ابراهیم بن ابی الفیاض البرقی اخبرنا سلیمان بن بزیغ عن مالك بن انس عن یحییٰ بن سعید الانصاری عن سعید بن المسیب عن علی بن ابی طالب

قال قلت يا رسول الله الامر ينزل بنا بعدك لم ينزل به القرآن و لم نسمع فيه منك شيئا قال اجمعوا له العالمين. او قال العابدين من المومنين و اجعلوا شورى بينكم ولا تقضوا فيه بامر واحد. (رواه ابن عبدالبر فى العلم)

ابراہیم بن علی الفیاض البرقی سے مروی ہے وہ کہتے ہیں ہم کو خبر دی سلیمان بن بزیغ نے ان کو مالک بن انس نے ان کو یحیٰی بن سعید انصاری نے ان کو سعید بن میتب نے ان کو علی بن ابی طالب نے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلعم سے عرض کیا کہ آپ کے بعد اگر کوئی بات ہم پر آپڑے اور کلام مجید میں اس کے متعلق کچھ نہ ہو اور نہ اس کے متعلق آپ صلعم سے کچھ سنا ہو تو کیا کریں آپ نے فرمایا علماء مومنین یا عابدین کو جمع کرو اور آپس میں مشورہ کرو کسی ایک کے کہنے پر حکم نہ دو۔ (ابن عبدالبر نے علم میں اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۴۹) عن محمد بن الحنفية عن علی قال قلت یا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نزل بنا امر ليس فيه بيان امر و نهى فما تأمرنا قال تشاورا الفقهاء و العابدين ولا تمضوا فيه راى خاصة. (رواه الطبرانى فى الاوسط)

محمد بن حنفیہ سے مروی ہے حضرت علیؓ نے فرمایا میں نے آنحضرت صلعم سے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی بات آپڑے اور اس کے بارے میں حکم یا ممانعت نہ ہو تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا فقہاء اور عابدین سے مشورہ کرو اور کسی مخصوص رائے کو جاری نہ کرو۔ (طبرانی نے اس کے روایت کیا ہے)

(۱۵۰) عن علی قال كانت السورة اذا انزلت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم او الآية او كثر زات المومنين ايمانا و خشوعا و نهيتهم فانتهوا. (رواه ابوبكر محمد بن اسمعيل الوراق فى اماليه و العسكرى فى المواعظ و ابن مردوية و سنده حسن)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلعم کے زمانہ میں کوئی سورت یا کوئی آیت یا کچھ آیتیں نازل ہوتیں تو مسلمانوں کے ایمان اور خشوع میں زیادتی ہوتی اور وہ لوگ خوشی کو ظاہر کرتے تم بھی ظاہر کرو۔ (ابو بکر محمد بن اسمعیل وراق نے کتاب الامالی میں اور عسکری نے مواعظ میں اور ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔)

باب فی بیان آداب الختم
ختم قرآن کے آداب کا بیان

(۱۵۱) عن زربن حبیش قال قرأت القرآن من اوله الی آخره علی علی بن
ابی طالب فلما بلغت الحوامیم قال قدبلغت عرائس القرآن فلما بلغت رأس ثنتین
عشرین آیة من حمعسق "والذین آمنوا و عملوا الصالحات فی روضات الجنات
الخ. بکی حتی ارتفع نحیه ثم رفع رأسه الی السماء و قال یا زر امن علی دعائی ثم
قال اللهم انی اسألك اخبات المخبتین و اخلاص الموقنین و مرافقة الابرار و
استحقاق حقائق الایمان و الغنیمة من کل بر و السلامة من کل اثم و وجوب
رحمتك و عزائم مغفرة والفوز بالجنة و النجاة من النار یا زر اذا ختمت فادع بهذ
فان حبیبی رسول الله صلی الله علیه وسلم امرنی ان ادعوا بهن عند ختم القرآن
(رواه ابن النجار).

زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں نے کلام اللہ شروع سے آخر تک حضرت علی سے پڑھا جب
حوامیم پر پہنچا تو آپ نے فرمایا عرائس یعنی قرآن کی دولہنیں پہنچ گئیں جب بائیسویں آیت سورہ حم
عسق پر پہنچے اس آیت پر "جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے اعمال کئے وہ جنت کے باغوں میں
ہیں اور آخر ایک آیت تک آپ روئے ایسا کہ آواز بلند ہوئی پھر آسمان کی طرف سر اٹھایا اور فرمایا
اے زر ٹھیرو یہاں میری دعا ہے۔ پھر فرمایا اے اللہ میں تجھ سے عاجزی کرنے والوں کی عاجزی اور
یقین کرنے والوں کا اخلاص اور نیک لوگوں کی محبت اور حقائق ایمان کی لیاقت اور ہر نیکی کی غنیمت
اور ہر گناہ سے سلامتی اور تیری رحمت سے سزاواری اور تیرے بخشش کے فرائض اور دخول جنت
اور نجات دوزخ کو مانگتا ہوں۔ اے زر! جب تم ختم کرو تو اس دعا کو پڑھو۔ مجھ سے میرے حبیب
صلعم نے یہ حکم دیا کہ وقت ختم قرآن ایسی دعائیں پڑھوں۔ (ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

الصلوٰۃ علی النبی صلی الله علیه وسلم
نبی کریم صلعم اور آپ کی آل پر درود بھیجنے کا بیان

باب التفسير

آیت قرآنی کی تفسیر کا بیان

سورة البقر سورۂ بقرہ

(۱۵۲) عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم فی قوله تعالیٰ لا ینال عهدی الظالمین قال لا طاعة الا فی معروف. (رواه وکیع فی تفسیره وابن مردویه)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "نہیں پہنچے گا عہد میرا ظالموں کو" اس کی تفسیر میں فرمایا نہیں طاعت ہے مگر بھلائی میں۔ (وکیع نے اسے اپنی تفسیر میں اور ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے)

(۱۵۳) عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم فی قوله واذیرفع ابراهیم القواعد الآیة قال جائت سحابة علیٰ تربیع البیت فیها رأس یتکلم ارتفاع البیت علی تربیع فرفعناه علی تربیعه. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ آنحضرت ﷺ سے اس آیت "جب اٹھائی ابراہیم علیہ السلام نے بنیاد" کے متعلق روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ابر کا ٹکڑا آیا جس کے چار گوشے مثل بیت کے تھے اس میں سر تھا وہ کلام بھی کرتا تھا جتنا گھر بلند ہوتا جاتا وہ بھی بلند ہوتا جاتا اور ہم بھی اس کی بلندی پر بلند ہو جاتے۔ (دیلمی نے اسکو روایت کیا ہے)

(۱۵٤) عن علی قال سألت النبی صلی الله علیه وسلم عن قول الله تعالیٰ فتلقی آدم من ربه کلمات فقال ان الله اهبط آدم بالهند وحواء بجده وابلیس بمیسان والحیة باصبهان وکان للحیة قوائم کقوائم البعیر ومکث آدم بالهند مأة سنة باکیا علی خطیئة حتی بعث الله تعالیٰ الیه جبرئیل وقال یا آدم الم اخلقك بیدی الم انفخك من روحی الم اسجد لك ملائکتی الم ازوجك حواء منی قال بلیٰ قال

فما هذالبكاء وقال وما يمنعني من البكاء وقد اخرجت من جوار الرحمن قال فعليك بهذه الكلمات فان الله قابل توبتك وغافر ذنبك قال اللهم انى اسألك بحق محمد وال محمد سبحانك لا الله الا انت عملت سوء وظلمت نفسى فتب على انك انت التواب الرحيم اللهم انى اسئلك بحق محمد وآل محمد علمت سوء ظلمت نفسى فتب على انك انت التواب الرحيم ، فهو لا ء الكلمات التى تلقى آدم.(رواه الديلمى)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے آیت ''پس سیکھ لیں آدم نے اپنے پروردگار سے کچھ باتیں'' کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایااللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو ہند میں اتار اور حضرت حوا کو جدہ میں اور ابلیس کو میسان (عراق کے قریب ایک جگہ) میں اور سانپ کو اصبہان میں اتارا سانپ کے پیر مثل اونٹ کے تھے سو برس تک حضرت آدم علیہ السلام اپنے گناہ کی وجہ سے ہند میں روتے رہے یہاں یہاں تک کہ اللہ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو آپ کے پاس بھیجااور کہااے آدم کیامیں نے تم کو اپنے ہاتھ سے نہیں پیدا کیا کیامیں نے اپنی روح تم میں نہیں پھونکی کیامیں نے تمہارے لئے ملائکہ کا سجدہ نہیں کرایااپنی بندی حواکا نکاح تمہارے ساتھ نہیں کرایا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کہاہاں پھر ارشاد ہوایہ رونا کس لئے ہے عرض کیا مجھکو رونے سے کون چیز روکتی ہےاور اللہ تعالیٰ کے قرب سے میں نکالا گیا جبرئیل نے کہاان کلمات کوتم اپنےاوپر لازم کرلواللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول کرے گااور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ کہااے اللہ میں بحق محمدؐ وآل محمد تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے سواکوئی معبود نہیں میں نے برائی کی اور اپنے نفس پر ظلم کیاتو میری توبہ قبول کر تو توبہ قبول کرنے والااور رحم کرنے ولا ہے پھران کلمات کوحضرت آدم علیہ السلام نے سیکھا۔ (دیلمی نے اسے روایت کیاہے)

(۱۵۵)عن محمد بن الحنيفة قال قال على اشكل علىٰ امر ان قوله فان طلقها فلا تحل له حتى تنكح زوجا غيره فان طلقها جناح عليها ان يتراجعا فدرست القرآن فعلمت انه يعنى اذا طلقها زوجها الاخر رجعت الى زوجها الاول المطلق ثلاثا وكنت رجلا نداء فاستحييت ان آسأل النبى صلى الله عليه وسلم من اجل ان ابنته كانت تحتى فامرت المقداد بن الاسود فسأل النبى صلى الله عليه وسلم فقال

فیہ الوضوء. (رواہ عبد بن حمید وابن ابی حاتم)

محمد بن الحنیفہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مجھ پر "مشکلیں آپڑیں ایک اس آیت میں "پس اگر طلاق دے اس کو پھر اس کے بعد وہ حلال نہ ہوگی جب تک کہ وہ دوسرے سے نکاح نہ کرلے پھر اگر وہ بھی طلاق دے دے تو عورت پہلے شوہر کی طرف رجوع کرسکتی ہے جس نے اسے تین طلاقیں دی تھیں دوسرے یہ کہ میرے مذی نکلتی تھی مجھکو خود آنحضرت ﷺ سے دریافت کرنے میں اس وجہ سے شرم معلوم ہوتی تھی کہ ان کی بیٹی میرے نکاح میں تھیں میں نے مقداد بن الاسود سے کہا انہوں نے پوچھا آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس میں وضو ہے۔ (عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے اسے روایت کیا ہے)

(۱۵۶)عن زر قال انطلقت انا وابو عبیدة السلمانی الی علی فامرت عبیدة ان یسأله عن الصلوٰة الوسطیٰ فسأله فقال کنا نراها صلوٰة الصبح بنیا نحن تقاتل اهل خیبر فقاتلوا حتی ارهقونا عن الصلوٰة وکان قبل غروب الشمس قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم املأ قلوب هؤلاء القوم الذین شغلونا عن الصلوٰة الوسطیٰ واجوافهم ناراً فعرضنا یومئذ انها الصلوٰة الوسطیٰ. (رواه ان جریر)

زر بن جیش کہتے ہیں میں اور ابو عبیدہ سلمانی حضرت علیؓ کے حضور میں آئے میں نے عبیدہ سے کہا کہ تم صلوٰۃ وسطیٰ کے بارے میں پوچھو انہوں پوچھا آپ نے فرمایا ہم نماز فجر کو جانتے تھے کہ اہل خیبر نے ہم سے مقاتلہ کیا ہم نے بھی ان سے یہاں تک مقاتلہ کیا کہ نماز ہم سے فوت ہوئی یہ وقت آفتاب کے غروب ہونے سے قبل کا تھا (عصر کا) آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے اللہ ان لوگوں کے قلوب میں اور ان کے پیٹ میں آگ بھر دے جنہوں نے ہم کو صلوٰۃ وسطیٰ سے باز رکھا جب سے ہمیں معلوم ہوا کہ یہ یعنی وقت عصر صلوٰۃ وسطیٰ ہے۔ (ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے)

(۱۵۷) عن الحسن البصری عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الصلوٰة الوسطیٰ صلوٰة العصر. (رواه الدمیاطی کشف الغطیٰ والحاکم والبیهقی)

حسن بصری حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا صلوٰۃ وسطیٰ نماز عصر ہے۔ (دمیاطی نے کشف الغطیٰ میں اور حاکم اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے)

(۱۵۸) عن علی قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الخندق فقال ملاء الله بیوتهم وقبورهم نار اشغلونا عن الصلوٰة الوسطیٰ حتی غابت الشمس وهی صلوٰة العصر. (رواه البخاری والبیهقی)

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ غزوۂ خندق (احزاب) میں تھے آپ نے فرمایا اللہ ان لوگوں کے گھروں اور قبروں میں آگ بھر دے جنہوں نے ہمکو صلوٰۃ وسطی یعنی نماز عصر سے باز رکھا۔ (بخاری و بیہقی نے اسے روایت کیا ہے)

(۱۵۹) عن علی قال لما کان یوم الاحزاب صلینا العصر المغرب والعشاء فقال النبی صلی الله علیه وسلم شغلونا عن الصلوٰة الوسطیٰ صلوٰة العصر ملاء الله قبورهم واجوافهم وفی لفظ قبورهم وبیوتهم وفی لفظ ملاء الله بیوتهم وقبورهم ناراً. (رواه عبد الرزاق واحمد وابو عبیده فی فضائله والعدنی والمسلم والنسائی وابن جریر وابن خزیمه وابو عوانه والبیهقی)

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ یوم احزاب ہم نے عصر کی نماز مابین مغرب وعشا پڑھی آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہمکو صلوٰۃ وسطی عصر سے باز رکھا اللہ ان کی قبروں اور سینوں کو ایک اور روایت میں ہے ان کی قبروں اور گھروں کو اور ایک روایت میں ہے بھر دے اللہ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے۔ (عبد الرزاق اور احمد اور ابو عبیدہ نے فضائل میں اور عدنی اور مسلم اور نسائی اور ابن جریر اور ابن خزیمہ اور ابو عوانہ اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے)

(۱۶۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الا حزاب ملاء الله قبورهم وبیوتهم نارا کما شغلونا عن صلوٰة العصر حتی غابت الشمس ولم یکف یومئذ صلی الظهر والعصر غابت الشمس. (رواه عبد الرزاق)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یوم احزاب میں اللہ ان کے قبور وگھروں میں آگ بھر دے جس طرح انہوں نے ہمیں صلوٰۃ عصر سے باز رکھا یہاں تک کہ آفتاب غائب ہو گیا اور اس دن نماز ظہر وعصر نہیں پڑھی گئی تاوقتیکہ آفتاب غروب نہیں ہو گیا۔ (عبد الرزاق نے اسے روایت کیا ہے)

(۱۶۱) عن زر بن حبیش قال قلت لعبیده سل علیا عن صلوٰة الوسطیٰ فساله

فقال كنا نری انها صلوٰۃ الفجر جتی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یوم الخندق شغلونا عن الصلوٰۃ الوسطیٰ صلاۃ العصر حتی غابت الشمس ملاء الله قبور هم واجوافهم ناراً. (رواه عبد الرزاق وعبد بن حمید وابن زنجویه فی ترغیبه والنسائی وابن جامه وابو یعلی وابن جریر والبیهقی)

زر بن جیش کہتے ہین کہ میں نے عبیدہ سے کہا حضرت علیؓ سے صلوٰۃالوسطی کے بارے میں پوچھو انہوں نے ان سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ ہم نماز فجر کو جانتے تھے یہاں تک کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا یوم خندق فرماتے تھے صلوٰۃ وسطی نماز عصر سے ہم کو باز رکھا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا اللہ ان کی قبروں اور سینوں میں آگ بھر دے۔ (عبد الرزاق اور عبد بن حمید اور ابن زنجویہ نے ترغیب میں اور نسائی اور ابن ماجہ اور ابو یعلی اور ابن جریر اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے)

(۱۶۲) عن علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یوم الاحزاب ملاء الله قبورهم اجوافهم ناراً كما شغلونا عن الصلوٰۃ الوسطی حتی غابت الشمس. (رواه احمد البخاری والمسلم والدارمی وابو داوٗد الترمذی و ابن خزیمه والنسائی وابن جریر وابن الجار ودو ابو عوانه والبیهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے یوم احزاب فرمایا اللہ ان کی قبروں اور سینوں کو آگ سے بھر دے جس طرح انہوں نے ہمیں صلوٰۃ وسطی سے باز رکھا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ (احمد بخاری، مسلم، دارمی، ابو داوٗد، ترمذی، ابن خزیمہ، نسائی، ابن جریر، ابن جارور، ابو عوانہ اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے)

(۱۶۳) عن علی بن ابی طالب قال قدم الینا اعرابی بعدد ما فنا رسول الله صلی الله علیه وسلم بثلاثة ایا م فرمیٰ بنفسه علی قبر النبی صلی الله علیه وسلم وحثا من ترابه علی رأسه وقال یا رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت فسمعنا قولك ودعیت عن الله فدعینا عنك وكان فیما انزل الله علیك "ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤوك فاستغفروا الله واستغفرلهم الرسول لوجدو ا الله توابا رحیما وقد ظلمت نفسی وجئتك تستغفرلی فنودی من القبرانه قد غفرلك. (قال فی المغنی

الهيثم عدى الطائى متروك.)

حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس آنحضرت ﷺ کی وفات کے تین دن بعد ایک اعرابی آیا اس نے اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کے مزار پر ڈالا اور آپ کی خاک مبارک کو اپنے سر پر ملا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ نے فرمایا ہم نے آپ کا قول سنا اور آپ نے اللہ سے یاد دلایا اور ہم نے آپ سے یاد رکھا اللہ کا قول پس یاد کرائیے اپنا ارشاد جو اس امر میں اللہ نے آپ پر اتارا اور جس وقت ظلم کرتے ہیں اپنی جانوں پر آویں میرے پاس پس بخشش مانگیں اللہ سے اور بخشش مانگے ان کے واسطے رسول اللہ ﷺ البتہ پاویں گے اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان" بیشک میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور آپ کے پاس استغفار کے لئے آیا۔ پھر قبر سے آواز آئی کہ تیری مغفرت کی گئی۔ (کتاب مغنی میں ہے کہ ہیثم بن عدی طائی متروک ہیں)

(۱۶۴) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فى قوله فاذا احصن قال احصانها اسلامها وقال على اجلدوهن. (رواه ابن ابى حاتم وقال حديث منكر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس آیت "جب نکاح میں آویں" متعلق فرمایا احصان سے مراد اسلام ہے حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ بعد نکاح اگر کچھ کریں تو ان پر حد جاری ہوگی۔ (ابن ابی حاتم اسے روایت کر کے کہا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے)

(۱۶۵) عن على قال اتى النبى صلى الله عليه وسلم رجل من الانصار بامرأة له وقال يا رسول الله ان زوجها فلان الانصارى وانه ضربها فاثر فى وجهها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس له ذلك فانزل الله " الرجال قوامون على النساء بما فضل الله بعضهم على بعض" اى قوامون على النسائى فى الادب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اردت امرا واراد الله غيره. (رواه ابن مردويه)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک انصاری مع ایک عورت کے آیا اور آنحضرت ﷺ سے یہ کہا کہ اس کا شوہر فلاں انصاری ہے اس نے اسے مارا اس کے منہ پر اس کا نشان بھی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس پر کچھ نہیں اللہ نے فرمایا "مرد قائم رہنے والے ہیں اپنی عورتوں پر اس سبب سے اللہ نے بزرگی دی ان کے بعض کو بعض پر" یعنی عورتوں

پر قائم رہنے والے ہیں ادب میں پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں نے کس کام کا ارادہ کیا اللہ نے اسے بدل دیا۔ (ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے)

سورة المائده

سورہ مائدہ کا بیان

(۱۶۶) عن علی قال لما نزلت هذه الآية ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا قالوا يا رسول الله افى كل عام فسكت فقالوا فى كل عام فسكت ثم قالوا فى كل عام قال لا و لو قلت نعم لوجبت فانزل الله يا ايها الذين آمنوا لا تسألوا عن اشياء ان تبدلكم تسوء كم الىٰ آخر الآية. (رواه احمد والترمذی وابو والعقيلى وابن المنذر وابن ابى حاتم وابن مردويه والخطيب والحاكم والدار قطنی)

حضرت علیؓ نے فرمایا جب یہ آیت نازل ہوئی "اور اللہ کے لئے لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا ہے جو کوئی اس کی طرف راستہ چلنے کی طاقت رکھتا ہو" تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہر سال پھر آپ چپ رہے پھر لوگوں نے کہا کیا ہر سال پھر آپ چپ رہے پھر لوگوں نے کہا کیا ہر سال آپ نے فرمایا "نہیں" اگر میں ہاں کہتا تو وہ واجب ہو تا پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی "اے ایمان والو مت پوچھا کرو ان چیزوں سے اگر تمہارے لئے ظاہر کی جائیں تو تم کو بری لگیں گی۔" آخر آیت تک۔ (احمد ترمذی ابوالعلی عقیلی ابن منذر ابن ابی حاتم ابن مردویہ خطیب حاکم اور دار قطنی نے اسے روایت کیا ہے)

(۱۶۷) عن علی قال نزلت هذه الآية على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو قائم عشية عرفه اليوم اكملت لكم دينكم . (رواه ابن جرير وابن مردويه)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت "آج کے دن میں نے تمہارے دین تمہارے لئے پورا کیا" آنحضرت ﷺ پر یوم عرفہ نازل ہوئی جب آپ شب میں قائم تھے۔ (ابن جریر اور ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے)

(۱۶۸) عن علی ان باجهل قال للنبى صلى الله عليه وسلم انا لا تكذبك

ولكن نكذب بما جئت به فانزل الله فانهم لا يكذبونك ولكن الظالمين بآيات الله يجحدون. (رواه الترمذى وابن جرير وابن ابى حاتم وابو الشيخ وابن مردويه والحالم وابن منصور)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ابو جہل نے آنحضرت ﷺ سے کہا ہم آپ کی تکذیب نہیں کرتے بلکہ جو کچھ آپ لائے اس کی تکذیب کرتے ہیں۔ پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی "پس بیشک وہ تم کو نہیں جھٹلا پائے لیکن اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں۔" (ترمذی، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، ابن مردویہ، حاکم اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے)

ســـورهٔ توبه

سورۂ توبہ کا بیان

(۱۶۹) عن علی قال سمعت رجلا یستغفر لابویه وهما مشركان فقلت تستغفر لابویك وهما مشركان فقال اولم تستغفر ابراهیم لا بیه فلم دار علیه فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فنزلت " ما كان لنبى واللذين آمنوا ان یستغفر والمشركین الآية. (رواه الطيالسى وابن ابى يشبة واحمد والترمذى وقال حسن صحيح والنسائى وابو العلى وابن جرير المنذر وابن ابى حاتم وابو الشيخ مردويه والدور فى وابن منصور والعقيلى)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو سنا جو اپنے ماں باپ کے لئے استغفار کرتا تھا اور وہ دونوں مشرک تھے میں نے کہا تم اپنے مشرک ماں باپ کے لئے استغفار کرتے ہو اس نے کہا کیوں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کے لئے استغفار نہیں کیا تھا میں نے سمجھا کہ اس نے کیا جواب دیا میں نے اسکا ذکر آنحضرت ﷺ سے کیا پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ "نہ ہی نبیؐ کے لئے اور نہ جو ایمان لائے ان کے لئے کہ وہ مشرک کے لئے بخشش مانگیں آخر آیت تک۔ (عقیلی نے اسے روایت کیا ہے ترمذی کا قول ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۱۷۰) عن علی قال لما نزلت عشر آيات من براء ة على النبى صلى الله عليه وسلم دعا النبى صلى الله عليه وسلم ابا بكر فبعثه بها ليقرأها على اهل مكة

فاقرأ عليهم فلحقته بالحجفه فاخذت الكتاب منه رجع ابوبكر الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم نزل فى شيء قال لا ولكن جائنى جبرئيل فقال ان يودى عنك الا انت اورجل منك. (رواه عبد الله بن احمد من حنبل وابو الشيخ وابن ردويه)

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جب سورۂ براءت کی دس آیتیں نازل ہوئیں آنحضرت ﷺ پر تو آنحضرت ﷺ نے حضرت ابو بکر کو بلا کر فرمایا اور انہیں دے کر فرمایا کہ اسے اہل مکہ پر پڑھیں پھر مجھکو آنحضرت ﷺ نے بلا کر فرمایا جاؤ جہاں ابو بکر ملیں ان سے تم یہ جا کر لے لو اور جا کر اہل مکہ کو سنادو۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ مجھکو جحفہ میں ملے میں نے ان سے نوشتہ لے لیا حضرت ابو بکرؓ نے واپس آکر آنحضرت ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا میرے متعلق کوئی بات نازل ہوئی آپ نے فرمایا نہیں لیکن جبرئیل نے مجھ سے آکر یہ کہا کہ اس کو آپ کے سوا یا جو آپ کا اپنا ہو اس کے سوا اور کوئی ادا نہیں کر سکتا۔ (عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوالشیخ، اور ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے)

(۱۷۱) عن على ان النبى صلى الله عليه وسلم حين بعثه براءة قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم انى لست باللسن ولا بالخطيب قال مابدلى ان اذهب بها اما اوتذهب بها انت قال فان كان ولا بد فاذهب انا قال فانطلق فان الله يثبت به لسانك ويهدى قلبك ثم وضع يده على فيه وقال انطلق واقرأها على الناس وقال ان الناس سيتقاضون اليك فاذا اتاك الخصمان فلا تقضين لواحد حتى تسمع كلام الآخر فانه اجدر ان يعلم لمن الحق. (رواه احمد فى زوائد المسند وابن جرير)

حضرت علیؓ نے فرمایا جب آنحضرت ﷺ نے مجھے سورۂ برائت لیکر بھیجا میں نے آپ سے عرض کیا کہ نہ میں خطیب ہوں اور نہ تیز زبان فرمایا یہ ضروری ہے یا اس کو میں لے جاؤں یا تم لے جاؤ میں نے کہا اگر یہ ضروری ہے تو میں لے جاؤنگا آپ نے فرمایا پھر جاؤ اللہ تمہاری زبان کو ثابت رکھے گا اور تمہارے قلب کو ہدایت دے گا پھر آپ نے اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھا اور فرمایا جاؤ اور لوگوں کو جا کر سناؤ۔ اور تمہارے پاس لوگ فیصلہ کرانے بھی آئیں گے جب دو فریق آئیں تو ایک کے کہنے پر فیصلہ کرنا تاوقتیکہ دوسرے کا قول بھی سن نہ لو اس لئے کہ یہ زائد بہتر ہے حق

جاننے کے لئے۔ (عبداللہ بن احمد نے زوائد المسند میں اور ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے)

(۱۷۲) عن علی قال سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن یوم الحج الا کبر فقال یوم النحر. (رواہ منصور وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن مردویه)

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے حج اکبر کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا کہ یوم قربانی ہے۔ (ابن مصور، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے)

(۱۷۳) عن علی قال حفظهن عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الصلوٰة الوسطیٰ هی العصر و الاکبر یو م النحر ادبار السجود هی الرکعتان بعد المغرب وان ادبار النجوم الرکعتان قبل صلوٰة الفجر. (رواہ ابن مردویه بسنده ضعیف)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت ﷺ سے چار باتیں یاد کیں ایک یہ کہ صلوٰۃ وسطیٰ عصر ہے دوسرے یہ کہ حج اکبر یوم النحر ہے تیسرے یہ کہ ادبار السجود دو رکعتیں بعد مغرب ہیں چوتھے یہ کہ ادبار النجوم دو رکعتیں قبل فجر ہیں۔ (ابن مردویہ نے بسند ضعیف اسے روایت کیا ہے)

(۱۷٤) عن سعید بن جبیر ان ابا الصهباء سأل علی بن ابی طالب عن یوم الحج الاکبر و عن الصلوٰة االوسطیٰ و عن ادبار النجوم فقال نعم یا ابا الصهباء بعث النبی صلی الله علیه وسلم ابا بکر نقیم للناس الحج قبل حجة الوداع بسنة وارسلنی معه باربعین آیة من براءة فاقبلنا نسیر حتی جئنا عرفة فقام ابو بکر خطب الناس علی راحلته فخص علی الحج وامر بمواقیته قال ثم قم یا علی فاد رسالة رسول الله فقمت فاقرأت اربعین آیة من براءة ثم صدرت الی منی فرمیت الجمرة ونحرت البدنة وحلقت رأسی وطفت التبع الفساطیط اقرأ علیهم وعملت ان اهل الحج لم یشهدو المسجد کلهم وسألتنی عن ادبار النجوم فهما رکعتان الفجر وسألتنی عن الصلوٰة الوسطیٰ وهی صلوٰة العصر التی فتن بها سلیمان بن داؤد علیهما السلام. (رواہ الدورقی)

حضرت سعید بن جبیرؓ کہتے ہیں کہ ابو الصہبا نے حضرت علیؓ سے یوم حج اکبر وصلوٰۃ وسطیٰ

وادبار النجوم کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایاہاں اے ابوالصہبا آنحضرت ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ کو حجۃالوداع سے ایک سے قبل بھیجا کہ لوگوں کے سامنے حج میں کھڑے ہوں اور مجھکوان کے ساتھ چالیس آیتیں سورۂ برأت کی دے کر بھیجا ہم لے کر چلے یہاں تک کہ ہم عرفہ کے روز لائے پھر حضرت ابو بکرؓ نے کھڑے ہولراپنی سواری پرلوگوں کو خطبہ دیا مخصوص طور پرحج کے احکام وغیرہ بیان کئے پھر کہااے علی تم کھڑے ہو کر آنحضرت ﷺ کے نوشتہ کو سناؤ پھر میں کھڑا ہوا اور میں نے چالیس آیتیں سورۂ برأت کی پڑھیں پھر منیٰ کی سمت آیا پھر کنکریاں پھینکیں پھر قربانی کی اور سر منڈایااور شہرون کی جماعت کے ساتھ میں نے طواف کیااوران پر یہ آیتیں پڑھیں مجھے معلوم ہوا کہ اہل مزدلفہ سب مسجد میں حاضر ہوں گے تم مجھ سے ادبار النجوم کے بارے میں پوچھتے ہو تو یہ فجر کی دور کعتیں ہیں اور صلوٰۃ وسطیٰ کے بارے میں پوچھتے ہو تو یہ صلوٰۃ عصر ہے جس میں حضرت سلیمان بن داؤد فتنہ میں پڑے۔(دورقی نے اسے روایت کیا ہے)

(۱۷۵) عن الحسن عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم لایدخل المسجد الحرام مشرك بعد عامهم هذ االاهل العهد وخادمهم. (رواه ابن مردویه)

اما حسنؓ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں آپ آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا مسجد حرام میں اس سال کے بعد کوئی مشرک داخل نہ ہو مگر صاحب عہد اوراس کا خادم۔(ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے)

(۱۷۶) عن علی قوله ان لهم قدم صدق عند ربهم قال محمد صلی الله علیه وسلم شفیع لهم. (رواه ابن مردویه)

حضرت علیؓ نے اس آیت کے بارے میں "بیشک ان کے واسطے سچائی کا قدم ہے خدا کے نزدیک" فرمایا آنحضرت ﷺ ان کے شفیع ہیں۔(ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے)

(۱۷۷) عن محمد بن الحنیفة قال قلت لعلی بن ابی طالب ابن الناس یزعمون فی قول الله تعالیٰ " ویتلوه شاهدمنه" انك انت التالی فقال ودوت انی انا هوولكنه لسان محمد صلی الله علیه وسلم . (رواه ابن جریر وابن المنذر وابن ابی طالب حاتم وابو الشیخ والطبرانی)

محمد بن حنفیہ کہتے ہیں میں نے حضرت علیؓ سے کہالوگ اللہ کی اس آیت "ویتلوشاہدمنہ"

کے متعلق گمان کرتے ہیں کہ (تالی پڑھنے والے) آپ ہیں آپ نے فرمایا میں دوست رکھتا ہوں کہ میں ہی موافق ارشاد آنحضرت ﷺ ہوا ہوں۔ (ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ اور طبرانی نے اسے روایت کیا ہے)

(۱۷۸) عن علی فی قوله افمن کان علی بینة من ربه ویتلوه شاهد من قال قال رسول الله ﷺ علی بینة من ربه وانا شاهد منه. (رواه مردویه وابن عساکر)

حضرت علی نے فرمایا "افمن کان الخ" کے متعلق فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے "علی بینة من ربه ہے اور میں شاہد منه ہوں۔ (ابن مردویہ اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے)

(۱۷۹) عن علی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم افمن کان علی بینة من ربه ویتلوه شاهد منه علی. (رواه ابن مردویه)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا افمن کان علی بینة من ربه میں ہوں اور یتلوه شاہد منه "علی" ہیں۔ (ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے)

(۱۸۰) عن علی قال مامن رجل من قریش الا نزل فیه طائفة من القرآن فقال له رجل مانزل فیك قال اما تقرا سورة هوداً فمن کان علی بینة من ربه ویتلو شاهدمنه رسول الله صلی الله علیه وسلم علی بینة من ربه وانا شاهد منه. (رواه ابن الحاتم وابن مردویه وابو نعیم فی المعفرفة)

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ قریش میں کوئی ایسا نہیں جس کے متعلق قرآن میں کچھ نازل ہوا ہو۔ ایک شخص کہنے لگا آپ کے لئے کیا نازل ہوا آپ نے فرمایا کیا تو نے سورہ ہود میں یہ آیت نہیں پڑھی "افمن کان علی بینة من ربه ویتلوه شاہد منه۔ آنحضرت ﷺ علی نبیة من ربه ہیں اور میں شاہد منه ہوں۔ (ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور ابو نعیم نے کتاب المعرفت میں اسے روایت کیا ہے)

(۱۸۱)عن علی قال قال النبی صلی الله علیه وسلم ان نوحا حمل معه فی السفینة من جمیع الشجر. (رواه اسحاق بن بشر فی المبتدابن عساکر)

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا حضرت نوحؑ نے انے ساتھ کشتی میں سب درختوں کو رکھا تھا۔ (اسحاق بن بشر نے کتاب المبتدا میں اور ابن عساکر اسے روایت کیا ہے)

سورة الرعد

سورہ رعد کا بیان

(١٨٢) عن عبادة بن عبدالله الاسدى عن على فى قوله تعالىٰ "انما انت منذر و لكل قوم هاد قال على رسول الله المنذر و انا الهادى. (رواه ابن حاتم)

عبادہ بن عبداللہ اسدی حضرت علی سے اس آیت "در حقیقت تم ڈرانے والے ہو اور ہر قوم میں ایک ہدایت کرنے والا ہے" کے بارے میں روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا رسول اللہ ڈرانے والے ہیں اور میں ہادی ہوں۔ (ابن ابی حاتم نے اسے روایت کیا ہے)

(١٨٣) عن على انه سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قول الله تعالىٰ "يمحو الله ما يشاء و يثبت و عنده ام الكتاب" فقال له لاسرنك بها فتبشر بها التى من بعدى الصدقة على وجهها و برالوالدين و امتناع المعروف يحول الشقاء سعادة و يزيد فى العمر. (رواه ابن ابى شيبة و قال حديث منكر)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے آیت "محو کرتا ہے اللہ جو کچھ چاہتا ہے اور قائم کرتا ہے اور اس کے پاس ام الکتاب ہے" کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا میں اس کے ذریعہ تجھ کو مسرور کروں گا تاکہ اس سے میرے بعد میری امت والوں کو بشارت دے۔ صدقہ و برو، والدین کے ساتھ احسان، اچھو کے ساتھ اچھائی بدبختی کو نیکی کے ساتھ پھیر دیتی ہے اور عمر میں زیادتی کرتی ہے۔ (ابن ابی شیبہ نے اسے روایت کیا ہے اور کہا ہے یہ حدیث منکر ہے۔)

(١٨٤) عن على قال جاء رجل الى النبى فقال يا محمد صلى الله عليه وسلم حدثنى عن الهك هذا الذى تدعوا اليه يا قوت هو اذهب هو او ما هو فنزلت على السائل صاعقة فاحرقته فانزل الله "يرسل الصواعق فيصيب بها من يشاء". (رواه ابن جرير)

حضرت علی سے مروی ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلعم کے پاس آیا اس نے کہا اے محمد صلعم ہم کو اپنے معبود سے مطلع کیجئے جس کی طرف آپ دعوت دیتے ہیں آیا وہ یاقوت ہے یا سونا یا وہ کیا ہے۔ پس سائل پر ایک بجلی گری جس نے اس کو جلادیا۔ پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی "اور بھیجتا ہے گرنے والی بجلی پس پہنچادیتا ہے اس کو جس کو چاہتا ہے۔ (ابن جریر نے اسے روایت کیا

ہے)

(۱۸۵) عن محمد بن اسحاق العکاشی قال حدثنی الاوزاعی حدثنی محمد بن علی بن الحسین قال حدثنی ابی عن جدی عن علی انه سأل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن هذه الآیة "یمحو الله ما یشاء و یثبت" فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاقرن عینیك بتفسیرها و لاقرن عینی التی من بعدی بتفسیرها الصدقة علی وجهها ای یرید بها ما عند الله وبر لوالدین و اصطناع المعروف یحول الشقاوة سعادة و یزید فی العمر و لقی مصارع السویا علی من کان فیه خصلة واحدة من هذه الاشیاء اعطاه الله ثلاث خصال. (رواه ابن مردویه)

محمد بن اسحاق عکاشی سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی اوزاعی نے انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی محمد بن علی بن حسین نے انہوں نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی میرے باپ نے ان سے میرے دادا نے ان سے حضرت علی نے کہ آنحضرت صلعم سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا "اور اللہ جو کچھ چاہتا ہے محو کرتا ہے، اور جو کچھ چاہتا ہے قائم کرتا ہے" آنحضرت صلعم نے فرمایا البتہ اس کی تفسیر سے تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی اور میرے بعد میری امت کی آنکھیں بھی اس سے ٹھنڈی ہوں گی صدقہ روبرو یعنی اس کا جو اللہ کے نزدیک ارادہ کیا گیا ہے۔ اور والدین کے ساتھ نیکی اور اچھوں کے ساتھ اچھائی یہ بدبختی کو نیک بختی کے ساتھ پھیر دیتی ہے اور عمر زیادہ کرتی ہے اور برائی کے ساتھ مقابلہ کرنے کو بچاتی ہے اے علی جس شخص میں ان چیزوں میں سے کوئی ایک خصلت بھی ہو گی اللہ تینوں خصلتیں اسے عطا کرے گا۔ (ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے)

(۱۸۶) عن علی قال قال رسول الله فی قوله "یوم تبدل الارض غیر الارض و السموات" قال ارض بیضاء لم یحمل علیها خطیئة و لم یسفك علیها دم. (رواه ابن مردویه)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا اس آیت کے بارے میں "اس دن کہ بدل جائے گی زمین سوائے زمین کے اور بدل جائیں گے آسمان" زمین صاف مثل آفتاب کے ہو گی نہ اس پر کوئی گناہ کرے گا اور نہ اس پر خون بہے گا۔ (ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے)

سورة كهف

سورۂ کہف

(۱۸۷) عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم عن قوله "و کان تحته کنزلهما قال لوح من ذهب مکتوب فیه شهدت ان لا اله الا الله شهدت ان محمدا رسول الله عجبت لمن یومن بالقدر کیف یحزن عجبت لمن یومن بالموت کیف یفرح عجبت لمن تفکر فی اللیل و النهار و یأمن فجعاتها حالا فحالا. (رواه ابن مردویه)

حضرت علی آنحضرت صلعم سے آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں "اور تھا اس کے نیچے خزانہ دونوں کے لئے" آپ نے فرمایا ایک سونے کی تختی ہے جس پر لکھا ہوا ہے گواہی دیتا ہوں میں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کہ آنحضرت صلعم اللہ کے رسول ہیں مجھے اس پر تعجب ہوتا ہے کہ جو تقدیر پر ایمان لاتا ہے اور وہ غمگین کیسے ہوتا ہے اور مجھے اس پر تعجب ہوتا ہے جو موت پر ایمان لاتا ہے اور وہ خوش کیسے رہتا ہے مجھے اس پر تعجب ہوتا ہے جو رات و دن میں تفکر کرتا ہے اور درد و مصیبت میں ہر حال میں رہتا ہے۔ (ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے)

(۱۸۸) عن سالم بن ابی الجعد قال سئل علی عن ذا القرنین انبی هو فقال سمعت نبیکم صلی الله علیه وسلم یقول هو عبد و فی لفظ رجل ناصح الله فنصحه و ان فیکم تشبهه او مثله. (رواه ابن مردویه)

سالم بن ابی الجعد کہتے ہیں کہ حضرت علی سے ذوالقرنین کے بارے میں پوچھا گیا کیا وہ نبیؑ تھے آپ نے فرمایا میں نے تمہارے نبی کو فرماتے سنا ہے کہ وہ بندے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ ایک شخص تھے جن کو اللہ نے نصیحت کی اور انہوں نے نصیحت قبول کی تم میں بھی ان کے مشابہ یا ان کے مثل ہے۔ (ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

سورة مريم

سورۂ مریم

(١٨٩) عن على قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن هذه الآية "يوم نحشر المتقين الى الرحمان وفدا" قلت يا رسول الله هل الوفد الا الراكب قال النبى صلى الله عليه وسلم والذى نفسى بيده انهم اذا خرجوا من قبورهم استقبلوا بنوق بيض لها اجنحة و عليها رحال الذهب شرك نعالهم نور يتلألأ كل خطوة منها مد البصر و ينتهون الى باب الجنة فاذا حلقة من ياقوت حمراء على صفائح الذهب و اذا شجرة على باب الجنة ينبع من اصلها عينان فاذا شربوا من هذه العينين فليغسل ما فى بطونهم من دنس و يغتسلون من الاخرى فلا تشعث اشعارهم ولا ابشارهم بعدها ابدا فيضربون الحلقة على الصفحة فلو سمعت طنين الحلقة يا على فيبلغ كل حوراء ان زوجها قد اقبل العجلة فتبعث فيها فيفتح له الباب فاذا راه خر له ساجدا فيقول له ارفع رأسك انما انا قيمك وكلت بامرك فيتبعه و يقفوا اثره فتسلخف الحوراء العجلة فتخرج من خيام الدرر و الياقوت حتى تعنقه ثم قال تقول انت جيء و انا حبك و انا الراضية فلا اسخط ابدا فيدخل بيتا من اساسة الى سقفه مأة الف ذراع نبى على جندل اللولؤ و الياقوت طرائق حمر و طرائق خضر و طرائق صفر ما فيها طريقة تشاكل صاحبتها و فى البيت سبعون سريرا على كل سرير سبعون فراشا عليها سبعون زوجة على كل زوجة سبعون حلة يرى مخ ساقها من وراء الحلل يقضى جماعهن فى مقدار ليلة من لياليكم هذه يجرى من تحتهم الانهار انهار مطردة انهار من ماء غير آسن صاف ليس فيه كدررو ا نهار من لبن لم يتغير طعمه و لم يخرج من فروع الماشية و انهار من خمر لذة للشاربين لم تعصرها الرجال باقدامها و انهار من عسل مصفیٰ لم يخرج من بطون النحل فتسحلى الثمار فان شاء اكل قائما و ان شاء اكل قاعدا و ان شاء متكيا فيشتهى الطعام فياتيه بيض فترفع اجنحتها فياكل من جنوبها اى لون شاء ثم تطير فتذهب فيدخل الملك فيقول سلام عليكم تلكم الجنة اورثموها بما كنتم تعملون. (رواه ابن ابى الدنيا فى صفة الجنة و ابن ابى حاتم و العقيلى)

حضرت علی نے فرمایا کہ آنحضرت صلعم سے اس آیت کے متعلق پوچھا گیا "جس دن ہم

اکٹھا کر کے پرہیزگاروں کو لائیں گے رحمٰن کے پاس مہمان بلائے" میں نے عرض کیا یارسول اللہ میرے خیال سے وہ وفد سوار آئے گا۔ آنحضرت صلعم نے اس پر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بے شک وہ لوگ جس وقت اپنی قبروں سے نکلیں گے تو سفید پیروں والی اونٹنیاں اس کے سامنے پیش کی جائیں گی ان پر سونے کے کجاوے ہوں گے ان کے جوتوں کے تسموں پر ایک نور ہو گا کہ ان سے ہر قدم مد بصر (روشنی کی انتہا) تک چمکے گا پھر وہ جنت کے دروازہ تک پہنچیں گے جس کا حلقہ سرخ یاقوت کا ہو گا سونے کے تختوں پر اور جنت کے دروازہ پر وہ ایک درخت کے قریب ہوں گے جس کی جڑ سے دو چشمے بہہ رہے ہوں گے جب ان دونوں میں سے ایک کا پانی وہ پئیں گے تو جو کچھ میل ان کے شکم میں ہو گا اس سے دھل جائے گا اور پھر دوسرے چشمہ سے وہ نہائیں گے جس سے کبھی ان کا جسم گرد آلود نہ ہو گا اور نہ ان کے بال۔ پھر وہ حلقہ کو تخت پر ماریں گے اس سے ایک جھنکار سنائی دے گی۔ اے علی پھر ہو حور کو یہ خبر پہنچ جائے گی کہ اس کا شوہر آگیا پھر وہ عجلت کرنے کی مستحق ہو جائے گی اس کا شوہر جب اس کے پاس پہنچے گا تو وہ اس کے لئے دروازہ کھول دے گی اور اس کو دیکھ کر سجدہ میں گر پڑے گی وہ کہے گا اپنا سر اٹھا میں تیرا شوہر ہوں تیرے کاروبار پر مقرر ہوا ہوں پھر وہ اس کے پیچھے ہولے گا اور اس کے نقش قدم کی پیروی کرے گا پھر حور کو عجلت کے ساتھ آمادہ کرے گا وہ موتی اور یاقوت کے خیموں سے نکل کر اس سے معانقہ کر کے کہے گی تو میرا دوست ہے اور میں تیری دوست ہوں میں وہ خوش رہنے والی ہوں کہ کبھی خفا نہ ہوں گی۔ میں وہ نرم و نازک ہوں کہ کبھی سخت نہ ہوں گی میں وہ ہمیشہ رہنے والی ہوں کہ کبھی نہ مروں گی، میں وہ رہنے بسنے والی ہوں کہ کبھی کوچ نہ کروں گی، پھر وہ ایک گھر میں داخل ہو گا جس کی بنیاد سے چھت تک ایک لاکھ گز کا فاصلہ ہے۔ اس کی بنا موتی اور یاقوت سے ہو گی۔ جس میں سرخ و سبز اور زرد پے در پے تحریریں نہایت خوش آیند اور پسندیدہ ہیں اور اس گھر میں ستر تخت ہیں اور ہر تخت پر ستر بچھونے ہوں گے اور ان پر ستر بیبیاں ہوں گی ہر بی بی کے لئے ستر کلہ ان کی پنڈلی کا موٹاپہ کپڑوں کے اوپر سے معلوم ہو گا ان سے ایک رات کا جماع تمہاری تمام عمر کو کافی ہے وہ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں نہریں بہت برسانے والی ہیں پانی کی ہیں جو متغیر نہیں ہو گا۔ صاف ہے جس میں کسی قسم کا گندلاپن نہیں ہے۔ اور کئی نہریں دودھ کی ہیں کہ ان کا مزہ نہیں بدلے گا اور نہ وہ ماشیہ (مادہ شتر و گاؤ و گوسفند) کے

تھنوں سے نکلا ہوگا اور کئی نہریں شراب کی ہیں جو پینے والے کے لئے لذت ہے جس کو آدمیوں نے اپنے قدموں سے نچوڑا نہیں ہوگا اور کئی نہریں صاف شہد کی ہیں جو بطون نحل سے نہیں نکلی ہوں گی پھر شیریں میوہ آئے گا جو چاہے گا کھڑے ہو کر کھائے گا اگر چاہے گا بیٹھ کر اور اگر چاہے گا تو تکیہ لگا کر پھر جب کھانے کی خواہش کرے گا تو اسکے پاس سفید پرندے آئیں گے اور اپنے پر اٹھائیں گے پھر ان کے پہلوؤں سے جس قسم کا کھانا چاہے گا کھائے گا پھر وہ اڑ جائیں گے۔ پھر تم آگے جاؤ گے پھر ایک فرشتہ داخل ہو کر کہے گا سلامتی ہو تم پر یہ وہ جنت ہے جس کے تم بوجہ اپنے اعمال کے وارث ہوئے ہو۔ (ابن ابی الدنیا نے کتاب صفت الجنت میں اسے روایت کیا ہے اور ابن ابی حاتم اور عقیل نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۹۰) عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ "یوم نحشر المتقین الی الرحمان وفدا" قال اما واللہ ما یحشرون علی اقدامھم ولا یساقون سوقا ولکنھم یوتون بنوق من نوق الجنۃ لم ینظر الخلائق الی مثلھا رحالھا الذھب و ازمتھا الزبرجد فیقعدون علیھا حتی یقرعوا باب الجنۃ. (رواہ ابن ابی داؤد فی البعث و ابن مردویہ)

حضرت علی آنحضرت صلعم سے اس آیت کے متعلق روایت کرتے ہیں "جس دن ہم جمع کریں گے پرہیزگاروں کو رحمن کے پاس مہمان بلائے" آگاہ ہو خدا کی قسم وہ اپنے پیروں پر نہ محشور کئے جائیں گے اور نہ پیادہ پا چلائے جائیں گے لیکن وہ لوگ جنت کی اونٹیوں پر سوار آئیں گے خلائق اس کے مثل نہ دیکھ پائے گی۔ ان پر سونے کے کجاوے ہوں گے اور زبرجد کی باگیں ہوں گی وہ اس پر بیٹھیں گے یہاں تک کہ جنت کے دروازے کھٹکھٹائیں گے۔ (ابن ابی داؤد نے کتاب البعث میں اور ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

سورۃ طٰہٰ سورہ طٰہٰ

(۱۹۱) عن علی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتراوح بین قدمیہ یقوم علی کل رجل حتی نزلت "ما انزلنا علیک القرآن لتشقی". (رواہ البزار)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ نبی صلعم مرواحت فرمایا کرتے (یعنی کبھی اس پاؤں پر اور کبھی اس

ؤں پر کھڑے ہوتے) درمیان اپنے دونوں قدموں کے کھڑے ہوتے یہاں تک کہ آیت نازل ہوئی "اس واسطے ہم نے تم پر قرآن نہیں اتارا کہ تم محنت میں پڑو"۔ (بزار نے اسے روایت کیا ہے۔)

سورة النور

سورہ نور

(۱۹۲) عن علی قال مر رجل علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فی طریق من طرقات المدینة فنظر الی امرأة و نظرت الیه فوسوس لهما انه لم ینظر احدهما الی الآخر الا اعجابا به فبینما الرجل یمشی الی جنب حائط و هو ینظر الیها اذا مستقبله الحائط فشق انفه فقال والله لا اغسل الدم حتی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاعلمه امری فاتاه فقص علیه قصته فقال النبی صلی الله علیه وسلم هذا عقوبة ذنبك فانزل الله "قل للمومنین یغضوا من ابصارهم و یحفظوا فروجهم"۔

(رواه ابن مردویه)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ آنخضرت صلعم کے زمانہ میں ایک شخص مدینہ کی گلیوں میں سے کسی ایک گلی میں گزرا اس نے ایک عورت کی طرف دیکھا اس نے بھی اس کی طرف دیکھا۔ شیطان نے ان دونوں میں وسوسہ ڈالا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف نہ دیکھتے مگر فریفتگی کے ساتھ۔ مرد دیوار کے پہلو میں جا رہا تھا اور وہ اس کی طرف دیکھتا جاتا تھا کہ اس کے سامنے دیوار آگئی اس کی ناک پھٹ گئی اس نے کہا خدا کی قسم میں خون نہ دھوؤں گا جب تک آنخضرت صلعم کے حضور میں حاضر نہ ہوں اور ان کو اپنے اس حال سے مطلع نہ کردوں پھر اس نے آنخضرت صلعم سے اپنا قصہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا یہ تیرے گناہ کی سزا ہے۔ پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی "مومنین سے کہو اپنی آنکھیں بند کرو اور اپنی شرمگاہوں کے محافظ رہو"۔ (ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۹۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی قوله تعالیٰ "ان الله فرض علیك القرآن لرادك الی معاد" قال معادان الی الجنة۔ (رواه الحاکم فی

تاریخه و الدیلمی)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے اس آیت کے متعلق فرمایا "بیشک جس شخص نے مقرر کیا تجھ پر حکم قرآن کا البتہ تجھ پر پھیرے جانے والا ہے پھر لے جانے والی جگہ کی طرف "کہ ہمارا اعماد جنت ہے۔ (حاکم نے اپنی تاریخ میں اور دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

سورة الاحزاب

سورہ احزاب کا بیان

(١٩٤) عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم خیر نساء الدنیا و الآخرة و لم یخیرهن الطلاق. (رواه عبدالله بن احمد)

حضرت علی آنحضرت صلعم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا بہترین عورتیں دنیا و آخرت میں وہ ہیں جو طلاق کو نہ اختیار کریں۔ (عبداللہ بن احمد نے اسے روایت کیا ہے۔)

سورة السبا

سورہ سبا کا بیان

(١٩٥) عن علی قال سمعت رسول الله یقول ان لکل یوم نحسا فادفعوا النحس ذالك الیوم بالصدقة ثم قال اقرء وا موضع الخلف فانی سمعت الله یقول "وما انفقتم من شیء فهو یخلفه و اذا لم تنفقوا کیف یخلف". (رواه ابن مردویه)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہر دن میں نحوست ہے تم اس کی نحوست صدقہ سے دفع کر سکتے ہو پھر آپ نے فرمایا موضع خلف (بدلہ) کو پڑھو میں نے اللہ سے سنا ہے "اور جو کچھ تم کسی چیز میں خرچ کرو اللہ اس کا بدلہ دے گا" اور جب تم خرچ نہ کرو گے تو بدلہ کیسے ملے گا۔ (ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے)

سورة الشوریٰ

سورہ شوری کا بیان

(۱۹۷) عن علی قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یتلو آیة ثم فسرها و ما احب ان لی بها الدنیا و ما فیها "وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم و یعفوا عن کثیر" ثم قال من اخذه بذنبه فی الدنیا فالله اکرم ان یعیده علیه فی الآخرة و ما عفا الله عنه فی الدنیا فالله اکرم من ان یعفوا عنه فی الدنیا و یأخذ منه فی الآخرة. (رواه ابن راهویه و ابن مردویه)

حضرت علی نے فرمایا میں نے آنخضرت صلعم کو یہ آیت پڑھتے اور تفسیر کرتے سنا مجھ کو دنیا اور آخرت میں اس سے زائد محبوب نہیں "اور جو کچھ تم کو مصیبت پہنچتی ہے بہ سبب اس چیز کے ہے کہ کمایا ہے تمہارے ہاتھوں نے اور معاف کرتا ہے بہت چیزوں سے" پھر فرمایا جو شخص اپنے گناہ کی دنیا میں گرفت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زائد کریم ہے کہ اس کو آخرت میں دوبارہ پکڑے اور جس چیز کو اللہ دنیا میں معاف کردیتا ہے تو اللہ اس سے زائد کریم ہے کہ دنیا میں اسے معاف کردے اور آخرت میں اس کی گرفت فرمائے۔ (ابن راہویہ اور مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۹۸) عن علی قال الا اخبرکم بافضل آیة فی کتاب الله حدثنی بها رسول الله صلی الله علیه وسلم ما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم و یعفو عن کثیر ثم قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم سافسرها لک یا علی ما اصابکم فی الدنیا من بلاء او مرض او عقوبة فالله اکرم من ان یثنی علیکم العقوبة فی الآخرة و ما عفا الله عنه فی الدنیا فالله احکم و فی لفظ اجل من ان یعود بعد غفره. (رواه ابن احمد و ابن منیع و عبد بن حمید و الحکیم و العقیلی و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابن مردویه و الحاکم)

حضرت علی نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی آیت سے خبر نہ دوں جو کتاب اللہ میں افضل ہے۔ جس کے متعلق آنخضرت صلعم نے حدیث بیان کی "اور جو کچھ تم کو مصیبت پہنچتی ہے بہ سبب اس چیز کے ہے کہ کمایا تمہارے ہاتھوں نے اور معاف کرتا ہے بہت سی چیزوں سے" حضرت علی فرماتے ہیں کہ مجھ سے آنخضرت صلعم نے فرمایا عنقریب میں اسکی تفسیر تم سے بیان کروں گا اے علی جو کچھ تم کو مصیبت پہنچتی ہے دنیا میں بلا اور مرض اور عذاب سے پس اللہ کریم تر

ہے اس بات سے کہ دوبارہ اس عقوبت کو آخرت میں کرے اور جو کچھ اللہ معاف کرے اس سے دنیا میں پس وہ بہت بردبار ہے۔ ایک روایت میں ہے بہت بزرگ ہے اس سے کہ بعد عفو کے دوبارہ پھر پکڑے۔ (ابن احمد اور ابن منیع و عبد بن حمید و حکیم و عقیل و ابن منذر و ابن ابی حاتم و ابن مردویہ و حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

سورة ق

سورہ قاف کا بیان

(۱۹۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یزور اهل الجنة رب تبارك و تعالی فی کل جمعة و ذکر ما یعطون قال ثم یتجلی یقول الله تعالی اکشفوا حجابا ثم حجاب ثم یتجلی بهم تبارك و تعالیٰ عن وجهه فکانهم لا یرون نعمة قبل ذلك و هو قوله تعالی ولدنیا مزید. (رواه الکائی)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا اہل جنت ہر جمعہ کو اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں اور جو کچھ ان کو عطا ہوا ہے اس کا ذکر کریں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کھولو حجاب کو پھر حجاب کھلے گا پھر اللہ تعالیٰ ان پر اپنے چہرہ سے متجلی ہو گا ایسا کہ ان لوگوں نے اس سے قبل ایسی نعمت نہ دیکھی ہو گی وہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اور نزدیک ہمارے ہے زیادتی"۔ (لالکائی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۲۰۰) عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم فی قوله "و لدنیا مزید" قال تتجلی لهم الرب. (رواه البیهقی و الدیلمی)

حضرت علی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے اس آیت کے متلعق فرمایا "اور نزدیک ہمارے ہے زیادتی" اللہ ان لوگوں پر متجلی ہو گا۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۲۰۱) عن علی قال لما انزلت "فتول عنهم فما انت بملوم" احزنتنا ذالك وقلنا امر رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یتولی عنا فنزلت "و ذکر فان الذکری تنفع المومنین فطابت أنفسنا" (رواه ابن راهویه و ابن منیع و الشاشی و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابن مردویه)

حضرت علی فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی "پس منہ پھیر لے ان سے پس نہیں ہے تو ملامت کیا گیا" تو اس نے ہمکو بہت مغموم کیا ہم نے کہا کہ آنحضرت صلعم کو حکم دیا گیا ہم سے منہ پھیرنے کا پھر یہ آیت نازل ہوئی "اور نصیحت کر دے پس نصیحت ایمان والوں کو فائدہ دیتی ہے" پھر ہمارے دل خوش ہو گئے۔ (ابن راہویہ، ابن منیع، شاشی، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

سورة والطور

سورہ الطّور کا بیان

(۲۰۲) عن علی قال سألت خديجة النبی صلی الله عليه وسلم عن ولدين ماتا فی الجاهلية فقال رسول الله هما فی النار فلما رأی الكراهة فی وجهها قال لو رأيت مكانهما لابغضتهما قالت يا رسول الله فولدی منك قال فی الجنة ثم قال رسول الله ان المومنين و اولادهم فی الجنة و ان المشركين و اولادهم فی النار ثم قرأ رسول الله صلی الله عليه وسلم "والذين آمنوا و اتبعتهم ذريتهم بايمان الحقنا بهم ذريتهم". (رواه عبدالله بن احمد و ابن ابی عاصم فی السنة)

حضرت علی سے مروی ہے کہ حضرت خدیجہ نے آنحضرت صلعم سے پوچھا ان دونوں لڑکوں کے بارے میں جو زمانۂ جاہلیت میں مر گئے تھے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا وہ تو دوزخ میں ہیں۔ حضرت خدیجہ کے چہرہ پر جب آثار کراہیت ظاہر ہوئے تو آنحضرت صلعم نے فرمایا اگر تم ان کی جگہیں دیکھو تو اور بہت غمگین ہو۔ پھر حضرت خدیجہ عرض کرنے لگیں۔ یا رسول اللہ صلعم میری وہ اولاد جو آپ سے ہے؟ آپ نے فرمایا وہ جنت میں ہے پھر آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ مومنین اور ان کی اولاد جنت میں ہیں اور مشرکین اور ان کی اولاد دوزخ میں ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "اور جو لوگ ایمان لائے اور پیروی کی ان کی اولاد نے ان کی ایمان کے ساتھ ملا دیا ہم نے ان کے ساتھ ان کی اولاد کو"۔ (عبداللہ بن احمد بن حنبل اور ابن ابی عاصم نے کتاب السنہ میں اسے روایت کیا ہے۔)

(۲۰۳) عن علی فی قوله تعالیٰ "هل جزاء الاحسان الا الاحسان" قال قال

رسول الله صلی الله علیه وسلم هل جزاء من انعمت علیه بالتوحید الا الجنة. (رواه ابن النجار)

حضرت علی نے اس آیت کے متعلق فرمایا "نہیں بدلہ احسان کا ہے مگر احسان" آنحضرت صلعم کا ارشاد ہے نہیں ہے بدلہ اس پر جس پر میں توحید کی بخشش کروں گا مگر جنت۔ (ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

سورة الواقعة

سورہ واقعہ کا بیان

(۲۰٤) عن علی قال رسول الله "و تجعلون رزقکم" قال شکرکم "انکم تکذبون" تقولون مطرنا بنوء کذا و کذا. (رواه احمد و ابن منیع و عبدبن حمید و الترمذی و ابن جریر و ابن منذر و ابن ابی حاتم و ابن مردویه و العقیلی و الخرائطی و ابن منصور)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا "اور کرتے ہو تم حصہ اپنا" فرمایا شکر کرو تم "یہ کہ تم جھٹلاتے ہو" کہتے ہو تم پانی برسا ہم پر اس طرح اس طرح۔ (امام احمد، ابن منیع، عبد بن حمید، ترمذی، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، عقیل، خرائطی اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۲۰۵) عن ابی عبدالرحمان السلمی قال قرأ علی الواقعة فی الفجر فقرأ و تجعلون شکرکم انکم تکذبون فلما انصرف قال انی قد عرفت انه سیقول قائل لم قرأ کذا انی سمعت رسول الله یقرأها کذالك کانوا اذا مطروا قالوا مطرنا بنوء کذا و کذا فانزل الله تعالیٰ "و تجعلون شکرکم انکم اذا مطرتم تکذبون". (رواه ابن مردویه)

ابو عبدالرحمٰن سلمی کہتے ہیں کہ حضرت علی نے فجر میں سورہ واقعہ پڑھی پھر فرمایا اور گردانتے ہو تم شکر کو بے شک تم جھٹلاتے ہو پھر جب پلٹے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ عنقریب کہنے والا یہ کہے گا کیوں یوں پڑھی گئی۔ میں نے آنحضرت صلعم کو اس طرح پڑھتے ہوئے سنا جب پانی

برستا تو لوگ کہتے ہیں کہ اس طرح برسا اس طرح برسا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری "اور گردانتے ہو تم اپنے شکر کو بیشک جب تم پر پانی برسایا جاتا ہے جھٹلاتے ہو۔ (ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

سورة المجادلة

سورہ مجادلہ کا بیان

(۲۰۶) عن علی قال ان فی کتاب الله آیة لم یعمل بها احد قبلی و لم یعمل بها احد بعدی آیة النجویٰ کان لی دینار فبعته بعشر دراهم فکنت اذا ناجیت رسول الله صلی الله علیه وسلم تصدقت بدرهم حتی نفذت "یا ایها الذین آمنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم صدقة" ثم نسخت فلم یعمل احد فنزلت "أاشفقتم ان تقدموا بین یدی نجواکم صدقات" الی آخر الآیة. (رواه ابن راهویه وابن منصور و عبد بن حمید و ابن ابی حاتم، ابن منذر و ابن مردویه)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ کلام اللہ میں ایک آیت ہے جس پر نہ میرے قبل کسی نے عمل کیا اور نہ میرے بعد کوئی عمل کرے گا وہ آیت نجویٰ ہے میرے پاس ایک دینار تھا میں نے اس کو دس درہم میں بیچا میں جب آنحضرت صلعم سے سرگوشی کرتا تو اس کے عوض میں ایک درہم خیرات کرتا جب یہ آیت نازل ہوئی "اے ایمان والو جب رسول اللہ صلعم سے سرگوشی کرو تو قبل سرگوشی کے خیرات بہتر ہے" پھر یہ آیت منسوخ ہوگئی۔ کسی نے بھی اس پر عمل نہ کیا کہ یہ آیت نازل ہوئی "کیا تم ڈر گئے کہ سرگوشی سے قبل تم خیرات کرو" آخر آیت تک۔ (ابن راہویہ، ابن منصور، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم، ابن منذر اور ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۲۰۷) عن علی قال لما نزلت " یا ایها الذین آمنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم صدقة" قال لی النبی صلی الله علیه وسلم ما تری دینارا قلت لا تطیقونه قال فنصف دینار قلت لا یطیقونه قال فکم قلت شعیرة قال انك لزهید فنزلت أاشفقتم ان تقدموا بین یدی نجواکم صدقات آیة فبما خفف الله عن هذه الامة. (رواه ابن ابی شیبة و عبدبن حمید و الترمذی و قال حسن غریب و

العقیلی و ابن جریر و ابن المنزر و الدرقی و ابن حبا و ابن مردویة و ابن منصور.)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ یہ آیت نازل ہوئی "یا ایہا الذین الخ" تو مجھ سے آنحضرت صلعم نے فرمایا کیا تم دینار کو دیکھتے ہو میں نے عرض کیا کہ اس کی طاقت لوگ نہ رکھیں گے فرمایا پھر نصف دینار میں نے عرض کیا یہ بھی طاقت سے باہر ہے فرمانے لگے پھر کس قدر میں نے عرض کیا ایک شعیرہ (جو بھر سونا) آپ نے فرمایا بے شک تم قلیل المال یعنی مفلس ہو پھر یہ آیت نازل ہوئی "أأشفقتم الخ" میرے ہی سبب سے اللہ نے اس امت پر تخفیف فرمائی۔ (ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ترمذی نے اسے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے عقیلی، ابن جریر م ابن منذر، دورقی، ابن حبان، ابن مردویہ اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۲۰۸) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ و صالح المومنین قال ھو علی بن ابی طالب. (رواہ ابن ابی حاتم)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے اس قول کے بارے میں فرمایا "وصالح المومنین" یہ علی بن ابی طالب ہیں۔ (ابن ابی حاتم نے اسے روایت کیا ہے۔)

سورة المزمل

سورہ مزمل کا بیان

(۲۰۹) عن علی قال لمانزل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم "یا ایھا المزمل قم اللیل الا قلیلا" قام اللیل کلہ حتی تورمت قدماہ فجعل یرفع رجلا و یضع رجلا فیھبط علیہ جبرئیل فقال طہ طاء الارض بقدمیك یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم "ما انزلنا علیك القرآن لتشقی" و انزل "فاقرء وا ما تیسر من القرآن" ولو قدر حلب شاة. (رواہ ابن مردویہ)

حضرت علی نے فرمایا جب یہ آیت نبی کریم صلعم پر نازل ہوئی "اے جھرمٹ مارنے والے کھڑا رہ رات میں مگر تھوڑی" آپ تمام رات کھڑے رہے یہاں تک کہ آپ کے دونوں پیر ورم کر آئے آپ صلعم نے ایک پیر کو اٹھا کر دوسرے پر رکھا پھر آپ پر حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور کہا "اے محمد اپنے دونوں پاؤں سے زمین کو لپیٹو" ہم نے تم پر قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ

تم سختی میں پڑو" اور نازل کیا "پس پڑھو جتنا آسان ہو قرآن" اگرچہ بکری کے دودھ کے مقدار ہو۔ (ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۲۱۰) عن علی قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یسأل عن الساعة فنزلت "فیما انت من ذکراها" رواه ابن مردویه"

حضرت علی نے فرمایا کہ آنخضرت صلعم سے جب قیامت کے متعلق پوچھا گیا تب یہ آیت نازل ہوئی "تو کس بات میں ہے اس کے ذکر سے"۔ (ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

سورة الفجر — سورہ فجر کا بیان

(۲۱۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هل تدرون ما تفسیر هذه الآیة "کلا اذا دکت الارض دکا دکا و جاء ربك و الملك صفا صفا و جی ء یومئذ بجهنم" قال اذا کان یوم القیامة تقاد جهنم بسبعین الف ، زمام بید سبعین الف ملك فشرد شرده لو لا ان الله حبسها لاحرقت السماوات و الارض.

(رواه ابن مردویه)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو اس آیت کی تفسیر "کوئی نہیں جب پست کریں زمین کو کوٹ کوٹ کر اور آوے تیرا رب اور فرشتے قطار در قطار اور لاوے اس روز دوزخ کو" فرمایا جب قیامت کا روز ہوگا تو جہنم کو لا کر حاضر کریں گے اس کی ستر ہزار باگیں ستر ہزار فرشتوں کے ہاتھوں میں ہوں گی جو اس کو کھینچتے ہوں گے۔ اگر اللہ اس کو روکے نہیں تو آسمانوں اور زمین کو وہ جلادے۔ (ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے)

سورة واللیل — سورہ واللیل

(۲۱۲) عن علی قال بینما نحن حول رسول الله صلی الله علیه وسلم فنظر فی وجوهنا فقال ما منکم من احد الا و قد علم مکانه من الجنة و النار ثم تلی هذه الآیة " واللیل اذا یغشیٰ و النهار اذا تجلی و ما خلق الذکر و الانثیٰ ان سعیکم لشتی الی الیسریٰ" قال طریق الجنة "فأما من بخل واستغنی و کذب بالحسنی فسنیسره

للعسریٰ" قال طریق النار. (رواه ابن مردویه)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ ہم لوگ آنحضرت صلعم کے گرد تھے آپ صلعم نے ہم لوگوں کی طرف دیکھا اور فرمایا تم میں ایک بھی ایسا نہیں جو اپنا ٹھکانہ نہ جانتا ہو کہ وہ جنت ہے یا دوزخ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "قسم ہے رات کی جب چھا جاوے اور دن کی جب روشن ہو اور اسکی جو اس نے پیدا کئے نر و مادہ وہ تمہاری کمائی طرح طرح ہے" لفظ یسریٰ تک فرمایا یہ جنت کا راستہ ہے۔ "اور جس نے نہ دیا اور بے پرواہ رہا اور جھوٹ جانا بھلی بات کو سو ہم اس کو سہج سہج پہنچائیں گے سختی میں" فرمایا یہ دوزخ کا راستہ ہے۔ (ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

سورة الفيل سورہ فیل

(٢١٣) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم جائتهم طيرا ابابيل مثل الحداء فى صورة السباع و انها احياء اليوم تعيش فى الهواء. (رواه الديلمى)

حضرت علی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا آئے ان پر اڑنے والے جانور مثل چھوٹے کبوتر کے درندوں کی صورت میں اور وہ آج بھی زندہ ہیں کہ ہوا میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

سورة الكـــوثر سورہ کوثر کا بیان

(٢١٤) عن علی قال لما نزلت "انا اعطيناك الكوثر فصل لربك وانحر" قال النبى صلى الله عليه وسلم ما هذه النحيرة التى امرنى بها عزوجل قال ليست بنحيرة والكن يامرك اذا تحرمت للصلوٰة ان ترفع يديك اذا كبرت و اذا ركعت و اذا رفعت رأسك من الركوع فانه من صلوتنا و صلوٰة الملائكة اللذين فى السماوات السبع ان لكل شىء زينة و زينة الصلوٰة رفع الايدى عند كل تكبيرة و قال النبى صلى الله عليه وسلم رفع الايدى فى الصلوٰة من الاستكانة قلت وما الاستكانة قال ألا تقرأ "فما استكانوا لربهم وما يتضرعون" و هو الخضوع. (رواه ابن ابى حاتم و ابن حبان فى الصلوٰة و الحاكم و صححه و ابن مردويه و البيهقى و قال ضعيف.)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "ہم نے دی تجھ کو کوثر پس نماز پڑھ اپنے پروردگار کی اور قربانی کر" آنحضرت صلعم نے حضرت جبرئیل سے کہا کہ یہ نحیرہ (قربانی) کیا چیز ہے جس کا مجھ کو پروردگار نے حکم دیا انہوں نے کہا نہیں لیکن آپ کو حکم ہوا ہے کہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوئیے اور تحریمہ باندھیے جب اللہ اکبر کہیے تب ہاتھ اٹھائیے اسی طرح جب رکوع کیجیے اور رکوع سے سر اٹھائیے۔ یہ ہماری نماز ہے اور ان تمام ملائکہ کی جو ساتوں آسمان پر ہیں ہر چیز کی ایک زینت ہے اور نماز کی زینت ہر تکبیر پر ہاتھ اٹھانا ہے۔ اور آنحضرت صلعم نے فرمایا نماز میں ہاتھ اٹھانا عاجزی سے ہے میں نے پوچھا استکانت (عاجزی کیا ہے) کہا کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی "پس جو لوگ عاجزی کرتے ہیں اپنے پروردگار سے اور گڑگڑاتے ہیں وہی خضوع ہے۔ (ابن ابی حاتم، ابن حبان نے کتاب الصلوٰۃ میں اسے روایت کیا ہے اور حاکم نے اس کی تصحیح نہیں کی ہے ابن مردویہ اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے اور اسے ضعیف کہا ہے۔)

سورۃ النصر سورہ نصر کا بیان

(۲۱۵) عن علی قال نعی الله لنبیه صلی الله علیه وسلم نفسه حین انزل الله علیه "اذا جاء نصرالله والفتح" فکان الفتح فی سنة تسع ثمان من مهاجر رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما طعن فی سنةتسع من مهاجره فتتابع علیه القبائل تسعی فلم یدرمتی الاجل لیلا و نهارا فعمل علی قدر ذالك فوسع السنن و سدد الفرائض و اظهر الرخص و نسخ کثیر من الاحادیث و غزا تبوك و فعل فعل مودع. (رواه الخطیب و ابن عساکر)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کو خود بہ نفس نفیس ان کی وفات کی اس طور پر خبر دی کی یہ آیت نازل فرمائی "جب آئی مدد اللہ کی اور فتح"، فتح یعنی فتح مکہ ۸ھ ہجرت آنحضرت صلعم سے ہوا تھا جب ہجرت کا نواں برس شروع ہوا تو قبائل کوشش کر کے حاضر ہونے لگے یہ نہ معلوم ہو سکا کہ موت دن میں آئے گی یا رات کو۔ اتنی مدت تک آپ نے اعمال کئے سنن میں توسیع کی اور فرائض کو مضبوط کیا اور رخصت کو ظاہر کیا اور بہت سے احادیث لکھے گئے اور غزوہ تبوک واقع ہوا اور جو باتیں چھوٹی ہوئی تھیں اس کو آپ کرنے لگے۔ (خطیب و

ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۲۱۶) عن علی قال لما نزلت هذه السورة علی النبی صلی الله علیه وسلم "اذا جاء نصر الله و الفتح" ارسل النبی صلی الله علیه وسلم الی علی فقال یا علی انه قد جاء نصر الله والفتح و رایت الناس یدخلون فی دین الله افواجا فسبحت بربی بحمده و استغفرت ربی انه کان توابا ان الله قد کتب علی المومنین الجهاد فی الفتنة من بعدی قالوا یا رسول الله و کیف نقاتلهم و هم یقولون قد آمنا قال علی احداثهم دینهم و هلك المحدثون فی الله. (رواه ابن مردویه و سنده ضعیف)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ اللہ نے آنحضرت صلعم کو خود بہ نفس نفیس ان کی وفات کی اس طور پر خبر دی کہ یہ آیت نازل فرمائی "جب آئی مدد اللہ کی اور فتح" آنحضرت صلعم نے علی کو بلا بھیجا پھر فرمایا اے علی اللہ کے یہاں سے مدد اور فتح آئی اور لوگوں کو دیکھتے ہو کہ جو درجوق اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں میں اپنے رب کی تسبیح اس کی حمد کے ساتھ کرتا ہوں اور اس سے استغفار چاہتا ہوں بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ اللہ نے میرے بعد مومنین پر فتنہ میں جہاد کو فرض کیا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم ان لوگوں سے کس طرح جہاد کر سکتے ہیں جب وہ لوگ کہنے لگیں کہ ہم مسلمان ہیں آپ نے فرمایا ان لوگوں کے دین میں نئی نئی بات کرنے پر اور ایسے لوگ جو دین میں نئی بات پیدا کریں گے ان کے لئے ہلاکی ہے۔ (ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ ضعیف ہے۔)

باب فی القرأة قرأت کا بیان

(۲۱۷) عن علی ان النبی قرأ "والذین آمنوا واتبعتهم ذریتهم بایمان الحقنابهم ذریتهم". (رواه الحاکم)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے پڑھا "اور جو لوگ ایمان لائے اور متابعت کی ان لوگوں نے ان کی اولاد کی ایمان کے ساتھ ملادیں گے ہم ان لوگوں کے ساتھ ان کی اولاد کو"۔ (حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۲۱۸) عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم قرأ " من الذین استحق علیهم

الاولیان". (رواه الحاکم و ابن مردویه)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت صعلم نے اس طرح پڑھا "من الذین استحق علیهم الاولیان"۔(حاکم اور ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۲۱۹) عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم قرأ و علم ان فیکم ضعفا و قرأ کل شیء فی القرآن ضعف. (رواه ابن مردویه)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے یوں پڑھا "و علم ان فیکم ضعفا اور پڑھا کہ ہر چیز قرآن میں دگنی ہے۔(ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۲۲۰) عن علی ان النبی قرأ "الله الذی خلقکم من ضعف". (رواه ابن مردویه و الخطیب)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے پڑھا "الله الذی خلقکم من ضعف"۔(ابن مردویہ اور خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۲۲۱) عن علی انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقرأ "و نادوا یا ملك". (رواه ابن مردویه)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلعم کو پڑھتے سنا "و نادوا یا ملک"۔(ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۲۲۲) عن علی قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقرأ اذا قومك منه یصدون بالکسر. (رواه ابن مردویه)

حضرت علی کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلعم کو پڑھتے سنا "اذا قومک منہ یصدون زیر کے ساتھ۔(ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی فضیلة الدعاء — دعا کی فضیلت کا بیان

(۲۲۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تعجزوا عن الدعا فان الله انزل علی ادعونی استجب لکم فقال رجل یا رسول الله ربنا یسمع الدعا ام کیف ذلك فانزل الله " و اذا سألك عبادی عنی فانی قریب الآیة. (رواه

الحاکم)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا دعا سے عاجز نہ ہو جاؤ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ آیت نازل کی "مجھ سے مانگو میں قبول کروں گا" پھر ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا ہمارا پروردگار ہماری دعا سنتا ہے یا یہ کسطرح سے پھر یہ آیت اتری "اور جب تم سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو میں قریب ہوں آخر تک۔ (حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٢٢٤) عن علی قال مر رسول الله صلی الله علیه وسلم و انا اقول اللهم ارحمنی فضرب بیده و قال عم ولا تخص فان بین الخصوص و العموم کما بین السماء و الارض. (رواه الدیلمی)

حضرت علی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم گزرے میں یہ دعا کر رہا تھا "اے اللہ مجھ پر رحم کر" آپ نے اپنا ہاتھ میرے دونوں شانوں کے درمیان مار کر اسے عام کرو اپنے لئے مخصوص نہ کرو کیونکہ عام و خاص میں ویسا ہی فرق ہے جیسا کہ آسمان اور زمین میں ہے۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٢٢٥) عن علی قال لی رسول الله الهدی والسداد و اعن بالهدی و فی لفظ واذکر بالهدی هدایته الطریق و بالسداد تسیدی السهم. (رواه الطیالسی و الحمیدی و احمد و العدنی و مسلم و ابوداؤد و النسائی و ابو یعلی و الکحی و یوسف القاضی فی سنتها و جعفر الفارابی فی الذکر و ابن حبان و البیهقی)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے مجھ سے فرمایا اے علی اللہ سے ہدایت اور سچائی مانگو اور یہ دعا مانگو ہدایت کے ساتھ اور ایک روایت میں ہے کہ خصلت کے ساتھ سیدھے راستہ کی نصیحت کرو اور تیر کی مانند اسے سیدھا رکھ۔ (طیالسی حمیدی، امام احمد، عدنی، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابویعلی، کحی و قاضی یوسف نے اپنے سنن میں اور جعفر فارابی نے ذکر میں اور ابن حبان اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٢٢٦) عن علی قال کان رسول الله اذا سأل شیئا فاذا اراد ان یفعله قال نعم و اذا اراد ان لا یفعل سکت و کان لا یقول لشیء لا فاتاه اعرابی فسأله فسکت ثم سأله فسکت فقال له النبی صلی الله علیه وسلم کهیئة المنتهر هل ما شئت یا

اعرابی فغبطناه فقلنا الآن یسأل الجنة فقال الاعرابی اسألك راحلة قال النبی صلی الله علیه وسلم لك ذلك ثم قال اسألك زادا قال لك ذلك فعجبنا منذلك فقال النبی صلی الله علیه وسلم کم بین مسئلة الاعرابی و عجوز بنی اسرائیل ثم قال ان موسیٰ لما امر انی انظر البحر فانتهی فضرقت وجوه الداوب فرجعت فقال موسیٰ مالی یا رب قال انك عند قبر یوسف فاحتمل عظامه لعك و قد استوی القبر بالارض فجعل موسی لا یدری این هو قالوا ان کان احد منکم یعلم این هو فعجوز بنی اسرائیل لعلها تعلم این هو فارسل الیها موسی فقال هل تعلمین این قبر یوسف قالت نعم قال تدلینی علیه قال لا والله حتی تعطینی ما أسألك قال ذلك لك قالت فانی اسألك ان اکون معك فی التی تکون فیها فی الجنة قال سل الجنة قال لا والله الا ان اکون معك فجعل موسی یردوها فاوحی الله ان اعطها ذلك فانه لا ینقصك شیئا فاعطاها فدلته علی القبر و اخرج العظام و جاوز البحر. (رواه الطبرانی فی الاوسط و الخرائطی فی مکارم الاخلاق)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلعم سے جب کسی امر کے بارے میں پوچھا جاتا اور اس کے کرنے کا ارادہ ہوتا تو آپ ہاں فرما دیتے اور اگر نہ کرنے کا ارادہ ہوتا تو سکوت فرما لیتے اور کسی چیز کے بارے میں نہیں نہ فرماتے آپ کے پاس ایک اعرابی (بدو) آیا اس نے پوچھا آپ نے سکوت کیا پھر اس نے پوچھا آپ نے سکوت کیا پھر اس نے پوچھا پھر آپ متوجہ ہو کر فرمانے لگے اے اعرابی جو کچھ دریافت کرنا چاہتے ہو دریافت کرو ہم لوگوں کو اس پر غبطہ ہوا ہم لوگوں نے اس سے کہا کہ اس وقت جنت کے بارے میں پوچھے پھر اعرابی نے کہا میں آپ سے راحلہ یعنی سواری کے لیے سوال کرتا ہوں۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا تیرے لئے یہ ہے اس سے ہم لوگ متعجب ہوئے پھر آنحضرت صلعم فرمانے لگے اندازہ کرو اعرابی کے سوال اور بنی اسرائیل کی بڑھیا کے سوال میں پھر فرمایا کہ حضرت موسیٰؑ کو حکم جب دریا کے دیکھنے کا دیا گیا اور ختم دریا پر پہنچے پھر چوپایوں کے منہ پھر گئے اور چوپائے لوٹ گئے تو کہنے لگے اے پروردگار اب میرے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا اب تم یوسفؑ کی قبر کے قریب ہو تمہاری وجہ سے ان کی ہڈیاں پراگندہ ہو گئیں اور ان کی قبر زمین کے برابر ہو گئی۔ حضرت موسیٰ اس امر کو نہیں جانتے تھے کہ ان کی قبر کہاں ہے وہ

کہنے لگے کیا تم کوئی ایسا ہے جو اس امر کو جانتا ہے۔ بنی اسرائیل میں سے ایک بڑھیا ہے شاید وہ اس امر کو جانتی ہے کہ کہاں ہے پس حضرت موسیٰ نے اسے بلایا اور اس سے پوچھا کیا تم جانتی ہو کہ حضرت یوسف کی قبر کہاں ہے وہ کہنے لگی ہاں۔ حضرت موسیٰ نے کہا اچھا مجھ کو وہ جگہ بتاؤ اس نے کہا نہیں جب تک تو مجھ کو وہ چیز نہ دے جو میں تجھ سے مانگوں آپ نے فرمایا یہ تیرے لئے ہے وہ کہنے لگی میں یہ چاہتی ہوں جسمیں تو ہو فرمایا تو مجھ سے جنت چاہتی ہے۔ اس نے کہا نہیں میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔ حضرت موسیٰ اسے رد کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی بھیجی کہ یہ اسے دے دو اس میں تمہاری کوئی چیز کم نہیں ہو گی۔ پھر آپ نے اس کو عطا کی پھر اس نے قبر کی جگہ بتادی اور ہڈیوں کو نکالا اور دریا ہٹادیا۔ (طبرانی نے معجم اوسط اور خرائطی نے مکارم الاخلاق میں اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی بیان دعاء الصباحین
صبح وشام دعاؤں کے پڑھنے کا بیان

(۲۲۷) عن علی قال کان النبی صلی اللہ علیه وسلم اذ امسی قال امسینا و امسی الملك لله الواحد القهار الحمد لله الذی ذهب بالنهار و جاء باللیل و نحن فی عافیة اللهم هذا خلق جدید قد جاء فما عملت فیه من سیئة فتجاوز عنها و ما عملت فیه من حسنة فتقبلها و اضعفها اضعافا مضاعفة اللهم انك بجمیع حاجتی عالم و انك علی جمیع هجها قادر اللهم انجح اللیلة کل حاجة لی ولا تزدنی فی دنیای ولا تنقضنی فی آخرتی و اذا صبح قال من ذالك. (رواه الطبرانی فی الاوسط و عبدالغنی بن سعید فی ایضاح الاشکال)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلعم جب شام کرتے تو یہ فرماتے ہم نے شام کی اور ملک نے شام کی خدائے واحد وقہار کے لئے سب تعریفیں ثابت ہیں اللہ کے لئے جو دن کو لے گیا اور رات کو لایا اور ہم عافیت کے ساتھ رہے۔ اے اللہ! یہ جدید حالت ئی اگر کوئی برائی اس میں عمل میں آئی اس سے تجاوز کر اور اگر کوئی اچھی بات عمل میں آئی ہو اسے قبول کر! اور اس کو بہت زائد دگنا کر۔ اے اللہ تو میری تمام حاجتوں کا عالم ہے اور تو میری تمام حاجتوں کے پورا کرنے پر

قادر ہے۔ اے اللہ رات والی میری حاجتوں کو پورا کر اور میرے دنیاوی کام میں بیشی نہ کر اور نہ میرے آخرت کے کام میں کمی کر۔ آپ صلعم جب صبح کرتے تو اسی طرح فرماتے۔ (طبرانی نے معجم اوسط اور عبدالغنی بن سعید نے ایضاح الاشکال میں اسے روایت کیا ہے۔)

(۲۲۸) عن علی قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا اصبح قال اللهم بك نصبح و بك نمسی و بك نحیی و بك نموت و الیك النشور و یقول حین یمسی مثل ذالك و یقول فی آخرها و الیك المصیر. (رواه الدروقی و ابن جریر و صححه)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلعم جب صبح کرتے تو یہ فرماتے اے اللہ تیرے ساتھ ہم صبح کرتے ہیں اور تیرے ساتھ ہم شام کرتے ہیں اور تیرے ساتھ ہم زندہ رہتے ہیں اور تیرے حکم سے ہم مریں گے اور تیری طرف اٹھنا ہے اور جیس وقت شام کرتے ایسا ہی فرماتے اس کے آخر میں یہ فرماتے تیری طرف بازگشت ہے یعنی صبح کی دعا میں والیک النشور اور شام کی دعا میں والیک المصیر فرماتے۔ (دورقی وابن جریر نے اسے روایت کیا ہے اور اس کی تصحیح کی ہے۔)

(۲۲۹) عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم نزل علیه جبرئیل فقال یا محمد صلی الله علیه وسلم اذا سرك ان تعبد الله لیلة حق عبادته او یوما فقل اللهم لك الحمد حمدا كثیرا خالد مع خلودك و لك الحمد حمدا لا منتهی له دون علمك و لك الحمد حمدا لا منتهی له دون مشیتك و لك الحمد حمدا لا اجر لقائلها الا رضاك. (رواه البیهقی)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلعم پر حضرت جبرئیل نازل ہوئے انہوں نے کہا اے محمد صلعم جب تم اس امر سے مسرور ہو کہ اللہ کی عبادت پورے طور سے رات میں کیا کرو یا دن میں تو یوں کہو اے اللہ تیرے لئے حمد ہے بہت حمد و ہمیشگی والی تیری ہمیشگی کے ساتھ اور تیرے لئے حمد ہے ایسی حمد جس کی انتہا نہیں بجز تیرے علم کے اور تیرے لئے حمد ہے ایسی حمد جس کی انتہا نہیں بجز تیری مشیت کے اور تیرے لئے حمد ہے ایسی حمد جس کا بدلہ کہنے والے کے لئے سوائے تیری خوشنودی کے اور کچھ نہیں۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۲۳۰) عن علی انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول من سره ان ینسی فی عمره و ینصر علی عدوه و یوسع علیه فی رزقه و یوقی میتة السوء فلیقل حین یمسی و حین یصبح ثلاث مرات سبحان الله ملأ المیزان و منتهی العلم و مبلغ الرضا وزنة العرش و لا اله الا الله ملأ المیزان و منتهی العلم و مبلغ الرضا وزنة العرش والله اکبر ملأ المیزان و منتهی العلم و مبلغ الرضا وزنة العرش. (رواه الدیلمی و نظام المسعودی فی الاربعین)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلعم کو فرماتے سنا کہ جو شخص خوش ہو کہ اس کی عمر بڑھے اور دشمن پر اس کو فتح ہو اور اس کے رزق میں زیادتی ہو اور بری موت سے بچنے سے اسے چاہئے کہ صبح و شام تین تین مرتبہ یہ پڑھے پاک ہے اللہ بھرنے والا میزان کا اور ختم تک پہنچانے والا علم کا اور پہونچانے والا پسندیدگی کا اور زینت دینے والا عرش کا اور نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے جس نے بھرا میزان کو اور ختم تک پہنچایا علم کو اور پہونچایا پسندیدگی کو اور زینت دی عرش کو اور اللہ بہت بڑا ہے جس نے بھرا میزان کو اور ختم تک پہنچایا علم کو اور پہونچایا پسندیدگی کو اور زینت دی عرش کو۔ (دیلمی اور نظام الدین مسعودی نے سے اربعین میں روایت کیا ہے۔)

باب فی ادعیة الهم و الخوف

(۲۳۱) عن علی قال علمنی رسول الله صلی الله علیه وسلم هؤلاء الکلمات و امرنی ان نزل بی کرب او شدة ان اقولها لا اله الا الله الحلیم الکریم سبحان الله و تبارك الله رب العرش العظیم و الحمد لله رب العالمین. (رواه احمد و ابن منیع و النسائی و ابن ابی الدنیا فی الفرج و ابن جریر و صححه و ابن حبان و یوسف فی سننه و العسکری فی المواعظ و ابونعیم فی المعرفة و الخرائطی فی مکارم الاخلاق و البیهقی و ابن منصور)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے مجھ کو یہ کلمات تعلیم کئے اور مجھ کو حکم دیا کہ اگر تمہیں سختی اور شدت ہو تو اسے کہو "لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ و تبارک اللہ رب العرش العظیم والحمد للہ رب العالمین"۔ (امام احمد، ابن منیع، نسائی، ابن ابی الدنیا نے کتاب الفرج

میں اور ابن جریر نے روایت کیا اور اس کی تصحیح کی اور ابن حبان اور قاضی یوسف نے سنن میں اور عسکری نے مواعظ میں اور ابو نعیم نے معرفت میں اور خرائطی نے مکارم الاخلاق میں بیہقی اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۲۳۲) عن عبد الله بن شداد بن الهاد عن عبدالله بن جعفر انه كان يعلم بناته هؤلاء الكلمات و يأمرهن و يذكر انه تلقاهن عن على بن ابى طالب و عن على قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقولهن اذكر به امر و اشتد به الا اله الا الله الحليم الكريم سبحانه تبارك الله رب العالمين و رب العرش العظيم و الحمد لله رب العالمين. (رواه النسائى و ابو نعيم)

عبداللہ بن شداد بن الہاد بن عبداللہ بن جعفر سے روایت کرتے ہیں کہ وہ یہ کلمہ اپنی لڑکیوں کو سکھاتے اور ان کو حکم کرتے اور اس کو کہتے ہیں کہ حضرت علی ابن ابی طالب نے ان کو تلقین کی اور ان سے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جب تم کو کسی قسم کی مصیبت یا شدت ہو تو ان کلمات کو کہو۔ لا اله الا الله الحليم الكريم سبحانه تبارك الله رب العالمين و رب العرش العظيم و الحمد لله رب العالمين۔ (نسائی اور ابو نعیم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۲۳۳) عن على قال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم لا اعلمك كلمات اذا قلتهن غفر لك و فى غفرت ذنوبك و ان كانت مثل زبد البحر او مثل عدد الذر معه انه مغفور لك لا اله الا الله العلى الحليم الكريم لا اله الا الله العظيم سبحان الله رب السماوات السبع رب العرش العظيم و الحمدلله رب العالمين. (روای احمد و العدنى و الترمذى و النسائى و ابن ابى الدنيا فى الدعا و ابن ابى عاصم فى السنة و ابن جرير و صححه حاكم و ابن منصور زاد الخلعى فى الخلعيات قال على هو كلمات الفرج)

حضرت علی کہتے ہیں کہ مجھ سے آنحضرت صلعم نے فرمایا میں تم کو ایسے چند کلمات نہ سکھاؤں جب تم اسے کہو بخشے جاؤ اور ایک روایت میں ہے تمہارے گناہ بخشے جائیں اگرچہ وہ دریا کے جھاگ کے برابر ہوں یا مثل ذروں کے عدد کے باوجود اس کے کہ تمہارے سب گناہ بخش دیئے گئے ہوں۔ لا الا الا الله العلى الحليم الكريم لا اله الا الله العلى العظيم سبحان

الله رب السماوات رب العرش العظیم و الحمد لله رب العالمین۔ (احمد، عدنی، ترمذی، نسائی، ابن ابی الدنیا نے کتاب الدعا میں اوسر ابن ابی عاصم نے کتاب السنہ میں اور ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے اور اس کی تصحیح کی ہے۔ حاکم، ابن منصور اور خلعی نے خلعیات میں اتنا زیادہ کیا ہے کہ حضرت علی نے فرمایا یہ کشادگی کے کلمات ہیں۔)

(۲۳۴) عن علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم علمه کلمات یقولها عند السلطان و عند کل شیء هاله لا اله الا الله الحلیم الکریم سبحان الله رب السماوات السبع و رب العرش العظیم و الحمد لله رب العالمین و یقول عندهن انی اعوذك من شر عبادك. (رواه الخرائطی فی مکارم الاخلاق)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے آپ کو کلمات سکھائے جن کو بادشاہ کے سامنے کہنا چاہئے اور اس سب چیزوں کے سامنے جو باعث قوت ہوں لا اله الا الله الحلیم الکریم سبحان الله رب السماوات السبع و رب العرش العظیم و الحمد لله رب العالمین۔ ان کے ساتھ یہ بھی کہا جائے اعوذ بک من شر عبادک یعنی میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے تیرے بندوں کے شر سے۔ (خرائطی نے اسے مکارم الاخلاق میں روایت کیا ہے۔)

(۲۳۵) عن محمد بن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم علم علیا دعوة یدعوا بها عند کل ما اهمه فکان علی یعلم اولاده یا کائنا قبل کل شیء و یامکون کل شیء افعل بی کذا و کذا. (رواه ابن ابی الدنیا فی الفرج)

محمد بن علی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے حضرت علی کو ایک دعا تعلیم کی ہر سخت مشکل کے وقت اسی کے ذریعہ مانگتے وہ اپنی اولاد کو یہ دعا بتایا کرتے تھے۔ اے ثابت قبل ہر چیز کے اور ہر چیز کے ثابت کرنے والے میرے ساتھ اس طرح کر اور اس طرح کر۔ (ابن ابی الدنیا نے کتاب الفرج میں اسے ذکر کیا ہے۔)

(۲۳۶) عن علی انه کان اذا احزنه الامر خلا فی بیت و یقول یا کهیعص یا نور یا قدوس یا اول الاولین یا آخر الآخرین یا حی یا الله یا رحمان یا رحیم ردوها ثلاثا اغفرلی الذنوب التی تحل النقم واغفرلی الذنوب التی تغیر النعم و اغفرلی الذنوب التی تورث الندم و اغفرلی الذنوب التی تحبس القسم و اغفرلی الذنوب

التی تنزل البلاء واغفرلی الذنوب التی تهلك العصم واغفرلی الذنوب التی تعجل الفناواغفرلی الذنوب التی تزید الاعداء واغفرلی الذنوب التی تقطع الرجاء واغفرلی الذنوب التی ترد الدعاء واغفرلی الذنوب تمسك غیث السماء واغفرلی الذنوب التی تظلم الهواء واغفرلی الذنوب التی تكشف الغطاء(رواه ابن ابی الدنیا وابن النجار، وقال الدیلمی انبانا الشیخ الحافظ ابوجعفر محمد بن الحسن بن محمد و قال قد جربته فوجدته كذلك انبانا السلمی محمد بن الحسین و قال قد جربته فوجدته كذلك انبانا عبدالله بن موسیٰ السلامی البغدادی و قال قد جربته فوجدته كذلك انبانا الفضل بن العباس الكوفی و قال قد جربته فوجدته كذالك حدثنا الحسین بن الهارون الضبی و قال قد جربته فوجدته كذلك حدثنا عمربن حفص بن غیاث و قال قد جربته فوجدته كذلك حدثنا ابی وقال قد جربته فوجدته كذالك حدثنا جعفر بن محمد و قال قد جربته فوجدته كذلك حدثنا علی بن الحسین و قال قدجربته فوجدته كذالك حدثنا ابی و قال قد جربته فوجدته كذالك حدثنا علی ابن ابی طالب و قال قد جربته فوجدته كذالك. و قال رآنی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا ابن ابی طالب اراك حزینا فمر بعض اهلك یوذن فی اذنك فانه دواء الهم. وقال الحافظ شمس الدین بن جزری فی كتاب اسنی المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب اخبرنا شیخنا الامام المحدث جمال الدین محمد بن یوسف بن محمد بن مسعود السرمدی مشافهة انبانا شیخنا الامام ابو الثناء محمود بن محمد بن محمود المقری اخبرنا شیخنا ابو احمد عبدالصمد بن ابی الجیش انبانا ابومحمد یوسف بن عبدالرحمان بن علی انبانا اوالدی انبانا محمد بن ناصر الحافظ انبانا ابوبكر محمد بن احمد بن علی بن خلف انبانا عبدالرحمان السلمی انبانا عبدالله بن موسی السلامی انبانا الفضل بن العیاش الكوفی انبانا الحسین بن هارون الضبی حدثنا عمر بن حفص بن غیاث عن ابیه عن جعفر بن محمد عن ابیه عن علی بن الحسین عن ابیه عن علی بن ابی طالب قال رآنی النبی صلی الله علیه وسلم حزینا فقال یا ابن ابی طالب أراك حزینا قلت هو كذالك قال فمر بعض اهلك

يوذن فى اذنك فانه دواء الهم قال فعلت فزال عنى قال الحسين جربته فوجدته كذلك قال على بن الحسين جربته فوجدته كذالك قال جعفر بن محمد جربته فوجدته كذالك قال حفص بن غياث جربته فوجدته كذالك قال الحسين بن هارون جربته فوجدته كذالك قال عبدالله بن موسى جرتبه فوجدته كذالك قال ابوعبدالرحمان جربته فوجدته كذالك قال ابوبكر جربته فوجدته كذالك قال ابن الجزرى ان اسمع ابن ناصر يقول فيه شيئا بل جربته انا فوجدته كذالك قال ابو محمد يوسف جربته فوجدته كذالك قال ابو الثناء جربته فوجدته كذالك قال ابن الجزرى و لم اسمع شيخنا السرمدى يقول ربه شيئا ولكن جربته فوجدته كذالك.

قلت و سمعت هاذا الحديث من الحافظ تقى الدين بن فهد بسماعه من الجزرى حسن التسلسل دام و لم ار فى رجاله من تكلم فيه بقدح.)

مروی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ جب غمگین ہوتے تو حکم کرتے گھر میں علیحدگی کا اور یہ کہتے: اے کہیٰعص آ، اے نور اے قدوس اے سب اولوں سے اول اے سب آخروں سے آخر اے حی اے اللہ اے رحمن اے رحیم تین مرتبہ کہہ کر کہتے بخش تو میرے ان گناہوں کو جو عذاب کو حلال کرتے ہیں اور بخش تو میرے ان گناہوں کو جو نعمت کو بدل دیتے ہیں اور بخش تو میرے ان گناہوں کو جو ندامت ورثہ میں دیتے ہیں اور بخش تو میرے ان گناہوں کو جو ہاتھ ملتے ہیں فائدہ سے اور بخش تو میرے ان گناہوں کو جو اتارتے ہیں بلاؤں کو اور بخش تو میرے ان گناہوں کو جو ہلاک کردیتے ہیں کسب کرنے سے اور بخش تو میرے ان گناہوں کو جو عجلت کرتے ہیں فنا کردینے میں اور بخش تو میرے ان گناہوں کو جو امید کو قطع کرتے ہیں اور بخش تو میرے ان گناہوں کو جو دعا کو رد کردیتے ہیں اور بخش تو میرے ان گناہوں کو جو آسمان کو پانی برسانے سے روکتے ہیں اور بخش تو میرے ان گناہوں کو جو ہوا میں ظلمت پیدا کرتے ہیں اور بخش تو میرے ان گناہوں کو جو پردہ کو کھول دیتے ہیں۔ (ابن ابی الدنیا نے کتاب الفرج سے روایت کیا اور ابن النجار نے بھی، اور کہا دیلمی نے ہم کو خبر دی شیخ حافظ ابو جعفر محمد بن حسن بن محمد نے اور کہا کہ میں نے اس کا تجربہ کیا اس کو میں نے ایسا ہی پایا اور کہا خبر دی ہم کو محمد بن حسین سلمی نے اور کہا کہ میں نے اس کا تجربہ کیا پس اس کو میں نے ایسا ہی پایا اور کہا خبر دی ہم کو عبداللہ بن موسی سلامی بغدادی نے

اور کہا کہ میں نے اس کا تجربہ کیا پس اس کو میں نے ایسا ہی پایا۔ اور کہا خبر دی ہم کو فضل بن عباس کوفی نے اور کہا کہ میں نے اس کا تجربہ کیا پس اس کو میں نے ایسا ہی پایا۔ اور کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن ہارون ضبی نے اور کہا کہ میں نے اس کا تجربہ کیا پاس اس کو میں نے ایسا ہی پایا۔ اور کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے اور کہا کہ میں نے اس کا تجربہ کیا اور اس کو ایسا ہی پایا اور کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے والد نے اور کہا کہ میں نے اس کا تجربہ کیا اور اس کو ایسا ہی پایا اور حدیث بیان کی مجھ سے جعفر بن محمد نے انہوں نے کہا کہ میں نے اس کا تجربہ کیا اور اس کو ایسا ہی پایا اور حدیث بیان کی مجھ سے علی بن حسین نے اور انہوں نے کہا کہ میں نے اس کا تجربہ کیا اور اس کو ایسا ہی پایا اور حدیث بیان کی مجھ سے میرے والد نے اور کہا کہ میں نے اس کا تجربہ کیا اور اس کو ایسا ہی پایا اور حدیث بیان کی علی بن ابی طالب نے اور انہوں نے کہا کہ میں نے اس کا تجربہ کیا اور ایسا ہی پایا اور کہا مجھ کو آنحضرت صلعم نے دیکھ کر فرمایا کہ اے ابو طالب کے بیٹے میں تجھ کو غمگین دیکھتا ہوں پس تم اپنے بعض گھر والوں کو حکم دو کہ وہ تمہارے کان میں پکار دیں۔ یہی دفع مصیبت کے لئے دوا ہے۔ اور کہا حافظ شمس الدین بن جزری نے کتاب اسنی المطالب فی مناقب علی ابن ابی طالب میں ہم کو خبر دی شیخ امام محدث جمال الدین محمد بن یوسف بن محمد بن مسعود سرمری نے وقت ملاقات کہا کہ ہم کو خبر دی شیخ امام ابوالثناء محمود بن محمد بن محمود مقری نے کہا ہم کو خبر دی شیخ ابو احمد عبدالصمد بن ابی الحبیش نے کہا ہم کو خبر دی ابو محمد یوسف بن عبدالرحمٰن بن علی نے کہا ہم کو خبر دی میرے والد نے کہا ہم کو خبر دی حافظ محمد بن ناصر نے کہا ہم کو خبر دی ابو بکر محمد بن احمد بن علی بن خلف نے کہا ہم کو خبر دی عبدالرحمٰن سلمی نے کہا ہم کو خبر دی عبداللہ بن موسی سلامی نے کہا ہم کو خبر دی فضل بن عیاش کوفی نے کہا ہم کو خبر دی حسین بن ہارون ضبی نے کہا ہم سے حدیث بیان کی عمر بن حفص بن غیاث نے اپنے باپ سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے علی بن الحسین سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی ابن ابی طالب سے انہوں نے کہا مجھکو آنحضرت صلعم نے غمگین دیکھ کر فرمایا اے ابو طالب کے بیٹے! میں تجھ کو غمگین دیکھتا ہوں میں نے کہا کہ یہی ہے فرمایا اپنے بعض گھر والوں کو حکم دو وہ تمہارے کان میں پکار دیں وہ غم کی دوا ہے۔ کہا میں نے ایسا ہی کیا پس وہ بات مجھ سے جاتی رہی حسین نے کہا میں نے اس کا تجربہ کیا اس کو ایسا ہی پایا علی بن الحسین نے کہا میں نے

تجربہ کیا میں نے بھی ایسا ہی پایا جعفر بن محمد نے کہا میں نے تجربہ کیا میں نے بھی ایسا ہی پایا حفص بن غیاث نے کہا میں نے تجربہ کیا میں نے بھی ایسا ہی پایا عمر بن حفص نے کہا میں نے تجربہ کیا میں نے بھی ایسا ہی پایا۔ حسین بن ہارون نے کہا میں نے تجربہ کیا میں نے بھی ایسا ہی پایا۔ فضل نے کہا میں نے تجربہ کیا میں نے بھی ایسا ہی پایا عبداللہ بن موسی نے کہا میں نے بھی تجربہ کیا میں نے بھی ایسا ہی پایا ابو عبدالرحمٰن نے کہا میں نے بھی تجربہ کیا میں نے بھی ایسا ہی پایا ابو بکر نے کہا میں نے بھی تجربہ کیا میں نے بھی ایسا ہی پایا ابن جزری نے کہا میں نے ان بن ناصر کو اس میں کچھ کہتے نہیں سنا بلکہ میں نے تجربہ کیا اسکو ایسا ہی پایا۔ ابو محمد یوسف نے کہا میں نے اس کا تجربہ کیا میں نے اس کو ایسا ہی پایا عبدالصمد نے کہا میں نے اس کا تجربہ کیا میں نے اس کو ایسا ہی پایا۔ ابو الثناء نے کہا میں نے اس کا تجربہ کیا میں نے ایسا ہی پایا ابن جزری نے کہا ہم نے اپنے شیخ کو اسمیں کچھ کہتے نہیں سنا لیکن میں نے اس کا تجربہ خود کیا اور اس کو ایسا ہی پایا۔ میں کہتا ہوں یہ حدیث حافظ تقی الدین بن فہد سے میں نے سنی جزری کی سماعت سے اچھے تسلسل کے ساتھ اور اس کے روایت میں میں نے کسی ایسے کو نہیں دیکھا جس سے قدح کے ساتھ گفتگو کی گئی ہو۔)

(۲۳۷) عن علی قال بت عند النبی صلی الله علیه وسلم ذات لیلة فکنت اسمعه اذا فرغ من صلوته و تبوأ مضجعه یقول اللهم انی اعوذبك بمعافاتك من عقوبتك و اعوذ برضاك من سخطك و اعوذ منك اللهم لا استطیع ثناء علیك و لو حرصت و لکن انت کما اثنیت علی نفسك. (رواه النسائی ویوسف القاضی فی سننه و الطبرانی فی الاوسط)

حضرت علی کہتے ہیں کہ میں ایک رات آنحضرت صلعم کے پاس رہا میں نے آپ کو یہ کہتے سنا جس وقت آپ نماز سے فارغ ہوئے اور لیٹنے کے لئے جھکے۔ اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں تیری عفو کی تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری رضا کی تیری ناراضگی سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے تیری اے اللہ میں طاقت نہیں رکھتا تیرے تعریف کرنے کی اگرچہ میں اس کا حرص رکھتا ہوں لیکن تو ایسا ہے جیسی کہ تو نے اپنی ثنا کی۔ (نسائی اور قاضی یوسف نے سنن اور طبرانی نے اوسط میں اسے روایت کیا ہے۔)

(۲۳۸) و عن علی قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یدعوا یقول

اللهم متعنی بسمعی و بصری حتی تجعلهما الوارث منی و عافنی فی دینی و احشرنی علی ما احییتنی و انصرنی علی من ظلمنی حتی ترینی منه ثاری اللهم انی اسلمت دینی الیك و خلیت وجهی الیك لا ملجأ ولا منجأ الا الیك آمنت برسولك الذی ارسلت و بکتابك الذی انزلت. (رواہ الطبرانی فی الاوسط)

حضرت علی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم دعا کرتے یہ کہتے اے اللہ! فائدہ دے مجھ کو بذریعہ میرے کان اور میری آنکھ کے یہاں تک کہ ان دونوں کو میرے وارث گردان اور عافیت دے مجھ کو دین میں اور اٹھا مجھ کو اس طرح پر جس طرح تو نے مجھ کو زندہ رکھا اور مدد دے مجھ کو اس پر جس نے مجھ پر ظلم کیا یہاں تک کہ دکھا تو اس سے مجھ کو بدلہ۔ اے اللہ میں نے اپنے دین کو تیری طرف سپرد کیا اور اپنے منہ کو تیری طرف رکھا اور امر کو تیری طرف سپرد کیا اور اپنی پیٹھ کو تیری طرف جھکا دیا نہیں ہے کوئی پناہ یا نجات کی جگہ مگر تیری طرف ایمان لایا میں ساتھ تیرے اس رسول صلعم کے جس کو تو نے بھیجا اور ساتھ اس کتاب کے جس کو تو نے بھیجا۔ (طبرانی نے اوسط میں اسے روایت کیا)

(۲۳۹) و عن علی قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بیدی ثم قال الا اعلمك کلمات تقولهن لو کانت ذنوبك بعدد النمل و کدب الذر یغفرها اللہ لك علی انه مغفور لك اللهم لا اله الا انت سبحانك عملت سوء و ظلمت نفسی فاغفرلی انه لا یغفر الذنوب الا انت. (رواہ ابن ابی الدنیا فی الدعا و عبدالغنی بن سعید فی ایضاح الاشکال)

اور حضرت علی فرماتے ہیں کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آنحضرت صلعم نے میرا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا کیا میں تم کو ایسے کلمات نہ سکھاؤں اگر تم ان کو کہو اگرچہ تمہارے گناہ چونٹیوں کی تعداد کے برابر ہوں یا چھوٹے ذروں کے بوجھ اس کے اللہ تمہاری مغفرت کردے باوجود اس کے کہ تم مغفور ہی کیوں نہ ہو۔ اے اللہ سوا تیرے کوئی معبود نہیں تو پاک ہے۔ میں نے برے اعمال کئے۔ اپنے نفس پر ظلم کیا تو میری مغفرت کر بیشک سوا تیرے کوئی مغفرت کرنے والا نہیں۔ (ابن ابی الدنیا نے دعا میں اور غنی بن سعید نے ایضاح الاشکال میں اسے روایت کیا ہے۔)

(۲۴۰) و عن الحارث قال قال لی الا اعلمك دعاء علمنیه رسول اللہ صلی

الله عليه وسلم قلت بلى قال قل اللهم افتح مسامع قلبى لذكرك و ارزقنى طاعتك و
طاعة رسولك و عملا بكتابك. (رواه طبرانى فى الاوسط)

حارث کہتے ہیں حضرت علی نے مجھ سے فرمایا آگاہ ہو میں تم کو ایسی دعا تعلیم کروں گا جو مجھ کو آنحضرت صلعم کی ہے۔ کہاہاں فرمایا کہو اے اللہ میرے قلب کے مسامع اپنے ذکر کیلئے کھول اور اپنی بندگی مجھ کو دے اور رسول کی اطاعت اور اپنی کتاب پر عمل (طبرانی نے اس کو اوسط میں روایت کیا)

حدثنا عمرو بن ابی عمرو قال حدثنا ابو همام الدلال عن ابراهيم بن طهمان عن عاصم ابن ابی النجود عن وزر بن حبيش عن على ابن ابی طالب رضى الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه اتاه جبرئيل عليه السلام فبينا هو عنده اذ اقبل ابوذر فنظر اليه جبرئيل فقال هو ابوذر قال فقلت يا امين الله و تعرفون انتم اباذر قال نعم والذى بعثك بالحق ان ابا ذر اعرف فى اهل السماء منه فى اهل الارض و انما ذالك لدعاء يدعو به كل يوم مرتين و قد تعجبت الملائكة منه فادع به فأسأله عن دعائه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا اباذر دعاء قل عوبه كل يوم مرتين قال نعم فداك ابى و امى ما سمعته من بشر و انما هو عشرة احرف الهمنى ولى الهاما و انا ادعوا به كل يوم مرتين استقبل القبلة فاسبح الله مليا و اهلله مليا و احمده و اكبره مليا و ادعوا بتلك عشر كلمات اللهم انى اسئلك ايمانا دائما و اسئلك قلبا خاشعا و اسئلك علما نافعا و اسئلك يقينا صادقا و اسئلك قلبا خاشعا و اسئلك علما نافعا و اسئلك يقينا صادقا و اسئلك دينا قيما و اسئلك العافية من كل بلية و اسئلك تمام العافية. و اسئلك الشكر على العافية و اسئلك الغنى عن الناس قال يا محمد والذى بعثك بالحق نبيا لا يدعو احد من امتك بهذا الدعاء الا غفرت له ذنوبه و ان كانت اكثر من زبد البحر و عدد تراب الارض ولا يلقى احد من امتك و فى قلبه هذا الدعاء الا شتاقت له الجنان و استغفر له الملكان و فتحت له ابواب الجنة و نادت الملائكة يا ولى الله ادخل اى باب شئت.

حکیم ترمذی نوادرالاحوال میں کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی عمرو بن ابی عمر نے انہوں نے

کہا ہم سے حدیث بیان کی ابو ہمام دلال نے انہوں ابراہیم بن طہمان سے انہوں نے عاصم بن ابی النجود سے انہوں نے زر بن حبیش سے انہوں نے علی بن ابی طالب سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے پاس حضرت جبرئیل آئے ہم اور وہ آپ کے پاس تھے ابوذر اچانک آگئے ان کی طرف حضرت جبرئیل نے دیکھا اور کہا یہی ابوذر ہیں میں نے کہا اے اللہ کے امین کیا تم ابوذر کو پہنچانتے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں قسم اس ذات کی جس نے تم کو حق پر بھیجا ابوذر کو آسمان والے زمین والوں سے زائد جانتے ہیں اور یہ بہ وجہ اس دعا کے ہے جو وہ ہر روز دو مرتبہ پڑھتے ہیں اور ملائکہ اس دعا سے تعجب میں آتے ہیں بلاؤ ان کو اور ان سے دعا کے متعلق سوال کرو پھر آنحضرت نے ان سے فرمایا اے ابوذر کوئی دعا ہے جو ہر روز تم دو مرتبہ اس کو پڑھتے ہو انہوں نے کہا ہاں میرے ماں باپ آپ پر قربان اس کو میں نے کسی بشر سے نہیں سنا در حقیقت وہ دس کلمہ ہیں جسے میرے رب نے مجھے بتائے میں ہر روز دو مرتبہ پڑھتا ہوں قبلے کی طرف منہ کر کے سبحان اللہ زور سے پڑھتا ہوں پھر لا الہ الا اللہ زور سے پھر الحمد اللہ اور اللہ اکبر زور سے پڑھتا ہوں پھر ان دس کلمات کے ذریعہ سے دعا مانگتا ہوں اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے ایمان دائم اور مانگتا ہوں تجھ سے قلب خاشع اور مانگتا ہوں میں تجھ سے علم نافع اور مانگتا ہوں میں تجھ سے یقین صادق اور مانگتا ہوں تجھ سے دین مضبوط اور مانگتا ہوں تجھ سے ہر بلا سے عافیت اور مانگتا ہوں تجھ سے دین مضبوط اور مانگتا ہوں تجھ سے عافیت اور مانگتا ہوں میں تجھ سے عافیت پر شکر اور مانگتا ہوں تجھ سے پروائی لوگوں سے حضرت جبرئیل نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قسم اس ذات کی جس نے تم کو حق پر نبی بنا کر بھیجا تمہاری امت میں سے اگر کوئی اس دعا کے ساتھ دعا مانگے گا اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگرچہ وہ دریائی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں یا زمین کی مٹی کے ذروں کے برابر اور نہ ملاقات کرے گا ایک بھی تمہاری امت سے جس کے میں یہ دعا ہو مگر جنت والے اس کے مشتاق ہوں گی۔ اور فرشتے اسکے لئے مغفرت چاہیں گے اور اس کے لئے جنت کے دروازے کھولے جائیں گے اور ملائکہ زور سے کہیں گے اے اللہ کے ولی جس دروازے سے تو چاہے اس میں داخل ہوں۔

(۲۴۱) وعن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان فاتحة الکتاب وایة الکرسی والآیتین من العمران شهدالله انه لااله الا الاهو وقل اللهم مالك الملك الی وترزق من تشاء بغیر حساب مغلقات بالعرش مابینهن وبین الله حجاب

قلن تهبطنا الیٰ ارضك والیٰ من یعصیك فقال الله عزوجل خلفت لا یقرئکن احد من عبادی دبر کل صلاة الا جعلت الجنة مثواه علی ما کان منه والا اسکنته حظیرة القدس والا نظرت الیه بعینیی المکنونة کل یوم سبعین نظرة والا قضیت له کل یوم سبعین حاجة ادناها المغفرة والاعیذه من کل عدوه ونصرته منذ رواه ابن حبان فی الضعفاء وابن السنی فی عمل یوم ولیلة وابن منصور السحابی فی الاربعین واورده ابن الجوزی فی الموضوعات وقال تفرد به الحارث بن عمیر وکان یری الموضوعات عن الاثبات وسئل الحافظ ابوالفضل العراقی عن هذا الحدیث فقال رجال اسناده وثقهم المتقدمون وتکلم فی بعضهم المتاخرون ولیس فیه محل نظر الامحمدبن زنبورالمکی والحارث بن عمیر وکل منها وثقه جماعة من الائمة وضعف الاول ابن خزیمة والثانی ابن حبان والحاکم واورده ابن حجر فی امالیه وقال الحارث لم تر للمتقدمین فیه طعنا بل اثنی علیه حماد بن زید وهو اکبر منه ووثقة النقاد ابن معید وابو حاتم والنسائی واخرج له البخاری وابن حبان تعلیقا واصحاب السنن وذکره ابن حبان فی الضعفاء فافرط فی توهینه واما من فوقه فلا یسئل عن حالهم لجلالتهم وقد افرط ابن الجوزی فذکر هذا الحدیث فی الموضوعات ولعله استعظم ما فیه من الثواب والا محال رواته کما تری انتهیٰ.

حضرت علی کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سورۂ فاتحہ و آیۃ الکرسی اور دو آیتیں سورۂ آل عمران کی شهد الله انه لااله الاهو اور قل اللهم مالك الملك وترزق من تشاء بغیر حساب تک معلق تھیں عرش پر انکے اور اللہ کے درمیان حجاب نہ تھا، ان دونوں نے کہا ہمکو زمین کی طرف اتار اور اسکی طرف جو تیری نافرمانی کرے پس اللہ نے فرمایا حلف لیتا ہوں میں نہ پڑھیگا تم دونوں کو کوئی ایک میرے بندوں میں سے ہر نماز کے بعد مگر میں جنت کو اسکی جائے پناہ کردونگا اگر وہ ان میں ہونگے ورنہ حظیرۃ القدس میں رکھوں گا ورنہ ان پر بہ نظر محبت ہر دن ستر بار نظر کروں گا اگر ایسا نہ ہوگا تو ہر دن میں انکی ستر حاجتیں پوری کروں گا جنکا سب سے ادنیٰ درجہ مغفرت ہے اگر ایسا نہ ہوگا تو انہیں سب دشمنوں سے نجات دونگا اور ان پر انہیں فتح یاب کروں گا ۔ ابن حبان اسے کتاب الضعفاء میں لائے و ابن السنی عمل الیوم واللیلۃ میں اور ابن منصور سحابی

اربعین میں اور ابن الجوزی موضوعات میں وہ کہتے ہیں کہ اس میں حارث بن عمیر تنہا ہیں جو موضوعات کو اچھے لوگوں سے روایت کرتے ہیں حافظ ابوالفضل عراقی سے اس حدیث کے متعلق پوچھا گیا انہوں نے کہا اسکی سندوں میں ایسے لوگ ہیں جنکی متقدمین نے توثیق کی ہے اور بعض ایسے ہیں جن پر متاخرین نے گفتگو کی اس میں بجز محمد بن زنبور مکی و حارث بن عمیر کے اور کوئی ایسا نہیں جو قابل اعتراض ہو اور ان دونوں کی توثیق بھی جماعت ائمہ نے کی اول کو ابن خزیمہ نے ضعیف کہا اور دوسرے کو ابن حبان و حاکم نے اور ابن حجر اسکو امالی میں لائے اور کہا حارث جنکے متعلق متقدمین میں کسی نے طعن نہیں کیا بلکہ حماد بن زید نے انکی تعریف کی اور وہ ان سے بڑے ہیں اور انکی توثیق کی نقاد ابن معین و ابو حاتم و نسائی نے اور ان کی تخریج کی بخاری اور ابن حبان نے تعلیق کیساتھ اور اصحاب سنن نے اور ابن حبان نے ضعفاء میں اسکا ذکر کیا اور اوہ ان کی توہین میں بہت افراط کی لیکن ان کے اوپر جو ہیں ان لوگوں کے حال پر بوجہ ان کی بزرگی کے نہیں سوال کیا جاتا ابن جوزی نے البتہ زیادتی کی ہے اور اس حدیث کو موضوعات میں لکھا ہے اور چاہئے تھا کہ یہ حدیث بوجہ حصول ثواب بزرگ ترین شمار کی جاتی ورنہ اس کے راویوں کا حال ایسا ہے جیسا کہ دیکھتے ہو ختم ہوا کلام "**و عن فاطمة بنت علی قالت کان علی یقول یا کهیعص اغفرلی رواه ابن ماجة**" فاطمہ بنت علی کہتے ہیں کہ حضرت علی کہتے اے کہیعص میری مغفرت کر۔ (ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۲۴۲) وعن علی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول سمعت جبرئیل یقول من قال من انتهك یا محمد فی کل یوم مأة مرة لا اله الا الله الملك الحق المبین کان له امانا من الفقر و انسا من وحشة القبر و استجلب به الغناء و استقرع باب الجنة. (رواه الدیلمی و فیه الفضل بن غانم عن مالك قال ابن معین لیس بشیء)

حضرت علی کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلعم کو فرماتے سنا انہوں نے جبرئیل کو کہتے ہوئے سنا اے محمد تمہاری امت میں سے اگر کوئی ہر روز سو مرتبہ کہے لا اله الا الله الملك الحق المبین وہ اس کے لئے فقر سے امان ہو اور وحشت قبر کے باعث انس اور بذریعہ اس کے امیری میں زیادتی ہو اور جنت کا دروازہ کھل جائے۔ (دیلمی نے اس کو روایت کیا ہے اس میں ایک راوی فضل بن غانم ہیں جنہوں نے مالک سے روایت کیا ہے ابن معین نے کہا یہ کچھ نہیں ہیں)

و عن علی قال قال لی النبی ﷺ الا اعلمك اذا انت قلتهن غفر الله لك مع انه مغفور لك لا اله الا الله وحده لا شريك له الحليم الكريم لا اله الا الله وحده لا شريك له العلی العظيم سبحان الله رب السماوات السبع و رب العرش العظيم و الحمد لله رب العالمين. (رواه ابن جرير)

حضرت علی کہتے ہیں مجھ سے آنحضرت صلعم نے فرمایا کیا میں تم کو ایسے کلمات نہ سکھاؤں جب تم ان کو کہو تو اللہ تمہاری مغفرت کرے اگرچہ مغفور تم پہلے سے ہو لا اله الا الله وحده لا شريك له الحليم الكريم لا اله الا الله وحده لا شريك له العلی العظيم سبحان الله رب السماوات السبع و رب العرش العظيم والحمد لله رب العالمين. (ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے۔)

و عن عاصم بن ضمرة ان عليا كان يدعو ربنا وجهك اكرم الوجوه و جهك خير الجاه. (رواه احشيش بن اصرم فی الاستقامة)

عاصم بن ضمرہ کہتے ہیں کہ حضرت علی یوں دعا مانگتے اے اللہ تیرا منہ بزرگ تر منہ ہے اور تیرا مرتبہ بہترین مرتبہ ہے۔ (خشیش ابن اصرام کتاب الاستقامہ میں اسے روایت کیا ہے۔)

(۲۴۳) و عن محمد بن زياد عن ميمون بن مهران عن علی ابن ابی طالب ان النبی صلى الله عليه وسلم قال لی اعطيك خمسة آلاف شاة او اعلمك خمس كلمات فيهن صلاح دينك و دنياك فقلت يا رسول الله خمسة آلاف شاة كثير و لكن علمنی فقال قل اللهم اغفرلی ذنبی و وسع لی خلقی و طيب لی كسبی و قنعنی بما رزقتنی و لا تذهب قلبی الی شیء صرفته عنی. (رواه ابن النجار)

محمد بن زیاد روایت کرتے ہیں میمون بن مہران سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب سے کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا میں تمکو پانچ ہزار بکریاں دوں یا پانچ کلمہ سکھاؤں جس میں دین و دنیا کی صلاحیت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پانچ ہزار بکریاں اگرچہ بہت ہیں لیکن آپ مجھ کو تعلیم کیجئے فرمایا کہو اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے خلق میں برکت دے اور میرے کسب کو پاک کر اور مجھ کو قناعت دے جو کچھ تو نے مجھے دیا اس پر اور میرے قلب کو اس طرف نہ ہی جس کو تو نے میری طرف سے ان پر دیا اس کو دیا۔ (ابن نجار نے روایت کیا ہے)

(٢٤٤) و عن علی قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اللهم امن روعتی و استر عورتی و احفظ امانتی و اقض دینی. (رواه الشاشی و ابن منصور و راه ابونعیم عن حنظلة بن علی رضی الله عنه)

حضرت علی کہتے ہیں کہ آنخضرت صلعم فرماتے اے اللہ حفاظت میرے عقل اور دل کی اور میری شرمگاہ ڈھانپ اور میری امانت کی محافظت کر اور میرا قرض ادا کر۔ (شاشی اور ابن منصور نے روایت کیا ہے اور ابو نعیم نے حنظلہ بن علی سے)

(٢٤٥) قال ابن عساکر انبانا ابوالحسن بن ابی الحدید انبانا جدی ابوعبدالله ابوالحسن بن السمسار انبانا ابوبکر احمد بن عبد الله بن ابی دجانة البصری. حدثنا محمد بن یحییٰ حدثنا ابوبکر محمد بن سعید الرازی حدثنی محمد بن حمزة بن الحسین بن عبیدالله بن العباس بن علی حدثنا الفضلة بن محمد بن الفضل بن الحسن بن عبیدالله ابن العباس بن علی حدثنی ابی حدثنی محمد بن جعفر بن محمد بن علی عن ابیه عن جده عن علی قال قال رسول الله ما نسیت ان اری جبرئیل متعلقا باستار الکعبة و هو یقول یا واحد یا احد لا تزل عن نعمة انعمت بها علی الا رایته.

ابن عساکر کہتے ہیں خبر دی ہم کو ابوالحسن بن ابی حدید نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو میرے جد ابو عبداللہ ابوالحسن ابن السمسار نے انہوں نے خبر دی ہم کو ابو بکر احمد بن عبداللہ بن ابی دجانہ بصری نے کہا حدیث بیان ہم سے محمد بن یحییٰ کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر محمد بن سعید رازی نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے محمد بن علی بن حمزہ بن الحسین بن عبیداللہ بن العباس بن علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فضلہ بن محمد بن فضل بن حسن بن عبیداللہ بن عباس بن علی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی میرے والد نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی محمد بن جعفر بن محمد بن علی انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے جد سے انہوں نے حضرت علی سے کہ آنخضرت نے فرمایا نہیں بھولا میں یہ کہ میں دیکھا ہے جبرئیل کو لٹکے ہوئے کعبہ کے پردوں سے وہ یہ کہتے اے واحد اے احد نہ زائل کر اس نعمت کو جو تو نے مجھ پر انعام کی مگر دیکھا ہے اس کو۔

(٢٤٦) و عن السفیان الثوری قال بلغنی ان علی بن ابی طالب کان یدعو

اللهم ان ذنوبی لا تضرك و ان رحمتك ایای لا تنقصك. (رواه الدینوری)

سفیان ثوری کہتے ہیں مجھے بات پہنچی کہ حضرت علی یہ دعا کرتے اے اللہ میرا گناہ ضرر نہیں پہنچاسکتا ہے۔ تجھ کو اور مجھ پر تیری رحمت تجھے کمی نہیں کر سکتی۔(دینوری نے اسے روایت کیا ہے)

(۲۴۷) و عن علی قال لی النبی صلی اللہ علیه وسلم یا علی الا اعلملك دعاء اذا انت دعوت به غفرلك مع انه مغفور لك قلت بلی لا اله الا اللہ العلی العظیم لا اله الا اللہ العلی الکریم لا اله الا اللہ رب العرش العظیم. (رواه الطبرانی فی الاوسط و الخطیب)

حضرت علی کہتے ہیں مجھ سے آنحضرت صلعم نے فرمایا اے علی کیا میں تم کو ایسی دعا سکھاؤں جب تم اس کے ذریعہ سے دعا مانگو تمہاری مغفرت کی جائے باوجودیکہ تم مغفور ہو میں نے کہا ہاں فرمایا لا اله الا اللہ العلی العظیم لا اله الا اللہ العلی الکریم لا اله الا اللہ رب العرش العظیم۔(طبرانی نے اوسط میں اور خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

کتاب الاخلاق

من قسم الاقوال اقوال کی قسم سے

باب فی بیان الاخلاق و الافعال المحمودة من اعمال القلوب و الافعال و الجوارح و ترغیبها

اس باب میں اخلاق وافعال محمودہ کا بیان ہے جو اعمال وافعال و قلوب وجوارح کے ہیں اور ان پر رغبت دلانے کا بیان

(۲۴۸) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم راس العقل بعد الایمان التحبب الی الناس. (رواه الطبرانی فی الاوسط)

حضرت علی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا سرداری عقل کی بعد ایمانی کے لوگوں سے دوستی رکھنا ہے۔(طبرانی نے معجم اوسط میں روایت کیا)

(۲۴۹) و عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم راس العقل بعد الدین التودد الی الناس و اصطناع الخیر الی کل بر و فاجر. (رواه البیهقی)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا سرداری عقل کی بعد دین کے دوستی رکھنا ہے لوگوں سے اور اچھائی کے ساتھ نیکی کرنا ہر اچھے و برے کے ساتھ۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا)

(۲۵۰) و عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقربکم منی مجلسا یوم القیامة احسنکم خلقا. (رواه ابن النجار)

حضرت علی کہتے ہیں آنحضرت صلعم نے فرمایا قیامت کے دن مجلس میں مجھ سے قریب ہوگا وہ جو اخلاق میں تم میں اچھا ہو۔ (ابن نجار نے اسے روایت کیا)

(۲۵۱) و عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اکمل المومنین ایمانا احسنهم خلقا و انما المسلم من سلم المسلمون من لسانه و یده. (رواه ابن النجار)

حضرت علی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ایمان کی حیثیت سے مومنین میں کامل تر وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں در حقیقت مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان بچت رہیں۔ (ابن نجار نے اسے روایت کیا)

(۲۵۲) و عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بحسن الخلق فانه فی الجنة لا محالة. (رواه ابن لال و فیه داؤد بن سلیمان الغازی)

حضرت علی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا تم پر خوش خلقی لازم ہے۔ اسلئے جنت میں وہ ضروری ہے۔ (ابن لال نے اسے روایت کیا اس میں داؤد بن سلیمان غازی راوی ہیں۔)

باب فی الاقتصاد و الرفق فی الاعمال بلا افراط و تفریط

اس باب میں بیان ہے کہ اعمال میں میانہ روی اور نرمی بلا افراط و تفریط کے کرنا چاہئے

(۲۵۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله یحب ان یوخذ برخصته کما یحب بعزائمه ان الله بعثنی بالحنفیة السمحة دین ابراهیم. (رواه ابن عساکر)

حضرت علی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا اللہ دوست رکھتا ہے رخصت پر مواخذہ

کرنے کو جس طرح عزیمت پر مواخذہ کرنے کو دوست رکھتا ہے۔ درحقیقت اللہ نے مجھ کو دین
ابراہیم پر پہنچا جو حق کیطرف مائل اور ثابت و مضبوط ہے۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا)

(٢٥٤) و عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان دینکم دین متین فاوغل فیه برفق فان المنبت لا ظهرا ابقی و لا ارضا قطع. (رواه العسکری فی الامثال)

حضرت علی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا تمہار دین ایک مضبوط دین ہے اس میں غلو کرو رفق کے ساتھ، بڑھنے والی چیز جو چیز ہے اس میں کمی نہیں باقی رہنے والی ہیں نہ کوئی ایک زمین ہے جو قطع کرنے والی ہو۔ (عسکری نے کتاب الامثال میں اسے روایت کیا ہے)

باب فی الاقتصاد و الرفق فی المعیشة

میانہ روی اور نرمی کرنے کا بیان ہے

(٢٥٤) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم التدبیر نصف العیش و التودد نصف العقل و الهم نصف الهرم و قلة العیال احد الیسارین. (رواه القضاعی)

حضرت علی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ تدبیر آدھی عیش ہے اور محبت آدھی عقل اور غم آدھا بڑھاپا ہے اور کمی اولد یہی ہے جسے دو ہاتھوں میں سے ایک ہاتھ۔ (قضاعی نے اسے روایت کیا)

باب فی اصلاح ذات البین

اس باب میں بیان ہیں دو آدمیوں کے درمیان صلح کرا دینے کا

(٢٥٥) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان اصلاح ذات البین اعظم من عامة الصدقة و الصیام. (رواه الطبرانی)

حضرت علی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے لوگوں میں صلح کرا دینا تمام صدقہ اور روزوں سے بہت عظیم ہے۔ (طبرانی نے اسے روایت کیا)

(۲۵۶) و عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصلاح ذات البین خیر من عامة الصلوٰة و الصوم. (رواہ الدیلمی)
حضرت علی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا لوگوں میں صلح کر دینا تمام نمازوں اور روزوں سے بہتر ہے۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا)

باب فی الامانة

اس باب میں امانت کا بیان ہے

(۲۵۷) و عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الامانة تجلب الرزق و الخیانة تجلب الفقر. (رواہ القضاعی)
حضرت علی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا امانت رزق کو کھینچتی ہے اور خیانت فقر کو کھینچتی ہے۔ (قضاعی نے اسے روایت کیا)

(۲۵۸) و عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الامانة تجر الرزق و الخیانة تجر الفقر. (رواہ القضاعی)
حضرت علی کہتے ہیں آنحضرت صلعم نے فرمایا امانت رزق کو کھینچتی ہے اور خیانت فقر کو کھینچتی ہے۔ (قضاعی نے اسے روایت کیا)

باب فی الامر بالمعروف و النھی عن المنکر

اس باب میں امر بالمعروف (یعنی جو باتیں اچھی مشہور ہیں ان کا حکم دینا)
نہی عن المنکر (یعنی بری باتوں سے بچانا) کا بیان ہے۔

(۲۵۹) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجھاد اربع الامر بالمعروف و النھی عن المنکر و الصدق فی مواطن الصبر و شنآن الفاسق. (رواہ ابونعیم فی الحلیة)
حضرت علی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جہاد چار ہیں امر بالمعروف نہی عن المنکر صبر کی جگہوں میں سچائی اور فاسق سے دشمنی۔ (ابونعیم نے حلیة الاولیاء میں اسے روایت کیا)

(۲۶۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقوم بدین الله الا من حاطه من جمیع جوانبه. (رواه ابونعیم)

حضرت علی کہتے ہیں آنحضرت صلعم نے فرمایا اللہ کے دین کے ساتھ نہیں قائم رہے گا مگر وہ شخص جو تمام اطراف سے اس کا احاطہ کرلے۔ (ابونعیم نے اسے روایت کیا)

(۲۶۱) عن علی قال اول ما تغلبون علیه من الجهاد الجهاد بایدیك ثم الجهاد بقلوبكم فای قلب لم یعرف المعروف و لم ینكر المنكر نكس اعلاه اسفله كما ینكس الجراب فینشر ما فیه. (رواه ابن شیبة و ابونعیم و نصر)

حضرت علی سے مروی ہے کہ جہاد میں پہلی چیز جس پر تم غلبہ کرتے ہو اپنے ہاتھوں سے جہاد کرنا ہے پھر اپنے دلوں سے پس جو دل پسندیدہ باتوں کو نہیں پہچانتا اور ناپسندیدہ چیزوں کو ناپسند نہیں کرتا اس کے اعلیٰ کو اس کا اسفل اس طرح توڑتا ہے کہ جیسے کشتی ٹوٹ جاتی اور جو کچھ اس میں ہو وہ بکھر جاتا ہے۔ (ابن شیبہ اور ابونعیم اور نصر نے اس کو روایت کیا)

باب فی التقویٰ

اس باب میں تقویٰ کا بیان ہے

(۲۶۲) عن علی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال المتقون سادة و الفقهاء قادة و الجلوس الیهم زیادة و عالم ینتفع بعلمه افضل من الف عابد. (رواه الخیلی)

فرمایا حضرت علی نے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اہل تقویٰ سیادت والے ہیں اور اہل فقہ قیادت والے ہیں اور ان کے پاس بیٹھنا ترقی ہے۔ اور جو عالم اپنے علم سے نفع حاصل کرے وہ ہزار عابدوں سے افضل ہے۔ (روایت کیا ہے اس کو خلیلی نے)

(۲۶۳) عن علی قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم ما اکثر یدخل الجنة قال تقوی الله و حسن الخلق و سئل ما اکثر یدخل النار قال الاجوفان البطن و الفرج.

حضرت علی موسیٰ رضا بالواسطہ اپنے آباء کے حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول

اللہ صلعم سے پوچھا گیا کیا چیز ہے جو کثیر کو جنت میں داخل کرے فرمایا اللہ والی پرہیزگاری اور خوبی اخلاق اور پوچھا گیا کیا چیز ہے جو کثیر کو دوزخ میں داخل کرتی ہے فرمایا باطن (بال) اور فرج کے شگاف۔

التـــوكل

اس باب میں توکل کا بیان ہے

(٢٦٥) عن علی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ابی الله ان یرزق عبده المومن الا من حیث لا یحتسب. (رواه البیهقی)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انکار فرمایا ہے کہ اپنے مومن بندہ کو روزی دے بجز اس طریقہ کے احتساب نہ کرے۔ (اسے بیہقی نے روایت کیا)

(٦٦٢) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الله عزوجل ما من مخلوق یعتصم بمخلوق دونی الا قطعت ابواب الشهوات و الارض دونه فان دعانی لم اجبه و ان سألنی لم اعطه. و مان من مخلوق یعتصم بی دون خلقی الا ضمنت السماوات رزقه فان سئلنی اعطیته و ان دعانی اجبته و ان استغفرنی غفرت له. (رواه العسکری)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی مخلوق جو میرے بغیر کسی مخلوق سے مانگے ایسی نہیں جس کے حق میں میں نے آسمانوں اور زمین کے راستے کاٹ دیئے ہوں پس اگر مجھے پکارے گا تو میں جواب نہ دوں گا اور اگر مجھ سے مانگے گا تو عطا نہ کروں گا۔ اور کوئی مخلوق جو میری خلق کے بغیر مجھ سے مانگے ایسی نہیں کہ جس کے رزق کے لئے میں نے آسمانوں کو ضمانت میں نہ دے دیا ہو پس اگر مجھ سے مانگے گا تو عطا کروں اور اگر مجھے پکارے گا تو جواب دوں گا اور اگر مجھ سے مغفرت چاہے گا تو اس کی مغفرت کروں گا۔ (اسے عسکری نے روایت کیا)

الحلم
بردباری کے بیان میں

(٢٦٧) عن علی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الرجل لیدرك بالحلم درجة الصائم القائم و انه لیکتب جبارا ولا یملك الا اهل بیته. (رواه ابونعیم فی الحلیة.)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد حلم کے ذریعہ سے صائم قائم کا درجہ حاصل کرلیتا ہے اور وہ جبار (یعنی اپنے اوپر جبر کرنے والا) لکھا جاتا ہے اور بجز اپنے گھر والوں کے کسی کا مملوک نہیں ہوتا۔ (اسے ابونعیم نے حلیہ میں روایت کیا ہے)

(٢٦٨) عن علی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال غریبتان کلمة حکمة من سفیه فاقبلوها و کلمة سفه من حکیم فاغفروها فنه لا حلیم الا ذو عثرة ولا حکیم الا ذو تجربة. (رواه الدیلمی)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ دو چیزیں نادر ہیں۔ حکمت کا کلمہ بے وقوف سے پس اس کو قبول کرو۔ اور بے وقوفی کا کلمہ حکیم سے پس اسے معاف کرو۔ بے شک نہیں ہے حلیم مگر صاحب جہاد اور نہیں ہے حکیم مگر صاحب تجربہ۔ (اسے دیلمی نے روایت کیا ہے۔)

(٢٦٩) عن علی قال مر النبی صلی الله علیه وسلم علی قوم یرفعون حجرا فقال ان اشدکم املککم عند الغضب و احلمکم من عفا بعد قدرة. (رواه العسکری)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر گزرے جو پتھر اٹھا رہے تھے پس فرمایا تم میں سب سے زیادہ مضبوط وہ ہے جو غصہ کی حالت میں (اپنے اوپر) سب سے زیادہ مالک ہو اور تم میں سب سے بڑا بردبار وہ ہے جو قدرت کے بعد معاف کردے۔ (اسے عسکری نے روایت کیا ہے)

الحدة
حدت یعنی گرم فراجی کے بیان میں

(٢٧٠) عن علی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال خیار امتی احداء

وهم الذين اذا غضبوا رجعوا. (رواہ الطبرانی فی الاوسط)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے بہترین لوگ گرم مزاج لوگ ہیں اور وہ لوگ ہیں کہ جب غصہ میں آئیں تو رجوع کرلیں۔ (اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے۔)

الخوف والرجاء
ڈر اور امید کے بیان میں

(۲۷۱) عن علی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من ترك معصية الله مخافة الله ارضاه الله. (رواہ ابن لال)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اللہ کے ڈر سے گناہ ترک کیا۔ اللہ اس سے راضی ہوا۔ (اسے ابن لال نے روایت کیا)

(۲۷۲) عن علی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال و الله لقد سبق الی جنات عدن اقوام ما کانوا اکثر الناس صلوٰة ولا صیاما و لا اعتمارا و لکنهم عقلوا عن مواعظه فوجلت قلوبهم و اطمأنت الیه النفوس و خشعت منه الجوارح فقالوا الخلیقة بطیب المنزلة و بحسن الدرجه عند الناس و عند الله فی الآخرة. (رواہ ابن ایسی و ابن شاهین و الدیلمی)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اللہ کی جنات میں جو قومیں سبقت لے گئیں وہ نہ بڑے نمازیوں کی ہیں نہ بڑے روزہ داروں کی۔ نہ بڑی عمر والوں کی۔ بلکہ انہوں نے اللہ کی نصیحتیں اپنی عقل میں لیں پس ان کے دل روشن ہوئے اور ان کے جی اس پر مطمئن ہوئے اور اس سے اعضاء (اطمینان اور صدق نیت کے ساتھ) جھکے۔ پس (وہ لوگ) خلق سے فائق ہوگئے منزلت کی پاکی اور درجہ کی خوبی میں لوگوں کے نزدیک اور اللہ کے نزدیک آخرت میں۔ (اسے ابن ایسی اور ابن شاہین اور دیلمی نے روایت کیا)

(۲۷۳) عن علی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کیف بکم اذا غدا احدکم فی حلة و راح فی اخری و وضعت بین یدیه صحفة و رفعت اخری و سترتم

بیوتکم کما تستر الکعبة انتم الیوم خیر منکم یومئذ. (رواہ الترمذی و فی روایة اخری راح فی حلة و تغد تستر الکعبة. قالوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن یومئذ خیر منا الیوم نتضرع للعبادة و نکفی المؤنة. فقال لا. انتم الیوم خیر منکم یومئذ. (رواہ الھناد)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تمہارے لئے کیا ہے۔ اگر تم میں سے کوئی ایک کرتہ میں سو کر اٹھے اور دوسرے میں آرام کرے اور اس کے ہاتھوں میں کتاب رکھی جائے اور دوسری اٹھائی جائے۔ اور تم اپنے گھروں پر ایسے پردے اڑھاؤ جیسے کعبہ پر اڑھاتے ہو۔ تو آج تم اس سے اچھے ہو جیسے اس وقت ہو گے۔ (اسے ترمذی نے روایت کیا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ ایک کرتہ میں آرام کیا اور ٹخنے ڈھانپنے پر اصرار کیا لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم اس وقت سے آج سے بہتر ہوں گے کہ ہم عبادت کے لئے جھکیں گے اور قوت کو کفایت (یعنی پورا) کریں گے۔ فرمایا نہیں۔ تم آج اس وقت سے بہتر ہو۔ (اسے ہنادا نے روایت کیا)

(۲۷۴) عن علی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اوحی اللہ الی داؤد علیہ السلام مثل الدنیا کمثل جیفة اجتمعت علیہ الکلاب افتعجب ان تکون کلبا مثلھم تجر معھم. یا داؤد طیب الطعام و الین اللباس و الصیت فی النار و فی الآخرة الجنة لا یجتمع ابدا. (رواہ الدیلمی)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے داؤد علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ دنیا کی مثال روٹی کے ٹکڑے کی ہے جس پر کتے جمع ہو جائیں پس کیا تجھے یہ پسند ہے کہ تو مثل ان کے ایک کتا ہو جائے پس ان کے ساتھ رہے۔ اے داؤد کھانے کو پاک کرو اور لباس کو ہلکا کرو۔ اور لوگوں میں شہرت اور آخرت میں جنت کبھی جمع نہ ہوں گی۔ (اسے دیلمی نے روایت کیا)

(۲۷۵) عن علی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کیتان صلوا علی صاحبکم. (رواہ احمد)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے دو شخصو! اپنے ساتھی کے لئے جنت مانگو۔ (اسے احمد نے روایت کیا)

(٢٧٦) عن علی قال انه ليس لی ولا لنبی ان يدخل بيتا مزوقا.
حضرت علی نے فرمایا کہ نہ میرے لئے ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہ فزوّق یعنی نقش و نگار لگاتے ہوئے گھر میں داخل ہوں۔

(٢٧٧) عن علی قال مات رجل من اهل الصفة و ترك دينارين او درهمين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيتان صلوا على صاحبكم. (رواه البخاری فی تاریخه و الاحمد و العقیلی و الدروقی و ابن منصور)
حضرت علی نے فرمایا کہ اہل صفہ میں سے ایک مرد کی وفات ہوئی اور اس نے دو دینار یا دو درہم چھوڑے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے دو شخصو! اپنے ساتھی کے لئے رحمت مانگو۔ (اسے روایت کیا بخاری نے اپنی تاریخ میں اور احمد نے اور عقیلی اور دروقی اور ابن منصور نے)

(٢٧٨) عن علی ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر فضل العلماء فقال قلوبهم ملاء ى من الداء ولا داء اشد من احب الدنيا ولا دواء اكبر من تركها. فاتركوا الدنيا تصلوا الى روح الآخرة. (رواه الديلمی)
حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علماء کی بزرگی کا ذکر کیا پس فرمایا کہ ان کے دل بیماری سے بھرے ہوئے تھے اور دنیا کی محبت سے زیادہ سخت کوئی بیماری نہیں اور اس کے ترک سے بزرگتر کوئی دوا نہیں۔ پس دنیا کو چھوڑ دو تم آخرت کی روح سے واصل ہو جاؤ۔ (اسے دیلمی نے روایت کیا۔

الشكر
شکر کے بیان میں

(٢٧٩) عن علی عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما شئت ان ارى جبرئيل متعلقا باستار الكعبة و هو يقول يا واجد يا ماجد لا تزل عنی نعمة انعمت بها علی الا رأيته. (رواه ابن عساكر)
حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے نہیں چاہا کہ میں

جبرئیل کو کعبہ کے پردے سے لٹکے ہوئے یہ کہتے ہوئے دیکھوں کہ "اے واجد اے ماجد مجھ سے وہ نعمت نہ چھین جو تو نے مجھ پر انعام کیا" مگر میں نے ایسا دیکھا۔ (اسے ابن عساکر نے روایت کیا)

(۲۸۰) عن علی قال بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم سریة من اهله فقال اللهم ان لك علی ان رددتهم سالمین ان اشكرك حق شكرك فما لبثوا ان جاء وا سالمین فقال رسول الله الحمد لله علی سابغ نعم الله فقلت یا رسول الله الم تقل ان ردهم الله ان اشكره حق شكره. فقال او لم افعل. (رواه البیهقی)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چند عزیزوں کا ایک قافلہ میدان جنگ پر بھیجا اور فرمایا اے اللہ میں تیرا اتنا شکر کروں کہ جتنا تیرے شکر کا حق ہے۔ پس ایسا ہی ہوا کہ وہ لوگ سلامت واپس آئے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکر ہے اللہ کا اوپر تمام ہونے نعمت اللہ کے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو فرمایا تھا کہ اگر ان کو اللہ لوٹائیگا تو میں اس کا اتنا شکر کروں گا کہ جتنا اس کے شکر کا حق ہے۔ فرمایا کیا میں نے یہ نہیں کیا۔ (اسے بیہقی نے روایت کیا)

(۲۸۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لی جبرئیل عن ربه یا محمد صلی الله علیه وسلم ان سرك ان تعبدالله یوما و لیلة حق عبادته فقل الحمد لهه حمدا دائما مع خلود لا والحمدلله حمدا دائما لا منتهی له دون مشیئته والحمدلله حمدا دائما لا یعالی قائلها الا رضاه و الحمد الله حمدا دائما كل طرفة عین و نفس نفس. (رواه الخرائطی فی الشكر)

حضرت علی نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ مجھ سے نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے محمد اگر تیری خوشی یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے دن اور رات ایسی کہ جیسا کہ اس کی عبادت کا حق ہے۔ تو کہہ حمد اللہ کے لئے ہے جو ہمیشہ رہنے والی کہ جس کی انتہا نہیں بجز اس کے میشیت کے اور حمد اللہ کے ہے حمد ہمیشہ رہنے والی کہ نہیں مالک ہوتا ہے اس کا کہنے والا مگر اس کی رضا کا اور حمد اللہ کے لئے ہے حمد ہمیشہ رہنے والی ہر پلک پلک اور ہر سانس سانس پر۔ (اسے خرائطی نے شکر کے بیان میں روایت کیا۔)

الصـــبر
صبر کے بیان میں

(٢٨٢) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الصبر من الایمان بمنزلة الرأس من الجسد. (رواه ابن حبان)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبر ایمان سے بمنزلہ سر کے ہے جسد سے۔(اسے ابن حبان نے روایت کیا)

(٢٨٣) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انتظار الفرج من الله عبادة و من رضی بالقلیل من الرزق رضی الله منه بالقلیل من العمل. (رواه ابن ابی الدنیا و ابن عساکر)

فرمایا حضرت علی نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کشادگی کا انتظار عبادت ہے اور جو تھوڑے رزق پر راضی ہو۔ اللہ اس سے تھوڑے عمل پر راضی ہوا۔(اسے ابن ابی الدنیا اور ابن عساکر نے روایت کیا)

(٢٨٤) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الصبر ثلاثة فصبر علی المصیبة و صبر علی الطاعة و صبر علی المعصیة. فمن صبر و صبر علی المصیبة حتی یردها بحسن عزائمها کتب الله له ثلاثمائة درجة. ما بین الدرجتین کما بین السماء و الارض و من صبر علی الطاعة کتب الله له ستمائة درجة. ما بین الدرجتین کما بین تخور الارض الی منتهی العرش مرتین. (رواه ابن ابی الدنیا فی الصبر و ابو الشیخ فی الثواب)

فرمایا حضرت علی نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صبر تین ہیں۔ صبر مصیبت پر (مصیبت پر صبر یہ ہے کہ اسے ہنسی خوشی برداشت کرے، مترجم) اور صبر طاعت پر (طاعت پر صبر یہ ہے کہ بغیر انتظار کے مستعدی کے ساتھ طاعت میں مصروف رہے۔ مترجم) اور صبر معصیت پر (معصیت پر صبر یہ ہے کہ گناہ کرنے کو دل چاہتا ہے اور مواقع بھی ملتے ہیں مگر اپنے کو گناہ سے بچائے اور روکے رکھے، مترجم)۔ پس جس نے مصیبت پر صبر کیا یہاں تک کہ اس کو اسکے ارادوں کے احساس کے ساتھ لوٹا دیا تو اللہ اس کے لئے تین سو درجے لکھے گا۔ ہر دو

درجہ میں اتنا فاصلہ ہوگا کہ جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور جو طاعت پر صبر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے چھ سو درجے لکھے گا ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا کہ اس زمین کی حد اور انتہائی زمین کے درمیان ہے۔ اور جو معصیت پر صبر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے نو سو درجے لکھے گا ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا اس زمین کی حد سے لیکر منتہائے عرش کے دوگنے کے درمیان ہے۔ (اسے ابن ابی الدنیا نے صبر میں اور ابوالشیخ نے ثواب میں روایت کیا)

(۲۸۵) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم استدی ازمة تنفرجی. (رواه القضاعی و فردوس الاخبار للدیلمی.)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رسی کو مضبوط کر۔ تجھے کشادگی حاصل ہوگی۔ (اسے قضاعی نے اور فردوس الاخبار میں دیلمی نے روایت کیا)

الصبر علی موت الاولاد و الاقارب

اولاد و اقارب کی موت پر صبر کے بیان میں

(۲۸۶) عن علی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان السقط لیراغم ربه اذا دخل ابواه النار فیقال ایها السقط المراغم ربه ادخل ابویك الجنة. فیجرها بسرر لا حتی یدخلهما الجنة. (رواه النسائی)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سقوط یعنی کسی کا کچھ کھو بیٹھنا پانے والے کو برا لگتا ہے جب اس کھوئی ہوئی اولاد کے والدین دوزخ میں ڈالے جانے لگیں گے تو کہا جائے گا کہ اے کھوئی ہوئی اولاد جس نے اپنے پروردگار کو دکھ دیا اپنے والدین کو جنت میں داخل کر۔ پس وہ ان دونوں کو خوشی کے ساتھ لے جائے گا یہاں تک کہ دونوں کو جنت میں داخل کرے گا۔ (اسے نسائی نے روایت کیا)

الصبر علی المرض — بیماری پر صبر کرنے کے بیان میں

(۲۸۷) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یکتب انین

المريض فان كان صابرا كان انينه حسنات و ان كان انينه فزعا كان هلوعا لا اجر له. (رواه ابونعيم)

فرمایا حضرت علی نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیمار کی آہیں لکھی جاتی ہیں۔ پس اگر صابر ہے تو آہیں نیکیاں ہو جاتی ہیں اور اگر آہیں ناشکری کی ہیں تو وہ ایک غمگین کہ جس کے لئے کوئی ثواب نہیں۔ (اسے ابونعیم نے روایت کیا)

(۲۸۸) عن علی قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یقول اشتدی ازمة تفرجي. (رواه القضاعی و فردوس الاخیار للدیلمی)

حضرت علی نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ رسی کو مضبوط کر کشادگی ہو گی۔ (اسے عسکری نے روایت کیا)

(۲۸۹) عن علی قال نزل جبرئیل علی النبی یعلمه السلام علی الناس و الصلاة علی الجنازة فقال یا محمد صلی الله علیه وسلم ان الله فرض الصلوٰة علی عبادك خمس صلوٰة فی کلیوم و لیلة فان مرض الرجل و لم یقدر یصلی قائما فصلی جالسا. فان ضعف عن ذالك جاء ه ولیه فقال له یکبر عن وقت کل صلوة خمس تکبیرات فاذا مات صلی علیه ولیه و کبر علیه خمس تکبیرات مکان کل صلوٰة تکبیرة حتی یوفیه صلوٰة یومه و لیلته. ثم غدا به صلی الله علیه وسلم یعلمه السلام علی الناس فجعل یمر به علی الناس فیقول یا محمد صلی الله علیه وسلم قل السلام علیکم و رحمة الله و برکاته قال یا محمد صلی الله علیه وسلم قد ربحوا علینا فضل البرکة و اذا قالوا و علیکم السلام قال یا محمد صلی الله علیه وسلم نحن و هم علی سواء من الاجر. قال فاستقبله رجل ذلك الیوم فسلم علی النبی صلی الله علیه وسلم لا ترد علیه فلما کان فی الیوم الثالث لقیه فسلم علی النبی فقال الله جبرئیل رد علیه فلما رد علیه السلام التفت الی جبرئیل له امرتنی فی الیومین ان لا ارد علیه و امرتنی هذه الساعة ان ارد علیه فقال یا محمد ان حم فی هذه اللیلة حمدی شیدهة فاصبح مکفرا عنه فامرتك برد السلام علیه. (رواه ابوالحسن بن معروف فی فضائل بنی هاشم)

حضرت علی نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے کہ آپ کو لوگوں کو سلام کرنا اور جنازہ پر صلوٰۃ پڑھنا سکھائیں پس کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں ہر رات اور دن میں فرض کی ہیں پس اگر کوئی شخص بیمار ہو اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو بیٹھ کر پڑھے پس اگر اس سے بھی زیادہ ضعیف ہو جائے تو اس کا ولی ہر نماز کے وقت آئے اور پانچ تکبیریں کہے ہر وقت کی نماز کے لئے۔ پس جب مر جائے تو اسکا ولی اس پر صلوٰۃ پڑھے اور اس پر پانچ تکبیریں کہے۔ بجائے ہر نماز کے ایک تکبیر۔ یہاں تک کہ اس کے ایک رات اور ایک دن کی نمازین پوری ہو جائیں۔ دوسرے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل علیہ السلام پھر آئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو سلام کہنا سکھائیں پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجلسوں میں لے گئے پس کہا اے محمد کہئے کہ سلام تم پر اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی پس جب لوگوں نے کہا کہ "اور تم پر سلام" تو جبرئیل نے کہا اے محمد ہم اور وہ اجر میں برابر ہیں۔ حضرت علی کہتے ہیں کہ اس روز ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوا اور اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا پس جبرئیل نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سلام کا جواب نہ دیجئے۔ پھر دوسرے دن وہی شخص سامنے آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ جواب نہ دیجئے۔ پھر تیسرے دن وہی شخص ملا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ جواب دیجئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جواب دے چکے تو جبرئیل علیہ السلام کی طرف مخاطب ہوئے اور ان سے کہا کہ "دو دن تو تم نے مجھ کو حکم دیا کہ جواب نہ دوں اور اس وقت حکم دیا کہ جواب دو؟ جبرئیل نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسے اس رات میں شدید بخار آیا جب صبح تک اس کے گناہوں کا کفارہ ہو گیا پس میں نے آپ کو سلام کا جواب دینے کو حکم دیا۔ (اسے ابوالحسن ابن معروف نے فضائل بنی ہاشم میں روایت کیا۔)

(۲۹۰) عن موسی ابن اسماعیل عن آبائه عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اول شیء کتبه الله فی اللوح المحفوظ بسم الله الرحمان الرحیم انی انا الله لا اله الا انا لا شریك له انه من استسلم بقضائی و صبر علی بلائی

و رضی لحکمی کتبته صدیقا و بعثه مع الصدیقین یوم القیامة. (رواه ابن النجار)

موسیٰ بن اسمائیل اپنے آباء کرام سے اور وہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلی چیز جو اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں لکھی یہ ہے "شروع اللہ کے نام سے رحمت فرمانے والا مہربان! میں اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میرا کوئی شریک نہیں۔ جس نے میری قضا پر سر تسلیم خم کیا اور میر بلا پر صبر کیا اور میرے حکم پر راضی ہوا اس کو میں نے صدیق لکھ دیا اور قیامت کے روز اسے صدیقین کے ساتھ اٹھاؤں گا۔ (اسے ابن نجار نے روایت کیا)

صدق الوعد

وعدہ کی سچائی کے بیان میں

(۲۹۱) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العدة دین ویل لمن وعدتم ثم اخلف ویل لمن وعدتم اخلف ویل لمن وعدثم اخلف. (رواه ابن عساکر و الطبرانی)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "وعدہ قرض ہے۔ اس پر افسوس جس نے وعدہ کیا پھر پیٹھ پھیری۔ اس پر افسوس جس نے وعدہ کیا پھر پیٹھ پھیری۔ اس پر افسوس جس نے وعدہ کیا پھر پیٹھ پھیری"۔ (اسے ابن عساکر اور طبرانی نے روایت کیا)

(۲۹۲) عن علی قال قال رسو ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عدة المومن دین عدة المومن کالاخذ بالید. (رواه الدیلمی فی فردوس الاخبار)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مومن کا وعدہ قرض ہے، مومن کا وعدہ مثل ہاتھ سے (قرض) لینے کے ہے۔ (اسے دیلمی نے فردوس الاخبار میں روایت کیا)

(۲۹۳) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الواعد بالعدة مثل الدین او اشد. (رواه الدیلمی)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تعداد کے ساتھ وعدہ

مثل قرض کے بلکہ سخت تر۔(اسے دیلمی نے روایت کیا)

العفو و قبول المعذرة
معاف کرنے اور معذرت قبول کرنے کا بیان

(۲۹۴) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ینادی مناد یوم القیامة من بطنان العرش الا فلیقم من کا اجر لا علی الله فلا یقوم الا من عفا عن اخیه. (رواه ابن عساکر)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن پکارنے والا عرش کے اندر سے پکارے گا۔ خبر دار ہو! وہ شخص کھڑا ہو جائے جس کا اجر اللہ کے اوپر ہو۔ پس بجز اس شخص کے کوئی نہ کھڑا ہو گا جس نے اپنے بھائی کا قصور معاف کیا ہو۔ (اسے ابن عساکر نے روایت کیا۔)

(۲۹۵) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من لم یقبل المعذرة من محق او مبطل لیردّ علی الحوض. (رواه ابو نعیم)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے حق بات کہنے والے باطل بات کہنے والے کی معذرت نہیں قبول کی وہ حوض پر وارد نہ ہو گا۔ (اسے ابو نعیم نے روایت کیا۔)

العقل
عقل کا بیان

(۲۹۶) عن علی قال قال رسول الله رأس العقل بعد الدین التودد الی الناس و اصطناع الخیر الی کل بر و فاجر. (رواه البیهقی)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سرا عقل کا بعد دین کے لوگوں سے دوستی اور ہر بھلے اور برے سے بھلائی کرنا ہے۔ (اسے بیہقی نے روایت کیا)

(۲۹۷) عن علی قال قال رسول الله یا علی اذا تقرب الناس الی الله بابواب

البر فتقرب الى الله بانواع العقل بسهم بالدرجات و الزلفى عند الناس فى الدنيا و عند الله فى الآخرة. (رواه ابونعيم فى الحلية)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ نیکی کے دروازوں سے اللہ سے قریب ہوں گے تو طرح طرح کی عقلوں کے ذریعہ اللہ سے قریب ہوں گے بوجہ درجوں اور مرتبوں میں سبقت کے۔ لوگوں کے نزدیک دنیا میں اور اللہ کے نزدیک آخرت میں۔ (اسے ابونعیم نے حلیہ میں روایت کیا)

(۲۹۸) عن علی قال لما انقدنی النبی الی الیمن قال صلی الله علیه وسلم الناس رجلان فعاقل یصلح للعفو و جاهل یصلح للعقوبة. (رواه ابن عساکر)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا تو فرمایا کہ لوگ دو طرح کے ہوتے ہیں۔ پس عاقل معاف کرنے کے لائق ہوتا ہے اور جاہل عذاب کرنے کے لائق۔ (اسے ابن عساکر نے روایت کیا)

الغيــــــرة

غیرت کے بیان میں

(۲۹۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله یحب من عباده الغیور. (رواه الطبری فی الاوسط)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے غیرت کرنے والے سے محبت کرتا ہے۔ (اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا)

(۳۰۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تعالیٰ لیبغض الرجل یدخل علیه فی بیته فلا یقاتل. (رواه الدیلمی)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس مرد سے خفا ہوتا ہے کہ کوئی اس کے گھر میں گھس آئے اور وہ اس سے قتال نہ کرے۔ (اسے دیلمی نے روایت کیا ہے۔)

(۳۰۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی لغیور و الله

عزوجل اغیر منی و ان اللہ تعالیٰ یحب من عبادہ الغیور. (رواہ الدیلمی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں غیرت والا ہوں اور اللہ عزوجل مجھ سے زیادہ غیرت والا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے غیرت والے سے محبت کرتا ہے۔(اسے دیلمی نے روایت کیا)

القناعـــة

قناعت کے بیان میں

(۳۰۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ اذا احب عبدا جعل رزقہ کفافا. (رواہ ابوالشیخ)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرتا تو اس کا رزق بقدر ضرورت کر دیتا ہے۔(اسے ابوالشیخ نے روایت کیا)

(۳۰۳) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الطیر اذا اصبحت سبحت ربھا و سئلتہ قوت یومھا. (رواہ الخطیب)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب صبح ہوتی ہے تو چڑیا اپنے پروردگا کی تسبیح پڑھتی ہے اور اس دن کی روزی مانگتی ہے۔(اسے خطیب نے روایت کیا)

(۳۰۴) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رضی اللہ من اللہ بالیسیر من الرزق رضی اللہ منہ بالقلیل من العمل. (رواہ البیھقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ سے تھوڑے رزق پر راضی ہو اللہ اس سے تھوڑے عمل پر راضی ہوا۔(اسے بیہقی نے روایت کیا)

(۳۰۵) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرار امتی یساقون الی النار الا قماع من امتی الذین اذا اکلوا لم یشبعوا و اذا جمعوا لم یستغنوا. (رواہ تمام)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے برے میری امت کے جو آگ کی طرف چلیں پھریں گے میری امت کے وہ پُرخور ہیں کہ جب کھاتے ہیں تو سیر نہیں ہوتے اور جب (دولت) جمع کرتے ہیں تو مستغنی نہیں ہوتے۔(اسے تمام نے روایت کیا)

(۳۰۶) عن علی قال قال رسول الله من رضی من الله بالیسیر من الرزق رضی منه بالقلیل من العمل. (رواه البیهقی و الدیلمی و زاد الدیلمی و انتظار الفرج من الله عبادة.)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص تھوڑے رزق پر راضی ہو جائے۔ اللہ اس سے تھوڑے عمل پر راضی ہے۔ (اسے بیہقی اور دیلمی نے روایت کیا اور دیلمی نے اتنا اور کہا کہ اللہ سے کشادگی کا انتظار عبادت ہے۔)

(۳۰۷) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا اباحسن ایما احب الیك خمسمائة شاة و رعائها او خمس کلمات اعلمکهن تدعوا بهن تقول اللهم اغفرلی ذنبی و طیب لی کسبی و وسع لی فی خلقی و قنعنی بما قضیت لی ولا تذهب نفسی الی شیء صرفته عنی. (رواه الرافعی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوالحسنؓ یا تجھ کو پانچ سو بکریاں اور انہیں چرانا زیادہ محبوب ہے یا پانچ کلمے کہ جو میں تم کو سکھاؤں کہ تم وہ کہہ کر دعا مانگو۔ اور کہو اے اللہ میرے گناہ معاف فرما۔ اور میری کمائی پاک کر اور میری اچھی عادتوں میں وسعت ہے اور جو کچھ تو نے میرے لئے مقدر کیا اس پر مجھ کو قناعت ہے اور میرے ایسی چیز کی طرف نہ لیجا جسے تو مجھ سے پھیر لیا ہے۔ (اسے رافعی نے روایت کیا)

(۳۰۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الزم سوء الظن. (رواه ابو الشیخ)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں مہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غم بدگمانی ہے۔ (اسے ابوالشیخ نے روایت کیا)

کظم الغیظ

غصہ ضبط کرنے کے بیان میں

(۳۰۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کف غضبه و بسط رضاه و بذل معروفه و وصل رحمه و ادی امانته ادخله الله عزوجل یوم

القيامة فی نوره الاعظم. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے غصہ کو روکا اور رضا کو پھیلایا اور نیکیوں کو بچھایا اور رحم کو ملایا اور امانت کو ادا کیا۔ اللہ اس کو قیامت کے دن اپنے سب سے بڑے نور میں داخل کرے گا۔ (اسے دیلمی نے روایت کیا)

المشـــورة

مشورت کے بیان میں

(۳۱۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المستشار موتمن اذا استیشر فلیشر بما هو صانع لنفسه. (رواه الطبرانی فی الاوسط)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے مشورہ کیا جائے وہ امانت دار ہے جب مشورہ کیا جائے تو وہ مشورہ دے جو اپنے لئے کرنے والا ہے۔ (اسے طبرانی نے روایت کیا)

(۳۱۱) عن علی قال قلت یا رسول الله ان نزل بنا امر لیس فیه بیان امر و لا نهی فماتا مرنا. قال تشارو ا الفقهاء او العابدین ولا تمضوا فیه رأی خاصة. (رواه الطبرانی فی الاوسط)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہم پر ایسا امر نازل ہو کہ جس کا نہ ہمیں حکم ہے نہ ممانعت (تو ہم کیا کریں؟) فرمایا کہ سمجھداروں اور عبادت گذاروں سے مشورہ کرو اور اس میں کسی رائے کو خاص نہ گردانو۔ (اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے۔)

(۳۱۲) عن المسیب ابن نخبة ان الحسنؓ و الحسینؓ و عبداللهؓ ابن جعفرؓ اتو لا یخطبون الیه انبته فقال مکانکم حتی اعود الیکم فاتی علیاً فقال انی خلفت فی المنزل الحسنؓ و الحسینؓ و عبداللهؓ ابن جعفرؓ یخطبون الیّ و اتیت امیر المؤمنین لا شاوره فقال اما الحسن فمطلاق ولا تخطئی النساء عنده لا و اما الحسینؓ فملقولکن زوج ابن جعفر. فزوج ابن جعفر. فقالا له منعتنا و زوجت ابن جعفر

فقال اشار على امير المومنين. فاتيا لا فقالا منعت منا يا امير المومنين فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول المتشتار مؤتمن فاذا استيشر احدكم فليشر بما هو صانع لنفسه. (رواه العسكری)

میتب ابن نخبہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس حضرات حسینؓ اور عبداللہ بن جعفرؓ آئے اوران کی لڑکی کا پیام دیا۔ انہوں نے کہا یہیں بیٹھے جب تک میں واپس آؤں پس حضرت علیؓ کے پاس آئے اور کہا کہ میں ایک جگہ پر حضرات حسینؓ اور عبداللہؓ بن جعفرؓ کو بٹھا آیا ہوں یہ سب مجھے پیغام دے رہے ہیں اور امیر المومنین کے پاس مشورہ کے لئے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ حسنؓ بڑے طلاق دینے والے ہیں چاہے عورت ان کے پاس کوئی خطا نہ کرے۔ لیکن حسین منکسر مزاج ہیں لیکن عبداللہؓ بن جعفرؓ کے ساتھ نکاح کرو۔ پس عبداللہ بن جعفر کے ساتھ نکاح کیا۔ پس ان سے حضرات حسینؓ نے فرمایا کہ تم نے ہم سے انکار کیا اور ابن جعفر کے ساتھ کر دیا۔ کہا کہ مجھے امیر المومنین نے یہی مشورہ دیا۔ پس دونوں حضرت علی کے پاس آئے اور کہا کہ امیر المومنین! آپ نے ہمارے لئے منع فرمایا؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جس سے مشورہ ہم پوچھا جائے وہ امانت دار ہے۔ پس تم میں سے کسی سے اگر مشورہ پوچھا جائے تو وہ مشورہ دے وہ اپنی ذات کے لئے کرنیوالا ہو۔ (اسے عسکری نے روایت کیا)

النصيحة

نصیحت کے بیان میں

(۳۱۳) عن على قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال المومن فى فسحة من دينه ما مخص اخاه النصيحة فاذا حاد عن ذلك سلب التوفيق. (رواه الديلمی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن جب تک اپنے دین کے میدان میں ہے تو اسے اپنے بھائی کو نصیحت کرتے رہنا چاہئے۔ پس جب اس سے رکا تو توفیق سلب ہوئی۔ (اسے دیلمی نے روایت کیا)

النصر و الاعانة

مدد اور اعانت کے بیان میں

(۳۱٤) عن علیؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من رد عادية ماء او عادية نار فله اجر شهيد. (رواه الفرسی فی قضاء الحوائج)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے پانی کے ضرر یا آگ کے ضرر کو دور کیا اس کے لئے شہید کا اجر ہے۔ (اسے فرسی نے قضاء الحوائج میں روایت کیا)

الــــــــــورع

پرہیز گاری کے بیان میں

(۳۱۵) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الاخذ بالشبهات يستحل الخمر بالنبيذ و السحت بالهدية و النجس بالزكاة. (رواه الديلمی فی فردوس الاخبار)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شبہوں کی پکڑ کرنے سے شراب نبیذ سے بدل جاتی ہے اور ممنوع چیز ہدیہ سے اور نجس پاک سے۔ (اسے دیلمی نے فردوس الاخبار میں روایت کیا)

(۳۱٦) عن علیؓ قال قال رسول الله لا تشرب من بين قسطال و لا تسطلن فی ظل عشار. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسطال کے کنواں سے پانی نہ پیو اور عشار (عشار نام ہے ایک قبیلہ کا، المنجد) کے سائے میں نہ لیٹو۔ (اسے ابن عساکر نے روایت کیا)

(۳۱۷) عن الشعبی قال خرج علی بن ابی طالب يوما بالكوفة فوقف علی باب فاستسقى ماء فخرجب اليه جارية بابريق و منديل فقال لها يا جارية لمن هذه الدار قالت لفلان القسطال فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم يقول لا

تشرب من بئر قسطال و لا تسطلن فی ظل عشار. (رواہ ابن عساکر)
شعبی کہتے کہ ایک دن کوفہ میں حضرت علیؓ ابن ابی طالب نکلے اور ایک دروازہ پر ٹھہر کر پانی مانگا۔ پس آپ کی طرف ایک لونڈی لوٹا اور مندیل لیکر نکلی آپ نے اس سے پوچھا کہ اے لونڈی یہ کس کا ہے اس نے کہا کہ فلاں قسطال کا پس فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ قسطال کے کنویں کا پانی نہ پیو اور عشار کے سائے میں نہ بیٹھو۔ (اسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔)

الیقین یقین کے بیان میں

(۳۱۸) عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوم علی یقین خیر من صلاۃ علی شك.
حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے یقین پر سونا شک پر نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔
(۳۱۹) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یبغض المعبس فی وجه اخوانه. (رواہ الدیلمی فی فردوس الاخبار)
حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ معبس کو اس کے بھائیوں کے سامنے بغض میں مبتلا کر دیا ہے۔ (اسے دیلمی نے روایت کیا)
(۳۲۰) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الخلق السئی یفسد العمل کما یفسد النحل العسل. (رواہ العسکری)
حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ برائی کی پیدائش عمل کو ایسا خراب کرتی ہے جیسا کہ شہد کی مکھی شہد کو۔ (اسے عسکری نے روایت کیا۔)

باب فی بیان الاخلاق و الافعال والمذمونة علی ترتیب حروف المعجمة

باب برے افعال اور اخلاق کے بیان میں بترتیب حروف نقطہ وار

(۳۲۱) عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس للمسلم ان

يذل نفسه قالوا يا رسول الله و كيف يذلل نفسه قال يتعرض من البلاء لما لا يطيق.
(رواه الطبراني في الاوسط)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے مسلمان کے لئے کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہے یہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔ فرمایا کہ منہ پھیرے ایسی بلا سے کہ جس سے طاقت نہ ہو۔ (روایت کیا اس کو طبرانی نے اوسط میں)

البخل
بخل کے بیان میں

(۳۲۲) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يبغض البخيل في حياته السخي عند موته. (رواه الخطيب)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بخیل سے اس کی زندگی میں بغض رکھتا ہے اور سخی سے اس کی موت کے وقت (یعنی اس کا مرنا اچھا نہیں لگتا)۔ (اسے خطیب نے روایت کیا)

البغی
بغاوت کے بیان میں

(۳۲۳) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابليس يقول ابغوا من بني آدم البغي و الحسد، فانهما يولدان عندالله الشرك. (رواه الحاكم في تاريخه و الديلمي)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابلیس کہتا ہے کہ بغی وحسد بنی آدم سے بغاوت کریں۔ پس وہ دونوں اللہ کے نزدیک شرک میں عدول کرتے ہیں۔ (اسے حاکم نے اپنی تاریخ میں روایت کیا اور دیلمی نے)

(۳۲٤) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معشر

المسلمين اغدر و البغی فانه لیس من عقوبة هی احضر من عقوبة البغی. (رواه ابن ابی الدنیا و عبدالرزاق و الطیالسی و ابن النجار)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہ مسلمانوں کے بغاوت سے بچو۔ پس بتحقیق کوئی عذاب بغاوت کے عذاب سے زیادہ حاضر نہیں۔ (اسے ابن ابی الدنیااور عبدالرزاق اور طیالسی اور ابن النجار نے روایت کیا)

الظلم

ظلم کا بیان

(۳۲۵) عن علیؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتقوا دعوة المظلوم فانما لیسئل الله حقه و ان الله تعالیٰ لم یمنع ذات حق حقه. (رواه الخطیب و الدیلمی و الخرائطی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مظلوم کی دعا سے بچو پس وہ اللہ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی حقدار کا حق نہیں مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی کا حق نہیں روکتا۔ (اسے خطیب اور دیلمی اور خرائطی نے روایت کیا)

(۳۲۶) عن علیؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اشتد غضب الله علی من ظلم من لا یجد ناصرا غیر الله. (رواه الدیلمی فی فردوس الاخبار)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا غضب اس پر بہت سخت ہے کہ جس نے ظلم کیا اس پر کہ جو سوائے اللہ کے کسی کو مددگار نہیں پاتا۔ (اسے دیلمی نے فردوس الاخبار میں روایت کیا)

(۳۲۷) عن علیؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایاکم و الظلم فانه یخرب قلوبکم. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظلم سے بچو پس وہ تمہارے دلوں کو خراب کرتا ہے۔

العجلة المحمودة
اچھی جلدی

(۳۲۸) عن عليؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث لا توخرهن اذا حضرت و الايم اذا وجدت كفوا. (رواه الترمذی و الحاکم)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزوں میں دیر نہ کرنا چاہئے۔ نماز جب کہ آجائے اور جنازہ جب کہ حاضر ہو اور بیوہ جب کہ کفو پائے۔ (روایت کیا اسے ترمذی اور حاکم نے)

الكبر
غرور کے بیان میں

(۳۲۹) عن عليؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالىٰ يقول الفر ازارى و الكبرياء ردائى فمن نازعنى فيهما عذبته. (رواه الطبرانی فی الاوسط)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عزت میرا پائجامہ ہے اور غرور میری چادر ہے۔ پس جو ان دونوں چیزوں میں مجھ سے لڑے اسے عذاب کراؤں گا۔ (اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا)

(۳۳۰) عن عليؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اصحاب الكبائر من موحدى الامم كلها الذين ماتو على كبائرهم غير نادمين ولا تائبين من دخل منهم جهنم لا ترزق اعينهم ولا تسود وجوههم ولا يقرنون بالشياطين ولا يغلون بالسلاسل ولا يجرعون الحيم ولا يلبسون القطران حرم الله اجسادهم من الخلود من اجل التوحيد و صورهم على النار من اجل السجود فمنهم من تاخذه النار الى قدميه و منهم من تاخذه الى عقبيه و منهم من تاخذه النار الى فخذيه ومنهم من تاخذه النار حنجرته و منهم من تاخذه النار الى عنقه الى قدر ذنوبهم و اعمالهم و منهم من يمكث فيها شهر ثم يخرج منها و منهم من يمكث فيها سنة ثم يخرج منهاو منهم اطول فيها مكثا بقدر الدنيا منذ يوم خلقت الى ان تفنى فاذا اراد الله ان

يخرجهم منها و من فى الارض من اهل الاديان و الاوثان لمن فى النار من اهل التوحيد آمنتم بالله و كتبه و رسله فنحن و انتم اليوم فى النار سواء. فيغضب لهم غضبا لم يغضبه بشىء فيما مضىٰ فيخرجهم الى عين بين الجنة و الصراط فينبتون فيهانبات الطرائيث فى جميل السيل ثم يدخلون الجنة مكتوب فى جباههم هؤلاء الجهنميون عققاء الرحمان فيمكثون فى الجنة ما شاء الله ان يمكثوا ثم يسئلون الله ان يمحوا ذلك الاسم عنهم فيبعث الله ملكا فيمحو لا ثم يبعث الله ملائكة معهم سامير من نار فيطيقونها على من بقى فيما يسمرونها بتلك المسامير فينساهم الله على عرشه و يشغل عنهم اهل الجنة بنعمهم و لذاتهم و ذلك قوله تعالىٰ ربما يود الذين كفروا لو كانوا مسلمين. (رواه ابن ابى حاتم و ابن شاهين و الديلمى)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امتوں کے موحدین میں ایسے گناہ کبیرہ والے ہیں جو اپنے گناہ کبیرہ پر مرے اور نادم ہو ... نہ تائب۔ ان میں سے جو دوزخ میں داخل ہوا اس کی آنکھیں نیلی نہیں کی ... نہ ... لے کئے گئے نہ شیاطین کے قریب کئے گئے اور نہ رسیوں سے باندھے گئے اور نہ انہیں خراب پانی پلایا گیا اور نہ قیدیوں کا لباس پہنایا گیا اللہ تعالیٰ نے آج ان کے جسموں کو بسبب توحید کے خلود سے بچائے رکھا اور ان کو آگ پر مصور کیا سجدہ کے سبب سے پس بعض کو ان میں سے آگ پکڑے گی قوموں تک اور بعض کو پیٹھ تک اور بعض کو ٹھڈی تک، اور بعض کو پکڑ لیگی آگ اسے کے حنجرہ (حلق) تک اور بعض کو پکڑے گی آگ اس کی گردن تک بقدر ان کے گناہوں اور عملوں کے اور بعض اس میں ایک ماہ رہیں گے پھر اس میں سے نکل آئیں گے اور بعض اس میں ایک سال رہیں گے پھر اس میں سے نکل آئیں گے اور بعض اس میں اتنے دن ٹھہریں گے کہ جتنے دن دنیا کو پیدائش سے فنا تک گذریں۔ پس جب اللہ ارادہ کرے گا کہ ان کو اس میں سے نکالے اور ان کو بھی کہ جو اس دن کہ دین والے اور بت پرستوں میں سے ہیں کہ جو اہل توحید میں سے دوزخ میں ہوں گے اور یہ اس سے کہیں گے کہ تم اللہ اور اس کی کتابوں اور رسولوں پر ایمان لائے اور آج ہم اور تم دوزخ میں برابر ہیں۔ پس غصہ ہو گا ان پر ایسا کہ کسی گذری چیز ایسا غصہ نہ ہوا ہو گا۔ پس ان کو اس چشمے میں نکالے گا کہ جو جنت اور پلصراط کے درمیان میں ہے پس وہ اس میں اس طرح سے پلیں بڑھیں گے کہ جیسے پھر جنت

میں داخل ہوں گے اور ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا کہ یہ دوزخی ہیں رحمان کے آزاد کئے ہوئے۔ پھر جنت میں جب تک اللہ چاہے گا ٹھہریں گے پھر اللہ سے سوال کریں گے کہ یہ نام ان سے محو فرمادے پس اللہ فرشتے بھیجے گا کہ جن کے ساتھ آگ کے کوڑے ہوں گے پس جو لوگ اس میں باقی رہ گئے ہوں گے ان پر انہیں چلائیں گے اور یہ کوڑے ان کے ماریں گے پس اللہ ان کو اپنے عرش پر بھول جائے گا اور اہل جنت اپنی نعمتوں اور لذتوں کی وجہ سے ان اسے الگ ہو جائیں گے۔ اور یہ ہے اللہ تعالیٰ کا قول "کہ یہ وقت آرزو کریں گے یہ لوگ جو منکر ہیں۔ کسی طرح ہوتے مسلمان"۔ (روایت کیا اس کو ابن ابی حاتم اور ابن شاہین اور دیلمی نے)

المکـــر
مکر کے بیان میں

(۳۳۱) عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من غش مسلما او ضرہ اوماکرا لہ. (رواہ الرافعی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم میں سے نہیں ہے جس نے مسلمان کو دھوکھا دیا یا اسے نقصان پہونچایا یا اس سے مکر کیا۔ (اسے رافعی نے روایت کیا ہے)

باب فی الاخلاق و الافعال المذمومة التی تختص باللسان

باب ایسے اخلاق اور افعال مذمومہ کے بیان میں جو زبان کے ساتھ مخوص ہیں

(۳۳۲) عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البلاء موکل بالمنطق. (رواہ ابن السمعانی)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلا بول چال کے ساتھ موقوف ہے۔ (اسے سمعانی نے روایت کیا)

تفصيل الاخلاق المتعلقة باللسان على ترتيب حروف المعجمة

تفصیل ان اخلاق کی جو زبان سے متعلق ہیں حروف نقہ وار کی ترتیب سے

التهمة

تہمت کے بیان میں

(۳۳۳) عن علیؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بهت مؤمنا او مؤمنة او قال فيه ما ليس فيه اقامه الله عزوجل يوم القيامة على تل من نار حتى يخرج مما قال فيه. (رواه ابن النجار)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کسی مومن مرد یا عورت پر تہمت لگائی یا اس کے بارہ میں وہ کہا جو اس میں نہیں ہے تو قیامت کے روز اللہ عزوجل اسے آگ کے چبوترہ پر کھڑا کرے گا یہاں تک کہ نکلے اس سے جو اس کے بارہ میں کہا ہے۔ (اسے ابن نجار نے روایت کیا)

الخوض في الباطل

باطل میں خوض

(۳۳٤) عن علیؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سيكون بعدى قصاص لا ينظر الله اليهم. (رواه ابوعمر بن فضالة فى اماليه)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعد قصاص ہوں گے کہ جن کی طرف اللہ نظر نہ فرمائے گا۔ (اسے ابو عمر بن فضالہ نے اپنے امالی میں روایت کیا)

الشعر

شعر کے بیان میں

(۳۳٥) عن علیؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من البيان

لسحرا و ان من الشعر لحكما و ان من العلم لجملا و ان من القول عيالا. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ بعض بیان جادو ہیں اور لبتہ بعض شعر حکمت ہیں اور البتہ بعض علم جہل ہیں اور البتہ بعض قول عیال ہیں۔ (اسے ابن عساکر نے روایت کیا)

الکذب

جھوٹ

(۳۳۶) عن علیؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تکذبوا علی فانه من کذب علی فلیلج النار و فی روایة فان الکذب علی یولج النار. (رواه احمد و البیهقی و الترمذی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر جھوٹ نہ بولو۔ پس جو مجھ پر جھوٹ بولا وہ آگ میں جائے گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ مجھ پر جھوٹ آگ میں لے جاتا ہے۔ (اسے احمد اور بیہقی اور ترمذی نے روایت کیا)

(۳۳۷) عن علیؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان فی المعاریض ما یغنی الرجل العاقل عن الکذب. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاریض میں وہ چیز ہے جو مرد عاقل کو جھوٹ سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ (اسے دیلمی نے روایت کیا)

کتاب احیاء الاموات

مردوں کے زندہ کرنے کا باب

(۳۳۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اخرج فاذن فی الناس من الله لا من رسوله لعن الله قاطع السدر. (رواه الطبرانی فی الاوسط و ابونعیم فی الحلیة و الحاکم و البیهقی) و فی روایة اخرج یا علی فقل عن الله لا عن

رسوله لعن الله من يقطع السدر.

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکلو اور لوگوں کو بتاؤ اللہ کی طرف سے نہ کہ اس کے رسول کی طرف سے کہ اللہ نے لعنت کی ہے بیری کا درخت کاٹنے والے پر۔ (طبرانی نے اسے روایت کیا ہے) اور ایک روایت میں ہے کہ نکلوائے علی اور لوگوں سے اللہ کی طرف سے کہو نہ کہ اس کے رسول کی طرف سے کہ اللہ نے لعنت کی ہے اس پر جو بیری کا درخت کاٹتا ہے۔

(حروف الباء)

باب فی الکسب
بیان کمائی کے بارے میں

(۳۳۹) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يحب ان يرى عبده تعباً فى طلب الحلال. (رواه الديلمى فى فردوس الاخبار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اپنے بندہ کو حلال روزی کی تلاش میں تھکتے ہوئے دیکھے۔ (دیلمی نے اسے فردوس الاخبار میں روایت کیا ہے)

(۳۴۰) عن على قال سئل رسول الله اى الاعمال ازكى قال كسب المرء بيده و كل بيع مبرور. (رواه العصمى)

حضرت علیؓ سے مروی ہے فرمایا پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کون سا عمل سب سے زیادہ پاک ہے آپ نے فرمایا آدمی کی کمائی اپنی محنت سے اور ہر وہ خرید و فروخت جو پاک صاف ہو۔ (عصمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی آداب الکسب
کمائی کے آداب کے بارے میں

(۳۴۱) عن علیؓ قال قال رسول الله السوق دار سهو و غفلة فمن سبح فيها

تسبیحة کتب الله له بها الف الف حسنة و من قال لا حول ولا قوة الا بالله کان فی جوار الله حتی یمسی. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار سہو و غفلت کا گھر ہے اور جو اس میں تسبیح پڑھے تو اللہ اس کے اعمال میں ہزار نیکیاں لکھے گا اور جو لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے وہ شام تک اللہ کے زیر سایہ رہے گا۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے)

(۳۴۲)عن علی ان نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن السوم قبل طلوع الشمس و عن ذبح ذوات الدور.

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج طلوع ہونے سے قبل خرید و فروخت اور دودھ دار جانوروں کے ذبح کرنے سے۔

باب فی انـــواع الکسب

کمائی کی قسموں کا بیان

(۳۴۳) عن علی قال احتجم رسول الله صلی الله علیه وسلم فامرنی ان اعطی الحجام اجره. (رواه الطیالسی و احمد و ترمذی و ابن ماجة و ابن منصور)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور مجھے حکم دیا کہ میں پچھنے لگانے والے کو اس کی مزدوری ادا کروں۔ (طیالسی، احمد، ترمذی، ابن ماجہ اور ابن منصور نے روایت کیا ہے)

(۳۴۴) عن علیؓ قال لما قدم رسول الله المدینة قال یا معشر قریش انکم باقل الارض مطرا فاحرثوا فان الحرث مبارك و اکثرو فیه الحجاجم. (رواه ابن جریر)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو فرمایا کہ اے گروہ قریش تم ایسی سرزمین میں ہو جو کم بارش والی ہے اس میں کاشت کرو کیوں کہ کاشتکاری مبارک ہے۔ اور کثرت سے پچھنے لگواؤ۔ (ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے)

باب فی محظورات الکسب
کمائی کے ممنوعات کا بیان

(۳۴۵) عن علیؓ انه دعا صاحب شرطة فقال لا ادری علی ما ابعثك ابعثك علی ما بعثنی علیه رسول الله ان انحت له کل زخرف یعنی کل صورة و ان اسوی کل قبر. (رواہ ابویعلیٰ و ابن جریر)

حضرت علیؓ نے کوتوال کو بلوایا اور فرمایا میں نہیں سمجھتا کہ میں نے تمہیں کیوں مقرر کیا ہے میں نے تمہیں اس کام کے لئے مقرر کیا ہے جس کے لئے رسول اللہ نے مجھے مقرر فرمایا تھا کہ میں ہر ایک آرائش کی چیز کو مٹا دوں یعنی ہر تصویر کو اور ہر قبر کو برابر کردوں۔ (ابویعلی اور ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۳۴۶) عن علی قال کان لی من رسول الله ساعة من السحر آتیه فیها فکنت اذا اتیته استأذنت فان وجدته نصلی و نسبح فدخلت و ان وجدته فارغا اذن لی فاتیته لیلا فاذن لی فقال اتانی الملك او قال جبرئیل فقلت ادخل فقال ان فی البیت ما الا استطیع ان ادخل فنظرت فقلت لا اجد شیئا قال بل انظر فنظرت فاذا هو جرو للحسین ابن علی مربوطا بقائم السریر فی بیت ام سلمة فقال ان انا معشر الملائکة لا ندخل بیتا فیه تمثال او کلب او جنب. (رواہ الترمذی و البیهقی)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ میرا ایک وقت تھا صبح کو جب میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا جب میں حاضر ہوتا تو آپ سے اجازت لیتا اگر آپ نماز یا تسبیح میں مشغول ہوتے تو میں ویسے ہی حاضر ہو جاتا اور اگر آپ فارغ ہوتے تو پہلے اجازت لیتا ایک رات میں خدمت میں حاضر ہوا اور اجازت مانگی آپ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آتے تو میں نے کہا کہ آؤ انہوں نے کہا اس گھر میں داخل نہیں ہو سکتا میں نے سب طرف دیکھا تو کوئی ایسی چیز نہ پائی اس پر میں نے عرض کیا کہ مجھے تو کچھ نہیں دکھائی دیتا انہوں نے کہا کہ پھر نظر دوڑایئے میں نے دوبارہ دیکھا تو ام سلمہ کے مکان کے ایک پلنگ میں حسین بن علی کا چھوٹا سا کتے کا بچہ بندھا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو یا کتا یا ناپاک۔ (ترمذی اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے)

(۳٤۷) عن علی ان جبرئیل اتی النبی صلی الله علیه وسلم ثم رجع فقال لم سلمت ثم رجعت فقال لا ادخل بیتا فیه صورة ولا کلب ولا بول و ذلک ان جروا للحسین او الحسن کان فی البیت. (رواه

حضرت علی سے مروی ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن پھر لوٹ گئے تو آپ نے فرمایا تم نے سلام کیا اس کے بعد لوٹ کیوں گئے انہوں نے کہا کہ میں اس گھر میں داخل نہیں ہوتا جس میں تصویر ہو یا کتا یا پیشاب ہو اور یہ اس لئے ہوا کہ حسنؓ یا حسینؓ ان دونوں میں سے کسی کا کتے کا بچہ گھر میں موجود تھا۔(

(۳٤۷) عن علی قال کانت لی من رسول الله صلی الله علیه وسلم منزلة لم تکن لاحد من الخلق انی کنت آتیه کل سحر فاسلم علیه تنجنح و انی جئت ذات لیلة فسلمت علیه فقلت السلام علیک یا نبی الله قال علی رسلک یا ابا الحسن حتی اخرج الیک فلما خرج الی فیما مضی حتی کلمتی اللیلة فقال انی سمعت فی الحجرة حرکة فقلت من هذا قال انا جبرئیل قلت ادخل قال لا اخرج فلما خرجت قال ان فی بیتنا شیئا لا یدخله ملک ما دام فیه قلت ما علمه یا جبرئیل قال اذهب فانظر فذهبت ففتحت البیت فلم اجد فیه نمرجرد کان یلعب به الحسن فقلت ما وجدت لا جردا قال انها ثلاث لم یلج ملک ما دام فیها ابدا واحد منها کلب او جنابة او صورة. (رواه احمد والنسائی و ابن ماجة و ابن خزیمة و ابن منصور)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم کے نزدیک میری وہ منزلت تھی جو مخلوق میں سے کسی کو نصیب نہ تھی میں روزانہ صبح خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ کو کھنکھار کر سلام عرض کرتا ایک رات میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا "السلام علیک یا نبی اللہ" آپ نے فرمایا اے ابوالحسن آہستہ باوقار رہو تاوقتیکہ میں تمہارے پاس آجاؤں جب آپ میرے پاس آئے تو میں نے عرض کیا کیا حضور کو کسی بات پر غصہ آگیا فرمایا نہیں میں نے عرض کیا پھر کیا بات ہے کہ حضور نے مجھ سے بات نہ کی اور رات کو مجھ سے بولے آپ نے فرمایا میں نے حجرہ میں کچھ آہٹ سنی تو میں نے کہا کہ کون ہے جواب ملا کہ جبرئیل میں نے کہا داخل ہوئیے کہا نہیں بلکہ آپ باہر تشریف لائیے پھر جب میں باہر نکلا تو کہا کہ اگر گھر میں کوئی ایسی چیز ہوتی ہے تو فرشتے اس میں

کبھی داخل نہیں ہوتے میں نے کہا اے جبرئیل میرے علم میں تو ایسی کوئی چیز نہیں کہا پھر جا کر دیکھئے میں گیا اور گھر کھولا تو گھر میں سوا ایک کتے کے پلے کے اور کچھ نہ پایا جس کے ساتھ حسن کھیل رہا تھا تو میں نے کہا مجھے تو سوائے کتے کے پلے کے اور کچھ نہ ملا اس پر انہوں نے کہا تین چیزیں ایسی ہیں جن کی موجودگی میں فرشتے داخل نہیں ہوتے ایک تو کتا دوسرے ناپاک تیسرے تصویر۔ (احمد، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے)

(۳۴۸) عن علی قال کان رسول الله فی جنازة فقال ایکم یاتی المدینة فلا یدع فیها و ثنا الا کسره ولا صورة الا لطخها ولا قبرا الا سواه فقال رجل من القوم فقال انا یا رسول الله فانطلق الرجل فکأنه باب المدینة فرجع فانطلقت ثم رجعت فقلت ما اتیتك یا رسول الله حتی لم ادع فیها و ثنا الا کسرته ولا قبرا الا سویته ولا صورة الا لطحتها فقال من عان لصنعة شیء منها فقال قولا شدیدا او قال یا علی لا تکن فتانا ولا مختارا ولا خائنا ولا تاجرا الا تاجر خیر فان اولئك المسبوقون فی العمل. (رواه الطیالسی و ابویعلیٰ و ابن جریر و الاروقی)

حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب آپ ایک جنازہ میں تشریف لے گئے تم میں سے جو بھی مدینہ آئے وہ اگر اس میں کوئی بت پائے تو اسے توڑ ڈالے اور اگر کوئی تصویر پائے تو اسے مٹا دے اور اگر کوئی قبر پائے تو اسے برابر کر دے یہ سن کر ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا اے رسول اللہ میں ایسا کروں گا پس وہ شخص چلا اور اس نے مدینہ والوں کو خوف دلایا بس میں چلا پھر واپس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کوئی بھی بت نہ بچا جسے میں نے توڑ نہ دیا ہو نہ کوئی قبر جسے میں نے برابر نہ کر دیا ہو اور نہ کوئی تصویر جسے میں نے مٹا نہ دیا ہو اس پر آپ نے فرمایا جب کسی نے ایسا کرنے میں مدد کی اس کے لئے بہت پُر زور بات فرمائی یا فرمایا اے علی! نہ تو فتنہ برپا کرنے والے بنو اور نہ اختیار کرنے والے اور نہ خیانت کرنے والے اور نہ تاجر لیکن نیک تاجر کیوں کہ بے شک وہ لوگ نیک عمل کی طرف سبقت کرنے والے ہیں۔ (طیالسی، ابویعلی، ابن جریر اور اروقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی احکام البیع و آدابه و محظوراته

خرید و فروخت کے آداب اور اس کے ممنوعات کا بیان

(۳۴۹) عن علی قال قال رسول الله کیلوا طعامکم فان البرکة فی طعام المکیل. (رواه ابن النجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اپنے کھانے کا شمار رکھو کیوں کہ ناپا تلا کھانا کھانے میں برکت ہے۔ (ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے)

(۳۵۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ادرکهما فارتجعهما و بعهما جمیعا ولا تفرق بینهما یعنی الاخوین. (رواه احمد والحاکم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے ان دونوں کو حاصل کرو اور واپس لو اور دونوں کو ایک ساتھ بیچو دونوں کو الگ الگ نہ کرو یعنی دو بھائیوں کو۔ (احمد اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے)

(۳۵۱) عن علی قال قال رسول الله لیس منا من غش مسلما او ضره او ماکره. (رواه الرافعی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے وہ ہم میں سے نہیں ہے جو کسی مسلمان کو دھوکہ دے یا اسے نقصان پہنچائے یا اس کے ساتھ مکر کرے۔ (رافعی نے اسے روایت کیا ہے)

(۳۵۳) عن علی قال نهی رسول الله عن بیع المضطر و بیع الغرر و بیع الثمرة قبل ان یدرك. (رواه احمد و ابو داؤد)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اس خرید و فروخت سے جو مجبور اہو اور دھوکہ کی خرید و فروخت سے اور پھل کی خرید و فروخت سے قبل اس کے کہ وہ پختہ ہو۔ (احمد اور ابو داؤد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۳۵۴) عن علی قال نهی رسول الله عن السوم قبل طلوع الشمس و عن ذبح ذوات الدر. (رواه الحاکم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلعم نے سورج طلوع ہونے سے پہلے خرید و فروخت کرنے سے اور دودھ دینے والے جانور ذبح کرنے سے۔ (حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۳۵۵) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من باع عبدا وله مال فماله للبائع الا ان یشترط المبتاع. (رواه ابن شیبة، و فی روایة البیهقی و من ابتاع نخلا قد ابر فثمرتها للبائع الا ان یشترط المبتاع. (رواه ابن راهویة و الحاکم و النسائی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی کسی غلام کو بیچے اور اس کے پاس مال ہو تو وہ مال بیچنے والے کا ہے مگر یہ کہ خریدنے والا شرط کرلے۔ (ابن شیبہ نے اسے روایت کیا ہے۔ اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ جس نے کوئی کھجور کا درخت خریدا اور اس میں پھل آگیا تو وہ پھل بیچنے والے کے ہیں مگر یہ کہ خریدار شرط کرلے۔ (ابن راہویہ، حاکم اور نسائی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۳۵۶) عن علی قال سئلت النبی صلی الله علیه وسلم عن الاشربة عام حجة الوداع فقال حرم الله الخمر بعینها و السکر من کل شراب. (رواه العقیلی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے فرمایا میں نے پوچھا نبی صلعم سے مشروبات کے بارے میں حجۃ الوداع کے سال تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام قرار دیا اور ہر وہ مشروب جس سے نشہ ہو۔ (عقیلی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۳۵۷) عن علی قال امرنی النبی صلی الله علیه وسلم ان ابیع غلامین اخوین فبعتهما ففرقت بینهما فذکرت ذالک للنبی فقال ادرکهما فارتجعتهما و لا تبعها الا جمیعا ولا تفرق بینهما. (رواه احمد و ابن الجارود و ابن جریر و ابن سدرة و الحاکم و البیهقی و ابن منصور)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مجھے حکم دیا نبی صلعم نے کہ میں نے دو غلام بھائیوں کو بیچ دوں میں نے انہیں الگ الگ بیچ دیا۔ میں نے رسول اللہ صلعم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا انہیں پھر حاصل کرو اور واپس لو اور الگ الگ نہیں بلکہ ایک ساتھ بیچو۔ (احمد، ابن جارود، ابن جریر، ابن منذر، حاکم بیہقی اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۳۵۸) عن علی قال سیأتی علی الناس زمان عضوض یعض الموسر علی ما فی یدیه و لم یومر بذلک قال الله تعالیٰ الفضل بینکم تقدم الاشرار و لیتذل الاخیار

و تبایع المضطرون و قد نهی رسول الله عن بیع المضطرین وعن الغیر و عن بیع الثمرة قبل ان تدرك . (رواہ ابن منصورو احمد و ابن ابی حاتم و الخرائطی و البیهقی و ابن مردویه)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ عنقریب لوگوں پر ایک سخت زمانہ آئے گا جس مین مالدار اپنے سامنے جو بھی پڑے گا اسے کاٹ کھائے گا حالانکہ اسے اس کا حکم ہو گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے مابین فضل کو بھلا نہ دو۔ اشرار کو مقدم رکھا جائے گا اور اخیار کو ذلیل سمجھا جائے گا اور خرید و فروخت جبرا ہو گی جب کہ رسول اللہ صلعم نے اس قسم کی خرید و فروخت کی ممانعت کی ہے اور دھوکہ دہی کی خرید و فروخت اور پھل پکنے سے بیشتر بیچ ڈالنے سے۔ (ابن منصور، احمد، ابن ابی حاتم، خرائطی، بیہقی اور ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۳۵۹) عن علی انه فرق بین جارته وولدها فنهاه النبی صلی الله علیه وسلم و رد البیع. (رواہ ابوداؤد و البیهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آپ نے اپنی لونڈی اور اس کے لڑکے کو الگ الگ بیچ ڈالا تو نبی صلعم نے منع فرمایا اور بیع واپس کرا دی۔ (ابوداؤد اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۳۶۰) عن علی قال وهب لی رسول الله صلی الله علیه وسلم غلامین اخوین فبعت احدهما فقال رسول الله یا علی ما فعل الغلامان قلت بعت احدهما قال ردوه ردوه. (رواہ الطبرانی و البیهقی و الحاکم)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے مجھ کو دو غلام بھائی عطا فرمائے تو میں نے ان میں سے ایک کو بیچ ڈالا رسول اللہ نے مجھ سے غلاموں کے بارے میں پوچھا میں نے عرض کیا کہ میں نے ایک کو فروخت کر دیا آپ نے فرمایا واپس لو واپس لو۔ (طبرانی، بیہقی اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۳۶۱) عن علی قال اصبت جاریة من السبی معها ابن لها فارت ان ابیعها و امسك ابنها فقال النبی صلی الله علیه وسلم بعهما جمیعا او امسکهما جمیعا. (رواہ ابونعیم فی الحلیة و البیهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک لونڈی تھی جسکے ایک لڑکا تھا میں نے چاہا کہ

اسے بیچ ڈالوں اور اس کے لڑکے کو روک لوں نبی صلعم نے فرمایا ان کو ایک ساتھ بیچو یا ایک ساتھ رکھو۔ (ابو نعیم نے حلیہ میں اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٣٦٢) عن علی قال بعث معی النبی صلی الله علیه وسلم بغلامین سبیین مملوکین ابیعهما فبعتهما فلما اتیته قال اجمعت ام فرقت قلت فرقت قال ادرك ادرك. (رواه ابن شيبة و ابن جرير)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم نے مجھے دو قیدی غلام بھیجے کہ میں انہیں بیچ ڈالوں میں نے بیچ دیا جب میں خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا تم ان کو ایک ساتھ بیچا یا الگ الگ میں نے عرض کیا الگ الگ آپ نے فرمایا انہیں حاصل کرو حاصل کرو۔ (ابن شیبہ اور ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٣٦٣) عن علی قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع الغدرة و قال من ملك ذا رحم محرم فهو جر. (رواه ابن حمدان)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا دھوکہ کی خرید و فروخت سے اور فرمایا جو مالک ہو کسی محرم رشتہ دار کا وہ آزاد ہو جائے گا۔ غلام نہ رہے گا۔ (حمدان نے اسے روایت کیا ہے)

(٣٦٤) عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن ثمن الكلب العقور. (رواه ابن وهب)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم نے منع فرمایا کٹکھنے کتے کی قیمت لینے سے۔ (ابن وہب نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی الاحتكار و التسعير

غلہ اسٹاک کر کے گراں بیچنے کا بیان

(٣٦٥) عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن الحكرة بالبلاذ عن التلقی و عن السوم قبل طلوع الشمس و عن ذبح فتی الغنم. (رواه البيهقي)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم نے غلہ اسٹاک کر کے گراں بیچنے سے منع فرمایا اور بھاؤ

تاؤ کرنے اور سورج نکلنے سے پہلے سامان کو فروخت کے لئے رکھنے سے اور جوان بکری ذبح کرنے سے (جو دودھ دینے والی ہو)۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے)

(۳۶۶) عن علی قال قیل یا رسول الله صلی الله علیه وسلم قم لنا السعر قال ان علاء السعر و رخصه بیدالله ارید ان القی ربی و لیس احد یطلبنی بمظلمة ظلمتها ایاه. (رواه البزار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم سے عرض کیا گیا کہ ہمارے لئے نرخ مقرر کیجئے آپ نے فرمایا اگر بھاؤ گراں ہو تو اللہ نے اس کی اجازت دی ہے میں چاہتا ہوں کہ اپنے رب سے ایسی حالت میں ملوں کہ کوئی ایک فرد بھی مجھ سے یہ نہ مطالبہ کرے کہ میں نے کسی پر بھی زیادتی کی ہے۔ (بزار نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی الربا و احکامه

سود اور اسکے احکام کا بیان

(۳۶۷) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعن الله آکل الربا و موکله و کاتبه و مانع الصدقة. (رواه احمد و النسائی و فی روایة البیهقی و شاهدیه و الواشمة و المستوشمة و المحلل و المحلل له. (رواه ابن جابر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ نے لعنت کی ہے سود خوار پر اس کے موکل اور اس کی لکھا پڑھی کرنے والے پر اور صدقہ سے روکنے والے پر۔ (احمد اور نسائی نے اسے روایت کیا ہے اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ اور اسے دیکھنے والے پر ہاتھ بٹانے والے اور گودنے والے پر اور کفارہ ادا کر کے قسم کھانے والے پر۔ جابر نے اسے روایت کیا ہے)

(۳۶۸) عن علیؓ قال سئل النبی صلی الله علیه وسلم عن الرطب بالتمر فقال لمن حوله اینقص الرطب اذا جف قلنا قلنا نعم فنهی عنه. (رواه مالك و ابن حبان و ابن شیبة و ابی داؤد و الترمذی و ابن ماجة)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں نبی صلعم سے پوچھا گیا پکی کھجور کی فروخت کے بارے مین آپ نے لوگوں سے پوچھا کہ کیا کھجور خشک ہونے کے بعد کم پڑ جاتی ہے ہم نے کہا جی ہاں پس آپ نے اس سے

منع فرمایا۔ (مالک ابن حبان، ابن شیبہ، ابی داؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

حرف التاء "حرف تاء"
كتاب التـــــوبة
توبہ کا بیان

باب فی فضل التوبة و احكامها و الترغيب فيها
توبہ کی فضیلت اس کے احکام اور اس پر ترغیب کا بیان

(۳۷۰) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالیٰ يحب العبد المومن المفتتن التواب. (رواه احمد)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے بیشک اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے فتنہ میں پڑے ہوئے توبہ کرنے والے کو۔ (احمد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۳۷۱) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خيار كم كل مفتتن تواب. (رواه البيهقى)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے تم مین سے بہتر وہ ہے جو فتنہ میں پڑا ہوا توبہ کرنے والا ہو۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۳۷۲) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كفى بالمرء نصرا ان ينظر الى عدوه فى معاصى الله. (رواه الديلمى فى فردوس الاخبار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے آدمی کے لئے منجانب اللہ منصور ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ اس کا دشمن گناہوں میں مبتلا ہو۔ (دیلمی نے اسے فردوس الاخبار میں روایت کیا ہے۔)

(۳۷۳) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الفقراء اصدقاء الله و المرضیٰ احباء الله فمن مات على التوبة فله الجنة فتوبوا ولا تيئسوا فان باب

التوبة مفتوح من قبل المغرب لا ينسه حتى يطلع الشمس منه . (رواه جعفر و الديلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے فقراء اللہ کے دوست ہیں اور مریض اللہ کے پسندیدہ جو شخص توبہ پر مرا اس کے لئے جنت ہے لہٰذا تم لوگ توبہ کرو اور ناامید نہ ہو کیوں کہ توبہ کا دروازہ پچھم کی سمت کھلا ہوا ہے۔ اس وقت تک بند نہ ہو گا جب تک کہ سورج اس سے طلوع ہو۔ (جعفر اور دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۳۷۴) عن علی قال قال رسول الله ما من عبد يذنب ذنبا فيتوضأ فيحسن الوضوء ثم يقوم فيصلی رکعتين ثم يستغفر الله لذالك الذنب الا غفر له. (رواه الطيالسی و ابن شيبه و احمد و الحميدی والعدلی و عبد بن حميد و ابن منيع و ابوداؤد و الترمذی و نسائی و ابن ماجة و البزار، ابويعلیٰ و ابن حبان و الدار قطنی و ابن السنی و ابن منصور)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کوئی بندہ ایسا نہیں جس سے گناہ سرزد ہو پھر وہ اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھے اس کے بعد استغفار کرے اور اللہ اسے بخش نہ دے۔ (طیالسی، ابن شیبہ، احمد حمیدی، عدلی، عبد بن حمید، ابن منیع، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، بزار، ابویعلی، ابن حبان، دار قطنی، ابن السنی اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۳۷۵) عن علی قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مكتوب حول العرش قبل ان يخلق الدنيا باربعة آلاف عام و انی لغفار لمن تاب و آمن و عمل صالحاً اهتدی. (رواه الديلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی تخلیق سے چار ہزار سال پیشتر سے عرش کے گرد لکھا ہوا ہے۔ "بیشک میں بخشنے والا ہوں اسے جو توبہ کرے ایمان لائے اور نیک عمل کرے پھر ہدایت یاب ہو"۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۳۷۶) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رفع القلم عن ثلاثة عن النائم حتیٰ يستيقظ و عن الصبی حتی يشب و عن المعتوه حتی يعقل. (رواه

الترمذی و ابن ماجه و الحاکم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایارسول اللہ صلعم نے قلم رک جاتا ہے تین آدمیوں سے سونے والے جب تک کہ وہ بیدار نہ ہو اور بچے سے تاوقتیکہ وہ جوان نہ ہو اور مجنون سے جب تک کہ اسے ہوش و حواس نہ آجائے۔ (ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۳۷۷) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رفع القلم عن ثلاثة عن المجنون و المغلوب علی عقله حتی یبرأ و عن النائم حتی یستیقظ و عن الصبی حتی یحتلم. (رواه احمد و ابو داؤد و الحاکم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایارسول اللہ صلعم نے قلم رک جاتا ہے تین افراد سے۔ پاگل سے جب تک وہ صاحب ہوش نہ ہو جائے اور سونے والے سے جب تک کہ وہ بیدار نہ ہو اور بچہ سے تاوقتیکہ وہ بالغ نہ ہو۔ (احمد، ابوداؤد اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۳۷۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوحی الله تعالیٰ الی حفظة الکرام البررة لا تکتبوا الی عبده عند ضجره شیئا. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایارسول اللہ صلعم نے اللہ تعالیٰ وحی بھیجتا ہے کراماکاتبین پر کہ بندہ کا اس وقت کا عمل نہ لکھو جب وہ رنج و غم سے بیقرار ہو۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۳۷۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اتی علی العبد اربعون سنة یجب علیه ان یخاف الله ویحذره. (رواه الدیلمی فی فردوس الاخبار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایارسول اللہ صلعم نے جب بندہ چالیس سال کا ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور چوکنا رہے۔ (دیلمی نے فردوس الاخبار میں اسے روایت کیا ہے۔)

(۳۸۰) عن علی قال سمعت ابابکر یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما من عبد اذنب ذنبا فقام فتوضأ فاحسن الوضوء ثم قام فصلی و استغفر من ذنبه الا کان حقا علی الله ان یغفر له لان الله تعالیٰ یقول "ومن یعمل سوءا و یظلم نفسه ثم یستغفر الله یجد الله غفورا رحیما". (رواه ابن ابی حاتم و ابن مردویه و ابن السنی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو بکرؓ کو کہتے سنا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کوئی بندہ ایسا نہیں جس سے کوئی گناہ سرزد ہو اور وہ اچھی طرح وضو کر کے نماز پڑھے پھر اللہ سے اپنے گناہ کی مغفرت طلب کرے مگر یہ کہ اللہ کا حق اس پر نہ ہو جائے کہ وہ ان سے بخشدے کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور جو برا عمل کرے اپنے اوپر ظلم کرے پھر وہ اللہ سے مغفرت طلب کرے تو وہ اللہ کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا پائے گا۔ (ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور ابن سنی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۳۸۱) عن خالد بن ابی عزه ان علیا اتاه رجل فقال ما تقول فی رجل اذنب ذنبا قال یستغفر الله ویتوب الیه فقال له فی الرابع فقد فعل ثم عاد فقال یستغفر الله و یتوب الیه ولا یمل حتی یکون الشیطن هو المحسود. (رواه هناد)

خالد بن ابی عزہ سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جس سے کوئی گناہ سرزد ہو آپ نے فرمایا وہ توبہ واستغفار کرے پھر آپ نے چار بار یہ کہا گیا کہ اگر وہ توبہ کرے اور پھر گناہ کرے تو آپ نے فرمایا اللہ اسے بخش دے گا اس کی توبہ قبول کرے گا اور

(۳۸۲) عن علی قال قال رسول الله لما ارای ابراهیم ملکوت السماوات والارض اشرف علی رجل علی معصیة من معاصی الله فدعا علیه فهلك ثم اشرف علی آخر فذهب یدعوا علیه فاوحی الله الیه ان یا ابراهیم انك رجل مستجاب الدعوة فلا تدع علی عبادی فانهم منی علی ثلاث اما ان یتوب فاتوب علیه و اما ان اخرج من صلبه نسمة تملأ الارض بالتسبیح و اما ان اقبضه الی فانی شئت عفوت و ان شئت عاقبت. (رواه ابن مردویه)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب حضرت ابراہیم کو ملکوت سماوات وارض کی سیر کرائی گئی تو ایک آدمی آپ کے سامنے آیا جس نے خدا کا کوئی گناہ کیا تھا آپ نے اسے بددعا دی اور وہ ہلاک ہو گیا۔ پھر ایک دوسرا شخص ویسا ہی آپ کے سامنے آیا آپ نے اسے بھی بددعا دینی چاہی تب اللہ نے وحی نازل فرمائی کہ اے ابراہیم! آپ مستجاب الدعوات ہیں لہٰذا میرے بندوں کو بددعا نہ دیجئے کیوں کہ وہ میرے ہیں۔ تین حالتوں میں اگر وہ توبہ کریں تو

یں ان کی توبہ قبول کروں گا یا میں ان کی صلب سے ایسی روح نکالوں گا جو پوری سرزمین کو اللہ کی تسبیح و تقدیس سے بھر دے اور اگر میں انہیں اپنے پاس بلالوں تو مجھے اختیار ہے خواہ انہیں معاف کر دوں یا انہیں سزادوں۔ (ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

''حرف جیم'' ''حرف جیم''

كتاب الجهـــــــاد
جہاد کے بارے میں

باب فی فضل الجهاد و ترغيبه
جہاد کی فضیلت اور اس کی ترغیب کا بیان

(۳۸۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم افضل الجهاد من اصبح لا یهم بظلم احد. (رواه الدیلمی فی فردوس الاخبار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے سب سے افضل جہاد یہ ہے کہ آدمی صبح کرے اور کسی پر ظلم کا خیال بھی نہ لاوے۔ (دیلمی نے فردوس الاخبار میں اسے روایت کیا ہے۔)

(۳۸۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتقوا اذی المجاهدین فی سبیل الله فان الله یغضب لهم کما یغضب للرسل ویستجیب لهم کما یستجیب لهم (رواه الدارقطنی والدیلمی)

حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے راہ خدا میں جہاد کرنے والوں سے بچو کیونکہ اللہ ان کی طرف غصہ ہوتا ہے جیسے رسولوں کی طرف سے غصہ ہوتا ہے اور ان کی دعا قبول کرتا ہے جیسے رسولوں کی دعا سنتا ہے (دارقطنی اور دیلمی نے اس کو روایت کیا ہے)

(۳۸۴) عن علی قال قال رسول الله لان امرض علیٰ ساحل البحر رحب الیمن اصبح فاعتق مائة رجل ثم اجهزهم و دوالیهم فی سبیل الله (رواه ابوالشیخ)

حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے اگر میں ساحل سمندر پر بیمار پڑوں تو مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں سو آدمی آزاد کروں پھر انھیں اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے بھیجوں (ابوالشیخ نے اس کو روایت کیا ہے)

(۳۸۵) عن علی قال قال رسول اللہ عن مرض یوماً فی البحر کان افضل من عتق الف رقبة یجھزھم وینفق علیھم الیٰ یوم القیامة ومن علم رجلا فی سبیل اللہ آیةً من کتاب اللہ او کلمة من سنة اللہ حثا اللہ لہ من الثواب یوم القیامة حتی لایکون شیءٌ من الثواب افضل مما یحثی اللہ لہ (رواہ ابو نعیم فی الحلیة)

حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص ایک روز بھی بیمار پڑا سمندر میں تو یہ اس کے لئے زیادہ افضل ہے اس سے کہ وہ ہزار غلام آزاد کر کے انھیں راہ خدا میں جہاد کے لئے بھیجے اور تا قیامت ان پر خرچ کرتا رہے اور جو بھی کتاب اللہ سے ایک آیت کسی کو سکھلادے یا سنت کی کوئی بات تو اللہ قیامت کے دن اس کے ثواب کو بہت بڑھادے گا یہاںتک کہ اس کے ثواب سے زیادہ افضل اور کچھ نہ ہوگا (ابو نعیم نے حلیہ میں اسے روایت کیا ہے)

(۳۸۶) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل یباھی بالمتقلد سیفہ فی سبیل اللہ ملائکتہ وھم یصلون علیہ ما دام متقلدہ (رواہ الخطیب)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے بے شک اللہ فخر کرتا ہے اس شخص پر جو اللہ کی راہ میں تلوار گردن میں لٹکائے اور فرشتے ایسے شخص پر اس وقت سلام بھیجتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ تلوار لٹکائے رہے۔ (خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۳۸۷) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰة الرجل متقلدا بسیفہ تفضل علی صلوتہ غیر متقلد سبعمأة ضعف. (رواہ الخطیب)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کی نماز جو خدا کی راہ میں گردن سے تلوار لٹکائے ہوئے ہو دوسرے نمازی سے سات سو گنا بڑھ کر ہے۔ (خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۳۸۸) عن علی قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اضع لہ

وضوء ا ثم قال استرنی بثوبك و دلنی ظهرك ثم قال والله لاغزون قریشا والله لاغزون قریشا. (رواه النسائی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کے لئے وضو کا پانی رکھوں پھر فرمایا مجھے کپڑے میں لپیٹ دو اور اپنی پیٹھ کی ٹیک مجھے لگانے دو پھر فرمایا خدا کی قسم میں قریش سے جہاد کروں گا خدا کی قسم میں قریش سے جہاد کروں گا۔ (نسائی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی الرمی
تیر اندازی کا بیان

(۳۸۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ارم بها یعنی القوس الفارسية علیکم بهذه یعنی القوس العربية و امثالها و رماح القثا فان بهذه یمکن لکم فی البلاد و یزید لکم فی النصر. (رواه الطبرانی و البیهقی)

حضرت علی رضی اللہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیر پھینکو اس سے یعنی فارسی کمان سے تمہیں عربی کمان رکھنا چاہئے اور اسی کے مثل اور نیزہ بھی کیوں کہ یہ تمہارے ملک میں دستیاب ہے اور اس سے تمہیں بڑی مدد ملے گی۔ (طبرانی اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۳۹۰) عن علی قال کان بید النبی قوس عربية فرأی رجلا بیده قوس فارسية فقال ما هذه القها و علیکم بهذه و اشباهها و رماح القنا فانما یزید الله لکم فی الدین و یمکن لکم فی البلاد. (رواه ابن ماجة)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک عربی کمان تھی آپ نے ایک شخص کو دیکھا جس کے ہاتھ میں فارسی کمان تھی تو فرمایا یہ کیا ہے؟ اسے ڈال دو تمہیں اس قسم کی رکھنا چاہئے اور نیزہ رکھنا چاہئے کیوں کہ اللہ اس سے تمہارے دین کو فروغ عطا کرے گا اور یہ تمہارے ملک میں دستیاب بھی ہے۔ (ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

فی صلة الرحم
صلہ رحمی کا بیان

(۳۹۱) عن علی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صل من قطعك و احسن الی ما أساء الیك و قال الحق ولو علی نفسك. (رواه ابن النجار)

حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے صلہ رحمی کرو اس سے جو تم سے قطع رحمی کرے اور جو تم سے برائی کرے اس سے بھلائی کرو اور حق بات کہو خواہ وہ اپنے ہی خلاف کیوں نہ ہو۔ (ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۳۹۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احب ان یمد له فی عمره فلیتق الله و لیصل رحمه. (رواه ابن عساکر)

حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو چاہتا ہے کہ اس کی عمر دراز ہو وہ اللہ سے ڈرتا رہے اور صلہ رحمی کرے۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۳۹۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سره ان یمد الله له فی عمره و یوسع له فی رزقه و یدفع عنه میتة السوء فلیتق الله و لیصل رحمه. (رواه احمد و ابن جریر و الخرائطی و الطبرانی و الحاکم و ابن النجار و زاد فی روایة ابن جریر و یستجاب له دعاء)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پسند کرے کہ اللہ اس کی عمر میں برکت دے اس کا رزق وسیع فرمادے نقصان کو اس سے دور رکھے اس کو چاہئے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور صلہ رحمی کرے۔ (احمد، ابن جریر، خرائطی، طبرانی، حاکم، ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے اور ابن جریر کی روایت میں ہے کہ اس کی دعاء قبول کی جائے۔)

فی کف اللسان
زبان پر قابو رکھنے کا بیان

(۳۹۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کف لسانه عن اعراض المسلمین قال الله غرته یوم القیامة. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص اپنی زبان کو مسلمانوں کی برائی سے روکے رکھے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی غلطیوں سے درگزر فرمائے گا۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی المسابقة

مسابقت کا بیان

(۳۹٤) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه لما اراد الله ان یخلق الخیل قال لریح الجنون بانی خالق منك خلقا اجعله عزا الا ولیأئی و مذلة علی اعدائی و جمالا لاهل طاعتی فقالت الریح اخلق فقبض منها قبضة فخلق فرسا فقال خلقتك فرسا و جعلتك عربیا و جعلت الخیر معقود بناصیتك و الغنائم مختارة علیٰ اظهارك وجعلتك تطیر بلا جناح فانت للطلب و انت للهرب و ساجعل علی ظهرك رجالا یسبحونی و یحمدونی و بها لمونی و یکبرونی فلما سمعت الملائکة الصفة و خلق الفرس قالت الملائکة یا رب نحن ملائکتك نسبح لك و نحمدك و نهللك فماذا لنا فخلق الله خیلا بلقا اعناقها کاعناق البخت یمد بها من یشاء من انبیاء ہ و رسله و ارسل الفرس فی الارض فلما استوت قدماه علی الارض مسح الرحمان بیده علی عرف ظهره قال اذل بصهیلك المشرکین املأ منه آذانهم و اذل به اعناقهم و اوعب به قلوبهم فلما عرض الله علی آدم من کل شیء ما خلق قال له اختر من خلقی ما شئت فاختار الفرس فقیل اخترت عزك و عزولاك خلدا ما خلدوا باقیا ما بقوا یلقح فیتج منه اولادا ابدا الابدین و دهر الداهرین برکتی علیك و علیهم ما خلقت خلقا احب الی منك. (رواه الحاکم و الثعلبی و الدیلمی و ابن الجوزی و ابن حبان)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب اللہ تعالیٰ نے گھوڑے کو پیدا کرنے کا قصد کیا تو فرمایا میں تم سے ایک ایسی مخلوق پیدا کرنے جا رہا ہوں جسے میں اپنے اولیاء کے لئے عزت کا باعث اور اپنے دشمنوں کے لئے ذلت کا باعث بناؤں گا اور اپنے فرمانبرداروں کے

جمال کا باعث ہوا۔ یہ سن کر ہوا کہنے لگی پیدا کیجے پس اللہ تعالیٰ ایک مٹھی بھر مٹی لی اور گھوڑے کو پیدا فرمایا اور فرمایا میں نے تجھے فرس پیدا کیا اور تجھے عربی بنایا بھلائی کو میں نے تیری پیشانی سے باندھ رکھا اور مال غنیمت تیری پیٹھ پر جمع کیا جائے اور میں نے تجھے بغیر پروں کے اڑنے والا بنایا پس تو طلب کے لئے ہے اور تو بھاگنے کے لئے ہے۔ اور جلد ہی میں تیری پیٹھ پر ایسے لوگوں کو بٹھاؤں گا جو میری تسبیح وو تحمید و تکبیر کہیں گے جب فرشتوں نے یہ صفت سنی اور گھوڑے کی تخلیق ہو گئی تو فرشتوں نے عرض کیا اے ہمارے رب ہم تیرے فرشتے ہیں ہم تیری تسبیح و تحمید و تہلیل کرتے ہیں ہمارے لئے کیا انعام ہے۔ تب اللہ نے ایک گھوڑا پیدا فرمایا جس کی گردن اس طرح کی تھی جیسے بختی نسل کے اونٹ کی گردن جب اس نے اپنے پیر زمین پر رکھے تو مالک رحمان نے اپنے ہاتھ سے اس کی پیٹھ سہلائی اور فرمایا اپنی ہنہناہٹ سے مشرکوں کو ذلیل کر۔ ان کے کاموں میں اسے بھر دے اور ان کی گردنوں کو ذلیل کر اور ان کے دلوں کو اس سے اکھاڑ دے پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اپنی تمام مخلوقات پیش فرمائیں اور فرمایا میری خلق میں جسے چاہئے قبول کیجئے انہوں نے گھوڑا پسند کیا۔ ارشاد ہوا آپ نے عزت پسند فرمائی اپنے لئے بھی اور اپنے اولیاء کے بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جب تک وہ رہیں وہ حاملہ ہوں گے اور ان سے ایسی اولاد ہو گی جو ہمیشہ ہمیشہ جلتی رہے گی جیسے جیسے زمانہ گزرتا جائے گا میری برکت تم پر اور ان پر رہے گی میں نے کوئی مخلوق پیدا نہیں کی جو مجھے تم سے زیادہ محبوب رہی ہو۔ (حاکم، ثعلبی، دیلمی، ابن جوزی اور ابن حبان نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی آداب متفرقة

متفرق آداب کا بیان

(۳۹۵) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ضیق طریقا فلا جهاد له. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس کے لئے راستہ تنگ ہو اس کے لئے جہاد نہیں ہے۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۳۹۶) عن علی قال کان شعار النبی صلی الله علیه وسلم یاکل حیس.

(رواه العقیلی و ابن منصور و ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلعم حیس نوش فرمایا کرتے تھے۔ (عقیل ابن منصور اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۳۹۶) عن علی قال ان اللہ تعالیٰ سمی الحرب خدعة علی لسان نبیه. (رواہ الطبرانی و احمد و العقیلی و ابن جریر و الاروقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلعم کی زبان مبارک سے کہلوایا کہ جنگ دھوکہ ہے۔ (طبرانی، احمد، عقیلی، ابن جریر اور اورقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی احکام الجهاد

جہاد کے احکام کا بیان

(۳۹۷) عن علی قال قال رسول اللہ منعنی ربی ان اظلم معاهداً ولا غیره. (رواہ الحاکم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے میرے رب نے مجھے منع کیا ہے کہ میں کسی ذمی یا کسی اور شخص پر اس ظلم کو کروں۔ (حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۳۹۸) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لیس للعبد فی الغنیمة الاخر فی المتاع و امانه و امان المرأة جائز اذا هی اعطت القوم الامان. (رواہ البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے غلام کو مال غنیمت میں کچھ نہیں ملے گا سوا گھریلو سامان کے اور اس کا امان دینا اور اسی طرح عورت کا امان دینا جائز ہے اگر وہ کسی کو امان دے۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۳۹۹) عن علی قال قال رسول اللہ ما انا باحق بهذه الوبرة من رجل من المسلمین. (رواہ احمد)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے میں مال غنیمت کے مقابلہ میں اس اونٹ کے ایک بال کا بھی زیادہ حقدار نہیں ہوں۔ (احمد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۳۹۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تدع تمثالا الا طمسته ولا قبرا مشرفا الا سویته. (رواه مسلم و النسائی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس بت کو بھی پاؤ اسے توڑ ڈالو اور جس قبر کو اونچا پاؤ اسے برابر کر دو۔ (مسلم اور نسائی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۴۰۰) عن علی قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا بعث جیشا من المسلمین الی المشرکین قال انطلقوا بسم الله فذکر الحدیث و فیه لا تقتلوا ولیدا طفلا ولا امرأة ولا شیخا کبیرا ولا تغورن عینا ولا تغفرن شجرا یمنعکم قتالا او یحجر بینکم و بین المشرکین ولا تمثلوا بآدمی ولا بهیمة ولا تغدروا ولا تغلوا. (رواه البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلعم مسلمانوں کا کوئی لشکر مشرکین کی طرف بھیجتے تو فرماتے آگے بڑھو اللہ کا نام لے کر پھر یہ حدیث بیان فرمائی کہ قتل نہ کرو کسی بچہ کو نہ کسی عورت کو اور نہ کسی ضعیف بوڑھے کو اور کسی آنکھ کو گہری نظر سے نہ دیکھو نہ ہی کسی درخت کا کاٹو پیڑ جو جنگ میں تمہاری روک ہو اور تمہارے اور مشرکین کے درمیان رکاوٹ ہو نہ تو کسی آدمی کا بت بناؤ نہ ہی کسی جانور کا نہ ہو تو دھوکہ دہی کرو اور نہ کسی بات میں غلو کرو۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۴۰۱) عن علی قال بعث النبی صلی الله علیه وسلم الی اللات و العزی بعثا فاغاروا علی حی من العرب فسبوا مقاتلهم و ذریتهم فقالوا یا رسول الله اغار و علینا بغر دعاء فسئل النبی اهل السریة فصدقوپهم فقال النبی ردوهم الی ما منهم ثم ادعوهم. (رواه الحارث)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے لات و عزی کے پاس فوج بھیجی وہ لوگ عرب کے ایک قبیلہ میں گھس گئے اور لوٹ مار کی چنانچہ ان لوگوں نے جنگ کرنے والوں اور ان کی ذریت کو گالیاں دیں اور کہا کہ یا رسول اللہ انہوں نے ہم پر چڑھائی کر دی بغیر دعوت اسلام دئے ہوئے۔ نبی صلعم نے لشکر والوں سے پوچھا سب نے ان کی تصدیق کی تو نبی صلعم نے فرمایا جو کچھ ان سے چھینا ہے وہ واپس کرو اس کے بعد انہیں دعوت اسلام دو۔ (حارث نے اسے روایت

کیا ہے۔)

(۴۰۲) عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم بعثه وجها ثم قال لرجل الحق ولا تدعه من خلفه فقل ان النبی یامرك ان تنتظره و قل له لا تقل قوما حتی تدعوهم. (رواه ابن راهویه)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم نے آپ کو ایک مہم پر بھیجا اس کے بعد ایک شخص سے کہلوایا کہ کہہ دو کہ نبی صلعم حکم دیتے ہیں کہ ان کا انتظار کیجئے اور یہ کہہ دو کہ کسی قوم سے جنگ نہ کرنا بلکہ پہلے اسے دعوت اسلام دینا۔ (ابن راہویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۴۰۳) عن علی قال کنا عند النبی صلی الله علیه وسلم حین جاءه اهل الذمة فقالوا له اکتب لنا کتابا من لا نسئل فیه من بعدك فقال نعم اکتب لکم ما شئتم الا معرة الجیش و سفه الغوغاء فانهم قتله الانبیاء. (رواه العسکری)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلعم کی خدمت میں تھے کہ ذمی لوگ آئے اور عرض کرنے لگے کہ ہمیں کچھ لکھ کر دیدیجئے تاکہ ہم حضور کے بعد کسی سے کچھ سوال نہ کریں آپ نے فرمایا ہاں میں تم کو لکھدوں گا جو بھی تم چاہو۔ علاوہ معرۃ الجیش اور کمینے لوگوں کے لئے کیوں کہ وہ انبیاء کے قاتل ہیں۔ (عسکری نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی الخمس
خمس کا بیان

(۴۰۴) عن علی قال اجتمعت انا و فاطمة و العباس و زید بن حارثة عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال العباس یا رسول الله کبر سنی و رق عظمی و کثرت مونتی فان رأیت یا رسول الله ان تامرلی بکذا و سقا من طعام فافعل فقال رسول الله قد فعلت ففعل فقالت فاطمة یا رسول الله ان رأیت ان تامرلی کما امرت بعمك فافعل فقال رسول الله ففعل ذلك ثم قال زید بن حارثة یا رسول الله کنت اعطیتنی ارضا کانت معیشتی عنها ثم قبضتها فان اردت ان تردها علی فافعل فقال رسول الله ففعل ذلك فقلت انا یا رسول الله ان اردت انی تولینی هذا الحق الذی

جعله الله لنا فی کتابة من الخمس فاقسمه فی حیاتك کیلا فینازعنیه احدا بعدك فقال رسول الله نفعل ذالك فولانیه فقسمته فی حیاته ثم ولانیه ابوبکر فقسمته فی حیاته ثم ولانیه عمر فقسمته فی حیاته. (رواه ابن شیبة و احمد و ابوداؤد، و العقیلی و البیهقی و ابویعلیٰ و ابن منصور)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں فاطمہ عباس اور زید بن حارثہ رسول اللہ صلعم کے پاس حاضر ہوئے عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا بڑھاپا ہے اور ضعیفی کا عالم اور مجھ پر بار گراں ہے اگر آپ کی رائے ہو تو آپ میری گزر بسر کے لیے ایک وسق (ساٹھ صاع) مقرر فرمائیے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں نے مقرر کر دیا پھر فاطمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ مناسب خیال فرمائیں تو مجھے بھی کچھ عطا ہو جیسے آپ نے اپنے چچا کے لئے مقرر فرمایا آپ نے مجھے ایک زمین عطا فرمائی تھی جس پر میری گذر بسر تھی پھر وہ زمین حضور نے مجھ سے واپس لے لی تھی اگر حضور کی مرضی ہو تو وہ مجھے واپس فرمادیں وہ لشکر جو نادانی سے قوم کی کھیتی کھالے۔ حضور نے فرمایا میں نے اسے مقرر کر دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ مجھے ولی مقرر فرمائیں اس حق کا جو اللہ نے اپنی کتاب میں ہمارا خمس مقرر کیا ہے۔ تو میں اسے حضور کی زندگی میں تقسیم کر دوں تاکہ آپ کے بعد کوئی مجھ سے جھگڑا نہ کر سکے۔ پس رسول اللہ نے فرمایا ہم ایسا ہی کریں گے پھر آپ نے مجھے ولی مقرر فرمایا میں نے آپ کی زندگی میں تقسیم کی پھر جب حضرت ابو بکر خلیفہ ہوئے تو میں نے ان کی زندگی میں بھی تقسیم کی۔ (ابن شیبہ، احمد، ابوداؤد، عقیلی، بیہقی، ابو یعلیٰ اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٤٠٥) عن علی قال ولانی رسول الله صلی الله علیه وسلم خمس الخمس فوضعته مواضعه حیاة رسول الله و حیاة ابوبکر و حیاة عمر فاتی بمال فدعانی فقال خذه فقلت لا اریده قال خذه فانتم احق به قلت قد استغیث فجعله فی بیت المال. (رواه ابن شیبة و ابوداؤد)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے مجھے خمس کا ولی مقرر فرمایا رسول اللہ صلعم کی حیات طیبہ میں تقسیم فرماتا رہا پھر حضرت ابو بکر و عمر کی زندگیوں میں بھی ایک بار حضرت عمر کے زمانہ میں کچھ مال غنیمت آیا انہوں نے مجھے بلوا کر فرمایا اس کو آپ لے لیجئے میں نے کہا مجھے ضرورت

نہیں انہوں نے پھر کہا کہ لے لیجئے آپ سب سے زائد حقدار ہیں میں نے کہا مجھے مال کی پروا نہیں پھر انہوں نے اسے بیت المال میں جمع کرا دیا۔ (ابن شیبہ اور ابو داؤد نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی فضل الشهادة و انواعها

شہادت کی فضیلت اور اس کی اقسام کا بیان

(٤٠٦) عن علی قال قال رسول الله الفریق شهید و الغریق شهید و الغریب شهید و الملدوغ شهید و المبطون شهید و من یقع علیه البیت فهو شهید و من یقع من فوق البیت فیندر رجله او عنقه فیموت هو شهید و من تقع علیه الصخرة فهو شهید و الغری علی زوجها کالمجاهد فی سبیل الله فلا اجر شهید و من قتل دون ماله فهو شهید و من قتل دون نفسه فهو شهید و من قتل دون اخیه فهو شهید و من قتل دون جاره فهو شهید و الآمر بالمعروف و الناهی عن المنکر فهو شهید. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے ڈوبنے والا شہید ہے جل کر مرنے والا شہید ہے مسافر شہید ہے سانپ کا ڈسا شہید ہے پیٹ کی بیماری میں مرا ہوا شہید ہے جس پر گھر گر پڑے وہ شہید جو گھر کی چھت سے گر کر مرے وہ شہید۔ جس پر پتھر گر پڑے وہ شہید اور اپنے شوہر کی خون بہادینے والی اللہ کی راہ میں مجاہدہ ہے اس کیلئے شہید کا اجر ہے۔ جو اپنے مال کی حفاظت میں قتل کیا جائے وہ شہید جو اپنی جان کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید جو اپنے بھائی کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید جو اپنے پڑوسی کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے اچھی بات کا حکم دینے والا اور بری بات سے منع کرنے والا وہ بھی شہید ہے۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٤٠٧) عن علی قال دعا نبی علی امته فقال الله اتحب ان اسلط علیهم الجوع قال لا قیل له اتحب ان القی باسهم بینهم قال لا فسلط علیهم الطاعون موتا دقیقا یحرق القلوب و یقل العدد. (رواه ابن راهویه)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم نے اپنی قوم کے لئے دعائے بد فرمائی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا آپ پسند کریں گے کہ میں ان پر بھوک مسلط کردوں آپ نے عرض کیا نہیں۔ ارشاد ہوا کیا

آپ پسند کریں گے کہ ان پر سخت گرمی مسلط کروں آپ نے عرض کیا نہیں پھر اللہ نے ان پر طاعون مسلط فرمایا بہت ہلکی موت جس سے دل پھنک جاتے ہیں اور مخلوق کی تعداد کم ہو جاتی ہے۔ (ابن راہویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی قتال البغاة
باغیوں سے قتال کا بیان

(٤٠٨) عن عباد بن عبداللہ قال صعد علی علی المنبر یوم الجمعة فخطب و قال احدقت به الموالی فقال الاشعث بن قیس فقال غلبتنا علیك هذه الحمیراء فقال علی من یغدرنی اما واللہ لقد سمعت رسول اللہ یقول لیضربنكم علی الدین عودا كما ضربیتموهم علیه بداء. (رواه ابن شیبة و الحارث و ابن راهویة و ابو عبدی الارقی و ابن جریر و ابو یعلیٰ و البزار و ابن منصور)

عباد بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن حضرت علی منبر پر رونق افروز ہوئے اور خطبہ دیا اور غلام آپ کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھے اشعث بن قیس کھڑے ہوئے اور بولے۔ آپ پر ہمارے مقابلہ میں یہ حمیرا غالب آگئی ہیں۔ حضرت علی نے فرمایا کون ہے جو میری نافرمانی کرتا ہے آگاہ ہو بخدا میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ یہ دین کے معاملہ میں تم کو مارے گا بار بار جس طرح اس نے شروع میں مارا ہے۔ (ابن شیبہ، حارث ابن راہویہ، ابو عبدالدورقی، ابن جریر، ابو یعلیٰ، بزار اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

”حرف حاء“

کتاب الحج و العمرة
حج اور عمرہ کا بیان

(٤٠٩) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم حجوا قبل ان لا تحجوا فكانی انظر الی حبشی اصمع افدع بیده معول یهدمها حجرا حجرا. (رواه

الحاکم و البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے حج کرو اس سے بیشتر کہ تم حج کرنے والے نہ رہو کیوں کہ میں ایک چھوٹے کانوں اور ٹیڑھے ہاتھ پاؤں والے حبشی کو دیکھ رہا ہوں کہ اس کے ہاتھ میں ایک کدال ہے جسے وہ پتھروں پر مار رہا ہے۔ (حاکم اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٤١٠) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما حجوا حتی اذن لهم و ما اذن لهم حتی غفر لهم. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے لوگوں نے حج نہ کیا تاوقتیکہ ان کو اجازت نہ مل جائے اور اجازت نہ ملے گی جب تک کہ ان کے گناہ نہ بخش دیئے گئے۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔

(٤١١) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ملك زادا و راحلة یبلغه الی بیت الله تعالیٰ و لم یحج فلاعلیه ان یموت یهودیا او نصرانیا. (رواه الترمذی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس کے پاس زاد راہ ہو یا سواری ہو جو اسے خانہ خدا تک پہنچا سکے اور پھر بھی وہ حج نہ کرے تو وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے گا۔ (ترمذی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٤١٢) عن علی قال وقف رسول الله صلی الله علیه وسلم بعرفة و الناس مقبلون وهو یقول مرحبا بوفد الله الذین اذا سألوا الله اعطاهم و استجاب دعائهم و تضاعف للرجل الواحد من نفقة الدرهم الواحد الف الف ضعف. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے عرفہ میں قیام فرمایا لوگ آپ کی طرف امڈے آرہے تھے اور آپ فرما رہے تھے مرحبا اللہ کے وفد کو وہ لوگ کہ جب اللہ سے کچھ مانگتے ہیں تو انہیں عطا فرماتا ہے اور ان کی دعائیں قبول فرماتا ہے اور جو شخص اس کی راہ میں ایک درہم خرچ کرے اسے ہزار گنا اجر عطا فرماتا ہے۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی الوقوف
وقوف کا بیان

(٤١٣) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هذه عرفة و هذا الموقف و عرفة کلها موقوف. (رواه الترمذی و ابن ماجة)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہ عرفہ ہے اور یہ موقف ہے اور عرفہ کل کا کل موقف ہے۔ (ترمذی اور ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی بیان الاحرام
احرام کا بیان

(٤١٤) عن علی قال کلا قد فعل رسول الله قد اهل حین استوت به راحلته و قد اهل و هو بالبیداء من الارض قبل ان تستوی به راحلته. (رواه الطبرانی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے تہلیل کہی جس وقت آپ کا قافلہ روانہ ہوا اور تہلیل کہی جب آپ بیداء میں تھے۔ قافلہ روانہ ہونے سے پیشتر۔ (طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی بیان الافراد و القران و التمتع
افراد و قران اور تمتع کا بیان

(٤١٥) عن علی قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی قرن فطاف طوافین و سعیٰ سعیین. (رواه العقیلی و الدار قطنی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلعم کو قران باندھتے دیکھا پھر آپ نے دو طواف فرمائے اور دو بار سعی فرمائی۔ (عقیلی اور دار قطنی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی آداب الطواف والاستلام
طواف کے آداب اور حجر اسود کو چومنے کا بیان

(٤١٦) عن ابی سعید الخدری قال حججنا مع عمر بن الخطاب فلما دخل

الطواف استقبل الحجر فقال انی لاعلم انك حجر لا تضر ولا تنفع ولو لا انی رأیت رسول اللہ یقبلك ما قبلتك ثم قبله فقال علی ابن ابی طالب یا امیر المومنین انه یضر و ینفع قال بم قال بکتاب اللہ عزوجل قال واین ذالك من كتاب اللہ قال قال اللہ تعالیٰ "واذ اخذ ربك من نبی آدم من ظهورهم و ذریتهم" الی قوله "خلق اللہ آدم و مس علی ظهره فقررهم بانه الرب و انهم العبید و اخذ عهودهم و مواثیقهم و کتب ذالك فی رق و کان لهذا الحجر عینان و لسانان فقال افتح فاك ففتح فاه فالقمه ذلك الرق فقال اشهد لمن و افاك بالمواخات یوم القیامة و انی اشهد لسمعت رسول اللہ یقول یوتی یوم القیامة بالحجر الاسود و له لسان ذلق یشهد لمن استلمه بالتوحید فهو یا امیر المومنین یضر و ینفع فقال اعوذ باللہ انی اعیش فی قوم لیست فیهم یا ابا الحسن. (رواه الهندی فی فضائل مکة و ابوالحسن القطان و الحاکم و عبدالرزاق)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں ہم نے عمر بن خطاب کے ساتھ حج کیا جب انہوں نے طواف کیا اور حجر اسود کے قریب آئے تو فرمایا بیشک میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ تو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع اگر میں نے رسول اللہ صلعم کو تجھے چومتے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی نہ چومتا اس کے بعد اسے چوما۔ پس علی ابن ابی طالب نے کہا اے امیر المومنین وہ نفع بھی پہنچا سکتا ہے اور نقصان بھی حضرت عمر نے پوچھا کیسے حضرت علی نے جواب دیا کتاب اللہ کے مطابق حضرت عمر نے کہا کتاب میں یہ کہاں ہے؟ حضرت علی نے کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اور جب تیرے رب نے نبی آدم کی ذریات کو ان کی اصلاب سے پیدا کیا" اللہ تعالیٰ کے اس قول تک "اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا فرمایا اور ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا پھر انہوں نے اقرار کیا کہ وہ رب ہے اور سب اس کے بندے پھر اس نے ان سے عہد و پیمان کرائے اور یہ ایک کاغذ پر لکھا گیا۔ اور اس پتھر کے دو آنکھیں اور دو زبانیں ہیں پھر فرمایا اللہ نے اپنا منہ کھول اس نے اپنا منہ کھولا پھر وہ کاغذ اس کے منہ میں ڈال دیا وہ بولا میں گواہی دونگا بروز قیامت اس کی جس نے یہ عہد پورا کیا اور بیشک میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے روز حجر اسود کو لایا جائے گا اور اس کے فصیح و بلیغ زبان ہو گی وہ شہادت دے گا کہ کس نے اسے توحید سے چوما ہے۔ لہٰذا اے امیر المومنین وہ

نقصان بھی پہنچا سکتا ہے اور نفع بھی۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے فرمایا میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں کسی ایسی قوم میں ہوں جس میں ابوالحسن موجود نہ ہوں۔ (ہندی نے فضائل مکہ میں اسے روایت کیا اور ابوالحسن القطان، حاکم اور عبدالرزاق نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی بیان السعی
سعی کا بیان

(٤١٧) عن علی انه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم يسعى بين الصفا و المروة فی السعی کاشفا عن ثوبه فقد بلغ ركبتيه. (رواه ابن احمد)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ کو صفا و مروہ کے درمیان سعی فرماتے دیکھا آپ اپنے کپڑے گھٹنوں تک سمیٹے ہوئے تھے۔ (ابن احمد نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی ادعیة یوم عرفة
عرفہ کے دن کی دعائیں

(٤١٨) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل ما قلت انا و الانبياء قبلی عشية عرفة "لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك و له الحمد وهو علی کل شیء قدير" (رواه اسمٰعيل بن عبدالفاخر الفارسی فی الاربعين)

حضرت علیؓ سے مروری ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے سب سے افضل دعاء جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے عرفہ کی رات کو پڑھی یہ ہے "نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے وہ تنہا ہے کوئی اس کا شریک نہیں ملک اسی کا ہے اور تعریف اسی کی اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے"۔ (اسمٰعیل بن عبدالفاخر نے اسے اربعین میں روایت کیا ہے۔)

(٤١٩) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكبر دعائی و دعاء الانبياء قبلی بعرفة لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك و له الحمد وهو علی کل شیء قدير اللهم اجعل فی قلبی نورا و فی سمعی نورا و فی بصری نورا. اللهم اشرح لی صدری و يسرلی امری و اعوذبك من شر ما يلج الليل و شر ما يلج فی

النهار و شر ما تهب به الرياح و شر ما يوائق الدهر. (رواه البيهقی و ابوشيبة و الجندی و العكسری و الخطيب و الخرائطی و المحامل بتغير يسير)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے میری سب سے بڑی دعا اور مجھ سے پہلے کے نبیوں کی عرفہ کے دن کی دعا یہ ہے "نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے وہ تنہا ہے کوئی اس کا شریک نہیں ملک اسی کا ہے اور حمد اسی کی ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ میرے دل میں نور پیدا فرما میرے کانوں اور میری آنکھوں میں نور بھر دے اے اللہ! میرا سینہ کشادہ فرما میرا کام آسان فرما میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں سینہ کے وسوسوں سے پراگندگی سے اور قبر کے فتنہ سے اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جو رات میں گھس جاتا ہے اور اس شر سے جو دن میں گھس جاتا ہے اور اس شر سے جو ہوا کو چلاتا ہے اور زمانہ کے شر سے۔ (بیہقی، ابوشیبہ، جندی، عسکری، خطیب، خرائطی اور محامل نے تھوڑے سے فرق سے اسے روایت کیا ہے۔)

(٤٢٠) عن علی قال اكثر ما دعا رسول الله صلی الله عليه وسلم عشية عرفة فی الموقف اللهم لك الحمد كالذی نقول و خيرا مما نقول، اللهم لك صلواتی و نسكی ومحيای و مماتی و اليك مآبی و لك رب تراثی اللهم انی اعوذبك من عذاب القبر و سوسة الصدر و شتات الامر اللهم انی اعوذبك من شر ما تجیء الريح. (رواه الترمذی و ابن خزيمة و المحامل و البيهقی و فی رواية اللهم انی اسئلك من خير ما تجیء به الرياح و اعوذبك من شر ما تجیء به الرياح)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلعم عرفہ کے قیام میں یہ دعا اکثر مانگتے تھے "اے اللہ تعریف تیرے لئے ہے جیسا کہ ہم کہتے ہیں بلکہ اس سے زائد جو ہم کہتے ہیں اے اللہ میری نماز میری نذر میری موت و زندگی تیرے ہی لئے ہے تیری ہی سمت میری واپسی ہے شفقت اور رحم تیرے ہی لئے ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور دل کے وسوسہ سے اور پراگندگی سے اور ہوا کے شور و شر سے۔ (ترمذی، ابن خزیمہ، محامل، بیہقی نے اسے روایت کیا ہے ایک روایت میں رح کے بجائے ریاح کا لفظ ہے)

باب فی الوقوف بمزدلفة

مزدلفہ میں ٹھہرنے کا بیان

(۴۲۱) عن علی قال قال رسول الله هذا اقزح و هو الموقف و جمع کلها موقف و نحرت ههنا و منی کلها منحر فانحروا فی رحالکم. (رواہ ابوداؤد)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے یہ قزح ہے اور وہ موقف ہے اور یہیں میں نے قربانی کی ہے اور منی سب کا سب قربانی کی جگہ ہے لہٰذا تم قربانی کرو اپنے قافلوں میں۔(ابوداؤد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۴۲۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا فرخ و هو الموقف و جمع کلها موقف هذا المنحر و منی کلها منحر. (رواہ الترمذی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے یہ فرخ ہے اور وہ موقف ہے کل موقف ہے یہ قربانی کی جگہ ہے اور پورا منی قربانگاہ ہے۔(ترمذی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی الافاضة من مزدلفة

(۴۲۳) عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم افاض من جمع حتی اتی محسرا فقرع ناقته حتی جاوز الوادی فوقف ثم اردف الفضل ثم اتی الجمرة فرماها. (رواہ البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی صلعم مجمع سے الگ ہوئے اور محسر تک آئے وہاں اپنی اونٹنی کو ہانکا یہاں تک کہ وادی پہنچے وہاں رکے اس کے بعد فضل کو اپنے ساتھ سوار کیا پھر جمرہ آئے اور کنکریاں ماریں۔(بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی بیان الاضاحی و الهدایا

قربانی اور قربانی کے جانوروں کا بیان

(۴۲۴) عن علی قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یضحی بعضا

الاذن و القران. (رواه احمد و الحاكم)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا کان کٹے ہوئے یا سینگ ٹوٹے ہوئے جانور کی قربانی ہے۔(احمد اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٤٢٥) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یضحی بمقابلة ولا مدابرة ولا شرقاء ولا خرقاء ولا عوراء. (رواه النسائی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا نہ قربانی کی جائے بوڑھے جانور کی اور نہ زخمی جانور کی اور نہ کان کٹے جانور کی اور نہ ایسے جانور کی جو اٹھنے سے قاصر ہو اور نہ کانا جانور۔ (نسائی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٤٢٦) عن علی قال امرنی رسول الله ان اقوم علی بدنة و ان اتصدق بلحومها و جلدها و احلتها و ان لا اعطی الجزار منها شیئا و قال نعطیه من عندنا. (رواه الحمیدی و احمد و العدنی و الدارمی و البخاری و المسلم و ابوداؤد و النسائی و ابن ابی الدنیا و ابویعلیٰ و ابن ماجة و ابن جریر و ابن خزیمة و ابن الجارود و ابن حبان و البیهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنی قربانی کے پاس کھڑا ہوں اور اس کا گوشت، کھال اور جھلی سب خیرات کردوں اور یہ کہ اس میں سے کچھ بھی قصائی کو نہ دوں پھر فرمایا اسے ہم اپنے پاس سے اجرت دیتے تھے۔ (حمیدی، احمد، عدنی، دارمی، بخاری، مسلم، ابوداؤد اور نسائی، بیہقی وابن حبان، ابن ابی الدنیا وابویعلیٰ، ابن ماجہ، ابن جریر اور ابن جارود نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٤٢٧) عن علی قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یضحی بمقابلة او مدابرة او شرقاء او خرقاء او جدعاء و نهی ان یضحی بعضباء القرن او الاذن. (رواه احمد و ابوعبیده و النسائی و ابن ابی الدنیا و ابن جریر و ابن الجارود و الطحاوی و الطیالسی و ابن وهب و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجة و ابن خزیمة و ابویعلیٰ والحاکم و الاروقی و البیهقی و ابن منصور.)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بوڑھے زخمی کنکٹے اور

اٹھنے سے عاجز اور نکٹے جانوروں کی قربانی سے اور سینگ ٹوٹے جانور کی قربانی سے منع فرمایا۔ (احمد، ابو عبیدہ، نسائی، ابن ابی الدنیا، ابن جریر، ابن جارود، طحاوی، طیالسی، ابن وہب، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابویعلی، حاکم، اروقی، بیہقی اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٤٢٨) عن خنش قال كان على ابن ابى طالب يضحى يكبش عن رسول الله و كبش عن نفسه قلنا له يا امير المومنين تضحى عن رسول الله قال امرنى رسول الله ان اضحى عنه فانا اضحى عنه ابداً. (رواه احمد و ابن ابى الدنيا)

خنش سے مروی ہے کہ علی ابن ابی طالب ایک مینڈھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور ایک اپنی طرف سے ذبح کرتے تھے۔ ہم نے عرض کیا اے امیر المومنین آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی قربانی کرتے ہیں آپ نے فرمایا رسول اللہ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کی طرف سے قربانی کروں لہٰذا میں ہمیشہ آپ کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔ (احمد اور ابن ابی الدنیا نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٤٢٩) عن على ان النبى قال لفاطمة قومى يا فاطمة فاشهدى اضحيتك اما ان لك باول قطرة يقطر من دمها مغفرة لكل ذنب اصبته اما انه يجاء بها يوم القيامة بلحومها و دمائها سبعين ضعفا ثم توضع فى ميزانك قال ابوسعيد الخدرى يا رسول الله هذه لآل محمد خاصة فهم اهل لما خصوا به من خير ام لآل محمد والناس عامة قال بل هى لآل محمد و للناس عامة. (رواه ابن منيع و عبدبن حميد و ابن رنجويه والاروقى الدارمى و ابن ابى الدنيا و البيهقى)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے فاطمہ سے اے فاطمہ! اٹھو اور اپنی قربانی کے پاس کھڑی ہو کیوں کہ اسکے پہلے قطرۂ خون سے تمہارے سارے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ اور قیامت کے روز اس کے گوشت اور خون کو لایا جائے گا ستر گنا کر کے پھر اسے تمہارے ترازو اعمال میں رکھ دیا جائے گا۔ ابو سعید خدری نے کہا اے رسول اللہ! یہ مخصوص ہے آل محمد صلعم کیلئے کیوں کہ وہ خیر کے لئے مخصوص ہیں یا آل محمد کے لئے بھی اور عام مسلمانوں کیلئے بھی، آپ نے فرمایا یہ آل محمد صلعم کے لئے بھی ہے اور عام مسلمانوں کے لئے بھی۔ (ابن منیع، عبد بن حمید، ابن رنجویہ، اورقی، دارمی، ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۴۳۰) عن علی قال البقرة عن سبعة قلت فان ولدت قال اذبح ولدها معها قلت والعرجاء قال اذا بلغت المنکس فاذبح قلت فمکسورة القرن قال لا بأس امرنا رسول الله ان نتشرف العینیین والاذنیین. (رواه الطیالسی و ابن وهب والدارمی و الترمذی و النسائیؒ و ابن ماجة، و ابن ابی الدنیا، و ابویعلیٰ، ابن خزیمة و ابن حبان والدار قطنی و الاروقی و الحاکم و البیهقی و ابن منصور.)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ گائے سات آدمیوں کی طرف سے ہے میں سے کہا اگر اس کے بچہ ہو فرمایا اس کے بچہ کو اس کے ساتھ ذبح کر دیا جائے میں نے پوچھا لنگڑا جانور فرمایا اگر وہ قربانی کی جگہ تک چل کر آسکے تو اسے ذبح کرو میں نے پوچھا اگر سینگ ٹوٹی ہوئی ہے آپ نے فرمایا کوئی ہرج نہیں رسول اللہ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم جانور کی دونوں آنکھیں اور دونوں کان غور سے دیکھ لیں۔ (طیالسی، ابن وہب، دارمی، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی الدنیا، ابو یعلی، ابن خزیمہ، ابن حبان، دار قطنی، اورقی، حاکم، بیہقی اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۴۳۱) عن علی قال امرنی رسول الله ان اضحی عنه بکبش فانا احب ان افعله. (رواه ابن شیبة و ابن ابی الدنیا و الحاکم)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں ایک مینڈھا آپ کی طرف سے ذبح کر دوں لہٰذا یہ فعل مجھے محبوب ہے۔ (ابن شیبہ، ابن ابی الدنیا، ابو یعلی اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۴۳۲) عن علی قال امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان انحر البدن و ان اتصدق بلحومها فرجعت الیه اسئله عن جلالها و جلودها فامرنی ان اتصدق به. (رواه ابویعلیٰ)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے مجھے حکم دیا کہ میں قربانی کروں اور اس کا گوشت صدقہ کر دوں پھر آپ کے پاس لوٹا اور آپ سے اس کی جھول اور اس کی کھال کے بارے میں پوچھا آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں اسے صدقہ کر دوں۔ (ابو یعلی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۴۳۳) عن ابی عبیدة مولی ابن ازهر انه سمع علیا یقول یوم الاضحی ایها الناس ان رسول الله قد نهیٰ ان تاکلو نسککم بعد ثلاث فلا تأکلوها بعده. (رواه

الشافعی و العدنی و المسلم و البیهقی و ابوداؤد و الطحاوی)

ابن ازہر کے غلام ابوعبیدہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا قربانی کے روزاے لوگو رسول اللہ نے منع فرمایاہے کہ تم اپنے ذبیحہ کو تین دن سے زیادہ کھاؤلہذا تم اس کے بعد مت کھانا۔ (شافعی، عدنی، مسلم، بیہقی، ابوداؤد، ابوعوانہ اور طحاوی نے اسے روایت کیاہے۔)

(٤٣٤) عن علی قال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لا تضحی بمقابلة ولا مدابرة ولا شرقاء ولا خرقاء و ان الا تضحی بالعوراء. (رواه البیهقی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ بوڑھے زخمی کنکٹے اور اٹھنے سے معذور اور کانے جانور کی قربانی نہ کریں۔ (بیہقی نے اسے روایت کیاہے۔)

(٤٣٥) عن علی قال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نضحی باسمن مانجة و البقرة عن سبع و الجزور عن سبع وان نظهر التکبیر و علینا السکینة والوقار. (رواه ابن ابی الدنیا)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم موٹے تازہ جانور کی قربانی کریں گائے سات آدمیوں کی طرف سے اور اونٹنی سات آدمیوں کی طرف سے اور یہ کہ ہم قربانی کے وقت تکبیر کہیں اور سکون ووقار سے رہیں۔ (ابن ابی الدنیا نے اسے روایت کیاہے۔)

الهدایا ہدایا

(٤٣٦) عن علی انه سئل هل یرکب الرجل هدیة فقال لا بأس به قد کان النبی صلی الله علیه وسلم یمر بالرجال یمشون فیامرهم یرکبون هدی النبی صلی الله علیه وسلم قال ولا تتبعون شیئا هو افضل من سنة نبیکم. (رواه احمد)

حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کہ کیا قربانی کے جانور پر سواری کی جاسکتی ہے آپ نے فرمایا کوئی ہرج نہیں نبی صلعم گزرتے تھے لوگوں کے پاس سے جو پیدل چلتے ہوتے تھے اور انہیں حکم دیتے تھے کہ اپنی قربانی پر سوار ہونے کا پھر حضرت علی نے فرمایا اور تم کسی چیز کی پیروی نہ کرو۔

تمہارے نبی صلعم کی سنت سب سے افضل ہے۔(احمد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۴۳۷) عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم ساق مأة بدنة فی حجة. (رواه الحارث)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج میں سو اونٹ قربانی کے لئے ہانکے۔(حارث نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۴۳۸) عن علی قال لما نحر النبی صلی الله علیه وسلم بدنة فنحر ثلاثین بیده و امرنی فنحرت سائرها. (رواه ابوداؤد و البیهقی و ابن ابی الدنیا و زاد و اقال اقسم لحومها بین الناس و جلالها و جلودها و لا تعطی جازرا منها شیئا.)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں نبی صلعم نے تیس اونٹ اپنے دست مبارک سے ذبح فرمائے اور رباقی کے لئے مجھے حکم دیا تو میں نے باقی سب ذبح کئے۔(ابوداؤد، بیہقی، اور ابن ابی الدنیا نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۴۳۹) عن علی قال بعثنی نبی الله ببدن فقال انحرها و لا تعط من لحومها ولا جلودها فی جزاء تها شیئا من اجرة. (رواه ابن جریر)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں قربانی کا گوشت کھال اور جھول سب تقسیم کردوں لہٰذا میں نے سب تقسیم کردیا۔(ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۴۴۰) عن علی قال امرنی رسول الله ان اقسم لحوم البدن فقسمت فامرنی ان اقسم جلودها فقسمت فامرنی ان اقسم جلالها فقسمت. (راوه ابن جریر)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا میں قربانی کا گوشت کھال اور جھول سب تقسیم کردوں لہٰذا میں نے سب تقسیم کردیا۔(ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۴۴۱) عن علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نحر بعض هدیة بیده و نحر بعضه غیره. (رواه مالک)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض قربانیاں اپنے ہاتھ سے فرمائیں

اور بعض دوسروں نے کیں۔(مالک نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٤٤٢) عن علی قال امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم حین بعث معی الهدی ان اتصدق بجلودها ولا اعطی الجارز منها شیئا و معی مأة بدنة (راه زاهد ابن طاهر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے مجھے حکم دیا جب مجھے قربانی کے پاس بھیجا کہ میں اس کی کھال اور جھول صدقہ کردوں اور میرے پاس سو اونٹ تھے۔(زاہد بن طاہر نے اسے روایت کیا ہے)

(٤٤٣)عن سعید بن عبیدة قال شهدت مع علی العبد فصلی ثم خطب ثم قال ان رسول الله نهاکم ان تأکلو من نسککم فوق ثلاثة ایام. (رواه المروزی)

سعید بن عبیدہؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں حضرت علی کے ساتھ تھا عید کے موقع پر آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا پھر فرمایا بے شک رسول اللہ نے منع فرمایا ہے کہ قربانی کو تین دن سے زیادہ کھایا جائے۔(مروزی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٤٤٤) عن علی قال قال رسول الله لفاطمة قومی و اشهدی اضحیتك اما ان لك باول قطرة تقطر من دمها مغفرة لکل ذنب اما انه یجاء بها یوم القیامة بلحومها و دمائها سبعین ضعفا حتی توضع فی میزانك هی لآل محمد و الناس عامة. (رواه البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے حضرت فاطمہ سے اے فاطمہ! اپنی قربانی کے پاس کھڑی ہو اور دیکھو اس کے پہلے قطرہ خون تمہارے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور قیامت کے روز اس کا خون اور گوشت تمہارے ترازو اعمال میں ستر گنا کر کے رکھا جائے گا۔ یہ آل محمد کے لئے بھی ہے اور عام لوگوں کے لئے بھی۔(بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی الحلق و التقصیر
حلق کرانے اور بال کتروانے کا بیان

(٤٤٥) عن علیؑ قال اتی النبی رجل فقال انی افضت هل ان احلق قال احلق

او قصر ولا حرج. (رواه ابن شيبة)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم کے پاس ایک آدمی حاضر ہوا اور بولا کہ میں نے سر منڈوانے سے پیشتر چل بڑا آپ نے فرمایا سر منڈواؤ یا بال کترواؤ اس سے کوئی ہرج نہیں۔ (ابن شیبہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی بیان تکبیرات التشریق
تکبیرات تشریق کا بیان

(٤٤٦) عن علی قال قال رسول الله یا علی کبر فی دبر صلوٰۃ الفجر من یوم عرفة الی آخر ایام التشریق صلوٰۃ العصر. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے اے علی تکبیر کہو عرفہ کے دن سے بعد نماز فجر آخری ایام تشریق کی عصر کی نماز تک۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی الحج عن غیر
حج بدل کے بارے میں

(٤٤٧) عن علی قال قال رسول الله حجی عن ابیك و فی روایة حججت عن ابیك. (رواه الترمذی)

حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے باپ کی طرف سے حج کرو اور ایک روایت میں ہے میں نے تمہارے والد کی جانب سے حج کیا۔ (ترمذی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی جنایات الحج و ما یقدر بها
حج کے مفسدات کا بیان

(٤٤٨) عن عبدالله بن الحارث بن نوفل قال قیل عثمان الی مکة فاستقبلت بقدید فاصطاد اهل الماء جلود فطبخناه بماء و ملح فقدمناه الی عثمان و اصحابه

فقال عثمان صيد لم نصده ولم نامر بصيده اصطاده قوم حل فاطعموناه فما بأس به فبعث الى علي فجاء فذكر له فغضب علي و قال انشد رجلا شهد رسول الله حين اتى بقائمة حمار وحش فقال رسول الله انا قوم حرم فاطعموه اهل الحل فشهد اثنا عشر رجلا من اصحاب رسول الله ثم قال انشد الله رجلا شهد رسول الله حين اتى ببيض النعام فقال رسول الله انا قوم حرم اطعموه اهل الحل فشهددونهم من العدة من الاثنى عشر قال فثنى دركه من الطعام فدخل رحله و اكل الطعام اهل الماء.

(رواه احمد وابوداؤد و ابن جرير و الطحاوى و العقيلي و البيهقي)

عبداللہ بن حارث بن نوفل سے مروی ہے کہ حضرت عثمان مکہ تشریف لائے تو میں خشک گوشت لے کر حاضر ہوااور ملاحوں نے چکور کا شکار کیا تھا تو ہم نے اسے نمک اور پانی ڈال کر پکایااور اسے لیکر حضرت عثمان اور ان کے ساتھیوں کے پاس گئے حضرت عثمان بولے کہ یہ شکار ہم نے نہیں کھیلا نہ ہم نے حکم دیا ہے ان لوگوں نے شکار کیا ہے جو حالت احرام میں نہیں ہیں انہوں نے ہمیں کھلایااس میں کوئی ہرج نہیں پھر اسے حضرت علی کے پاس بھیجااور سب بتایا حضرت علی کو غصہ آگیااور فرمایا جن لوگوں نے رسول اللہ کو دیکھا ہے وہ لوگ قسم کھا کر بتائیں کہ جب رسول اللہ کے پاس جنگلی گورخر لایا گیا تو آپ نے یہ فرمایا نہیں کہ ہم محرم ہیں جواحرام نہ باندھے ہوں انہیں کھلاؤ چنانچہ رسول اللہ کے اصحاب میں سے بارہ آدمیوں نے گواہی دی پھر حضرت علی نے فرمایااس شخص پر خدا کی قسم ہے جس نے یہ دیکھا ہو کہ رسول اللہ صلعم کے پاس جب شتر مرغ کے انڈے لائے گئے تو رسول اللہ صلعم نے فرمایاہم احرام میں ہیں اسے ان لوگوں کو کھلاؤ جواحرام میں نہیں ہیں اس پر بارہ سے کچھ کم لوگوں نے گواہی دی پھر آپ نے کھانے سے پہلو تہی فرمائی۔اور قافلہ والے آئے اور ملاحوں نے وہ کھانا کھایا۔(احمد ،ابوداؤد،ابن جریر، طحاوی، عقیلی اور بیہقی نے روایت کی ہے۔)

(٤٤٩) عن علي اتى النبي لحم صيد و هو محرم فلم يأكله. (رواه احمد و العقيلي و الطحاوى)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم کی خدمت میں شکار کا گوشت لایا گیاجب آپ حالت احرام میں تھے تو آپ نے نوش نہیں فرمایا۔(احمد، عقیلی اور طحاوی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٤٥٠) عن علی ان النبی.نهی ان نأكل لحم صيد و انت محرم. (رواه ابن مردويه)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم نے حالت احرام میں شکار کا گوشت کھانے کی ممانعت فرمائی۔(ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٤٥١) عن علی ان النبی اهدی له لحم صيد و هو محرم. (رواه ابن مردوية)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی صلعم کی خدمت میں شکار کا گوشت پیش کیا گیا اور آپؑ حالت احرام میں تھے۔(ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٤٥٢) عن علی قال اهدی للنبی صلعم فابیٰ ان لاياكله وقال لآ اكله وانا محرم (رواه ابن مرويه)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم کی خدمت میں شکار کا گوشت لایا گیا تو آپ نے کھانے سے انکار کیا اور فرمایا میں اسے نہ کھاؤنگا کیوں کہ میں احرام میں ہوں۔(ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی بعض احكام الحج

بعض احکام حج کا بیان

(٤٥٣)عن علی ان امراۃ من خثعم شابة قالت يا رسول الله ان ابی شيخا كبيراًقد اقعد ادركته فريضة الله علیٰ عباد فی الحج لا يستطيع ادائها فهل يجزی عنه ان اوديها عن قال نعم (رواه الشافعی والبيهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ خثعم کی ایک نوجوان عورت نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور اس سے گھٹیا کی بیماری ہے اور مجھے معلوم ہے کہ اللہ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے لیکن وہ اس کی ادائیگی سے قاصر ہے تو کیا میں اس کے عوض حج کی ادائیگی کر سکتی ہوں آپ نے فرمایا"ہاں"۔ (شافعی اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٤٥٤)عن علی قال نهی رسول الله صعلم ان تحلق المرأة رأسها (رواه الترمذی والنسائی وابن جرير)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے بال منڈوانے سے منع فرمایا ہے (ترمذی، نسائی اور ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے)

(٤٥٥)عن علی قان وقف رسول الله الله صلعم بعرفعة فقال هذالموقف وعرفه كلها موقف وافاض حيث غابت الشمس واردف اسامه محل يعتق على البعيره والناس يضربون الابل يمينا وشمالا لا يلتف اليهم ويقول السكينة ايها الناس ثم اتى جمعا فصلى بهم الصلوتين المغرب والعشاء ثم بات حتى اصبح ثم اتى قزح فقال هذ الموقف وجمع كلها وقف ثم سارحتى اتى محسراً فوقف عليه فقرع ناقته فحبت حتى جاز الوادى ثم حبسها ثم اردف الفضل وسار كلها منحر واستقيلية جارية من خثعم فقالت ان ابى شيخ كبير افعد وقد بر وقد ادركته فريضة الله فى الحج هل يجزى عنه ان اودى عنه قال نعم فادى عن ابيك ولوى عنق الفضل فقال له العباس يا رسو ل الله صلعم لريت عنق ابن عمك قال رائيت شبابا وشابة فلم آمن الشيطان عليها ثم جاء ه رجل آخر فقال يا رسول الله انى افضت قبل ان احلق قال احلق او قصر ولا حرج ثم اتىٰ الى البيت فطاف به ثم اتىٰ زمزم فقال يا بنى عبد المطلب سقايتكم ولولا ان يغلبكم الناس عليها نصرت. (رواه احمد ، ابو لعلىٰ وابن منصور ، وابن وهب وابو دائود والترمذى وابن خزيمه وابن الجارود وابن جرير والبيهقى)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے عرفہ میں وقوف فرمایا اور فرمایا یہ موقف ہے اور عرفہ کا کل کل موقف ہے۔ اور آپ گفتگو میں مشغول رہے حتی کہ سورج غروب ہو گیا اور اسامہ آپ کے پیچھے پیچھے آرہے تھے اور وہ اپنے اونٹ پر تیزی سے چل رہے تھے اور لوگ دائیں اور بائیں اونٹوں پر سوار تھے اور آپ ان کی طرف متوجہ نہ تھے اور فرمارہے تھے اے لوگو! سکون واطمینان سے چلو اس کے بعد آپ مجمع تک پہونچے اور وہاں دو نمازیں مغرب اور عشاء کی پڑھائیں اس کے بعد رات گزاری یہاں تک صبح ہوئی پھر حضور قزح تشریف لائے اور فرمایا یہ موقف ہے اور جمع سب کا سب موقف ہے اس کے بعد آپ چل پڑے حتی کہ آپ محسر آئے اور وہاں وقوف فرمایا اس کے بعد اپنی اونٹنی کو ٹھونکا اور وہ چل پڑی پھر آپ نے اسے روکا اس کے بعد

فضل آپ کے پیچھے آئے اور چلتے رہے۔ حتی کہ آپ رمی جمار تک پہنچے اور وہاں کنکریاں ماریں اسکے بعد قربان گاہ تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ قربان گاہ ہے اور منی قربان گاہ ہے اس کے بعد قبیلہ خثعم کی ایک لڑکی آپ کے پاس حاضر ہوئی اور بولی کہ میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور وہ معذور بھی ہے اور حج اس پر فرض ہے کیا اس کے بدلہ میں میں فریضہ حج ادا کر سکتی ہوں حضور صلعم نے فرمایا ہاں تم اپنے باپ کی طرف سے حج کرو اور آپ نے فضل کی گردن موڑ دی اس پر عباس نے کہا یا رسول اللہ آپ نے اپنے بھتیجے کی گردن موڑ دی اس پر حضور نے فرمایا میں نے ایک نوجوان مرد اور ایک نوجوان عورت کو دیکھا تو میں نے شیطان سے ان کو محفوظ نہ سمجھا۔ کچھ دیر بعد ایک اور شخص آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں بال منڈوانے سے پہلے ہی چل پڑا۔ آپ نے فرمایا خواہ بال منڈوالو خواہ کترو الو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اس کے بعد حضور بیت اللہ گئے اور طواف فرمایا پھر زمزم کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے نبی عبدالمطلب اس کی ساقی گری تمہاری ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ لوگ پر غالب آجائیں گے تو میں تمہاری فریادرسی کرتا۔ (احمد، ابو یعلی، ابن منصور، ابن وہب، ابو داؤد، ترمذی، ابن خزیمہ، ابن جارود، ابن جریر، بیہقی)

کتاب الحدود

باب فی وجوب الحدود

حدوں کے وجوب کے بارے میں

(٤٥٦) عن علی قال قال رسول الله اقیموا الصلوٰة علی ما ملکت ایمانکم.
(رواه البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے حدیں قائم کرو اپنے ملک یمین پر۔
(بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٤٥٧) عن علی قال قال رسول الله دعها حتی ینقطع دمها ثم اتم علیها الحدود و اقیموا الحدود علی ما ملکت ایمانکم. (رواه ابو داؤد)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اسے چھوڑ دو تاوقتیکہ اس کا خون آنا بند ہو جائے اس کے بعد اس پر حد قائم کرو اور حدیں قائم کرو اپنے ملک یمین پر۔ (ابوداود)

(٤٥٨) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رأیت شابا او شابة فلم آمن الشیطان علیهما. (رواه احمد والترمذی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میں نے ایک نوجوان مرد اور ایک نوجوان عورت کو ایک ساتھ دیکھا تو میں نے ان کو شیطان سے محفوظ نہ پایا۔ (احمد اور ترمذی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٤٥٩) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اذنب ذنبا فی الدنیا فعوقب به فالله اعدل ان یثنیٰ عقوبته علی عبده و من اذنب ذنبا فی الدنیا فسر الله علیه و عفا عنه فالله اکرم من ان یعود فی شیء فقد عفا عنه. (رواه احمد، و ابن جریر)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس سے دنیا میں گناہ سرزد ہوا اور اس کو اس کی سزا دی گئی تو اللہ زیادہ عادل ہے کہ اپنے بندہ کی سزا معاف فرمادے اور جس سے کوئی گناہ سرزد ہو دنیا میں اور اللہ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی اور اسے معاف فرمادیا تو اللہ زیادہ کریم ہے کہ اگر وہ پھر اس گناہ کا اعادہ کرے تو وہ اسے معاف فرمادے۔ (احمد اور ابن جریر نے روایت کیا ہے۔)

(٤٦٠) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ادرأ الحدود ولا ینبغی للامام ان یعطل الحدود. (رواه الدار قطنی و البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے حدیں قائم کرو اور امام کو چاہئے کہ وہ حدوں کو معطل نہ کرے۔ (دار قطنی اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی بیان الزنا و حدها

زنا اور اس کی حد کا بیان

(٤٦١) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اوشك ان یستحل امتی فروج النساء و الحریر. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے مجھے شک ہے کہ میری امت حلال کرے گی عورتوں کی شرمگاہوں کو اور ریشمی کپڑوں کو۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٤٦٢) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم النظرة الی محاسن المرأة سهم من سهام ابلیس مسمومة فمن صرف بصره عنه رزقه الله عبادة یجد حلاوتها. (رواه الحاکم و الترمذی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کے جسم کی خوبصورت جگہوں پر نظر کرنا شیطانی عمل ہے اور جو اپنی نظر کو اس سے محفوظ رکھے اللہ اسے ایسی عبادت کی توفیق عطا فرمائے گا جس کی حلاوت وہ محسوس کرے گا۔ (حاکم اور ترمذی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٤٦٣) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احب عمل قوم لوط شرا کان او خیرا فهو کمن عمله. (رواه ابن النجار و الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص قوم لوط کے عمل کو اچھا سمجھے تو خواہ وہ برا ہو خواہ بھلا لیکن وہ شخص بھی مثل کام کرنے والے کے ہے۔ (ابن نجار اور دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٤٦٤) عن علی قال اکثر ماریة قبطی ابن عم لها یزورها و یختلف الیها فقال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم خذ هذا السیف فانطلق فان وجدته عندها فاقتله قلت یا رسول الله اکون فی امرك کالسکة المحماه لا ارجع حتی امضی کما امرتنی ام الشاهد یری ما لایری الغائب فاقبلت متوشی السیف فوجدته عندها فاخترطت السیف فلما رأنی اقبلت نحوه عرف انی اراه فاتی نخلة فرقی ثم رمی بنفسه علی قفا ثم بیده شعر برجله فاذا به اجب امسح مالی قلیل ولا کثیر فغمدت السیف ثم اتیت رسول الله فاخبرته فقال الحمد لله الذی یصرف عنا اهل البیت.

(رواه البزار و ابن جریر و ابونعیم فی الحلیة و ابن منصور)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ماریہ قبطی کا ایک چچازاد بھائی تھا جو اسکے پاس بہت آتا تھا اور بار بار آتا تھا تو رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا یہ تلوار لو اور جاؤ اگر اسے اسکے پاس پاؤ قتل کر دو۔ میں نے

عرض کیا یا رسول اللہ صلعم میں آپکے فرمان پر مثل تپائے ہوئے (خالص) سکہ کے ہو جاؤنگا نہ لوٹوں گا۔ میں جب تک کہ آپکے حکم کو بجانہ لاؤں کیوں کہ عینی شاہد وہ دیکھتا ہے جو غائب نہیں دیکھ سکتا چنانچہ میں نے تلوار سونت کئے ہوئے آگے بڑھا اور میں نے اس شخص کو اس کے پاس پایا تو میں نے تلوار سونت لی جب اس نے مجھے اپنی طرف آتے دیکھا اور یہ سمجھ گیا کہ میں اسکی تلاش میں ہوں تو وہ ایک کھجور کے درخت کے پاس گیا اور پیچھے چھپ گیا۔ لہٰذا میں نے تلوار نیام میں کرلی اور حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور کو بتایا تو آپ نے فرمایا سب تعریفیں اللہ کو سزاوار ہیں جس نے ہم اہل بیت سے مصیبت دور کر دی۔ (بزار، ابن جریر، ابو نعیم اور ابن منصور)

(٤٦٥) عن علی ابن ابی طالب ان قبیطیا کان یتحدث الی ماریة فی مشرفها و ارسلنی رسول الله و معی السیف فلما بصرنی القبطی هرب و صعد نخلة فنظرت من تحته فاذا هو حصور لیس له ذکر فانصرف الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال انما شفاء العیی السوال. (رواه ابن ماجة و النسائی)

حضرت علی ابن ابی طالب سے مروی ہے کہ ایک قبطی ماریہ کے پاس اس کے گھر جاتا تھا رسول اللہ صلعم نے مجھے اس کی طرف بھیجا اور میں تلوار لئے ہوا تھا قبطی نے جب مجھے دیکھا تو بھاگ کھڑا ہوا اور کھجور کے درخت پر چڑھ گیا نیچے سے جو میری نظر پڑی تو میں نے دیکھا کہ وہ غیر شادی شدہ عورتوں سے دور ہے۔ اس کے عضو تناسل ہے ہی نہیں پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نے فرمایا بیشک عاجز کی شفا سوال ہے۔ (ابن ماجہ اور نسائی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی بیان الخلوة بالاجنبیة
غیر عورت کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنے کا بیان

(٤٦٦) عن الحسن الاعمش ان عمرو بن العاص استأذن علی علی فلم یجده فرجع ثم استأذن الیه مرة اخری فوجده فکلم امرأة علی فی حاجته فقال علی کان حاجتك کانت الی المرأة قال نعم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی ان یدخل علی المغیبات قال فقال له علی اجل قد نهی رسول الله ان یدخل علی

المغيبات. (رواه النسائی)

حسن الاعمش سے مروی ہے کہ عمرو بن العاص حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کو نہ پایا اس کے بعد دوبارہ واپس ہوئے اور اذن باریابی کی جا رہی دوبارہ حضرت علیؓ مل گئے۔ انہوں نے کسی عورت کے سلسلہ میں آپ سے اپنی حاجت کا اظہار کی۔ حضرت علی نے فرمایا تم کو کسی عورت کی ضرورت ہے۔ وہ بولے جی ہاں رسول اللہ نے پردہ نشین عورتوں کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے یہ سن کر حضرت علی نے فرمایا ہاں رسول اللہ نے پردہ نشین خواتین کے پاس جانے سے روکا ہے۔ (نسائی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٤٦٧) عن خشم بن ابی سلمة قال اقبل عمرو بن العاص الی بیت علی فی حاجة فلم یجد علیا فرجع ثم عاد فلم یجده مرة او ثلاثا فجاء علی فقال له ما استطعت اذ کانت حاجتك الیها ان تدخل علیها قال نهینا ان ندخل علیهن باذن ازواجهن. (رواه الخرائطی)

خشم بن ابی سلمہ سے مروی ہے کہ عمرو بن العاص کسی ضرورت سے حضرت علیؓ کے یہاں گئے۔ حضرت علی کو نہ پایا واپس ہو گئے دوبارہ یہاں تک کہ دو تین بار اس کے بعد حضرت علی ملے اور ان سے فرمایا اگر تم کو اس سے کوئی کام ہے تو اپنی استطاعت کے مطابق اس کے پاس جاؤ وہ بولے ہم کو منع کیا گیا ہے اس سے کہ ہم بغیر ان کے شوہروں کی اجازت کے ان کے پاس جائیں۔ (خرائطی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٤٦٨) عن علی نهینا رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ان یکلم النساء الا باذن ازواجهن. (رواه الخرائطی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ہم کو منع فرمایا کہ عورتوں سے بغیر ان کے شوہروں کی اجازت کے بات چیت نہ کی جائے۔ (خرائطی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی النظر
نظر ڈالنے کا بیان

(٤٦٩) عن علی قال قال رسول الله الا ابشرك قلت بلی قال ان لك کنزا فی

الجنة و انك لذو قرني هذا الكنز لا تتبع النظرة النظرة لك الاولى و عليك الآخرة.

(رواه ابن مردوية)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کیا میں تم کو ایک بشارت نہ دوں میں نے عرض کیا کیوں نہیں آپ نے فرمایا تمہارے واسطے جنت میں ایک خزانہ ہے اور پلٹنا تم میرے ہمسر ہو اس خزانہ میں تم اسے دیکھو بھی نہیں بلکہ تم تو آخرت کو مقدم رکھو۔

بيان فى اللواطة

لواطت کا بیان

(٤٧٠) عن علي قال قال رسول الله يرجم من عمل عمل قوم لوط احصن او لم يحصن. (رواه ابن جرير)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو قوم لوط کے عمل کا مرتکب ہو اسے سنگسار کیا جائے خواہ وہ شادی شدہ ہو یا نہ ہو۔ (ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٤٧١) عن سالم بن عبدالله و ابن بن عثمان و زيد بن حسن ان عثمان بن عفان اتى برجل قد فجر بغلام من قريش فقال عثمان احصن قالوا قد تزوج بامرأة و لم يدخل بها بعد فقال علي لعثمان لو دخل بها لحل عليه الرجم فاما اذا لم يدخل بها فاجلده الحد فقال ابو ايوب اشهد انى سمعت رسول الله يقول الذى ذكر به ابو الحسن فامر به عثمان فجلد. (رواه الطبراني)

سالم بن عبداللہ ابان بن عثمان اور زید بن حسن سے مروی ہے کہ عثمان بن عفان کے زمانہ میں ایک شخص لایا گیا جس نے قریش کے ایک لڑکے سے بدفعلی کی تھی حضرت عثمان نے کہا کیا یہ شادی شدہ ہے لوگوں نے عرض کیا کہ شادی تو ہو چکی ہے لیکن بیوی کے پاس نہیں گیا ہے حضرت علیؓ نے حضرت عثمان سے فرمایا اگر یہ بیوی کے پاس جا چکا ہوتا تو اسے سنگسار کرنا جائز ہوتا اب چونکہ یہ بیوی کے پاس نہیں گیا ہے لہٰذا اسے حد میں کوڑے مارنا چاہئے۔ حضرت ابوایوب نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے ایسا ہی سنا ہے جیسا ابوالحسن نے فرمایا تب حضرت عثمان نے کوڑے مارنے کا حکم دیا اور اسے کوڑے مارے گئے۔ (طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔)

بیان فی حد الخمر
شراب کی حد کا بیان

(٤٧٢) عن علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم جلد فی الخمر ثمانین.
(رواه الطبرانی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے شراب کی سزا میں اسی کوڑے لگوائے۔
(طبرانی نے اسے اوسط میں روایت کیا ہے۔)

(٤٧٣) عن علی قال کانت لی شارف من نصیبی من المغنم یوم البدر و کان النبی اعطاه شارفا مما افاء الله من الخمس یومئذ فلما اردت ان اتینی بفاطمة ابنة النبی و اعدت رجلا هو اغالی بنی قینقاع ان یرتحل معی فیاتی باذخر فاردت ان اتباعه من الصواغین فاستعین بدنی ولیمة عرسی فبینا انا اجمع الشارفی شاعا من الاقتاب و الغرائر و الحبال و شارفای مناخان الی جنب حجرة رجل من الانصار حتی جمعت ما جمعت فاذا انا بشارفی قد اجنبت استمتها و بقرت خواصراهما و اخذ من اکبادهما فلم املك عینی حتی رأیت ذلك المنظر فقلت من فعل هذا قالوا فعله حمزة بن عبدالمطلب و هو فی هذا البیت فی شرب من الانصار و عنده قینة و اصحابه فقالت فی غناء ها الا یا حمزة للشرف النواء فوثب خمره الی السیف فاجب استمتها و بقر خواصرهما و اخذ من اکبادهما فانطلقت حتی ادخل الی النبی صلی الله علیه وسلم و عنده زید بن حارثة فعرف النبی فی وجهی الذی لقیت فقال مالك قلت یا رسول الله ما لقیت کالیوم غدا حمزة علی ناقتی فاجب استمتها و بقر خواصرهما و ها هو ذا فی بیت معه شرف فدعا رسول الله بردائه فارتدی ثم انطلق یمشی و اتبعه انا و زید بن حارثه حتی جاء البیت الذی فیه حمزة فاستأذن علیه فاذن له فطفق رسول الله یوم حمزة علی ما فعل فاذا حمزة ثمل محمرة عیناه فنظر حمزة الی النبی فصعد النظر الی وجهه ثم قال صعد النظر الی سرته ثم صعد النظر فنظر الی وجهه ثم قال حمزة و هل انتم الا عبید لابی فعرف النبی صلی الله علیه وسلم انه ثمل فنکص رسول الله علی عقبیه القهقری فخرج و خرجنا معه.

(رواہ البخاری و المسلم، و ابو داؤد و ابو عوانۃ و ابویعلیٰ و ابن حبان و البیھقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ بدر کے مال غنیمت میں سے میرے حصہ میں ایک جوان اونٹنی آئی اور نبی صلعم نے خمس کے طور پر آپ کو جوان اونٹ عطا کیا تھا جب میں نے ارادہ کیا کہ اسے نبی صلعم کی صاحبزادی فاطمہ کے پاس لے کر جاؤں تو میں نے بنی قینقاع کے ایک آدمی کو اپنے ساتھ سفر کرنے کے لئے تیار کیا کہ گھاس لے کر آجائے پھر میں نے چاہا کہ میں اس گھاس کو کسی کے ہاتھ بیچ دوں اور اس سے اپنی شادی کے ولیمہ کی تیاری کروں اس دوران کہ میں اپنے اونٹ کے لئے پہاڑ پر چارہ تلاش کر رہا تھا اور میرے دونوں اونٹ ایک انصاری کے حجرہ کے بغل میں تھے جتنا چارہ مل سکا وہ میں نے جمع کیا اتنے میں میں نے کیا دیکھا کہ میرے اونٹ کے کوہان کٹے ہوئے ہیں اور پیٹ چاک ہے اور کلیجہ نکلی ہوئی ہیں یہ منظر دیکھ کر میں اپنی آنکھوں پر قابو نہ رکھ سکا اور میں نے پوچھا کہ کس نے کیا ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ حمزہ نے کیا ہے۔ اور وہ اس انصاری کے گھر میں بیٹھے شراب پی رہے ہیں اور ایک گانے والی گانا گا رہی ہے جسے ان کے ساتھی سن رہے ہیں اس نے گایا وہ اٹھو اے حمزہ یہ فربہ اور جوان اونٹنیاں۔ یہ سن کر حمزہ تلوار لے کر لپکے اور ان کے کوہان کاٹ دے اور پیٹ چاک کر دے اور کلیجہ نکال لیا۔ میں رسول اللہ کی خدمت میں اسی حالت میں حاضر ہوا اور حضور کے پاس زید بن حارثہ تھے حضور نے میرا چہرہ دیکھ کر سمجھ لیا کہ مجھ پر کوئی افتاد پڑی ہے۔ آپ نے فرمایا تم کو کیا ہوا میں نے عرض کیا حضور مجھے آج جیسی تکلیف نہ ہوئی۔ حمزہ نے میری اونٹنیوں کے کوہان کاٹ لئے اور پیٹ چاک کر دیئے اور وہ فلاں فلاں جگہ مکان میں ہیں اور ان کے ساتھ ان کے ہم مشرب لوگ ہیں یہ سن کر رسول اللہ صلعم نے اپنی چادر منگائی اور اسے اوڑھا اس کے بعد حضور چل دیئے میں اور زید بن حارثہ پیچھے پیچھے چلے حتی کہ حضور صلعم اس مکان تک پہنچ گئے جس میں حمزہ تھے اور اندر آنے کی اجازت چاہی انہوں نے اجازت دی رسول اللہ صلعم حمزہ کو اس حرکت پر ملامت کرنے لگے حمزہ اپنی خمار آلود سرخ آنکھیں اٹھائیں اور رسول اللہ صلعم کو سر سے پیر تک دیکھا اس کے بعد حمزہ بولے کیا تم لوگ میرے باپ دادا کے غلام ہو۔ یہ سن کر رسول اللہ صلعم نے جان لیا کی وہ سرشار ہیں حضور صلعم فوراً ہی الٹے پاؤں واپس لوٹے اور باہر نکل آئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ باہر نکل آئے۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابو عوانہ، ابویعلیٰ، ابن حبان، بیہقی)

(٤٧٤) عن علی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لم یزل جبرئیل ینهانی عن عبادة الاوثان و شرب الخمر و ملاحاة الرجال. (رواه البیهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے جبرئیل نے مجھے منع کیا بتوں کی پوجا، شراب خوری اور لوگوں کی غیبت کرنے سے۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی بیان الانبذة

شراب کے برتنوں کا بیان

(٤٧٥) عن علی قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الدباء و المزفت. (رواه احمد، و البخاری و المسلم، و النسائی و ابوعوانة، و الطحاوی، و ابویعلیٰ و ابونعیم فی الحلیة)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے دباء اور مزفت کے استعمال سے منع فرمایا۔ (احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابو عوانہ، اور ابو نعیم نے حلیہ میں اسے روایت کیا ہے۔)

(٤٧٦) عن علی قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ینبذ فی الدباء و المزفت. (رواه ابویعلیٰ)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا کہ تونبی اور کدو میں اس کھینچے سے۔ (ابو یعلیٰ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٤٧٧) عن علی قال نهانا رسول الله عن الدباء و الحنتم و النقیر و المزفت و الحمة. (رواه احمد و ابوداؤد، والنسائی و ابن ابی عاصم و ابن منذر و البیهقی و ابن منصور)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ہمیں کدو، ختم، نقیر اور مزفت اور جمعہ کے استعمال سے منع فرمایا۔ (احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ابی عاصم، ابن منذر، بیہقی اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٤٧٨) عن علی قال نهانی رسول الله علی حلقة الذهب و القسی و المیسرة و الجعة. (رواه الترمذی و النسائی و البیهقی وابن منصور)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی، ریشمی کپڑے، جوا اور جو کی شراب سے۔ (ترمذی، نسائی، ابن منذر، بیہقی، ابن منصور)

(٤٧٩) عن علی قال بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الیمن فامرنی ان انهی عن الدباء والخنتم و المزفت و المیسر. (رواه النسائی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے یمن بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ میں دباء، ختم، مزفت اور میسر کے استعمال سے لوگوں کو روکوں۔ (نسائی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٤٨٠) عن علی قال بعثنی رسول الله الی الیمن لاقضی بینهم فقلت انی لس احسن القضاء فوضع یده علی صدری ثم قال اللهم اهده للقضاء ثم قال علمهم الشرائع و السنن و انههم عن الدباء و الخنتم و النقیر و المزفت. (رواه خلف عرم العسکری)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے یمن بھیجا عہدہ قضا کے لئے مَیں نے عرض کیا کہ میں بہترین فیصلے کرنے والا نہیں ہوں تو آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینہ پر رکھ کر فرمایا "اے اللہ عہدہ قضا کے لئے اس کی رہنمائی فرما" پھر فرمایا ان لوگوں کو شریعت و سنت کی تعلیم دینا اور دباء، حنتم، نقیر اور مزفت کے استعمال سے انہیں روکنا۔ (عمرو البکری نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی بیان السرقة و حدودها

چوری اور اس کی سزا کا بیان

(٤٨١) عن ابی مطر قال رأیت علیا اتی برجل فقالوا انه قد سرق جملا فقال ما اراك سرقت قال بلیٰ قال فلعله شبه لك قال بلیٰ قد سرقت قال فاذهب به یا قنبر فشد اصبعه و اوقد النار و ادع الجزار لیقطع ثم انتظر حتی اجیء فلماء جاء قال له اسرقت قال لا فترکه قالوا یا امیر المومنین لم ترکته و قد اقر لك قال آخذه بقوله و اترکه بقوله ثم قال علی اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم برجل قد سرق فامر فقطع یده ثم بکیٰ فقلت لم تبکی قال و کیف لا ابکیٰ و امتی لقطع بین اظهرکم

قال یا رسول الله افلا عفوت عنه قال ذلك سلطان سوء الذی یعفوا عن الحدود و لکن تعافوا الحدود بینکم. (رواه ابویعلیٰ)

ابی بطر کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی خدمت میں ایک آدمی لایا گیا لوگوں نے عرض کیا کہ اس نے ایک اونٹ چرایا ہے آپ نے فرمایا کیا تو نے چوری کی ہے اس نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا ممکن ہے کہ چوری کرنے والا تجھ سے مشابہ ہو۔ اس نے کہا بلکہ میں نے ہی چوری کی ہے آپ نے فرمایا اے قنبر اسے لیجا اس کی انگلیاں کھینچ کر باندھ دے اور آگ جلا دے جلاد کو بلائے تا کہ ہاتھ کاٹ دے پھر میرے آنے کا راستہ دیکھ پھر جب آپ تشریف لے گئے تو پھر اس سے پوچھا کیا تو چوری کی ہے اس نے کہا نہیں آپ نے اسے چھوڑ دیا لوگوں نے عرض کیا اے امیر المومنین آپ نے اسے کیوں چھوڑ دیا جب کہ وہ اقرار کر چکا تھا۔ آپ نے فرمایا میں نے اسے اسی کے قول کے مطابق پکڑا اور اسی کے قول پر اب اسے چھوڑ رہا ہوں پھر حضرت علی نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں ایک آدمی لایا گیا جس نے چوری کی تھی آپ نے حکم دیا پھر آپ رو دیئے لوگوں نے عرض کیا کیا حضور نے اسے معاف نہیں فرمایا اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تو لوگوں نے عرض کیا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیوں نہ روؤں جب کہ میری امت کا تمہارے سامنے ہاتھ کاٹا جا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ سلطان سوء ہے جو سزائیں معاف کرتا ہے لیکن تم اپنے درمیان لوگوں کی سزاؤں کو معاف کر دیا کرو۔ (ابو یعلیٰ نے اسے ایک روایت کیا ہے۔)

(۴۸۲) عن علی قال قطع النبی صلی الله علیه وسلم فی بیضة من حدید قیمتها احد و عشرون درهما. (رواه البزار)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ہاتھ کاٹا لوہے کے ایک خود کے عوض جس کی قیمت اکیس درہم تھی۔ (بزار نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی الاحکام و المحظورات

احکام اور ممنوعات کا بیان

(۴۸۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اصاب حدا

فعجل عقوبته فی الدنیا فان الله اعدل من ان یثنی علی عبد العقوبة فی الآخرة. و من اصاب حدا فستره الله علیه فالله اکرم من ان یعود فی شیء قد عفا عنه. (رواه الترمذی و ابن ماجة و الحاکم)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جسے کوئی سزا ملی اور اس نے یہ سزا دنیا میں جھیل لے تو اللہ تعالیٰ زیادہ انصاف کرنے والا ہے کہ اپنے بندہ کی آخرت کی سزا کو روک دے اور جس شخص سے کوئی گناہ سرزد ہوا اور اللہ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو اللہ تعالیٰ زائد کریم ہے کہ اگر اس سے اس گناہ کا اعادہ ہو تو وہ پھر (اپنی رحمت سے) اسے معاف کردے۔ (ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٤٨٤) عن علی ان جاریة للنبی صلی الله علیه وسلم زنت فامرنی ان اجلدها فوجدتها فی دمها لم تطهر فقلت یا رسول الله انها فی دمها لم تطهر قال فاذا طهرت فاقم علیه الحد و قال اقیموا الحد و قال اقیموا الحدود علی ما ملکت ایمانکم. (رواه ابن جریر و البیهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم کی ایک لونڈی زنا کی مرتکب ہوئی آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں اسے کوڑے ماروں مجھے معلوم ہوا کہ وہ حیض سے ہے اور طاہر نہیں ہے میں نے رسول اللہ صلعم سے یہ عرض کیا آپ نے فرمایا جب وہ پاک ہو تب اسے سزا دو پھر فرمایا سزائیں قائم کرو اپنی ملک یمین پر۔ (ابن جریر اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

کتاب الحضانة

گود لینے کا بیان

(٤٨٥) عن علی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الخالة بمنزلة الام. (رواه ابو داؤد)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے خالہ ماں کی جگہ پر ہے۔ (ابو داؤد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٤٨٦) عن علی قال خرجنا من مکة تبعنا ابنة حمزة فنادی یاعم یا عم

فتناولتها بيدها فرجعتها الى فاطمة فقلت دونك ابن عمك فلما قدمنا المدينة احتضنا فيها انا و جعفر و زيد بن حارثة فقال جعفر ابنة عمي و خالتها عندی یعنی اسماء بنت عميس فقال زيد ابنة اخى فقلت انا اخذتها و هی ابنة فقال رسول الله اما انت جعفر فاشبهت خلقى و خلقى و اما انت يا زيد فمنى و انا منك و اخونا و مولانا و الجارية عند خالتها فان الخالة و الدة فقلت يا رسول الله الا اتزوجها قال انها ابنة اخى من الرضاعة. (رواه احمد و ابوداؤد و ابن جرير و ابن حبان و الحاکم)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہم مکہ سے نکلے تو حمزہ کی بیٹی ہمارے پیچھے پیچھے ہولی یہ پکارتی ہوئی "چچا جان چچا جان" میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے فاطمہ کے پاس لے گیا اور کہا یہ تمہاری بہن ہے جب ہم مدینہ پہنچے تو حضرت جعفر اور زید بن حارثہ سے آپس میں تکرار ہونے لگی۔ جعفر نے کہا یہ میری بھتیجی ہے اور اسکی خالہ یعنی اسماء بنت عمیس میری بیوی ہے۔ زید نے کہا یہ میری بھتیجی ہے میں نے کہا سے اسے میں نے لیا ہے یہ میری بھتیجی ہے۔ رسول اللہ صلعم نے یہ سن کر فرمایا اے جعفر تم صورت و سیرت میں مجھ سے مشابہ ہو اور اے زید تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہمارے بھائی اور ہمارے آزاد کردہ غلام ہو یہ لڑکی اپنی خالہ کے پاس رہے گی کیوں کہ خالہ ماں ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اس سے آپ کا نکاح نہ کروں آپ نے فرمایا وہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔ (احمد، ابوداؤد، ابن جریر، ابن حبان اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٤٨٧) عن على قال خرج زيد بن حارثة الى مكة فقدمت بنت حمزة بن عبدالمطلب فقال جعفر بن ابی طالب انا آخذها و انا احق بها بنت عمی و عندی خالتها و انما الخالة ام وهى احق و قال على انا احق بها هى ابنة عمى و عندی بنت رسول الله و هي احق بها و انى لارفع صوتی یسمع رسول الله حجتی قبل ان يخرج و قال زيد انا احق بها خرجت اليها و سافرت و جئت بها فخرج رسول الله فقال ما شانكم قال على بنت عمى و انا احق بها و عندی ابنة رسول الله تكون معها احق بها من غيرها و قال زيد بل انا احق بها يا رسول الله خرجت اليها و تحشمت السفر و انفقت فانا احق بها فقال رسول الله ساقضى بينكما فى هذا و فی غیره قال على

فلما قال و فی غیرہ قلت نزل القرآن فی رفعنا اصواتنا فقال رسول الله اما انت یا زید بن حارثه فمولائی و مولاها قال قد رضیت یا رسول الله قال اما انت یا جعفر فاشبهت خلقی و خلقی و انت من شجرة التی خلقت منها قال رضیت یا رسول الله وقال و ما انت یا علی فصفینی واسینی و انت منی و انا منك قلت رضیت یا رسول الله قال او اما الجاریة فقد رضیت بها لجعفر تکون مع خالتها و الخالة ام قالوا سلمنا یا رسول الله. (رواه العدنی و البزار و ابن جریر و الحاکم و المسلم و فی روایة ابن عباس بعد هذه الواقعة اما انت یا زید فمولی الله ورسوله واما انت یا علی فاخی و صاحبی وا ما انت یا جعفر فشبة خلقی و خلقی رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ زید بن حارثہ مکہ گئے تو حمزہ بن عبدالمطلب کی بیٹی ان کے پاس آئی جعفر بن ابی طالب نے کہا اسے میں لوں گا میں اس کا زیادہ حق دار ہوں یہ میری بھتیجی ہے اور اس کی خالہ میری بیوی ہے اور خالہ ماں کی جگہ ہے۔ اور وہ اس کی زیادہ حقدار ہے۔ حضرت علی نے فرمایا میں اس کا زیادہ حقدار ہوں یہ میری چچازاد بہن ہے اور رسول اللہ کی صاجزادی میری بیوی ہیں وہ اسکی زیادہ مستحق ہیں میری آواز بلند تھی اور رسول اللہ نے میری دلیل سن لی زید نے کہا میں اس کا زیادہ مستحق ہوں اس کے لئے گیا سفر کیا اور اسے لے کر آیا۔ رسول اللہ تشریف لائے اور فرمایا کیا بات ہے حضرت علی نے عرض کیا یہ میرے چچا کی لڑکی ہے میں اس کا زیادہ حقدار ہوں رسول اللہ صلعم کی صاجزادی کسی دوسرے سے اس کی زیادہ مستحق ہیں۔ جعفر نے کہا یا رسول اللہ میں اس کا زیادہ مستحق ہوں یہ میری بھتیجی ہے اور میری بیوی اس کی خالہ ہے خالہ ماں کی جگہ پر ہے وہ دوسرے سے زیادہ مستحق ہے۔ زید بولے یا رسول اللہ میں اس کا سب سے زیادہ مستحق ہوں میں اس کے پاس گیا سفر کیا اور خرچ کیا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں اس کا اور اس کے علاوہ بھی فیصلہ تمہارے درمیان کروں گا۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں اس کے علاوہ کا یہ مطلب ہے کہ ہماری تیز آواز کے بارے میں قرآن میں کچھ نازل ہوا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا اے زید بن حارثہ تم میرے آزاد کردہ غلام اور اس کے مولی ہو۔ آپ نے عرض کیا میں راضی ہوا یا رسول اللہ پھر فرمایا اے جعفر تم صورت وسیرت میں میرے مشابہ ہو اور تم اسی شجرہ سے ہو جس سے میں ہوں انہوں نے عرض کیا میں راضی ہوا یا رسول اللہ۔ پھر فرمایا اور تم اے علی تم میرے مخلص دوست

ہو اور میرے امین تم مجھ سے ہو اور میں تم سے میں نے عرض کیا میں راضی ہوا یارسول اللہ۔ آپ نے فرمایا لڑکی کے لئے میری مرضی ہے کہ وہ جعفر کے ساتھ رہے اپنی خالہ کے پاس کیوں کہ خالہ مثل ماں کے ہے ہم نے عرض کیا ہم نے تسلیم کیا اسے یارسول اللہ۔ (عدنی، بزار، ابن عساکر، حاکم، مسلم نے اسے روایت کیا ہے اور ابن عباس کی روایت میں اس واقعہ کے بعد یہ ہے اے زید تم اللہ اور اس کے رسول کے دوست ہو اور اے علی تم میرے بھائی اور میرے دوست ہو اور اے جعفر تم صورت و سیرت میں مجھ سے مشابہ ہو۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

حرف الخاء (حرف "خ")

كتاب الخلافة مع الامارة و القضاء
خلافت امارت اور قضا کا بیان

بيان فى الخلافة
خلافت کے بیان میں

(٤٨٨) عن على قال قيل يا رسول الله من تؤمر بعدك قال ان تؤمروا ابابكر تجده امينا زاهدا فى الدنيا راغبا فى الآخرة و ان تؤمروا عمر تجدوه قويا امينا لا يخاف فى الله لومة لآئم و ان تؤمروا عليا ولا اراكم فاعلين تجدوه هاديا مهديا يأخذبكم الصراط المستقيم. (رواه احمد و خيثمة و الحاكم فى الحلية و ابن الجوزى و ابن عساكر و ابن منصور)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم سے دریافت کیا گیا آپ کے بعد کون خلیفہ ہوگا آپ نے فرمایا اگر ابو بکر کو خلیفہ کرو گے تو انہیں امین اور زاہد پاؤ گے آخرت کی طرف راغب اور اگر عمر کو خلیفہ کرو گے تو انہیں قوی اور امین پاؤ گے وہ اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کریں گے اور اگر علی کو خلیفہ کرو گے حالانکہ میں سمجھتا نہیں کہ تم ایسا کرو گے۔ تو انہیں ہادی مہدی پاؤ گے وہ تمہیں سیدھے راستہ پر چلیں گے۔ (احمد، خیثمہ، حاکم، ابو نعیم نے حلیہ نے

اور ابن جوزی، ابن عساکر اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی بیان الامراء من قریش
اسکا بیان کہ خلفاء قریش کے ہی ہونگے۔

(٤٨٩) عن علی قال قال رسول الله الائمة من قریش ابرارها امراء ابرارها و فجارها امراء فجارها و ان امرت علیکم عبدا حبشیا مجدعا فاسمعوا له و اطیعوا ما لم یخبر احدکم بین اسلامه او ضرب عنقه فان خیر من اسملامه وضرب عنقه فان خیر بین اسلامه و ضرب عنقه فلیتقدم عنقه. (رواه الحاکم و البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے امام قریش کے ہی ہونگے۔ ان میں کے نیک نیکوں کے حاکم اور بدکار بدکاروں کے حاکم ہوں گے اور اگر تم پر کوئی حبشی نکٹا غلام بھی رہبر کردیا جائے تو اسکی اطاعت کرنا اور حکم ماننا جب تک کہ تم میں سے کوئی خبر نہ دے اس کے اسلام کے متعلق یا اس کے گردن مارنے کے متعلق اگر اختیار دیا جائے اس کے اسلام اور اس کے گردن مارنے کے درمیان تو اس کی گردن زدنی مقدم رہے گی۔ (حاکم اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی بیان خلافة الخلفاء
خلفاء کی خلافت کا بیان

خلافة ابوبکر الصدیق
ابو بکر صدیق کی خلافت

(٤٩٠) عن عبدالله بن ابی اوفی قال لما اراد ابوبکر غزو الروم دعا علیا و عمر و عثمان و عبدالرحمان بن عوف و سعد بن ابی وقاص و سعید بن زید و اباعبیدة بن الجراح و وجوه المهاجرین و الانصار من اهل وغیرهم فدخلوا علیه فظهر رأیهم و علی فی القوم لا یتکلم قال ابوبکر ماذا تری یا ابا الحسن فقال اری انك ان سرت الیهم بنفسك او بعثت الیهم نصرت علیهم ان شاء الله فقال بشرك

الله بخير و من اين علمت ذالك قال سمعت رسول الله يقول لا يزال هذا الدين ظاهرا على كل من ناواه حتى يقوم الدين و اهله ظاهرون فقال سبحان الله ما احسن هذا الحديث لقد سررتني سرك الله. (رواه ابن عساكر)

عبداللہ ابن اوفی سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر نے روم پر لشکر کشی کا ارادہ کیا تو حضرت علی و عمر و عثمان و عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن وقاص، سعید بن زید، ابو عبیدہ بن الجراح اور تمام مہاجرین وانصار کو بلوایا وہ سب آئے اور اپنی اپنی رائے پیش کی اور حضرت علی کچھ نہ بولے۔ حضرت ابو بکر نے کہا اے ابوالحسن آپ کی کیا رائے ہے آپ نے فرمایا میرے رائے ہے کہ اگر آپ خود وہاں جائیں یا کسی کو وہاں بھیجیں تو میں ان کی مدد کروں گا انشاء اللہ حضرت ابو بکر نے کہا اللہ آپ کا بھلا کرے آپ نے یہ کہاں سے سیکھا آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا یہ دین ظاہر رہے گا ہر اس شخص پر جو اس پر فخر کرے حتی کہ دین قائم ہوگا اور اس کے ماننے والے ظاہر ہوں گے۔ حضرت ابو بکر نے کہا سبحان اللہ کتنی پیاری حدیث ہے آپ نے مجھے خوش کر دیا خدا آپ کو خوش رکھے۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

خلافة عثمان ذى النورين

عثمان ذی النورین کی خلافت کا بیان

(۴۹۱) عن ابن عمر ان عبدالرحمان بن عوف قال لاصحاب الشوریٰ هل لكم ان اختار لكم و نقضى منها فقال على انا اول من رضى فانى سمعت رسول الله يقول لك انت امين فى اهل السماء فى اهل الارض. (رواه ابن منيع و ابن ابى عاصم و الحاكم و ابونعيم)

ابن عمر سے مروی ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف نے اصحاب شوریٰ سے کہا کیا تم اس پر آمادہ ہو کہ میں تمہارے واسطے انتخاب کروں اس پر اپنا فیصلہ دوں اور حضرت علی نے فرمایا میں پہلا شخص ہوں جو اس پر راضی ہوں گا کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا آپ کے بارے میں کہ تم آسمان و زمین والوں میں امین ہو۔ (ابن منیع، ابن ابی عاصم، حاکم اور ابو نعیم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۴۹۲) قال علی اناشدکم الله ان جبرئیل نزل علی رسول الله فقال یا محمد لاسیف الا ذوالفقار ولا فتیٰ الا علی فهل تعلمون هذا کان یغری اناشدکم الله ان جبرئیل نزل علی رسول الله فقال یا محمد ان الله یأمرك ان یحب علیا و تجب من یحبه فان الله یحب علیا و یحب من یحبه قالوا اللهم لا قال اناشدکم الله هل تعلمون ان رسول الله قال لما اسری بی الی السماء السابعة رفعت الی اقارف من نور ثم رفعت الی حجب نور فاوحی الی النبی اشیاء فلما رجع من عنده نادی مناهن وراء الحجب یا محمد نعم الاب ابوك ابراهیم نعم الاخ فقال عبدالرحمن بن عوف من بینهم سمعتها من رسول الله بهاتین و الا فصمت اتعلمون ان احدا کان یدخل المسجد جنبا غیری قالوا اللهم لا هل تعلمون انی کنت اذا قاتلت عن یمین النبی قاتلت الملائکة عن یساره قالوا اللهم نعم فهل تعلمون ان رسول الله قال انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی و هل تعلمون ان رسول الله کان آخی بین الحسن و الحسین فجعل رسول الله یقول یاحسن مرتین فقالت فاطمة یا رسول الله ان الحسین لاصغر منه و اضعف رکنا منه فقال لها رسول الله الا ترضین ان اقول انا هی یا حسن و یقول جبرئیل هی یا حسین فهل لخلق مثل هذه المنزلة نحن صابرون لیقضی الله امرا کان مفعولا. (رواه ابن عساکر) هذا الحدیث طویل نقل اختصارا له.

حضرت علیؓ نے فرمایا میں تمہیں قسم دے کر یہ بات پوچھتا ہوں کہ جبرئیل رسول اللہ صلعم کے پاس حاضر ہوئے اور کہا اے محمد نہیں ہے کوئی تلوار سوا ذوالفقار کے اور نہیں ہے کوئی جوان سوا علی کے کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ میرے علاوہ کسی کے لئے کہا گیا میں تمہیں قسم دیگر پوچھتا ہوں کہ جبرئیل رسول اللہ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے محمد بیشک اللہ حکم دیتا ہے کہ آپ علی سے محبت کریں اور اس سے جو علی سے محبت کرے کیوں کہ اللہ علی سے محبت رکھتا ہے اور اس کے چاہنے والوں سے لوگوں نے عرض کیا اللہ بہتر جانتا ہے۔ پھر فرمایا میں تم کو قسم دیگر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ نے فرمایا جب مجھے ساتویں آسمان پر لیجایا گیا تو مجھے نور کی سرخیوں میں لیجایا گیا پھر مجھے نور کے حجابات میں لیجایا گیا اور وہاں اللہ نے اپنے نبی پر بعض باتیں

وحی فرمائیں پھر جب وہاں سے واپس ہوئے توان حجابات کے پیچھے سے ایک پکارنے والے نے ندا دی اے محمد تمہارے باپ ابراہیم کتنے اچھے ہیں تمہارے بھائی علی کتنے اچھے ہیں۔ اے گروہ مہاجرین وانصار کیاتم اسے درست مانتے ہو۔ عبدالرحمٰن بن عوف نے کہامیں نے یہ دونوں باتیں رسول اللہ سے سنی ہیں ورنہ میں خاموش رہتاپھر فرمایا(حضرت علی نے) کیاتم جانتے ہو کہ میرے علاوہ بھی کوئی مسجد میں حالت جنب میں داخل ہو سکتا، لوگوں نے عرض کیاجی نہیں فرمایاکیاتم جانتے ہو کہ جب میں رسول اللہ کی داہنی سمت جنگ کرتا تھا تو فرشتے آپ کی بائیں سمت جنگ کرتے تھے لوگوں نے عرض کیاجی ہاں پھر فرمایاکیاتم جانتے ہو کہ رسول اللہ نے مجھ سے فرمایاتم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے ہارون کیلئے موسیٰ تھے۔ لیکن یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ نے حسن و حسین کے درمیان مواخات کرائی تو رسول اللہ صلعم فرمانے لگے "اے حسن" یہ حضور نے دوبار فرمایاحضرت فاطمہ بولیں یارسول اللہ حسین تواس سے چھوٹا ہے اوراس سے کمزور ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ نے فرمایااے فاطمہ کیاتم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ جب میں "یاحسن" کہوں توجبرئیل "یاحسین" کہیں۔ کیاتمام مخلوق میں سے کسی کی بھی یہ قدرومنزلت ہے۔ ہم لوگ صابرین میں سے ہیں اللہ تعالیٰ کی قضاوقدر کے آگے۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیاہے) یہ حدیث بہت طویل ہے مختصر کر کے روایت کی گئی ہے۔

(۴۹۳)عن ابی الطفیل عامر بن واثل قال کنت علی الباب یوم الشوریٰ فارتفعت الاصوات بینهم فسمعت علیا یقول بایع الناس لا بوبکر وانا والله لاولیٰ بالامر منه واحق بهٖ منه فسمعت واطعت مخافة ان یرجع الناس کفاراً یضرب بعضهم رقاب بعض بالسیف ثم بایع الناس عمر و انا والله اولیٰ الامر منه واحق به منه فسمعت واطعت مخافة ان یرجع الناس کفاراً یضرب بعضهم رقاب بعض بالسیف ثم انتم تریدوا ان تبایعوا عثمان اذن اسمع واطیع ان عمر جعلنی فی خمسة نفر انا ساد سهم لا یعرف لی فضلا علیهم فی الصلاح ولا یعرفونه لی کلنا فیه شرع سواء وایم الله لوشاء ان اتکلم ثم لا یستطیع عربیهم ولا عجمیهم ولا المعاهل منهم ولا المشرك ردخصلة منها لفعلت ثم قال انشدتکم بالله ایها النفر جمیعا افیکم احداً اخورسول الله غیری قالوا اللهم لاثم قال انشدتکم بالله ایها النفر

جميعا افيكم احد له عم مثل عمی حمزه اسد الله واسد رسوله وسيد الشهداء قالوا اللهم لا ثم قال افيكم احد له اخ مثل اخی جعفر ذی الحناجین الموشی بالجوهر یطیر بهما فی الجنة حيث شاء قالو ا اللهم لا قال افيكم كان قتل المشر كی قریش عند كل شديدة تنزل به رسول الله منی قالوا اللهم لا قال فهل احد له سبط مثل سبطی الحسن والحسين سیدی شباب اهل الجنة قالوا اللهم لا قال افيكم احد كان اعظم عنا عن رسول الله حين اضطجعت علی فراشه ووقيته نبفسی وبذلت له مهجد وحی قالوا اللهم لا قال افيكم احد ياخذ الخمس غيری وغیر فاطمة قالو االلهم لا قال افيكم احد له سهم فی الحاضر والغائب غيری قالوا اللهم لا قال اكان احد مطهرا فی كتاب الله غير حين سد النبی ابواب المهاجرين وفتح بابی فقام اليه عماه حمزة وعباس فقالا يا رسول الله صلعم سددت ابوابنا وفتحت باب علی فقال رسول الله صلعم مافتحت بابه ولا سددت ابوابك بل الله فتح بابه وسددت ابوابك قالوا اللهم لا قال افيكم احد تمم رسول الله نوره من السمآء غيری حين قال ذآت ذی القربیٰ حقه قالوا اللهم لا قال افيكم احد جاه رسول الله صلعم اثنیٰ عشرة مرة غيری حين قال الله تعالیٰ يا ايها اللذين آمنوا اذاناجبتم الرسول فقدموا بين يدی نجواكم صدقة قالوا اللهم لا قال افيكم احد تولی غمص رسول الله صلعم غيری قالو اللهم لا قال افيكم احد آخر عهده برسول الله صلعم حين وضعه فی حفرته قالوا اللهم لا (رواه العقيلی وابن الجوزی)

ابی الطفیل عامر بن واثلہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں شوریٰ کے روز دروازہ پر موجود تھا وہاں آوازیں بلند تھیں میں نے حضرت علیؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا لوگوں نے ابو بکر سے بیعت کرلی اور بخدا میں ان سے زائد خلافت کے لئے موزوں اور مستحق تھا لیکن میں نے ان کی اطاعت کرلی اس خوف سے کہ لوگ کفر پر لوٹ نہ جائیں اور تلوار سے ایک دوسرے کی گردن نہ اتارنے لگیں پھر لوگوں نے عمر کی بیعت کی اور بخدا میں نے ان سے فرمایا کہ میں خلافت کا حقدار تھا لیکن میں نے پھر اسی ڈر میں ان کی بھی اطاعت کرلی کہ لوگ کفر پر لوٹ نہ جائیں اور تلوار سے ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگیں اس کے بعد تم نے چاہا کہ تم عثمان کی بیعت کرو اور میں نے ان کی

اطاعت و فرمانبرداری کروں عمر نے پانچ آدمیوں کے بعد مجھے چھٹے نمبر پر رکھا صلاح و مشورہ میں بھی میری افضلیت کو نہ جانا پھر فرمایا اے لوگو میں تم سب کو قسم دیکر یہ سوال کرتا ہوں کیا تم میں سے کوئی ایسا جس کے چچا میرے چچا حمزہ کے مثل ہوں، وہ حمزہ جو اللہ و رسول ﷺ کے شیر اور سید الشہداء تھے لوگوں نے عرض کیا جی نہیں پھر فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس کے بھائی میرے بھائی جعفر کے مثل ہوں جو دو بازوؤں والے ہیں جنت میں جہاں بھی چاہتے ہیں اڑ کر چلے جاتے ہیں لوگوں نے عرض کیا جی نہیں پھر فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا جو رسول اللہ ﷺ کی سخت سے سخت مصیبت کے وقت مشرکین قریش سے جنگ کرتا ہو علاوہ میرے لوگوں نے عرض کیا جی نہیں پھر فرمایا تم میں کوئی ایسا جس کے سبط میرے سبط حسن حسین کے مثل ہوں جو سرداران اہل جنت ہیں لوگوں نے عرض کیا جی نہیں۔ پھر فرمایا کیا ہے کہ تم میں کوئی ایسا جو ہم سے زیادہ صاحب عظمت ہو جبکہ میں بستر رسول اللہ ﷺ پر لیٹ گیا اور میں نے اپنی جان پر کھیل کر آپ کو بچایا اور لوگوں نے عرض کیا جی نہیں۔ پھر فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا ہے جو میرے اور فاطمہ کے علاوہ خمس لیتا ہو لوگوں نے عرض کیا کہ جی نہیں۔ پھر فرمایا کیا ہے تم میں کوئی ایسا جس کا حصہ ہو خواہ وہ موجود ہو خواہ غائب علاوہ میرے پھر فرمایا کیا ہے کوئی جو کتاب اللہ میں طیب و طاہر ہو سوا میرے جب کہ نبیؑ نے سب مہاجرین کے دروازے بند کر دیے اور میرا دروزاہ کھلا رہنے دیا اس وقت حضور ﷺ کے دونوں چچا حمزہ اور عباسؓ کھڑے ہوئے اور دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ہمارے دروازے بند کرا دیے اور علی کا دروازہ کھلا رہنے دیا۔ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر فرمایا نہ تو میں اس کا دروازہ کھولا اور نہ ہی میں نے تمہارے دروازے بند کئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کا دروازہ کھلوایا اور تمہارے دروازے بند کرا دیئے لوگوں نے عرض کیا جی نہیں پھر فرمایا کیا ہے تم میں کوئی ایسا میرے علاوہ جس کے نور کو آسمان سے مکمل کیا ہو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رشتہ داروں کو انکا حق دے دو لوگوں نے عرض کیا جی نہیں پھر فرمایا کیا ہے تم میں کوئی ایسا میرے علاوہ جسے رسول اللہ بارہ مرتبہ صاحب مرتبہ بنایا ہو اور قدر و شرف بخشا ہو جب کہ فرمایا خداوند تعالیٰ نے "اے ایمان والو جب تم رسول سے سرگوشی کرو تو ان سے پہلے صدقہ دے دیا کرو" لوگوں نے عرض کیا جی نہیں پھر فرمایا کہ ہے تم میں کوئی ایسا جو رسول اللہ ﷺ کی چشم مبارک سے کیچڑ صاف کرنے کے لئے مستعد رہا ہو علاوہ میرے لوگوں نے کہا جی نہیں پھر فرمایا کیا ہے تم میں کوئی

ایسا جو رسول اللہ کے بالکل آخری لمحات میں ان کے پاس رہا ہو جس وقت کہ آپ کو لحد مبارک میں اتارا لوگوں نے عرض کیا جی نہیں۔ (عقیل ابن جوزی نے اسے روایت کیا ہے)

(٤٩٤) عن علی قال واللہ ما عھد الی رسول اللہ عھدا الا شیئا عھدہ الی الناس ولکن الناس وقفوا علی عثمان فقتلوہ و کان غیری فیہ اسوأ حالا و فعلا منی ثم رأیت انی احقھم بھذا الامر فوثبت الیہ فاللہ اعلم اصبنا ام اخطأنا. (رواہ احمد)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں واللہ رسول اللہ نے مجھ سے کوئی عہد نہ کیا مگر یہ کہ وہی عہد لوگوں سے نہ لیا ہو لیکن لوگ عثمان کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کو قتل کر دیا اور مقابلہ میں ہر شخص حال اور فعل میں مجھ سے زیادہ بڑا تھا چنانچہ میں نے دیکھا کہ میں لوگوں میں خلافت کا سب سے زیادہ حقدار ہوں لہٰذا میں اس کی طرف تیزی سے بڑھا تو اللہ ہی جاننے والا ہے کہ ہم سے غلطی ہوئی یا ہم نے صحیح کیا۔ (احمد)

(٤٩٥) عن الحارث بن سوید قال قیل لعلی ان رسول اللہ خصکم دون الناس عامة قال ما خصنا رسول اللہ بشیء لم یخص الناس لیس بشیء فی قراب سیفی ھذا فاخرج صحیفة فیھا شیء من اسنان الابل و فیھا ان المدینة حرام ما بین ثور الی عیر فمن احدث فیھا حدثا او آوی محدثا فانہ علیہ لعنة اللہ والملائکة و الناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیامة صرفا ولا عدلا و ذمة المسلمین واحدة فمن احقر مسلما فعلیہ لعنة اللہ والملائکة و الناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیامة صرفا ولا عدلا. (رواہ احمد و النسائی و ابن جریر و ابونعیم فی الحلیة.)

حارث بن سوید سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ سے کہا گیا بے شک رسول اللہ نے عام لوگوں سے آپ لوگوں کو مخصوص فرمایا آپ نے فرمایا اللہ نے ہم کو کسی چیز میں مخصوص نہیں فرمایا جس سے لوگوں کو مخصوص نہ فرمایا ہو آپ نے فرمایا میری تلوار کے میان میں کچھ نہیں ہے علاوہ اس کہ ایک کاغذ کے جسکو آپ نے نکالا اس میں اونٹ کے دانت تھے۔ اس میں لکھا ہوا تھا کہ مدینہ حرم ہے ثور سے لے کر عیر تک جو کوئی بھی اس میں کوئی نئی بات کرے یا خدا اور رسول کے خلاف کوئی نئی بات پیدا کرے تو اس پر اللہ کی لعنت ہے ملائکہ کی اور سب آدمیوں کی، اللہ بروز قیامت نہ اس کا فرض قبول فرمائے گا نہ ہی نفل اور سارے مسلمانوں کا یکساں ذمہ ہے تو

جو کوئی بھی کسی مسلمان کو ذلیل کرے اس پر اللہ اس کے فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے قیامت کے روز نہ تو اس کا فرضی عمل قبول ہوگا نہ ہی نفلی عمل۔ (احمد، نسائی اور ابن جریر نے حلیہ میں اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی الترهیب عن الامارة
امارت سے خوف دلانے کا بیان

(٤٩٦) عن علی قال قال رسول الله ایما وال ولی امر امتی من بعدی اقیم علی الصراط و نشرت الملائکة صحیفة فان کان عادلا تجاه الله بعده له و ان کان جائرا انتقض به الصراط انتفاضه تزاید بین مفاصلة حتی یکون بین عضوین من اعضائه مسیرة مأة عام ثم ینحرف به الصراف و اول ما یتقی به النار انفة و حر وجهه . (رواه ابو القاسم ابن بشران فی امالیة)

حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے میرے بعد جو شخص بھی میری امت پر حاکم ہوگا وہ راستہ پر قائم کیا جائے گا اور فرشتے اس کا نامہ اعمال اوپر لے جائیں گے اگر وہ عادل ہوا تو اسے نجات دیگا اس کے عدل کی وجہ سے اور اگر وہ ظالم ہوا تو وہ پل صراط پر گذرتے وقت بری طرح کانپے گا اور اس کے ایک ایک جوڑ الگ کر دیئے جائیں گے حتی کہ اس کے اعضا میں سے دو عضوؤں کے درمیان سو سال کی مسافت کر دی جائے گی۔ پھر اس کے راستہ کو پھاڑ دیا جائے گا اور اسے اوندھے منھ دوزخ میں ڈھکیل دیا جائے گا اور نار دوزخ سب سے پہلے اس کی ناک اور چہرہ کو جلادیگی۔ (ابو القاسم ابن بشران نے اپنی امالی میں اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی آداب الامیر و الامارة
امیر اور امارت کے آداب کے بارے میں

(٤٩٧) عن علی قال قال رسول الله عفو الملوك ابقی للملك. (رواه الرافعی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا بادشاہوں کی درگذر ملک کو بقا عطا

کرنے والی ہے۔(رافعی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۴۹۸) عن علی قال قال رسول الله انما الطاعة فی المعروف. (رواه احمد و البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے بے شک حاکم کی اطاعت نیک کاموں میں کرنی چاہئے۔(احمد اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۴۹۹) عن علی قال لما نفذنی النبی الی الیمن قال یا علی الناس رجلان فعاقل یصلح للعفو و جاهل للعقوبة. (رواه البیهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب نبی صلعم نے مجھے یمن کا حاکم مقرر کیا تو فرمایا اے علی لوگ دو طرح کے ہیں عقلمند کے لئے معافی بہتر ہے اور جاہل کے لئے سزا بہتر ہے۔(بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۰۰) عن علی قال قلت یا رسول الله اذا بعثنی فی شیء اکون کالسکة المحماة ام الشاهد یری ما لا یری الغائب قال بل الشاهد یری ما لا یری الغائب. (رواه احمد و البخاری فی تاریخه و الدورقی و ابونعیم و ابن عساکر و ابن منصور)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جب آپ مجھے کسی کام سے کہیں بھیجیں تو میں آپ کے حکم کے بجالانے میں تپائے ہوئے سکہ کے مثل ہو جاؤں گا۔ موجودہ شخص وہ باتیں دیکھ سکتا ہے جو غائب نہیں دیکھ سکتا آپ نے فرمایا ہاں عینی شاہد وہ باتیں دیکھتا ہے جو غائب نہیں دیکھ پاتا۔(احمد اور بخاری نے اپنی تاریخ میں اورقی، ابو نعیم، ابن عساکر اور ابن منصور نے بھی اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۰۱) عن علی قال سمعت رسول الله یقول لا یحل للخلیفة من الله الا قصعتان قصعة یأکل هو و اهله و قصعة یضعها بین یدی الناس. (رواه احمد و ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا خلیفہ کے لئے اللہ کے مال میں سے حلال نہیں ہے سوا دو ٹکڑوں کے ایک ٹکڑا وہ خود کھائے اور دوسرا ٹکڑا اسے لوگوں کے

سامنے رکھ دے۔ (احمد اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی مخالفة الامیر
امیر کی مخالفت کا بیان

(۵۰۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا طاعة لاحد فی معصیة الله انما الطاعة فی المعروف. (رواه البیهقی و ابوداؤد و النسائی و فی روایة ابن جریر و ابن عساکر و ابن شیبةلا طاعة للبشر فی معصیة الله)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کسی کی فرمانبرداری نہیں کرنی چاہئے اللہ کی معصیت میں اطاعت صرف نیک کام میں کرنی چاہئے۔ (بیہقی، ابوداؤد، نسائی نے اسے روایت کیا ہے۔ ابن جریر اور ابن عساکر اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں یہ ہے کہ انسان کی اطاعت واجب نہیں اللہ کی نافرمانی میں)

(۵۰۳) عن علی قال بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم سریة و استعمل علیه رجل من الانصار فامرهم ان یسمعوا له وو یطیعوا فلما خرجوا وجد علیهم فی شیء فقال الیس قد امرکم رسول الله ان تطیعونی قالوا بلی قال اجمعوا حطبا ثم دعا بنار فاضربها فیه ثم قال عزمت علیکم لتدخلهنا فهم القوم ان یدخلوها فقال لهم شاب منهم انما فررتم الی رسول الله من النار فلا تعجلوا حتی تلقوا النبی صلی الله علیه وسلم فان امرکم ان تدخلوها فادخلوا فرجعوا الی النبی فاخبروه فقال لو دخلتموها ما خرجتم منها ابدا و فی روایة لو دخلوها لم یزالو فیها الی یوم القیامة لا طاعة فی معصیة الله انما الطاعة فی المعروف. (رواه الطیالسی و احمد و ابن شیبة و البخاری و المسلم و ابوداؤد والنسائی و ابویعلی و ابن خزیمة و ابن سندة و ابوعوانة و ابن حبان و البیهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایک لشکر بھیجا اور اس کا حاکم انصار میں سے ایک شخص کو مقرر کیا اور لوگوں کو ان کی اطاعت کرنے کا حکم دیا جب انہوں نے خروج کیا تو اس امیر نے ان لوگوں میں کوئی بات محسوس کی تو کہا کیا رسول اللہ صلعم نے تم کو میرا حکم ماننے کو نہیں فرمایا

تھا لوگ بولے ہاں اس نے کہا لکڑی جمع کرو اس کے بعد آگ منگا کر اسے سلگایا پھر کہا مجھے تم پر یقین ہے کہ تم اس میں پھاند پڑو گے لوگوں نے پھاند پڑنے کا ارادہ کیا اتنے میں ان میں سے ایک جوان بول اٹھا بے شک تم بھاگ کھڑے ہوئے رسول اللہ کی طرف آگ سے لہٰذا جلدی مت کرو تاوقتیکہ نبی صلعم سے نہ مل لو اگر آپ اسی میں پھاندنے کا حکم دیں تو اس میں پھاند پڑو پھر وہ نبی صلعم کے پاس واپس لوٹے اور انہیں سب بتایا تو آپ نے فرمایا اگر تم اس میں داخل ہو جاتے تو اس سے کبھی نکل پاتے اور ایک روایت میں ہے کہ اگر تم اس میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک اسمیں رہتے اللہ کی نافرمانی میں حاکم کی اطاعت نہ کرنی چاہئے اطاعت صرف اچھے کاموں میں ہونی چاہئے۔ (طیالسی، احمد ابن شیبہ، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابویعلی، ابن خزیمہ، ابن مندہ، ابو عوانہ، ابن حبان اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی اخلاق الامیر
حاکم کے اخلاق کا بیان

(٥٠٤) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من ملك یصل رحمه و ذوی قرابته و یعدل فی رعیته الاشد الله له ملکه و اجزل له ثوابه و اکرم مآبه و خفف حسابه. (رواه ابوالحسن ابن معروف الخطیب و ابن عساکر و الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہیں ہے کوئی ایسا بادشاہ جو صلہ رحمی کرے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اور اپنی رعایا میں عدل کرے مگر اس کے ملک کو وسیع نہ کر دے اس کے ثواب کو بڑھا نہ دے اس کی واپسی پر تکریم نہ فرمائے اور اس کے حساب کو کم سے کم کر دے۔ (ابوالحسن بن معروف الخطیب ابن عساکر اور دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٥٠٦) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یحل للخلیفة من مال الله الا قصعتان قصعة یأکلها هو و اهله و قصعة یضعها بین ایدی الناس. (رواه احمد)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا خلیفہ کے لئے بیت المال سے حلال

نہیں ہے علاوہ دو ٹکڑوں کے ایک ٹکڑا وہ خود اور اس کے گھر والے کھائیں اور دوسرا ٹکڑا وہ لوگوں کے لئے رکھے۔ (اسے احمد نے روایت کیا ہے)

(۵۰۷) عن علی قال قال رسول الله اذا اراد الله بقوم سوء جعل امرهم الی مترفیهم. (رواه الدیلمی فی فردوس الاخبار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب اللہ کسی قوم کو سزا دینا چاہتا ہے تو ان کے حاکم کو ان کی ہلاکت کا حکم دیتا ہے۔ (دیلمی نے فردوس الاخبار میں اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۰۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعن الله سهیلا فانه کان یعسر الناس فی الارض فمسخه الله شهابا. (رواه الطبرانی و ابن السنی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے اللہ نے سہیل پر لعنت کی ہے کیوں کہ وہ لوگوں کے چہروں کو مسخ کرتا تھا لہذا اللہ نے اسے مسخ کر کے ٹوٹنے والا ستارہ بنادیا۔ (طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی القضاء مع ترترغیبه و ترهیبه و آدابه و احکامه

قضا کا بیان اس کی ترغیب وترہیب اور اس کے آداب واحکام

(۵۰۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا تقاضی الیك رجلان فلا تقض الاول حتی تسمع کلام الآخر فسوف تدری کیف تقضی. (رواه الترمذی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب دو آدمی تمہارے پاس فیصلہ لے کر آئیں تو پہلے کی بات سن کر فیصلہ مت کر لینا تاوقتیکہ دوسرے کی بات نہ سنو اس سے تمہیں جلد معلوم ہو جائے گا کہ کیسے فیصلہ کرو۔ (ترمذی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۱۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله یهدی قبلك و یثبت لسانك فاذا جلس بین یدیك الخصمان فلا تقضین حتی تسمع من الآخر کما سمعت من الاول فانه احری ان تتبین لك القضاء. (رواه ابوداؤد و النسائی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلعم نے بے شک اللہ تمہارے قلب کو ہدایت بخشے گا اور تمہاری زبان کو ثابت فرمائے گا جب تمہارے سامنے فریقین بیٹھیں تو فیصلہ نہ کرنا جب تک کہ دوسرے کی بات نہ سن لو جیسے تم نے پہلے کی بات سنی ہے کیوں کہ اس سے تمہیں فیصلہ کرنے میں آسانی ہوگی۔ (ابوداؤد اور نسائی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۱۱) عن الحسن قال جاء رجل فنزل علی علی فافاضه فقال انی ارید ان اخاصم قال له علی تحول عن منزلی فان النبی صلی الله علیه وسلم نهانا ان الضیف الخصم و فی روایة ان ننزل الخصم الا و معه خصمه. (رواه ابن راهویه و ابوالقاسم و البیهقی)

حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ کے پاس ایک آدمی آیا آپ نے اس کی ضیافت فرمائی پھر وہ بولا میں اپنا جھگڑا آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں حضرت علیؓ نے فرمایا میرے گھر سے چلا جا کیوں کہ نبی صلعم نے ہمیں منع فرمایا کہ مہمان فریق ہو اور ایک روایت میں ہے کہ ہم ایک فریق کو اپنے پاس بٹھا دیں جب تک کہ دوسرا فریق موجود نہ ہو۔ (ابن راہویہ ابوالقاسم اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۱۲) عن علی قال نهی النبی صلی الله علیه وسلم ان الضیف احد الخصمین دون الآخر. (رواه الطبرانی فی الاوسط)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم نے منع فرمایا کہ مہمان ایک فریق بنے دوسرے کے علاوہ۔ (طبرانی نے اوسط میں اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۱۳) عن علی قال بعثنی النبی قاضیا یعنی الی الیمن فقلت یا رسول الله انی شاب و تبعثنی الی اقوام ذوی انسان فدعا لی بدعوات ثم قال اذا اتاك الخصمان من احدهما فلا تقضین حتی تسمع من الآخر فانه اثبت لك قال فما اختلف علی بعد ذالك. (رواه البیهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم نے مجھے یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ایک نوجوان ہوں اور آپ مجھے ایک ایسی قوم میں بھیج رہے ہیں جن میں رسیدہ لوگ ہیں پس آپ نے مجھے کچھ دعائیں دین پھر فرمایا جب تمہارے پاس دو فریق میں سے کوئی

ایک آئے تو فیصلہ نہ کرنا جب تک کہ دوسرے کی بھی نہ سن لینا کیوں کہ یہ تمہارے لئے ثبوت کا باعث ہے حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے کسی فیصلہ میں دشواری نہ پیش آئی۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۱۴) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا تقاضیا الیك رجلان فلا تقض للاول حتی تسمع کلام الآخر فسوف تری کیف تقضی فما زلت بعد قاضیا. (رواه البخاری و النسائی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تمہارے پاس دو آدمی فیصلہ کرنے آئیں تو جب تک دوسرے کی بات سن نہ لو پہلے کی کہی بات پر فیصلہ نہ کرنا اس سے تمہیں فیصلہ میں آسانی رہے گی اس کے بعد میں فیصلے کرنے لگا۔ (بخاری اور نسائی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۱۵) عن علی قال کان النبی صلی الله علیه وسلم لا یضیف الخصم الا و معه خصمه. (رواه البیهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم کو مہمان نہ بناتے جب تک کہ اس کا دوسرا فریق موجود نہ ہوتا۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۱۶) عن علی قال قلت یا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اعرض لی امر لم ینزل فیه قضاء فی امره ولا سنة کیف تأمرنی قال تجعلونه شوری بین اهل الفقه و العابدین من المومنین ولا تقضی فیه برأی خاصة. (رواه الطبرانی فی الاوسط و ابوسعید)

حضرت علیؓ سے مروی ہے فرمایا میں نے رسول اللہ صلعم نے عرض کیا اگر مجھے کوئی ایسا امر پیش آجاوے جس کے بارے میں نہ تو قرآن میں ہو اور نہ سنت میں تو میں اس کا فیصلہ کیسے کروں۔ آپ نے فرمایا اسے اہل فقہ عابدین اور مومنین کی مجلس شوریٰ میں رکھو اور کسی خاص آدمی کی تنہا رائے سے فیصلہ نہ کرو۔ (طبرانی نے اوسط میں اور ابوسعید نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۱۷) عن ابن عمر قال بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم علیا و قال یا علی اجعل حکم الله بین عینیك و حکم الشیطان تحت قدمیك. (رواه ابوسعید)

ابن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے علی کو بھیجا اور فرمایا اے علی اللہ کے حکم کو اپنی دونوں آنکھوں کے سامنے رکھنا اور شیطان کے حکم کو اپنے پیروں تلے روند ڈالنا۔ (ابو سعید نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی الهدیة
ہدیہ کا بیان

(۵۱۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اخذا الامیر الهدیة سحت و قبول القاضی رشوة کفر. (رواه احمد)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ حاکم کا تحفہ لینا حرام ہے اور قاضی کا اسے قبول کرنا رشوت ہے۔ (احمد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۱۹) عن علی قال اهدی کسری لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقبل منه و اهدی له قیصر فقبل منه و اهدت له الملوك فقبل منهم. (رواه احمد و الترمذی و ابن جریر و الدورقی و البیهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ کسریٰ نے رسول اللہ صلعم کو تحفہ بھیجا تو آپ نے قبول فرمایا اور قیصر نے آپ کو تحفہ بھیجا تو آپ نے قبول فرمایا اور بعض بادشاہوں نے بھی آپ کو تحفے بھیجے آپ نے سب قبول فرمائے۔ (احمد، ترمذی، ابن جریر، دورقی اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی الاقضیة
فیصلوں کا بیان

(۵۲۰) عن علی قال نزل جبرئیل علی النبی صلی الله علیه وسلم بالیمین مع الشاهد و الحجامة یوم الاربعاء یوم نحس مستمر. (رواه ابن راهویه)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جبرئیلؑ نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض پرداز ہوئے کہ گواہ سے قسم لینا چاہئے اور بدھ کے روز حجامت درست نہیں کیوں کہ وہ منحوس دن ہے۔ (ابن راہویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۲۱) عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم قضی بشهادة رجل واحد مع یمین صاحب الحق و قضی به علی بالعراق. (رواه ابوعبدالله ابن باکویه و عروية الحارثی فی مسند ابی یوسف)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلعم نے فیصلہ فرمایا کہ ایک آدمی کی گواہی اور صاحب حق کی قسم پر اور حضرت علی نے اس کے مطابق فیصلہ فرمایا عراق میں۔ (ابو عبداللہ ابن باکویہ اور عروبہ الحارثی نے مسند ابو یوسف میں اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی جامع الاحکام

(۵۲۲) عن علی قال نهانا رسول الله عن الخز و عن رکوب علیها و عن جلوس علیها و عن جلود النمور و عن رکوب علیها و عن الغنائم ان تباع حتی تخمس و عن جابی سبی العدو ان یوطین و عن الحمر الاهلیة و عن اکل کل ذی ناب من السباع و عن اکل کل ذی مخلب من الطیر و عن ثمن الخمر و عن ثمن المیتة وعن عسب الفحل و عن ثمن الکلب. (رواه عبدالرزاق)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ہمیں ریشم کے استعمال سے منع فرمایا اس پر سواری کرنے اور اس پر بیٹھنے سے اور چیتوں کی کھال سے اور اس پر سوار ہونے سے مال غنیمت سے جب تک کہ اس کا خمس نکال نہ دیا جائے۔ پالتو گدھوں اور ہر پھاڑ کھانے والے درندے کے کھانے سے اور ہر پنجہ دار چڑیا کے کھانے سے شراب کی قیمت سے اور مردہ چیز کی قیمت وصول کرنے سے اور کھجور کی پتیاں توڑنے سے اور کتے کی قیمت وصول کرنے سے۔ (عبدالرزاق)

(۵۲۳) عن علی قال نهانی رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا اقول نهاکم عن القرأة و انا راکع او ساجد و عن التختم بالذهب و عن لباس القسی و عن الرکوب علی المیسرة الحمراء. (رواه عبدالرزاق و احمد و العدنی و الکجی و الدورقی و ابن جریر و ابونعیم فی الحلیة.)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے تو منع فرمایا ہے لیکن میں یہ نہیں کہتا کہ

آپ صلعم نے تم کو بھی اسے منع فرمایا کہ ایک تو قرأت سے جب کہ میں حالت رکوع یا سجود میں ہوں دوسرے سونے کی انگوٹھی پہننے سے تیسرے ریشمی لباس پہننے سے اور سرخ۔ (عبدالرزاق، احمد، عدنی، کجی، دورقی، ابن جریر اور ابو نعیم نے اسے حلیہ میں روایت کیا ہے۔)

(٥٢٤) عن علی قال لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم عشرة آكل الربوا و موكله و شاهديه و كاتبه و الواشمة و المستوشمة للحسن و مانع الصدقة و المحلل و المحلل له و كان ينهى عن النوم ولم يقل لعن. (رواه ابن حبان و احمد و النسائی و ابويعلى و الدار قطنی و ابن جرير.)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے دس آدمیوں پر۔ سود کھانے والا اس کا موکل اس کا گواہ اور اس کا کاتب۔ خوبصورتی کے لئے گدوانے والا اور گودنے والا صدقہ سے روکنے والا اور پردہ دری کرنے والا اور بے عہد۔ اور آپ منع فرماتے تھے زیادہ سونے سے لیکن اس پر لعن نہ فرماتے۔ (ابن حبان، احمد، نسائی، ابو یعلی اور ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٥٢٥) عن علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن زيارة القبور وعن الاوعية و ان تجلس لحوم الاضاحی بعد ثلاث ثم قال انهی نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها غير ان لا تقولوا هجرا فانها تذكركم الآخرة و نهيتكم ان الاوعية فاشربوا فيها و اجتنبوا كل مسكر و نهيتكم عن لحوم الاضاحی ان تمسكوها بعد ثلاث فاحبسوا ما بدا لكم. (رواه ابن شيبة و احمد و ابويعلىٰ و الكحی و مسدد الطحاوی و الدورقی و ابن ابی عاصم)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے پہلے زیارت قبور سے فرمایا تھا اور برتنوں کے استعمال سے اور اس سے کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زائد روک رکھا جائے پھر اس کے بعد فرمایا میں نے تمہیں زیارت قبور سے روکا تھا لیکن اب اس کی زیارت کرو لیکن وہاں بدگوئی نہ کرو کیونکہ وہ تمہیں آخرت کی یاد دلاتی ہے اور میں نے تمہیں بعض برتنوں کے استعمال سے روکا تھا لیکن اب اس میں پانی پیو اور ہر نشہ آور چیز سے بچو میں نے تمہیں قربانی کے گوشت کے تین دن سے زیادہ روکنے پر منع کیا تھا لیکن اسے روکو جب تک تم چاہو۔ (ابن شیبہ، احمد، ابو یعلی، الکجی،

مسدد، دورقی اور ابن ابی عاصم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۲۶) عن علی قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن کل ذی ناب من السباع و عن کل ذی مخلب من الطیر و عن ثمن المیتة و ثمن الخمر و عن لحوم الحمر الاهلیة و عن مهر البغی و عن عسب الفحل و عن المیاثر الارجوان.

(رواه احمد و ابویعلی و الطحاوی و العقیلی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا خرید و فروخت سے پھاڑ کھانے والے درندہ اور ہر پنجہ دار چڑیا اور مردہ چیز کی قیمت لینے سے شراب کی قیمت سے اور پالتو گدھوں کے گوشت سے اور فاحشہ عورت کے مہر سے اور کھجور کی پتیاں توڑنے سے اور سرخ پھولدار کپڑوں سے۔ (احمد، ابویعلی، طحاوی، عقیلی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۲۷) عن علی قال نهانی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اربع مسئلته عن اربع نهانی ان اصلیٰ و انا عاقص شعری و ان اقلب الحصی فی الصلوٰة و ان اختص یوم الجمعة لصوم و ان احتجم و انا صائم و سئلته عن ادبار النجوم و ادبارا النجوم لسجود فقال ادبار السجود رکعتان بعد المغرب و ادبار النجوم الرکعتان قبل الغداة و سئلته عن الحج الاکبر قال هو یوم النحر و سئلته عن الصلوٰة الوسطی قال هی العصر التی خرط فیها. (رواه مسدد)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع فرمایا ہے چار باتوں سے جب میں نے آپ سے ان چار باتوں کے بارے میں پوچھا آپ نے مجھے منع فرمایا کہ میں نماز پڑھوں اور بالوں کا جوڑا گوندھے ہوئے ہوں اور یہ کہ نماز میں کنکریوں کو الٹوں پلٹوں اور جمعہ کے دن کو روزہ کے لئے مخصوص کرلوں اور یہ کہ پچھنے لگواؤں دراں حالانکہ میں روزہ ہوں اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ادبار نجوم اور ادبار سجود کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا ادبار سجود کی دو رکعتیں ہیں بعد مغرب اور ادبار نجوم کی دو رکعتیں ہیں دوپہر سے پہلے۔ میں نے آپ سے حج اکبر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا وہ قربانی کا دن ہے میں نے آپ سے صلوٰۃ وسطیٰ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا وہ عصر کی نماز ہے جس کی بہت تاکید کی ہے۔ (مسدد نے اسے روایت کیا ہے۔)

كتاب خلق العالم
عالم کی پیدائش کا بیان

باب فی بدء الخلق
خلق کی ابتدا کا بیان

(۵۲۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یخلق بیده الا ثلاثة اشیاء و قال لسائر الاشیاء کن فکان خلق القلم و الآدم و الفردوس بیده و قال لها و عزتی و جلالی لا یجاوز فی فیك بخیل ولا شم ریحك دیوث. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے نہیں پیدا فرمایا علاوہ تین چیزوں کے بقیہ تمام چیزوں سے فرمایا کہ "کن" پس وہ بن گئیں اس نے قلم کو پیدا فرمایا اور آدمؑ اور فردوس کو اپنے ہاتھوں سے اور فرمایا میری عزت و جلال کی قسم تجھ میں بخیل کا گزر نہ ہوگا اور نہ ہی دیوث تیری خوشبو سونگھ سکے گا۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۲۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خلق الدنیا علی سبعة آماد والامد الدهر الطویل الذی لا یحصه الا الله فمضیٰ من الدنیا قبل خلق آدم ستة آماد و منذ خلق الله آدم الی ان تقوم الساعة انتم فی امد واحد. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اللہ تعالیٰ نے دنیا کو سات آماد میں پیدا فرمایا اور "امد" کا مطلب وہ طویل زمانہ ہے جس کو کوئی شمار کر ہی نہیں سکتا سوا اللہ کے آدمؑ کی تخلیق سے پہلے چھ آماد دنیا کے گذر چکے اور جب سے اللہ نے آدمؑ کو پیدا فرمایا تب سے قیامت تک تم ایک ہی امد میں رہو گے۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

فی المسوخ
جن کی صورتیں مسخ کر دی گئیں ان کا بیان

(۵۳۰) عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم سئل عن المسوخ فقال هم

ثلاثة عشر الفيل و الدب و الخنزير و القرد و الجريث و الضب و الوطواط و العقرب والاغوص و العنكبوت و الارنب و سهيل والزهرة فقيل يا رسول الله ما سبب مسخهن فقال اما الفيل فكان رجلا جبارا لوطيا لا يدع رطبا ولا يابسا و اما الدب فكان مونثا يدعوا الرجال الى نفسه و اما الخنزير فكان من النصارى الذين سئلوا لمائدة فلما نزلت كفر و اما القرد فيهود اعتدوا فى السبت و اما الجريث فكان ديوثا يدعوا الرجال الى امرأته حليلتيه وما الضب فكان اعرابيا يسرق الحاج بمجحنه واما الوطواط فكان رجلا يسرق الثمار من رؤس النخل و اما العقرب فكان لا يسلم احدا من لسانه و اما الاغموص فكان نماما يفرق بين الاحبة وما العنكبوت فامرأة سحرت زوجها و اما الارنب فكان امرأة لا تطهر من الحيض واما سهيل فكان عشارا باليمن و اما الزهرة فكانت بنتا لبعض الملوك من بنى اسرائيل افتتن بها ردت وما روت. (رواه ابن الزبير ، ابن بكار و ابن مردوية و الديلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلعم سے مسخ کی ہوئی صورتوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ تیرہ ہیں۔ ہاتھی، ریچھ، سور، بندر، چھپکلی، گوہ، چمگادڑ، بچھو، اور مکڑی، خرگوش، سہیل اور زہرہ آپ سے سوال کیا گیا یا رسول اللہ ان کے مسخ کئے جانے کا کیا سبب ہے آپ نے فرمایا ہاتھی ایک بہت ہی ظالم اور لوطی آدمی تھا وہ خشکی اور تری میں کسی کو نہ چھوڑتا تھا اور ریچھ ایک عورت تھی جو لوگوں کو اپنی طرف آمادہ کراتی تھی اور سور ان نصاریٰ میں سے تھا جنہوں نے آسمان سے دستر خوان مانگا تھا اور جب وہ نازل کیا گیا تو انہوں نے کفران نعمت کیا اور بندر وہ یہودی تھے جنہوں نے سنیچر کے دن کو مقرر کر رکھا تھا اور چھپکلی دیوث تھا جو غیر مردوں کو اپنی عورت کی طرف بلاتا تھا اور گوہ ایک اعرابی تھا جو حاجیوں کے ہاں چوری کرتا تھا اپنے ڈنڈے کے ذریعہ اور چمگادڑ ایک آدمی تھا جو کھجور کی چوٹی پر سے پھل چرایا کرتا تھا اور بچھو ایک ایسا آدمی تھا جس کی زبان سے کوئی بھی محفوظ نہ تھا اور چغلخور تھا جو دوستوں کے درمیان لڑائی لگوایا کرتا تھا مکڑی وہ ایک ایسی عورت تھی جس نے اپنے شوہر پر جادو کر رکھا تھا خرگوش ایک ایسی عورت تھی جو حیض سے پاک نہیں ہوتی تھی اور سہیل وہ یمن کا ایک شخص تھا جو لوگوں سے دسواں حصہ وصول کرتا تھا اور زہرہ بنی اسرائیل کے بادشاہوں میں سے کسی کی لڑکی تھی جس نے ہاروت و ماروت کو فتنہ میں

ڈال دیا تھا۔(ابن زبیر، ابن بکار، ابن مردویہ اور دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی دعوی النسب
نسب کے دعوے کا بیان

(۵۳۱) عن سعد ان یحیس و صفیة کانا من سبی الخمس فزنت صفیة برجل من الخمس و ولدت غلاما فادعی الزانی و یحیس فاختصما الی عثمان فرفعهما الی علی ابن ابی طالب فقال علی اقضیٰ فیهما بقضاء رسول الله الولد للفراش و للعاهر الحجر و جلدهما خمسین خمسین. (رواه الدورقی)

سعد سے مروی ہے کہ یحیس اور صفیہ دونوں خمس کے قیدیوں میں سے تھے پس صفیہ نے زنا کیا خمس کے ایک آدمی کے ساتھ اور اس کے لڑکا پیدا ہوا۔ زانی اور یحیس دونوں جھگڑتے ہوئے حضرت عثمان کے پاس گئے آپ نے ان دونوں کو علی ابن ابی طالب کے پاس بھیج دیا حضرت علیؓ نے فرمایا میں رسول اللہ صلعم کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کروں گا لڑکا اس کا ہے جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا اور زانی کے لئے پتھر ہیں پھر ان دونوں کے پچاس پچاس کوڑے لگائے۔ (اورقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

کتاب الدین و السلم
قرض اور سلم کا بیان

(۵۳۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل قرض جر منفعة فهو ربا. (رواه الحارث)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے ہر وہ قرض جس سے منفعت حاصل ہو وہ سود ہے۔(حارث نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۳۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا اعلمك کلمات لو کان علیك مثل جبل صبیر دینا اذابه الله عنك قل اللهم اکفنی بحلالك عن حرامك و اغنی بفضلك عمن سواك. (رواه احمد و الترمذی و الحاکم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کیا میں تم کو وہ کلمات نہ سکھاؤں کہ اگر تم پر مثل صبیر پہاڑ کے بھی قرض ہو تو وہ اللہ تم سے ادا کرا دے گا۔ کہو "اے اللہ میری کفایت فرما حلال سے حرام سے الگ کر مجھے اپنے فضل سے غنی فرما اور غیر سے مجھے بے نیاز فرما۔ (احمد، ترمذی اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۳۴) عن علی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الدین قبل الوصیة. (رواه البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے پہلے قرض اس کے بعد وصیت۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۳۵) عن علی قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی جزاك الله خیرا فك الله رهانك كما فكیت رهان اخیك انه لیس بمیت یموت و علیه دین الا هو مرتهن بدینه فمن فك رهان میت فك الله رهانه یوم القیامة قال بعضهم هذا لعلی خاصة ام للناس عامة قال بل للناس عامة. (رواه البیهقی و رواه ابن عساکر و ابن رنجویة هذا الحدیث بروایة ابی سعید الخدری و عبدالرزاق بروایة ابی قتادة)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ مجھ سے فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے علی اللہ تجھے جزائے خیر دے اللہ تیرا قرض ادا کرے جس طرح تو نے اپنے بھائی کا قرض ادا کیا ہے۔ کوئی مردہ ایسا نہیں ہے جو مرے اور اس پر قرض ہو لیکن یہ کہ وہ رہن نہ ہو اپنے قرض کی وجہ سے جو شخص کسی میت کا قرض ادا کرے اللہ قیامت کے دن اس کا قرض ادا فرمائے گا بعض لوگوں نے پوچھا کہ کیا یہ حضرت علی کے لئے مخصوص ہے یا عام طور پر سب کے لئے آپ نے فرمایا عام طور پر سب کے لئے ہے۔ (بیہقی، ابن عساکر اور ابن رنجویہ نے اس حدیث کو ابو سعید خدری سے روایت کیا ہے اور عبدالرزاق نے ابی قتادہ سے۔)

باب فی دعاء رفع الیدین
دونوں ہاتھ اٹھاتے وقت دعا مانگنے کا بیان

(۵۳۶) عن ابی وائل قال اتی رجلا علیا فقال یا امیر المومنین عجزت عن

مکاتبتی فاعنی فقال علی الا اعلمك كلمات علمنيهن رسول الله ان علیك مثل جبل صبير دنانير اداها الله عنك قال اللهم اكفنی بحلالك عن حرامك و اغنی بفضلك عمن سواك. (رواه احمد و الترمذی و الحاکم و ابن منصور)

ابی وائل سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا اے امیر المومنین میں اپنے قرض سے عاجز ہوں لہٰذا آپ میری مدد فرمائیے آپ نے فرمایا میں تجھے وہ کلمات سکھاؤں جو مجھے رسول اللہ نے سکھائے کہ اگر تم پر صبیر پہاڑ کے مثل بھی قرض ہو تو اللہ ادا کرادے گا یہ کہو اللہم اکفنی الخ اے اللہ میری کفایت فرما اپنے حلال سے حرام کو چھوڑ کر اور مجھے غنی کر صرف اپنے فضل سے نہ کہ کسی غیر کے۔ (احمد، ترمذی، حاکم اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی احکام الدین

احکام دین کا بیان

(۵۳۷) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الخمیر یقترض لا بأس به. (رواه الحاکم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے خمیر کا قرض لیا جا سکتا ہے۔ اور اس میں کوئی حرج نہیں۔ (حاکم)

(۵۳۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تعالیٰ حرم من الرضاع ما حرم من النسب. (رواه الترمذی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے بیشک اللہ نے حرام کیا ہے رضاعت میں اس کو جسے نسب میں سے حرام کیا ہے۔ (ترمذی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۳۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا رضاع بعد الفصال ولا وصال ولا يتم بعد الحلم ولا صمت يوم الى الليل ولا طلاق قبل النكاح. (رواه عبدالرزاق)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے دودھ چھوٹنے کے بعد رضاعت

نہیں اور نہ وصال اور رضاعت نہیں ہوتی بلوغ کے بعد بھی اور نہ ہی نکاح سے پہلے طلاق ہو سکتی ہے۔ (عبدالرزاق نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٥٤٠) عن علی قال قال رسول الله لا رضاع بعد فطام ولا یتم بعد احتلام.
(رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ رضاعت نہیں دودھ چھوڑنے کے بعد اور وہ ختم نہیں ہوتی۔ سن بلوغ کے بعد بھی۔ (ابن عساکر)

(٥٤١) عن علی قال قلت یا رسول الله صلی الله علیه وسلم مالك منوق فی قریش و تدعنا وقال و عندکم شیء قلت نعم انة حمزة قال انها لا تحل لی هی ابنة اخی من الرضاعة. (رواه احمد و المسلم و النسائی، و ابن سعید و ابن جریر و البیهقی و عبدالرزاق و العدنی و ابن منیع و ابویعلیٰ و ابن منصور بتغییر الفاظ.)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا بات ہے کہ آپ پسند فرماتے ہیں قریش میں لڑکیاں اور ہمیں نظر انداز فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی ہے میں نے کہا جی ہاں حمزہ کی بیٹی۔ آپ نے فرمایا وہ میرے لئے جائز نہیں وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ (احمد، مسلم، نسائی، ابن سعد، ابن جریر، بیہقی، عبدالرزاق، عدنی، ابن منیع، ابویعلی، ابن منصور نے ان سب الفاظ کی تھوڑی تبدیلی کے ساتھ اسے روایت کیا ہے۔)

حرف الزاء　　　حرف زاء

کتاب الزکوٰة

زکوٰۃ کا بیان

باب فی الوجوب و الترغیب و الترهیب و الاحکام و ما یتعلق بها

اس کے وجوب اس کی ترغیب و ترہیب اور اس سے متعلق احکام کا بیان

(٥٤٢) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نسخت الزکوٰة کل صدقة فی القرآن و نسخ غسل الجنابة کل غسل و نسخ صوم رمضان کل

صوم و نسخ الاضحی کل ذبح. (رواه الدار قطنی و ابن عدی و البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے زکوٰۃ نے ہر صدقہ کو قرآن کے حکم کے مطابق منسوخ کر دیا اور غسل جنابت نے ہر غسل کو منسوخ کر دیا اور رمضان کے روزہ نے ہر روزہ کو منسوخ کر دیا اور قربانی نے ہر ذبیحہ کو منسوخ کر دیا۔ (دار قطنی، ابن عدی اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۴۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قدعفوت عن الخیل و الرفیق فهاتو صدقة الرقة من کل اربعین درهما درهم و لیس فی تسعین و مأة شیء فاذا بلغ مأتین ففیها خمسة دراهم فما زاد فعلی حساب ذلك و فی الغنم فی کل اربعین شاة شاة فان لم یکن الا تسع و ثلاثون فلیس علیك فیها شیء و فی البقر فی کل ثلاثین تبیع و فی الاربعین سنة و لیس علی العوامل شیء و فی خمس و عشرین من الابل خمسة من الابل فاذا زادت واحده ففیها بنت لبون الی خمس و اربعین فاذا زادت واحدة ففها حقه طروقة الجمل الی ستین فاذا کانت واحدة و تسعین ففیها حقتان طروقا الجمل الی عشرین و مأة فان کانت الابل اکثر من ذالك ففی کل خمسین حقة ولا نفیرق بین مجتمع ولا یجمع بین متفرق خشیة الصدق ولا یوخذ فی الصدقة هرمة ولا ذات عوار ولا تیس الا ان یشاء المصدق و فی البنات ما سقت الانهار و ما سقت السماء العشر وما سقی بالمغرف ففیه نصف العشر. (رواه احمد و ابو داؤد)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے میں نے گھوڑے اور غلام کو صدقہ سے مستثنیٰ کیا ہے۔ لہٰذا درہم میں صدقہ دو ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم اور نوے کچھ بھی نہیں۔ لیکن جب ان کی تعداد دو سو تک ہو جائے تو اس پر پانچ درہم اور اگر اس سے زیادہ ہو تو اسی حساب سے اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں پر ایک بکری اور اگر ان کی تعداد انتالیس ہو تو اس پر کچھ نہیں اور گائے میں ہر تیس میں ایک سال کا بچہ اور چالیس میں ایک دانتوں والا بچہ اور کاشتکاری والے بیلوں میں کچھ بھی نہیں اور پچیس اونٹوں میں پانچ اور اگر اس میں ایک زیادہ ہو جائے تو ایک سال کا بچہ

(٥٤٤) عن علی ان العباس سئل النبی فی تعجیل صدقته قبل ان تحل فرخص له فی ذالك. (رواه ابن منصور و احمد و الدارمی و ابوداؤد و الترمذی و ابن جریر و ابن و ابن خزیمة والدار قطنی و الحاکم و الاروقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ حضرت عباس نے نبی صلعم سے پوچھا جلدی صدقہ دینے کے بارے میں اس سے قبل کہ ان پر واجب ہو تو آپ نے انہیں اس کی اجازت دے دی۔ (ابن منصور، احمد، دارمی، ابوداؤد، ترمذی، ابن جریر، ابن خزیمہ، دار قطنی، حاکم اور اورقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٥٤٥) عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال قد اخذنا زکوٰة العباس عام الاول للعام. (رواه الترمذی و ابن منصور)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا نبی صلعم نے عباس کی زکوٰۃ پہلے سال لے لی دوسرے سال کے لئے۔ (ترمذی اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٥٤٦) عن علی قال والله ما عندنا کتاب نقرؤه الا کتاب الله و هذه الصحیفة اخذتها من رسول الله فیها فرائض الصدقة. (رواه احمد و الطحاوی و الدورقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا واللہ ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں جسے ہم پڑھیں علاوہ کتاب اللہ کے اور یہ صحیفہ میں نے رسول اللہ سے حاصل کیا ہے۔ جس میں صدقہ کے فرایض ہیں۔ (احمد، طحاوی اور اورقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٥٤٧) عن علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم تعجل من العباس صدقة عامین. (رواه عبدالرزاق)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے حضرت عباس سے دو سال کا صدقہ جلدی لے لیا۔ (عبدالرزاق نے اسے روایت کیا ہے)

(٥٤٨) عن علی قال قال رسول الله ان الله تبارك و تعالیٰ عفا لکم عن الخیل و الرقیق یعنی لیس فیها زکوٰة. (رواه ابن جریر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے معافی دے ہے تمہیں گھوڑوں اور غلاموں کے حق میں یعنی ان پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔ (ابن جریر

نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۴۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اعطی عطیة طیب بها نفسه بورك لمعطی. (رواه ابن النجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے جس نے کسی کو ایسا عطیہ دیا جس سے اس کا دل خوش ہو گیا تو اللہ اسکی جزا کو عطیہ دینے والے کے لئے واجب کر دے گا۔ (ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۵۰) عن علی قال قال رسول الله من استقل قلیل الرزق حرمه الله کثیره . (رواه ابن النجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو تھوڑے رزق پر قائم رہا اللہ نے اس کے لئے بہت کو حرام کر دیا۔ (ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی عامل الصدقة

(۵۵۱) عن علی قال قلت للعباس سل رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یستعملك علی الصدقات فسئله فقال ما کنت لاستعملك علی غسالة ذنوب المسلمین. (رواه البزار و ابن خزیمة و الحاکم و ان شیبة و ابن راهویة و العسکری و ابن جریر)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عباس سے کہا رسول اللہ سے کہئے کہ وہ آپ کو صدقات کی وصولی کے لئے مقرر فرمادیں انہوں نے آپ سے اس کا سوال کیا آپ نے فرمایا میں تم کو مسلمانوں کے گناہ دھونے کے لئے مقرر نہ فرماؤں گا۔ (بزار، ابن خزیمہ، حاکم، ابن شیبہ، ابن راہویہ، عسکری اور ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی السخاء و الصدقة و فضله و ترغیبه ترهیبه

سخاوت صدقہ اس کی فضیلت اور اس کی ترغیب و ترہیب کا بیان

(۵۵۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم السخاء شجرة من

اشجار الجنة اغصانها متدليات فی الدنيا فمن اخذ بعض منها قاده ذالك الغصن الى الجنة و البخل شجرة من اشجار النار اغصانها متدليات فى الدنيا فمن اخذا بغصن من اغصانها قاده ذالك الغصن الى النار. (رواه البيهقى)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے سخاوت جنت کے درختوں میں سے ایک درخت ہے جس کی شاخیں دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں اور جو اسے اختیار کرے تو وہ شاخ اسے جنت لے جائے گی اور کنجوسی دوزخ کے درختون میں سے ایک درخت ہے جس کی شاخیں دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں جس نے ان شاخوں میں سے کسی شاخ کو پکڑا وہ شاخ اسے دوزخ لے جائے گی۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے)

(۵۵۳) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم استزلوا الرزق بالصدقة. (رواه البيهقى)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے رزق کو ہمیشگی بخشو صدقہ کے ذریعہ۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٥٥٤) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصدقة على وجهها و اصطناع المعروف و بر الوالدين و صلة الرحم تحول الشقاء سعادة و تزيد فی العمر و تقى مصارع السوء. (رواه ابو نعيم فى الحلية)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ صدقہ اپنی جگہ پر نیک کام کا حکم دیتا ہے اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرتا اور صلہ رحمی کرنا یہ سب شقاوت کو سعادت میں بدل دیتا ہے اور عمر میں اضافہ کرتا ہے اور برائیوں کے غلبہ سے محفوظ رکھتا ہے۔ (ابو نعیم نے حلیہ میں اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۵۵) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدلال على الخير كفاعله. (رواه ابن النجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اچھی بات پر ابھارنے والا مثل اس پر عمل کرنے والے کے ہے۔ (ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۵٦) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلكم فى الاجر

سواء کلکم تصدق بعشر ماله. (رواه احمد و البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے تم میں سے ہر ایک جو اپنے مال کا دسواں حصہ خیرات کرے اسے زیادہ اجر ملے گا۔ (احمد اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۵۷) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اصنعی المعروف الی من هو اهله و الی غیر اهله فان اصبت اهله اصبت اهله و ان لم تصب اهله کنت من اهله. (رواه ابن النجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے نیکی کرو اس کے ساتھ بھی جو اس کا اہل ہو اور اس کے ساتھ بھی ہو اس کا اہل نہ ہو اگر اہل کے ساتھ نیکی کرو گے تو بہتر کرو گے اور اگر نااہل کے ساتھ نیکی کرو گے تو بھی تم نیکی کے اہل ہوئے۔ (ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۵۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اودع کریما معروفا فقد استرقه و من اولی لئیما معروفا فقد استجلب عداوته الا و ان الصنایع لاهل السعادة. (رواه ابن النجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس نے کسی نیک آدمی کے ساتھ بھلائی کی اس نے اور جس نے کسی کمینہ کے ساتھ نیکی کی اس نے اس کی عدوات حاصل کی۔ خبردار ہو کہ احسان اہل سعادت کے لئے ہے۔ (ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۵۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من مشی فی عون اخیه المسلم و منفعته فله ثواب المجاهدین فی سبیل الله عزوجل. (رواه ابن النجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو اپنے مسلمان بھائی کی مدد اور منفعت کے لئے آگے بڑھا اس کو اللہ کی راہ میں مجاہدین کا سا ثواب ملے گا۔ (ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵٦۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا ثناء فی الصدقة. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے صدقہ مین کوئی تعریف نہیں۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٥٦١) عن علی قال جاء ثلاثة نفر الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رجل یا رسول الله کانت مأة دینار فتصدقت منها بعشرة دنانیر و قال الآخر یا رسول الله کانت لی عشرة دنانیر فتصدقت منها بدینار و قال الآخر یا رسول الله صلی الله علیه وسلم کانت لی دینار فتصدقت بعشره فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کلکم فی الاجر سواء کلکم تصدق بعشر ماله. (رواه احمد و الاروقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں تین آدمی حاضر ہوئے ایک شخص بولا یارسول اللہ میرے پاس سواشرفیاں تھیں میں نے اس میں سے دس خیرات کردیں۔ دوسرا بولا یارسول اللہ میرے پاس دس اشرفیاں تھیں میں نے اس میں سے ایک خیرات کردی۔ تیسرے نے کہا میرے پاس ایک اشرفی تھی میں نے اسکا دسواں حصہ خیرات کردیا۔ رسول اللہ نے فرمایا تم سے ہر ایک کو کافی اجر ملے گا۔ کیوں کہ تم میں سے ہر ایک نے اپنے مال کا دسواں حصہ خیرات کردیا۔ (احمد اور اورقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٥٦٢) عن علی قال جاء رجل رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال کانت لی مأة اوقیة تصدقت منها بعشر آواق و قال آخر یا رسول الله کانت لی مأة دینار فتصدقت منها بعشرة و قال آخر یا رسول الله کانت لی عشرة دنانیر فتصدقت منها بدینار فقال کلکم قد احسن و انتم فی الاجر سواء تصدق کل رجل منکم بعشر ماله. (رواه الطیالسی و الحارث و ابن رنجویة و ابونعیم فی الحلیة و البیهقی و ابن مردویة و زاد قرأ رسول الله لینفق ذو سعة من سعته)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرے پاس سو اوقیہ تھے جس میں سے دس اوقیہ میں نے خیرات کردیئے دوسرا بولا یارسول اللہ میرے پاس سو دینار تھے میں نے اس میں سے دس دینار خیرات کردیے تیسرا بولا یارسول اللہ میرے پاس دس دنیار تھے میں نے اس میں سے ایک دینار خیرات کردیا آپ نے فرمایا تم میں ہر ایک نے اچھا کیا اور سب کو کافی اجر ملے گا تم میں سے ہر ایک نے اپنے مال کا دسواں حصہ خیرات کیا

ہے۔ (طیالسی، حارث، ابن رنجویہ، ابو نعیم نے حلیہ میں اور بیہقی اور ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔ اور انہوں نے یہ الفاظ بڑھائے ہیں پھر رسول اللہ نے یہ آیت پڑھی اور ہر صاحب استطاعت اپنی استطاعت بھر راہ الٰہی میں خیرات کرے۔)

(٥٦٣) عن ابن شهاب قال اجتمع فی مسجد رسول عمر بن الخطاب و علی و جعفر ابن ابی طالب و العباس بن عبدالمطلب فذکروا المعروف فال علی المعروف حصن من الحصون و کنز من الکنوز فلا یزهدنك فیه کفر من کفره فقد یشکرك علیه من یم ینتفع منه بشیء و قد یدرك بشکر الشاکر ما اضاع الکفور الجاحد و قال جعفر یا اهل المعروف الی اصطناع ما لیس للطالبین الیهم فیه لانك اذا عجلت هناء ته و اذا اصغرته عظمته و اذا سترته اتمنه و قال عمر بن الخطاب لکل شیء الف و الف المعروف سراحة فخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال فیم انتم قالوا کنا نذکر المعروف فقال المعروف معروف کاسمه و اهل المعروف فی الدنیا اهل المعروف فی الآخرة. (رواه ابن النجار)

ابن شہاب کہتے ہیں کہ مسجد نبوی میں عمر بن الخطاب، علی ابن ابی طالب اور جعفر بن ابی طالب اور عباس بن عبدالمطلب جمع ہوئے اور انہوں نے معروف کا ذکر کیا حضرت علی نے فرمایا معروف اللہ کے قلعوں میں سے ایک قلعہ ہے اور اس کے خزانوں میں سے ایک خزانہ

(٥٦٤) عن علی ابن ابی طالب قال کنا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال له عبدالله بن سلام فقال یا رسول الله الا احدثك بحدیث عجیب فی بنی اسرائیل قال وما ذاك قال خرج حمیر بن عبدالله متصیدا فلما احضرت به الارض اذا حیة قد انسابت بین اقوام دابة حتی قامت علی ذنبها فقالت یا حمیر اعذنی اظلك الله فی ظل عرشه یوم لا ظل الا ظله. (رواه ابن عساکر و تمام)

حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر تھے تو عبداللہ بن سلام نے کہا یا رسول اللہ کیا میں آپ کو بنی اسرائیل کا ایک عجیب واقعہ نہ سناؤں آپ نے فرمایا کیا واقعہ ہے؟ انہوں نے کہا حمیر بن عبداللہ شکار کی تلاش میں نکلے جب ایک چٹیل بے آب و گیاہ میدان میں پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک سانپ سب کے سامنے رینگتا ہوا آیا اور اپنی

دم پر کھڑا ہو گیا اور بولا اے حمیر مجھے پناہ دے اللہ تجھے اپنے عرش کے سایہ کے نیچے پناہ دے گا اس دن جس دن کوئی سایہ نہ ہو گا علاوہ اس کے سایہ کے۔ (ابن عساکر اور تمام نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٥٦٥) عن علی عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال من اودع کریما معروفا فقد استرقه و من اولی کریما معروفا فقد استجلب عداوته و ان الصنائع لاھل السعادة. (رواہ ابن النجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا جس نے کسی نیک آدمی کے ساتھ بھلائی کی اس نے اسے چھپالیا اور جس نے کسی کمینہ کے ساتھ نیکی کی وہ اس کی عداوت کا سبب بنا اور احسان نیکو کاروں کے لئے ہے۔ (ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی انواع الصدقة
صدقہ کی قسموں کا بیان

(٥٦٦) عن علی بن عمر قال لی علی ابن ابی طالب الا احدثك حدیثا حدثنی به رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عن جبرئیل عن ربه انه قال ما من قوم یکونون فی حبرة الا یتبعھا عبرة و کل نعیم زائل الا نعیم اھل الجنة و کل ھم منقطع الا ھم اھل النار فاذا عملت سیئة فاتبعھا حسنة یمحھا محوا سریعا و اکثر صنائع المعروف تقی مصارع السوء و ما من عمل بعد اداء الفرائض احب الی اللہ تعالیٰ من ادخال السرور علی المومن ثم قال دونکھن یا ابن عمر فشرح اللہ بھن صدری. (رواہ ابو القاسم الزسی)

ابن عمر سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے فرمایا علی ابن ابی طالب نے کہا میں تم کو وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ سے سنی ہے کیوں کہ آپ اس کے اہل ہیں میں نے عرض کیا کیوں نہیں آپ نے فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلعم نے انہوں نے جبرئیلؑ سے انہوں نے اپنے رب سے اس نے فرمایا کوئی قوم ایسی نہیں جس میں پیشوا ہوں اور وہ قوم عبرت پکڑنے والی نہ ہو اور ہر قسم کی نعمت زائل ہو جانے والی ہے علاوہ نعمت اہل جنت کے اور ہر فکر و خوف ختم ہو جانے

والا ہے علاوہ اہل دوزخ کے خوف کے اور اگر تم سے کوئی برائی سرزد ہو اور بعد میں تو کوئی نیکی کرے تو وہ نیکی اس برائی کو فوراً مٹادے گی اور اچھائیوں کی کثرت برائیوں سے محفوظ رکھتی ہے اور فرائض کی ادائیگی کے بعد اللہ کے نزدیک کوئی عمل اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ اپنے مومن بھائی کو خوشی پہنچائے پھر فرمایا اے ابن عمر پھر اللہ نے ان کلمات کی بدولت میرے سینہ کو کھول دیا۔(ابوالقاسم الرزی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی فضل الفقر و الفقراء و الغرباء و الفقر الاضطراری و ذم السوال و آدابه و ما یتعلق بها

فقر اور فقراء و غرباء کی فضیلت، فقر اضطراری کی فضیلت اور سوال کرنے کی برائی اس کے آداب اور اس سے متعلق باتوں کا بیان

(٥٦٧) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رائیتم العبد بعلة الم سمه الله من الفقر و المرض فان الله یرید ان یصافیه. (رواه الدیلمی فی فردوس الاخبار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب تم کسی بندہ کو محتاجی یا بیماری میں یا کسی تکلیف میں دیکھو تو سمجھ لو کہ اللہ اس کی صفائی باطن فرمارہا ہے۔(دیلمی نے اسے فردوس الاخبار میں روایت کیا ہے۔)

(٥٦٨) عن علی قال قال رسول الله الفقر مجنة من عند الله لا یبتلی به الا من احب من المومنین . (رواه السلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محتاجی ایک ڈھال ہے اللہ تعالی کی طرف سے اس میں وہ صرف اپنے محبوب بندوں کو مبتلا فرماتا ہے۔(سلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٥٦٩) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سئل الناس من غیر مصیبة حاجة فکأنما یلقی الرضفة. (رواه البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس شخص نے اپنی ضرورت پڑنے

بغیر کسی مصیبت کے لوگوں سے سوال کیا تو اسے گرم پتھر ملیں گے۔ (طبرانی)

(۵۷۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا اعطیکم وادع اهل الصفة تطوی بطونهم من الجوع. (رواه البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں تمہیں عطا نہیں کرتا اور بلاتا ہوں اہل صفہ کو کیوں کہ ان کا پیٹ بھوک کی وجہ سے بالکل برابر ہے۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۷۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اطلبوا الفضل عند الرحماء من امتی تعیشوا فی اکنافهم فان فیهم رحمتی و لا تطلبوه من القاسیة قلوبهم فان اللعنة تنزل علیهم یا علی ان الله خلق المعروف و خلق له اهلا فحببه الیهم و حبب الیهم فعاله و وجهه الیهم طلابه کما وجد الماء فی الارض الجدید. لیجیء به اهلها ان اهل المعروف فی الدنیا هم اهل المعروف فی الآخرة. (رواه الحاکم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے فضل کو تلاش کرو میری امت کے رحم کرنے والے لوگوں میں زندگی گذارو ان کے پہلو میں کیوں کہ انمیں میری رحمت ہے اور اسے تلاش نہ کرو سنگ دلوں میں کیوں کہ وہ ملعون ہیں اے علی اللہ تعالیٰ نے بھلائی کو پیدا فرمایا اور اس کے لئے اس کے اہل کو پیدا فرمایا پس اس نے ان کے لئے اسے پسند فرمایا اس پر عمل کرنے والوں نے اسے پسند کیا اور اس کے طالب اس کی طرح ایسے متوجہ ہوئے جس طرح پانی خشک زمین کی طرف متوجہ ہوتا ہے تاکہ وہاں کے رہنے والوں کو زندگی بخشے یقیناً دنیا میں نیکوکار لوگ آخرت کے بھی نیکوکار ہیں۔ (حاکم)

(۵۷۲) عن علی قال خرجت فی غداة شاتیة من بیتی جایعا البرد فاخذت اهابها مقطوعا کان عندنا فحببه ثم ادخلته فی عنقی ثم حرمته علی صدری استدفئی به فوالله ما من بیتی شیء آکل منه ولو کان فی بیت النبی لبلغنی فخرجت فی بعض نواحی المدینة فاطلعت الی یهودی فی حائط من ثغرة جداره فقال مالك یا اعرابی هل لك فی کل دلو بتمرة فقلت نعم فافتح الحائط ففتح لی فدخلت فجعلت انزع

دلوا و يعطيني ثمرة حتى امتلأت كفى قلت حسبي منك الآن فاكلتهن ثم كرعت الماء ثم جئت الى النبي فجلست اليه في المسجد و هو في عصابة من اصحابه فاطلع علينا مصعب بن عمير في بردة له موقوعة فلما رأه رسول الله ذكر ما كان فيه من النعيم و رأى حاله الذى هو عليها انذرفت عيناه فبكى ثم قال كيف انتم اذا غدا احدكم في حلة مداح في الاخرى و سترت في بيوتكم كما تستر الكعبة قلنا نحن يومئذ خير تكفى المؤنة و نتفرغ للعبادة قال بل انتم اليوم خير منكم يومئذ.
(رواه ابن راهوية و هناد و الترمذى و ابويعلى)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز دوپہر میں میں اپنے گھر سے بھوکا نکلا اور مجھے سردی لگ رہی تھی تو میں نے کچی کھال کا ایک ٹکڑا لیا جو ہمارے پاس تھا اور میں نے اسے جبہ کی طرح پہن لیا اس کے بعد اسے اپنی گردن میں ڈالا اس میں سوراخ کر کے اپنے سینہ تک لایا اور اس سے میں گرمی حاصل کرتا تھا۔ اور خدا کی قسم گھر میں کچھ کھانے کو موجود نہ تھا اور اگر نبی صلعم کے گھر میں بھی کچھ ہوتا تو مجھے مل جاتا لہٰذا میں شہر کی طرف چل پڑا تو میں ایک یہودی کی باؤنڈری کی دیوار کے پاس پہنچا اس نے مجھ سے پوچھا اے اعرابی کیا بات ہے؟ ایک کھجور کے عوض میں ایک ڈول پانی بھرنا منظور ہے۔ میں نے کہا ہاں دروازہ کھول دے اس نے دروازہ کھول دیا اور میں اندر گیا میں ایک ایک ڈول کھینچتا رہا اور وہ مجھے ایک ایک کھجور دیتا گیا حتی کہ میری ہتھیلی بھر گئی میں نے کہا اب کافی ہیں میں نے انہیں کھایا پھر میں نے برتن میں منہ لگا کر پانی پیا اور نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسجد میں آپ کے پاس بیٹھا آپ کے پاس بہت سے اصحاب بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ہمارے پاس مصعب بن عمیر آئے ایک سیاہ کملی لپیٹے ہوئے جب رسول اللہ نے انہیں دیکھا تو وہ نعمتیں یاد فرمائیں جو پہلے ان کو حاصل تھیں اور اب ان کو اس حال میں دیکھا تو آپ کی آنکھیں بھر آئیں۔ اور آپ رودئے پھر فرمایا تم کیسا محسوس کرتے ہو جب تم میں کا کوئی صبح کرتا ہے اور ایک دوسرے سے اچھے لباس پہنتا ہے اور تمہارے گھروں پر اس طرح پردے ہیں جس طرف کعبہ پر پردے پڑے ہوئے ہیں ہم نے عرض کیا حضور ہم لوگ آج بہتر حالت میں ہیں ہمارے پاس کافی ہے جس کو ہم فروخت کریں اور اطمینان قلب کے ساتھ عبادت کر سکیں۔ آپ نے فرمایا بلکہ تم آج کے دن بہتر حالت میں ہو۔ (ابن راہویہ، ہناد، ترمذی اور ابویعلی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٥٧٣) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سئل مسئلةعن ظهر غنا استکثر بها فانما هی رضفة من رضفة جهنم قالوا یا رسول الله وما ظهر غنی قال عشاء لیلة. (رواه عبدالله بن احمد و الدار قطنی و العقیلی و العسکری و ابن منصور)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس شخص نے غنی کے باوجود سوال کیا تاکہ وہ اس کے ذریعہ اپنے مال میں اضافہ کرے تو یہ اس کے لئے جہنم کی ایک تپتی ہوئی چٹان کی طرح ہوگا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم غنی کا کیا مطلب ہے آپ نے فرمایا وہ جسے رات کا کھانا میسر ہو۔ (عبداللہ بن احمد، دار قطنی، عقیلی، عسکری اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٥٧٤) عن اصنع بن ثباتة قال جاء رجل الی علی فقال یا امیر المومنین ان لی الیک حاجة قد رفعتها الی الله قبل ان ارفعها الیک فان انت قضیتها حمدت الله و شکرتك و ان لم تقضها حمدت الله و عذرتك فقال علی اکتب علی الارض فانی اکره ان اریٰ ذل السوال فی وجهك فکتب انی محتاج فقال علی علی بحلة فاتی بها فآخذها الرجل فلبسها ثم انشأ یقول:

کسوتنی حلة قبل محاسنها ☆ فسوف اکوك من حسن الثاحلا
ان نلت حسن ثنائی نلت مکرمة ☆ و لست ابتغی بما قلته قد بدلا
ان الثنا یحمی ذکره صاحبه ☆ کالغیث یحیی نداه السهیل و الجبلا
لا تزهد الدهر فی خیر توقفه ☆ فکل عبد سیجزی بماالذی عملا

فقال علي عليّ بالدنانیر فاتی بمأة دینار دفعها الیه قال الاصبغ فقلت یا امیر المومنین حلة و مأة دینار قال نعم سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول نزلوا الناس منازلهم و هذه منزلة هذا الرجل عندی. (رواه ابن عساکر و ابوموسی المدینی)

اصنع بن نباتہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے امیر المومنین مجھے کچھ ضرورت ہے جو میں اللہ کے سامنے پیش کر چکا ہوں

آپ کے سامنے پیش کرنے سے پہلے اگر آپ میری ضرورت رفع فرمائیں تو میں اللہ کی حمد کروں گا اور آپ کا شکریہ ادا کروں گا اور اگر آپ پوری نہ فرمائیں تو میں اللہ کا شکر ادا کروں گا اور آپ کو معذور سمجھوں گا حضرت علیؓ نے فرمایا جو ضرورت ہو وہ زمین پر لکھ دے کیوں کہ مجھے برا لگتا ہے کہ مانگنے کی ذلت تیرے چہرہ پر دیکھوں اس نے لکھا کہ میں محتاج ہوں حضرت علیؓ نے فرمایا مجھے لباس لاکر دو۔ لایا گیا اس شخص نے لے لیا اور اسے پہن لیا یہ اشعار پڑھنے لگا:

کسوتنی حلة قبل محاسنها ☆ فسوف اكوك من حسن الثاحلا

ان نلت حسن ثنائی نلت مکرمة ☆ و لست ابتغی بما قلته قد بدلا

ان الثنا یحمی ذکره صاحبه ☆ کالغیث یحی نداه السهیل و الجبلا

لا تزهد الدهر فی خیر توقفه ☆ فکل عبد سیجزی بماالذی عملا

آپ نے مجھے ایسا لباس پہنایا جو بہت ہی اچھا ہے جلدی ہیں آپ کو بہترین تعریف کا لباس پہناؤں گا اگر آپ کو میری اچھی تعریف حاصل ہوئی تو آپ کو مکرمت حاصل ہوگی اور میں کوشش نہیں کروں گا کہ جو کچھ میں کہوں اس میں کوئی فرق ہو بے شک تعریف و توصیف صاحب توصیف کے ذکر کو زندہ رکھتی ہے جس طرح بارش نرم زمین اور پہاڑ کو زندگی بخشتی ہے اور زمانہ سے کنارہ کشی نہ فرمایئے۔ اس کے اچھے توقف کی وجہ سے کیوں کہ ہر بندہ کو اس کے عمل کی جزا ملتی ہے۔ پھر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ دینار لاؤ چنانچہ سو دینار لائے گئے آپ نے اسے دے دیا اصبغ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا امیر المومنین ایک جوڑا اور سو دینار! آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا ہے لوگوں کے ساتھ ان کی منزلت کے مطابق سلوک کرو اور میرے نزدیک اس شخص کی یہی منزلت ہے۔ (ابن عساکر اور ابو موسیٰ مدینی نے اسے روایت کیا ہے۔)

كتاب الزينة و التجمل و ترغيبها و انواعها للرجال و النساء و محظوراتها

زینت و آراستگی اور اس کی ترغیب مردوں اور عورتوں کیلئے اس کی اقسام اور اس کے ممنوعات

(۵۷۵) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اغسلوا ثيابكم و

خذوا من شعور كم و استاكوا و تزينوا و تنطقوا فان بني اسرائيل لم يكونوا يفعلون كذلك فزنت نساؤهم. (رواه ابن عساكر)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اپنے کپڑے دھو اور بال کٹواؤ اور مسواک کرو اور زینت کرو اور باہم بات چیت کرو کیوں کہ بنی اسرائیل یہ سب نہیں کرتے تھے۔ لہٰذا ان کی عورتیں زنا میں مبتلا ہوئیں۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب في انواع الزينة
آرائش کی اقسام کا بیان

الاكتحال — سرمہ لگانا

(٥٧٦) عن عليؓ قال قال رسول الله بالاثمد فانه منبت الشعر مذهبة للقذاء مصفاة للبصر. (رواه الطبراني و ابو نعيم في الحلية)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے تم پر فرض ہے سرمہ کیوں کہ وہ بال اگاتا ہے آنکھ کی کیچڑ صاف کرتا ہے اور بینائی کو روشنی بخشتا ہے۔ (طبرانی نے اسے روایت کیا اور ابو نعیم نے حلیہ میں)

(٥٧٧) عن علي قل انتظرت النبي ان يخرج الينا في رمضان فخرج من بيت ام سلمة و قد كحلته و ملأت عينيه كحلا. (رواه الحارث)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں رمضان میں رسول اللہ صلعم کا انتظار کر رہا تھا۔ آپ ام سلمہؓ کے مکان سے نکلے اور آپ کے چشمہائے مبارک میں سرمہ بھرا تھا۔ (حارث نے اسے روایت کیا ہے۔)

في الحلق والقص والتقصير
سر منڈانے ناخون کتروانے اور بال کم کرنے کا بیان

(٥٧٨) عن علي قال قال رسول صلعم قص الظفر و نتف الابط وحلق العانة

يوم الخميس والطيب واللباس يوم الجمعة (رواه الديلمی فی مسلسلات فردوس الاخبار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ناخن ترشوانا بغل اور موئے زیر ناف مونڈنا چاہئے جمعرات کے دن اور لباس اور خوشبو کا استعمال جمعہ کے دن کرنا چاہئے۔ (دیلمی نے اسے فردوس الاخبار کے مسلسلات میں ذکر کیا ہے)

(۵۷۹)عن علی قال نهىٰ رسول الله صلعم عن حلق القضايا لموسىٰ الاعند الحجامة. (رواه الطبرانی فی الاوسط وابن منذر وابن النجار وابن عساكر)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ استرے کو گلے میں لٹکایا جائے علاوہ اس وقت جب کہ پچھنے لگوائے جائیں۔ (طبرانی نے اسے اوسط میں اور ابن منذر، ابن نجار اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

التختم
انگوٹھی پہننے کا بیان

(۵۸۰)عن علی قال قال رسول صلعم من تختم بالياقوت الاصفر منع من الطاعون. (رواه ابن رنجوية)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو زرد یاقوت کی انگوٹھی پہنے گا وہ طاعون سے محفوظ رہے گا۔ (ابن رنجویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۸۱) عن سفيان مولی سعد ابن ابی وقاص قال سمعت عليا و كان ادركه قال كنت عند النبی صلی الله عليه وسلم فدخل عليه رجل من الانصار و فی يده خاتم من حديد فقال له النبی صلی الله عليه وسلم ما لی ارىٰ عليك حلية اهل النار قال فاتخذه من شبه فقال النبی صلی الله عليه وسلم مالی ارىٰ منك ريح الاصنام قال فاتخذه من ذهب فقال رسول الله مالی اری عليك حلية اهل الجنة قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اتخذه من فضة ولا تتمه مثقالا. (رواه المخلص)

سعد بن ابی وقاصؓ کے غلام سفیان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو سنا وہ فرماتے تھے میں

نبی صلعم کی خدمت میں تھا اتنے میں ایک انصاری داخل ہوئے جن کے ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی تھی نبی صلعم نے فرمایا کیا بات ہے میں تمہیں دوزخیوں کے حلیہ میں دیکھ رہا ہوں اس نے کہا اچھا تو میں اسے ملتی جلتی پہنوں گا۔ پھر نبی صلعم نے اس سے فرمایا کیا بات ہے میں تجھ سے بتوں کی خوشبو سونگھ رہا ہوں اس نے کہا تو پھر میں سونے کی پہنونگا رسول اللہ صلعم نے فرمایا کیا بات ہے میں تو تجھ کو جنتیوں کے حلیہ میں دیکھتا ہوں پھر فرمایا انگوٹھی چاندی کی بنواؤ اور اسے ایک دانگ سے زیادہ نہ کرو۔ (اسے مخلص نے روایت کیا ہے۔)

(۵۸۲) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم و الحسن و الحسین یختمون فی شمالھم. (رواہ ابن النجار)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم اور حسن و حسین بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ (ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۸۳) عن علی قال نھی رسول اللہ عن التختم فی الوسطیٰ. (رواہ الکحی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے بیچ کی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت فرمائی۔ (کحی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۸۴) عن علیؓ قال نھانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اجعل الخاتم فی ھذہ او فی ھٰذہ الاصبعۃ السبابۃ و الابھام و الوسطیٰ. (رواہ الطیالسی و الحمیدی، و العدنی و البخاری و المسلم و ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجۃ و الکحی و ابوعوانۃ و ابن منذر و ابن حبان و البیھقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے منع فرمایا کہ میں اس میں یا اس میں انگوٹھی پہنوں یعنی کلمہ کی انگلی انگوٹھے اور بیچ کی انگلی میں۔ (طیالسی، حمیدی، عدنی، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، کحی، ابوعوانہ، ابن منذر، ابن حبان اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۸۵) عن علیؓ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یختم فی یمینہ (رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی و ابن حبان و البیھقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم اپنے داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ (ابوداؤد و

ترمذی، نسائی، ابن حبان اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

الطیب خوشبو

(۵۸۶) عن علی قال مر النبی صلی الله علیه وسلم لقوم فیهم رجل متخلق فسلم علیهم و اعرض عن الرجل فقال له الرجل یا رسول الله سلمت علیهم و اعرضت عنی فقال ان بین عینیك لجمرة. (رواه الطبرانی فی الاوسط)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم ایک قوم کے پاس سے گذرے جس میں ایک شخص خلق کی خوشبو لگائے ہوا تھا آپ نے سب لوگوں کو سلام کیا اور اس آدمی سے منہ پھیر لیا وہ آدمی بولا یا رسول اللہ آپ نے ان لوگوں کو سلام کیا اور مجھ سے منہ پھیر لیا آپ نے فرمایا تیری دونوں آنکھوں کے درمیان چنگاری ہے۔ (طبرانی نے اسے اوسط میں روایت کیا ہے۔)

(۵۸۷) عن علی قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم لیبایعه و علیه اثر الخلوق فابی ان یبایعه فغسل عنه اثر الخلوق ثم جاء فبایعه. (رواه البزار)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلعم کے مابین بیعت کے لئے حاضر ہوا اور اس سے خلوق کی خوشبو آرہی تھی آپ نے بیعت کرنے سے انکار فرمادیا پھر اس نے خلوق کو دھویا اور دوبارہ آیا تو آپ نے اسے بیعت فرمالیا۔ (بزار نے اسے روایت کیا ہے۔)

ختان النساء

(۵۸۸) عن علیؓ قال کانت خفاضة بالمدینة فارسل الیها رسول الله اذا خفضت فانتمی ولا تنهکی فانه احسن للوجه و ارضیٰ للزوج. (رواه الخطیب)

(۵۸۹) عن علی قال قال رسول الله یا علی لا تختتم بخاتم الذهب ولا تلبس المعصفر ولا تجعل علی کورك مشیره حمراء. (رواه عویس)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے علی سونے کی انگوٹھی مت پہنو اور رنگے ہوئے کپڑے مت پہنو اور اپنی زین پر سرخ رنگ کا ریشمی کپڑا نہ ڈالو۔ (اسے عویس نے روایت کیا ہے۔)

حرف السین "حرف سین"

کتاب السفر سفر کا بیان

(۵۹۰) عن عمر بن علی قال ان کان علیا اذا سافر سار بعدما تغرب الشمس حتی یکاد ان تظلم ثم ینزل فیصلی المغرب ثم یدعوا بعشائه فیتغشی ثم یصلی العشاء ثم یرتحل و یقول هکذا کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصنع. (رواه ابن جریر)

عمر بن علیؓ سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ جب سفر فرماتے تو سفر جاری رکھتے سورج غروب ہونے کے بعد یہاں تک کہ جب اندھیرا ہونے لگتا تو مغرب کی نماز پڑھتے اس کے بعد رات کا کھانا منگاتے پھر عشاء کی نماز پڑھتے اس کے بعد سفر فرماتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلعم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ (ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۹۱) عن علی قال کان رسول الله اذا اراد سفرا قال اللهم بك اصل و بك احول و بك اسیر. (رواه احمد و ابن جریر)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم جب سفر فرماتے تو فرماتے "اے اللہ تجھ تک میں پہنچتا ہوں اور تیری طرف لوٹتا ہوں اور تیری طرف میں چلتا ہوں۔ (احمد اور ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۹۲) عن علیؓ قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا قدم من السفر یصلی رکعتین. (رواه الطبرانی فی الاوسط)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب نبی صلعم سفر سے واپس تشریف لاتے تو دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ (طبرانی نے اسے اوسط میں روایت کیا ہے۔)

کتاب السحر و الکهانة

جادو اور غیب کی باتیں بتانے کا بیان

(۵۹۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعن الله الزهرة

فانما هی التی فتنت الملکین هاروت و ماروت. (رواہ ابن راهویة و ابن مردویة)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اللہ نے زہرہ پر لعنت فرمائی ہے کیوں کہ یہ وہی ہے جس نے دو فرشتوں ہاروت و ماروت کو فتنہ میں ڈالا۔ (ابن راہویہ اور ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۹۴) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من تعلم شیئا من السحر قلیلا او کثیرا کان آخر عهده من الله. (رواہ عبدالرزاق و ابن عدی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس نے تھوڑا یا زیادہ جادو سیکھا۔ (عبدالرزاق اور ابن عدی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۹۵) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج داؤد نبی الله ذات لیلة فقال لاسئل الله احدا لا یستجیب له الا ان یکون ساحرا او عشارا. (رواہ الحاکم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اللہ کے نبی داؤد ایک رات نکلے اور فرمایا کوئی ایسا نہیں جو اللہ سے سوال کرے اور وہ قبول نہ فرمائے سوا جادوگر یا دسواں حصہ وصول کرنے والے کے۔ (حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

الکهانـــــــة

غیب کی باتیں بتانے کے بیان میں

(۵۹۶) عن علی ابن ابی طالب قال من اتی کاهنا او عرافا فصدقه بما یقول فقد کفر بما انزل علی محمد. (رواہ ابن رستة)

حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ جس کے پاس کوئی کاہن یا نجومی آیا اور اس نے اس کی باتوں کی تصدیق کی تو گویا اس نے رسول اللہ صلعم پر جو کچھ نازل ہوا ان سب سے کفر کیا۔ (ابن رستہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

حرف الشین "حرف شین"

كتاب الشفعة

همسائیگی کی وجہ سے حق خریدنے کا بیان

(۵۹۷) عن الحکم انه سمع علی یقول قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم بالجوار. (رواه ابن احمد و احمد و الدورقی)

حکم سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلعم نے فیصلہ فرمایا پڑوس کے حق میں۔ (ابن احمد، احمد اور اورقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

كتاب الشهادات مع احكامها و آدابها و ما يتعلق بها

شہادتوں کا بیان اس کے احکام اس کے آداب اور اس سے متعلق باتوں کا بیان

(۵۹۸) عن علیؑ ان رسول الله صلی الله علیه وسلم و ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کانوا یقضون شهادة الواحد و یمین المدعی. (رواه البیهقی)

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم اور حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ فیصلہ فرماتے تھے ایک گواہی اور مدعی کے قسم کے اوپر۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۵۹۹) عن الشعبی قال خرج علی ابن ابی طالب الی السوق فاذا هو بنصرانی یبیع درعا فعرف علی الدرع و قال هذا درعی بینی و بینك قاضی المسلمین و کان قاضی المسلمین شریحا کان علی استیقضاه فلما رای شریح امیر المومنین قام من مجلس القضاء و اجلس علیا فی مجلسه و جلس شریح قدامه الی جنب النصرانی فقال علی اما یا شریح لو کان خصمی مسلما لقعدت معه ولکنی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تصافحوهم ولا تبدء وهم بالسلام ولا تعودا مرضاهم ولا تصلوا علیهم و الجاؤهم الی مضائق الطریق و صغرهم کما صغرهم الله اقض بینی و بینه یا شریح فقال شریح ما تقول یا امیر المومنین فقال علی هذا درعی وقعت منی منذ زمان فقال شریح ما تقول یا نصرانی فقال النصرانی ما اکذب امیر المومنین درعی فقال شریح ما اری ان تخرج من یده فهل من بینة

فقال علی صدق فقال النصرانی اما انا فاشهد ان هذه احکام الانبیاء و امیر المومنین یجیء الی قاضیه وقاضیه یقضیه علیه هی و الله یا امیر المومنین درعك ابتعتك و قد زالت عن حملك الاورق فاخذتها فانی اشهد ان لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله فقال علی اما اذا اسلمت فهی لك و حمله علی فرس. (رواه الترمذی و ابن عساکر)

شعبی سے مروی ہے کہ علی ابن ابی طالب بازار تشریف لے گئے تو آپ نے دیکھا کہ ایک نصرانی ایک زرہ بیچ رہا ہے آپ نے زرہ پہنچان لی اور فرمایا یہ زرہ میری ہے میرا اور تیرا فیصلہ مسلمانوں کے قاضی کے یہاں ہوگا اور مسلمانوں کے قاضی شریح تھے جنہیں حضرت علی نے مقرر فرمایا تھا۔ جب شریح نے امیر المومنین کو دیکھا تو اپنی مجلس قضا سے اٹھ گئے اور حضرت علی کو اپنی جگہ پر بٹھایا اور شریح آپ کے سامنے بیٹھے نصرانی کی بغل میں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا اے شریح اگر میرا فریق مسلمان ہوتا تو میں اسی کے ساتھ بیٹھتا لیکن میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا ہے "نہ ان لوگوں سے ہاتھ ملاؤ نہ انہیں سلام کرو اور نہ ان کے مریضوں کی عیادت کرو نہ ان پر نماز پڑھو اور انہیں پناہ لینے دو تنگ گلیوں میں اور ان کو ذلیل کرو جیسے انہوں نے اللہ کی اہانت کی ہے۔ اے شریح میرے اور اسکے درمیان فیصلہ کرو۔ شریح نے کہا اے امیر المومنین آپ کیا فرماتے ہیں حضرت علیؓ نے فرمایا کہ یہ میری زرہ ہے۔ کافی عرصہ ہوا غائب ہو گئی تھی۔ شریح نے کہا اے نصرانی تم کیا کہتے ہو نصرانی بولا میں امیر المومنین کو جھٹلا تو نہیں رہا ہوں لیکن یہ زرہ میری ہے۔ قاضی شریح نے کہا میں نہیں سمجھتا کہ اسے آپ یونہی اس کے ہاتھ سے لے سکتے ہیں۔ کیا آپ کے پاس اپنی ملکیت کا کوئی ثبوت ہے۔ حضرت علیؓ نے سچ کہا نصرانی بول اٹھا یقیناً میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ انبیاء علیہم السلام کے احکام ہیں کہ امیر المومنین خود قاضی کے پاس تشریف لیجاتے ہیں اور قاضی ان کے خلاف فیصلہ کرتا ہے خدا کی قسم اے امیر المومنین یہ آپ کی زرہ ہے میں آپ کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا اور یہ آپ کی سواری سے گر گئی تھی اور میں نے اٹھا لی تھی اب میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور محمد صلعم اللہ کے رسول ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا اب چونکہ تو ایمان لے آیا ہے لہٰذا یہ تیری ہی ہے اور اسے ایک گھوڑے پر سوار کر دیا۔ (ترمذی اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۶۰۰) عن ابراهیم بن یزید التیمی عن ابیه قال وجد علی درعا له عند

يهودی التقطها فعرفها فقال درعی سقطت عن جمل لی اورق فقال اليهودی درعی و فی يدی ثم قال له اليهودی بينی و بينك قاضی المسلمين فاتوا شريحا فلما رای عليا قد اقبل تحرف عن موضعه و اجلس علی فيه ثم قال علی لو كان خصمی من المسلمين لساويته فی المجلس و لكنی سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول لا تساؤوهم فی المجلس ولا تعودوا مرضاهم ولا تشيعوا جنائزهم و الجاؤهم الی اضيق الطرق فان سبوكم فاضربوهم و ان ضربوكم فاقتلوهم ثم قال شريح ما تطلب يا امير المومنين قال درعی سقطت من جمل لی اورق فالتقطها هذا اليهودی فقال شريح ما تقول يا يهود فقال درعی و فی يدی قال شريح صدقت والله يا امير المومنين انها لدرعك ولكن لا بد من شاهدين فدعا قنبر مولاه و الحسن ابن علی فشهدا انه لدرعه فقال شريح اما شهادة مولاك فقد اجزناها و اما شهادة ابنك فلا نجيزها فقال علی ثكلت امك اما سمعت عمر يقول قال رسول الله الحسن و الحسين سيدا شباب اهل الجنة ثم قال لليهودی خذ الدرع فقال اليهودی جاء امير المومنين معی الی قاضی المسلمين فقضی علی علی و رضی و صدقت و الله ياامير المومنين انها لدرعك سقطت عن جمل لك التقطها اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا عبده و رسوله فوهبها له و اجازه بسبع مأة و لم يزل معه حتی قتل يوم صفين. (رواه الحاكم و ابونعيم فی الحلية و ابن الجوزی)

ابراہیم بن یزید تیمی سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے راوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی نے اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس دیکھی جو اس نے پڑی ہوئی تھی پائی آپ نے اسے پہنچان لیا اور فرمایا کہ یہ میری زرہ ہے جو میرے خاکی رنگ کے اونٹ پر سے گر گئی تھی یہودی بولا کہ یہ میری زرہ ہے یہ میرے ہاتھ میں ہے پھر یہودی بولا کہ میرا اور آپ کا فیصلہ مسلمانوں کا قاضی کرے گا جب دونوں شریح کے پاس گئے اور انہوں نے حضرت علیؓ کو دیکھا تو اپنی جگہ سے ہٹ گئے اور حضرت علی کو وہاں بٹھادیا پھر حضرت علی نے فرمایا اگر میرا فریق مسلمان ہوتا تو میں مجلس میں اسی کے برابر بیٹھتا لیکن میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا ہے کہ مجلس میں انہیں اپنے پاس نہ بٹھاؤ نہ ان کے بیماروں کی عیادت کرو نہ ان کے جنازہ میں ساتھ جاؤ اور انہیں پناہ دو تنگ گلیوں میں اگر

وہ تمہیں گالی دیں تو انہیں مارو اور اگر وہ تمہیں ماریں تو انہیں قتل کر دو۔ شریح نے کہا اے امیر المومنین آپ کا کیا مطالبہ ہے آپ نے فرمایا یہ میری وہ زرہ ہے جو میرے مٹیالے رنگ کے اونٹ سے گر گئی اور ان سے اسی یہودی نے پالیا شریح نے کہا اے یہودی تو کیا کہتا ہے وہ بولا یہ میری زرہ ہے اور میرے قبضہ میں ہے شریح نے کہا اے امیر المومنین بخدا آپ سچ فرماتے ہیں یہ آپ کی ہی زرہ ہے لیکن دو گواہ ضروری ہیں آپ نے اپنے غلام قنبر اور حسن بن علی کو بلوا بھیجا دونوں نے گواہی دی کہ یہ آپ کی ہی زرہ ہے شریح نے کہا آپ کے غلام کی گواہی تو ہم جائز قرار دیتے ہیں لیکن آپ کے صاحبزادے کی گواہی کو ہم نہیں مانتے حضرت علیؓ نے فرمایا تیری ماں تجھ پر روئے۔ کیا تو نے حضرت عمر کو یہ فرماتے نہیں سنا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے حسن و حسین نوجوانان اہل جنت کے سردار ہیں انہوں نے جواب دیا آپ صحیح فرماتے ہیں آپ نے فرمایا پھر کیا تم سید شباب اہل جنت کی گواہی کو نہیں مانتے پھر آپ نے یہودی سے فرمایا یہ زرہ تم لے لو یہودی بولا امیر المومنین خود میرے ساتھ مسلمانوں کے قاضی کے پاس گئے اور انہوں نے حضرت علی کے خلاف فیصلہ دیا اور آپ اس فیصلہ سے راضی ہوئے آپ نے سچ فرمایا واللہ یا امیر المومنین یہ آپ ہی کی زرہ ہے جو آپ کے اونٹ سے گر گئی تھی میں نے اسے اٹھا لیا میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندہ اور اس کے رسول ہیں۔ آپ نے وہ زرہ اس کو عطا فرمائی اور اسے سات سو نقد انعام دیا وہ آپ کے ساتھ ساتھ رہا حتی کہ صفین کے روز شہید ہوا۔ (حاکم نے اور ابو نعیم نے اسے حلیہ میں اور ابن جوزی نے روایت کیا ہے۔)

کتاب الشمائل

باب فی شمائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل کا بیان

حلیتہ صلی اللہ علیہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیۂ مبارک

(٦٠١) عن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابیض مشبا بیاضہ

بجمرة و كان اسود الحدقة اهدب الاشفار ضخم الهامة اغرا بلج. (رواه البيهقی و فی رواية كان ضخم الهامة عظيم اللحية)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم گورے رنگ کے تھے سرخی مائل اور سیاہ چشم لانبی پلکوں والے اور خوبصورت پیشانی والے اور علیحدہ علیحدہ ابروؤں والے۔ (بیہقی اور ایک روایت میں ہے کہ آپ گھنی داڑھی کے مالک تھے۔)

(۶۰۲)عن علی قال ما بعث الله نبيا قط الا صبيح الوجه كريم الحسب حسن الصوت و كان نبيكم صبيح الوجه كريم الحسب حسن الصوت ماذا ليس له ترجيع. (رواه ابن مردوية و ابو سعيد و الخرائطی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اللہ نے کوئی نبی نہیں بھیجا مگر یہ کہ وہ گورے رنگ بزرگ نسب والا خوش آواز نہ رہا ہو اور تمہارے نبی صلعم بھی گورے رنگ کے بزرگ حسب ونسب کے خوش آواز تھے آپ کا کوئی جواب نہ تھا۔ (ابن مردویہ، ابوسعید اور خرائطی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۶۰۳) عن علی قال بعثنی نبی الله الی اليمن فانی لاخطب يوما علی الناس و حبر من احبار اليهود واقف فی يده سفير ينظر فيه فنادانی فقال صف لنا ابا القاسم فقال علی رسول الله ليس بالقصير ولا بالبائن ولا بالجعد القطط ولا بالسبط هو رجل الشعر اسود ضخم الرأس مشرب لونه حمرة عظيم الكراد ليس شثن الكفين و القدمين طويل المسربة و هو الشعر الذی يكون فی النحر الی السرة اهدب الاشفار مقرون الی جبين صلت الجبين بعيد ما بين المنكبين اذا مشی يتكفأ كانما ينزل فی صبب لم ار قبله مثله و لم ار بعده مثله قال علی ثم سكت فقال لی الحبر ماذا قال علی هذا ما يحضرنی قال الحبر فی عينيه حمرة حسن اللحية حسن الفم تام الاذنين لقيل جميعا و يرجمعا فقال علی هذه والله ضعته فقال الحبر وشیء آخر قال علی و ما هو قال الحبر و فيه الحياء قال علی هو الذی قلت لك كانما ينزل فی صبب قال الحبر فانی اجد هذه الصفة فی سفر آباء ی و نجده يبعث من حرم الله وامنه و موضع بيته ثم يهاجر الی حرم يحرمه هو و يكون له حرمة الحرم الذی حرم نجد الضاره الذين هاجر اليهم قوما من ولد عمر بن عامر من اهل نخل و اهل

الارض قبلهم یهود قال علی هو هو فقال الحبر انی اشهد انه نبی و رسول الله الی الناس کافة فعلی ذلك احی و علیه اموت و علیه ابعث انشاء الله. (رواه ابوسعد و الحاکم)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم نے مجھے یمن بھیجا ایک روز میں لوگوں کو خطبہ دے رہا تھا اور ایک یہودی عالم وہاں کھڑا ہوا تھا اس کے ہاتھ میں ایک توریت کا ایک جز تھا جس میں وہ دیکھ رہا تھا اس نے مجھے پکارا اور بولا ہمارے سامنے ابوالقاسم کی صفت بیان کرو حضرت علیؓ نے فرمایا رسول اللہ صلعم پست قد نہ تھے اور نہ بہت ہی گھونگھریالے بال والے اور نہ کھڑے بال والے آپ کے بال سیاہ تھے سر کا حصہ پر گوشت تھا آپ کا رنگ سرخی مائل تھا آپ چوڑے اور پر گوشت مونڈھوں کے مالک تھے پر گوشت ہتھیلی اور پاؤں والے سینہ مبارک سے پیٹ تک لمبے بال تھے آپ کے ابرو جدا جدا تھے پیشانی مبارک سے ملے ہوئے تھے پیشانی مبارک کشادہ تھی دونوں مونڈھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔ جب حضور صلعم چلتے تو لہراتے گویا کہ آپ کسی نشیب میں اتر رہے ہیں میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد کسی کو آپ کے مثل نہ پایا حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ پھر میں خاموش ہو گیا وہ عالم بولا اس کے کیا کیا اوصاف ہیں حضرت علیؓ نے فرمایا جو کچھ میں نے بیان کیا وہ عالم بولا آپ کی آنکھوں میں سرخی ہے داڑھی خوبصورت ہے دہانہ حسین ہے آپ کے گوش مبارک وہ سب کی طرف رخ رکھتے ہیں اور سب کو دیکھتے ہیں حضرت علیؓ نے فرمایا بخدا یہ آپ کی صفت ہے عالم نے کہا ایک چیز اور ہے حضرت علی نے پوچھا وہ کیا عالم بولا انہیں حیا ہے حضرت علیؓ نے فرمایا بخدا آپ ایسے ہی ہیں جیسا کہ میں نے تم سے بتایا گویا کہ آپ نشیب میں اتر رہے ہیں۔ عالم بولا میں یہ اوصاف اپنے آباواجداد کی توریت میں پاتا ہوں اور توریت میں یہ بھی ہے کہ وہ اللہ کے حرم میں مبعوث فرمایا جائے گا۔ وہ ہجرت فرمائیں گے اس حرم میں جسے وہ مبارک سمجھیں گے۔ اور وہ خود حرم پاک کی طرح مبارک ہوں گے ان کے ساتھ جو ہجرت کریں گے وہ عمرابن عامر کے قبیلہ کے ہوں گے۔ اہل نخل میں سے اور ان سے پہلے زمین والے یہودی ہوں گے حضرت علیؓ نے فرمایا بالکل ایسا ہی ہے وہ عالم بولا بیشک میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ نبی ہیں اور اللہ کے رسول لوگوں کی طرف اسی عقیدہ پر میں زندہ ہوں اسی پر میں مروں گا اور انشاء اللہ اسی پر قیامت کے دن اٹھایا جاؤں گا۔ (ابوسعید اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٠٤) عن علی قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم ازهر اللون کث اللحیة. (رواه البیهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم گورے رنگ کے اور گھنی داڑھی کے تھے۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٠٥) عن نافع بن جبیر قال وصف لنا علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال لم یکن بالطول ولا بالقصیر و کان ابیض مشربا بحمرة ضخم الهامة عظیم اللحیة کثیر الشعر رجله شتن الکفین و القدمین ضخم الکراد لیس طویل المسربة اذا مشیٰ یمشی قلعا کانما ینحدر من صبب لم ار قبله و بعده مثله. (رواه ابن جریر و البیهقی و ابویعلی و ابن عساکر)

نافع بن جبیر سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے ہم سے نبی صلعم کی تعریف بیان فرمائی کہ نہ آپ لمبے تھے اور نہ ٹھگنے اور آپ گورے رنگ کے سرخی مائل تھے گھنی زلفیں ریش مبارک بڑی تھی جسم اقدس پر بال کثرت سے تھے ہتھیلیاں اور قدم مبارک پر گوشت تھے سینہ مبارک سے شکم مبارک تک بال تھے جب حضور صلعم چلتے تو محسوس ہوتا کہ آپ نشیب میں اتر رہے ہیں میں نے نہ کسی کو آپ سے پیشتر اور نہ آپ کے بعد آپ جیسا پایا۔ (ابن جریر، بیہقی، ابویعلی اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٠٦) عن یوسف الراسبی ان رجلا قال لعلی انعت لنا رسول الله فقال کان مشربا بحمرة ضخم الهامة اغر ابلج اهدب الاشفار لیس بالذاهب طولا وفوق الربعة اذا جاء مع القوم غمرهم شثن الکفین و القدمین اذا مشی تقلع کانما یمشی فی صبب کان العرق فی وجهه اللؤلؤ. (رواه البیهقی و ابن عساکر)

یوسف راسبی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی سے عرض کیا رسول اللہ صلعم کی تعریف ہم سے بیان کیجئے آپ نے فرمایا آپ کا رنگ سرخی مائل تھا سر مبارک پر گوشت تھا آپ خوبصورت پیشانی اور الگ الگ ابرو کے مالک تھے آپ بہت دراز نہ تھے لیکن اس کے باوجود جب لوگوں میں ہوتے تو سب سے نمایاں ہوتے، ہتھیلیاں اور پیر پر گوشت تھے جب حضور چلتے تو لہراتے گویا کہ آپ نشیب میں اتر رہے ہوں آپ کے چہرہ انور پر پسینہ آبدار موتی کی طرح لگتا تھا۔

(بیہقی اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٠٧) عن علی قال كان رسول الله صلی الله علیه وسلم ابیض مشربا بیاضة حمرة و كان اسود الحدقة اهدب الاشفار لا قصير ولا طويل وهوالى الطول اقرب من راه حيره ولا جعد ولا سبط عظيم المناكب فى صدره مسربة شثن الكف و القدم كان عرقة اللؤلؤ اذا مشى تكفا كانما يمشى فى صعدكم ار قبله و بعده مثله. (رواه ابن جرير و البيهقى و ابن عساكر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم کا رنگ گورا تھا سرخی مائل اور آپ سیاہ چشم تھے لانبی پلکوں والے نہ ہی پست قد اور نہ دراز قد۔ قد مبارک مائل بہ درازی تھا جو حضور کو دیکھتا دیکھتا ہی رہ جاتا آپ نہ گھونگھریالے بال والے تھے اور نہ کھڑے بال والے دونوں مونڈھے خاصے چوڑے تھے سینہ مبارک پر بالوں کی لمبی قطار تھی کف دست اور کف پا ملائم تھے۔ آپ کا پسینہ موتی معلوم ہوتا جب آپ چلتے تو لہراتے گویا کہ بلندی پر چڑھ رہے ہوں۔ میں نے آپ کے بعد اور آپ سے پیشتر کسی کو بھی آپ جیسا نہ پایا۔ (ابن جریر، بیہقی اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٠٨) عن علی انه سئل عن نعت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال كان رسول الله ابيض اللون مشرب حمرة ارعج العينين سبط الشعر ذو وفرة دقيق المسربة سهل الخد كث اللحية كان عنقه ابريق فضته من لبنة الى سرته شعر يجرى كالقضيب ليس فى بطنه ولا ظهره شعر غيره ششن الكف و القدم اذا مشى كانما ينحدر من صسب و اذا مشى كانما يتقلع من صخر و اذا التفت التفت جميعا كان عرقه فى وجهه اللؤلؤ و لريح عرقه اطيب من المسك الاذفر ليس بالطويل و بالقصير ولا العاجز ولا اللئيم لم ار قبله مثله ولا بعده مثله. (رواه البيهقى و ابن ابى عاصم و ابن جرير و ابن حبان و الحاكم و ابن منصور)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آپ سے رسول اللہ صلعم کے حلیہ مبارک کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا رسول اللہ صلعم گورے رنگ کے سرخی مائل تھے چشم مبارک میں بجلی کی سی چمک تھی سیدھے اور لمبے بالوں والے روئیں باریک تھے۔ رخسار مبارک پر گوشت کم تھا

ریش مبارک گھنی تھی گردن صراحی دار، سینہ مبارک سے لیکر پیٹ تک بال تھے۔ اور اس کے علاوہ پیٹ اور پیٹھ پر بال نہ تھے۔ ہتھیلی اور تلوے نرم تھے جب چلتے تو گمان ہوتا کہ آپ نشیب میں اتر رہے ہیں یا پہاڑ پر سے نیچے اتر رہے ہوں جب متوجہ ہوتے تو سب کی طرف ایک ساتھ متوجہ ہوتے آپ کے چہرہ پر پسینہ مثل موتی کے چمکتا اور آپ کے پسینہ کی خوشبو مشک و زعفران سے بڑھ کر ہوتی تھی حضور نہ پستہ قد تھے اور نہ دراز قد نہ ہی عاجز اور نہ ہی کمتر حضور سے پہلے اور حضور کے بعد میں نے کسی کو بھی آپ سا نہ پایا۔ (بیہقی، طیالسی، احمد، عدنی، ابن منیع، ترمذی، ابن ابی عاصم، ابن جریر، ابن حبان، حاکم اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۶۰۹) عن ابراهيم بن محمد من ولد على ابن ابى طالب قال كان على اذا وصف النبى قال لم يكن بالطول المميط ولا القصير المتردد و كان ربعة من القوم و لم يكن بالجعد القطط ولا بالسبط كان جعدا ر .جلا و لم يكن بالمطهم ولا بالمكثم و كان فى وجهه تدوير ابيض مشرب ارعج العينين اهدب الاشفار جليل المشاش و كتد اجر ذو مسربة شثن الكفين و القدمين اذا مشى تقلع كانما يمشى فى صبب و اذ التفت التفت معا بين كتفيه خاتم النبوة و هو خاتم النبيين اجود الناس كفا و ارحب الناس صدرا و اصدق الناس لهجة و اونى الناس و الينهم عريكة و اكرمهم عترة من راه بديهة هابه و من خالطته معرفة احبه يقول ناعته لم ار قبله ولا بعده مثله صلى الله عليه وسلم. (رواه الترمذى و الكحى و البيهقى)

ابراہیم بن محمد جو حضرت علی کی اولاد میں ہیں فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی نبی صلعم کی تعریف بیان فرماتے تو فرماتے کہ نہ آپ بہت زیادہ لمبے تھے اور نہ بہت پست قد بلکہ آپ لوگوں میں میانہ قد تھے نہ ہی آپ گھونگھریالے بال والے تھے اور نہ کھڑے بال والے بلکہ آپ کے بال سیدھے تھے۔ نہ ہی آپ کا پیٹ بڑا تھا آپ کے چہرہ مبارک پر گول بالوں کی بھنوری تھی چشم مبارک میں بجلی کی سی چمک تھی ابرو الگ الگ تھے۔ سینہ مبارک سے لے کر شکم مبارک تک بال تھے ہتھیلی اور پاؤں پر گوشت تھے ب آپ چلتے تو لہراتے گویا کہ نشیب میں اتر رہے ہوں جب متوجہ ہوتے تو سب کی طرف توجہ ہوتی آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ خاتم النبیین تھے لوگوں میں سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ فراخ دل سب سے زیادہ

راست گو سب سے زیادہ عہد کے پابند سب سے زائد نرم خو اور سب سے بزرگ خاندان والے جو بھی آپ کو اچانک دیکھ لیتا وہ مرعوب ہو کر رہ جاتا۔ اور جو بھی آپ سے میل جول رکھتا وہ آپ سے محبت کرنے لگتا آپ کا وصف بیان کرنے والا کہتا ہے کہ میں رسول اللہ صلعم کا مثل نہ دیکھا نہ آپ سے پہلے اور آپ کے بعد۔ (ترمذی، کحی اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی شمائله تتعلق بالعبادات و العادات

آپ کے شمائل جو عبادات اور عادات سے متعلق ہیں

(۶۱۰) عن علیؓ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یحب هذه السورة سبح اسم ربك الاعلی. (رواه احمد)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم یہ سورت پسند فرماتے تھے "سبح اسم ربک الاعلی"۔ (احمد نے اسے روایت کیا ہے۔)

آلات الحرب و الجهاد

جہاد کے لئے آلات حرب کا بیان

(۶۱۱) عن علی قال کان فرسه یقال له المتجز و ناقته القصوی و بغلته الدلدل و حماره عفیر و درعه ذات الفصول و سیفه ذو الفقار. (رواه احمد و الحاکم و البیهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں حضور صلعم کے گھوڑے کا نام مرتجز تھا آپ کی اونٹنی کا قصوئی آپ کے خچر کا دلدل آپکے گدھے کا عفیر آپ کی زرہ کا ذات الفصول اور آپ کی تلوار کا ذوالفقار نام تھا۔ (احمد اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۶۱۲) عن علیؓ قال کان اذا اراد سفرا قال اللهم بك اصول و ابك احول و بلك اسیر. (رواه احمد)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلعم سفر کا ارادہ فرماتے تو فرماتے اللہم بک اصول و بک احول و بک اسیر۔ (احمد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۶۱۳) عن علی قال کان الا یصیبه قرحة ولا شوکة الا وضع علیه الحناء.
(رواه ابن ماجة)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلعم کو کوئی زخم آتا یا کوئی کانٹا لگتا تو آپ اس پر مہندی رکھ لیتے۔(ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۶۱۴) عن علی قال کان اذا رای سهیلا قال لعن الله سهیلا فانه کان عشارا فمسخ. (رواه ابن السنی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جب حضور صلعم سہیل کو دیکھتے تو فرماتے اللہ کی لعنت ہو سہیل پر کیوں کہ وہ لوگوں سے دسواں حصہ وصولنے والا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے مسخ کردیا۔ (ابن سنی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۶۱۵) عن علی قال کان یعجبه النظر الی الاترج و کان یعجبه النظر الی الحمام الاحمر. (رواه ابن السنی و ابونعیم)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضور انور صلعم نیبو کا درخت پسند فرماتے اور سرخ کبوتر۔(ابن سنی اور ابو نعیم نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی شمائل الاخلاق
آپ کے اخلاق کا بیان

زهده صلی الله علیه وسلم
آپ کا زہد

(۶۱۶) عن علیؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتانی ملك فقال یا محمد ان ربك یقرأ علیك السلام و یقول انی شئت جعلت لك بطحاء مكة ذهبا قال فرفع رأسه الی السماء و قال لا یا رب اشبع یوما فاحمدك و اجوع یوما فاسئلك. (رواه العسکری)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور بولا اے

محمد! بے شک آپ کا رب آپ کو سلام کہہ رہا ہے اور کہتا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو آپ کے لئے سرزمین بطحاء کو سونے کا بنادوں فرماتے ہیں کہ پھر آپ نے سر مبارک اٹھایا آسمان کی طرف اور فرمایا نہیں اے میرے رب میں چاہتا ہوں کہ ایک دن شکم سیر ہوں تاکہ تیرا شکر بجالاؤں اور دوسرے دن بھوکا رہوں تاکہ تجھ سے سوال کروں۔ (عسکری نے اسے روایت کیا ہے۔)

فقره صلى الله عليه وسلم
حضور صلعم کا فقر

(٦١٧) عن عتبة بن غزوان قال خطبنا على على المنبر البصرة قال كنت مع النبى صلى الله عليه وسلم سابع سبعة او ثامن ثمانية ما كان لنا طعام الاورق الشجر حتى قرحت اشداقنا. (رواه ابو الفتح ابن البطى)

عتبہ بن غزوان سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے بصرہ کے منبر پر ہمیں خطبہ دیا وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلعم کے ہمراہ تھا اور ہمیں کوئی چیز کھانے کی نصیب نہ ہوئی سوا درخت کے پتوں کے یہاں تک کہ ہماری باچھیں زخمی ہونے لگیں۔ (ابو فتح ابن بطی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦١٨) عن على قال لقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فى بعض طرق المدينة بالهاجرة فقلت بابى انت و امى ما اخرجك هذه الساعة قال وصل يا على الجوع الى فقلت بابى انت و امى هل انت منتظرى حتى آتيك قال فجلس فى ظل حائط فاتيت رجلا بالمدينة اودى لارضىٰ قد غرسه فقلت هل انت معطى استسقى كل جرة بتمرة لا تعطنى جشفه ولا مذره قال اعطيك من غير صنع عندى فجعلت كلما استقيت جرة وضع تمرة حتى اجتمع قبضة من تمر فقلت هل انت واهب لى صرة من كراث يعنى قبضته فاعطانى فاتيت النبى صلى الله عليه وسلم وهو جالس فبسط طرف ثوبه فالقيته عليه فاكل ثم قال اشبعت جوعى اشبع الله جوعك. (رواه حافظ ابو الفتح فى الافراد.)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کی گلی میں زیارت کی تو میں نے عرض

کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان اس وقت آپ باہر کیوں نکلے آپ نے فرمایا اے علی مجھے بھوک لگی میں نے عرض کیا میرے ماں باپ حضور پر قربان کیا آپ میرے منتظر تھے یہاں تک کہ آپ ایک دیوار کے سایہ میں بیٹھ گئے اور میں مدینہ ایک شخص کے پاس گیا تا کہ اسے آمادہ کروں اس کے درخت کے سینچنے پر میں نے اس سے پوچھا کیا تو مجھے کچھ دے گا میں ہر گھڑا ایک کھجور کے عوض بھر دوں گا لیکن مجھے خراب اور سڑی ہوئی کھجوریں مت دے۔ اس نے کہا میں تمہیں بہترین کھجوروں میں سے دوں گا۔ جب میں ایک ڈول کھینچا تو وہ ایک کھجور نکال کر رکھ دیتا یہاں تک کہ بہت سی کھجوریں جمع ہو گئیں پھر میں نے کہا کیا تم مجھے کراث کی ایک تھیلی دو گے۔ پھر میں نبی صلعم کے پاس حاضر ہوا اور آپ کپڑا بچھائے بیٹھے تھے میں نے سب اس پر ڈال دیں۔ حضور صلعم نے نوش فرمائیں پھر فرمایا تو نے بھوک کی حالت میں مجھے شکم سیر کیا اللہ تعالیٰ تیری بھوک میں شکم شیر فرمائے۔ (حافظ ابو فتح نے اسے روایت کیا ہے افراد میں)

باب فی شمائل متفرقة
متفرق شمائل کا بیان

(٦١٩) عن علی قال قدم بنونهد ابن زید علی النبی فقالوا اتیناك من غوراء تهامة و ذکر خطبتهم وما اجابهم به النبی صلی الله علیه وسلم فقلنا ما نبی الله نحن بنواب واحد و نشانا فی بلد واحد و انك لتکلم العرب بلسان ما نفهم اکثره فقال ان الله عزوجل ادبنی فاحسن تادیبی و نشات فی بنی سعد ابن بکر. (رواه ابن الجوزی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ کہ بنی نہد بن زید نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم آپ کی خدمت میں آئے ہیں حجاز کے جنوبی علاقہ کی ترائی سے اور انہوں نے اپنی بات اور نبی صلعم کا جواب دونوں عرض کئے اس کے بعد کہا یا رسول اللہ ہم ایک ہی باپ کے بیٹے ہیں ایک ہی جگہ میں پلے آپ عربی زبان میں کلام فرماتے ہیں جس کا بیشتر ہم سمجھ نہیں پاتے آپ نے فرمایا بیشک اللہ عزوجل نے مجھے ادب سکھایا لہذا میرا ادب سب سے اچھا ادب ہو گیا اور میں بنی سعد بن بکر میں پروان چڑھا۔ (ابن جوزی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٢٠) عن علی قال ما سمعت کلمة عربية من العرب الا وقد سمعتها من رسول الله صلى الله عليه وسلم وسمعته يقول مات حتف انفه و ما سمعتها من عربی قبله. (رواه العسکری)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں عربی کا کوئی کلمہ کسی عرب سے نہ سنا مگر یہ کہ وہ کلمہ میں نے رسول اللہ صلعم سے نہ سنا ہوں میں نے آپ کو فرماتے سنا فلاں شخص اپنی طبعی موت سے مرا اور یہ محاوہ میں نے کسی عربی سے اس سے پیشتر نہ سنا تھا۔ (عسکری نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٢١) عن علی قال ان الله عزوجل عمر نبيه بمكة ثلاث عشر سنة. (رواه الحاكم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنی نبی صلعم کو مکہ میں تیرہ سال رکھا۔ (حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٢٢) عن علیؓ قال مرت علی رسول الله صلى الله عليه وسلم ابل الصدقة فاخذ و برة من ظهر بعير فقال ما انا احق بهذه الوبرة من رجل من المسلمين. (رواه ابن شيبة و احمد و ابن منيع و الحارث و ابويعلى و ابن منصور)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم کے سامنے صدقہ کے اونٹ آئے تو آپ نے اس کی پیٹھ کے بال لے لئے اور فرمایا کیا میں مسلمانوں میں سب سے زیادہ حقدار نہیں ہوں۔ ان بالوں کا۔ (ابن شیبہ، احمد، ابن منیع، حارث، ابویعلی اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٢٣) عن علی قال كان النبی صلى الله عليه وسلم اجرأ الناس صدرا. (رواه ابن جرير)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم لوگوں میں سب سے زیادہ باہمت اور جری تھے۔ ٠ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی وفاته و ما يتعلق بميراثه

حضور انور صلعم کی وفات اور آپ کی میراث کا بیان

(٦٢٤) عن علی قال لما اخذنا فی جهاز رسول اغلقنا الباب دون الناس

جميعا فنادت الانصار نحن اخواله و مكاننا فى الاسلام مكاننا فنادت قريش نحن عصبة فصاح ابوبكر يا معشر المسلمين كل قوم احق بجنازتهم من غيرهم فنشدكم الله فانكم ان دخلتم اخرتمونى عنه والله لا يدخل احدا الا من دعى. (رواه ابن سعيد)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب ہم حضور انور صلعم کی تجہیز و تکفین کرنے لگے تو ہم نے لوگوں کے مجمع کے سبب سے دروازہ بند کرلیا اتنے میں انصار نے آواز دی ہم آپ کے نانہالی رشتہ دار ہیں اور اسلام میں ہمارا ایک مقام ہے اور قریش نے آواز دی ہم آپ کے دادھیالی رشتہ دار ہیں یہ سن کر حضرت ابو بکر چیخے کہ اے گروہ مسلمانان ہر قوم اپنے جنازہ کی زیادہ حقدار ہوتی ہے غیر سے تمہیں خدا کی قسم ہے کیوں کہ اگر تم داخل ہوئے تو تم نے ان کے حکم کو پس پشت ڈال دیا واللہ کوئی داخل نہ ہوگا سوا اس کے جس کو آپ نے بلایا تھا۔ (ابن سعد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٢٥) عن عبدالرحمان بن سعيد قال جاء على يوما متقنعا تحازنا فقال ابوبكر اراك متحازنا فقال له انه عنالى مالم لغيل قال ابوبكر اسمعوا ما يقول انشدكم الله اترون احدا كان اخزى على رسول الله منى. (رواه ابن سعد)

عبدالرحمٰن بن سعید سے مروی ہے کہ ایک روز حضرت علیؓ تشریف لائے ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے بہت ہی رنجیدہ حضرت ابو بکر نے پوچھا کیا بات ہے میں آپ کو بہت غمگین دیکھتا ہوں آپ نے فرمایا مجھے اتنا غم ہے جتنا آپ کو نہیں ہے حضرت ابو بکر بولے لوگو سنو آپ کیا فرماتے ہیں میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم نے مجھ سے زیادہ کسی کو غمگین دیکھا ہے رسول اللہ کی وجہ سے۔ (ابن سعد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٢٦) عن سعيد بن المسيب قال التمس على من النبى لما غسل ما يلتمس من الميت فلم يجد شيئا فقال بابى انت و امى طبت حيا و طبت ميتا. (رواه ابن شيبة و ابن منيع و ابوداؤد و المروزى و الحاكم و ابن منصور)

سعید بن میتب سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے غسل کے وقت تلاش کیا نبی صلعم کے جسم اقدس میں وہ اثر جو میت میں ہوتا ہے لیکن نہ پایا تو فرمایا میرے ماں باپ حضور صلعم پر قربان

آپ زندگی میں بھی معطر تھے اور موت کے بعد بھی معطر ہیں۔ (ابن شیبہ، ابن منیع، ابوداؤد، مروزی، حاکم اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٢٧) عن علی ان فاطمة لما توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم کانت تقول وا ابتاه من ربه ما ادناه وا ابتاه جنان الخلد مأواه و ا ابتاه ربه بکرمه اذا ادناه الرب و الرسل یسلم علیه حین تلقاه. (رواه الحاکم)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلعم کی وفات ہوئی تو حضرت فاطمہ فرماتی تھیں ہائے میرے باپ آپ رب کے قریب ہوگئے ہائے میرے باپ جنت خلد آپ کی آرام گاہ ہوگئی ہائے میرے باپ رب نے آپ کو اپنے کرم میں ڈھانپ لیا جب آپ رب کے قریب ہے اور رسولوں نے آپ کو سلام عرض کیا جب آپ کے نیاز حاصل حاصل کیے۔ (حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٢٨) عن علی بن الحسین عن ابیه عن جده قال اوصی النبی علیا ان یغسله فقال علی یا رسول الله اخشی ان ل اطیق ذلك قال انك ستعان قال علی فو الله ما اردت ان اقلب من رسول الله عضوا الا قلب (رواه ابن عساکر)

علی بن حسین سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے راوی ہیں کہ نبی صلعم نے حضرت علی کو وصیت فرمائی کہ وہ آپ کو غسل دیں حضرت علی نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے ڈر ہے کہ میں ایسا نہ کرپاؤں گا مجھ میں سکت نہ ہوگی آپ نے فرمایا تمہاری مدد کی جائے گی حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم میں جب ارادہ کرتا کہ رسول اللہ صلعم کے کسی عضو مقدس کو پلٹوں تو وہ خود بخود پلٹ جاتا۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٢٩) عن علی قال اوصانی رسول الله فقال اذا انا مت فا غسلنی بسبع قرب من بئری بئر عریس. (رواه ابو الشیخ و ابن النجار)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے وصیت فرمائی کہ جب میں وفات پاجاؤں تو مجھے سات مشکیزوں سے غسل دینا میرے کنوئیں بئر عریس کے پانی سے۔ (ابوالشیخ اور ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٣٠) عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من یقضیٰ دینی و ینجز

وعدی ادعوا الله ان یجعله یوم القیامة معی او کلمة تشبهها. (رواه ابن شیبة)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو میرا قرض ادا کرے اور میرا وعدہ وفا کرے میں اللہ سے دعا کروں گا کہ وہ قیامت کے روز میرے درجہ میں ہو یا اسی سے ملتا جلتا جملہ فرمایا۔ (ابن شیبہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٣١) عن علی قال غسلت النبی فذهبت انظر ما یکون من المیت فلم ار شیئا و کان طیبا حیا و میتا و ولی فضه و اخبانه دون الناس اربعة علی و العباس و الفضل بن عباس و صالح مولی رسول الله والحد لرسول الله لحد و انصب علیه اللبن نصبا. (رواه المسدود و المروزی و الحاکم و البیهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلعم کو غسل دیا تو میں نے آپ میں وہ آثار تلاش کرنا چاہے جو مردہ میں ہوتے ہیں تو مجھے کچھ بھی نہ ملا آپ زندگی میں بھی معطر تھے اور بعد وصال بھی معطر اور آپ کو دفن کیا صرف چار آدمیوں نے علی، عباس، فضل بن عباس اور رسول اللہ صلعم کے غلام صالح نے رسول اللہ صلعم کے لئے انہیں لوگوں نے قبر کھودی اور اسے کچی اینٹوں سے چنا۔ (مسدد، مروزی، حاکم اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٣٢) عن علی قال اوصانی النبی ان لا یغسله احدا غیری فانه لا یری عورتی احدا الا طمست عیناه قال علی فکان الفضل و اسامة فیاولدنی الماء من وراء الستر و هما معصو بالعین قال علی فما تناولت عضوا الا کانما یقلبه معی ثلاثون رجلا حتی فرغت من غسله. (رواه ابن سعد و البزار و العقیلی و ابن الجوزی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم نے مجھے وصیت فرمائی کہ میرے علاوہ اور کوئی آپ کو غسل نہ دے تاکہ آپ کا ستر عورت کوئی نہ دیکھے اتنا فرماتے ہوئے آپ کی آنکھیں بے نور ہو گئیں حضرت علیؓ فرماتے ہیں فضل اور اسامہ مجھے پانی دیتے تھے پردہ کے پیچھے سے اور یہ دونوں آنکھوں پر پٹی باندھے ہوئے تھے حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں جس عضو کو ہاتھ سے پکڑتا مجھے محسوس ہوتا کہ گویا میرے ساتھ تیس آدمی آپ کے اس عضو کو پلٹ رہے ہیں حتی کہ میں غسل سے فارغ ہو گیا۔ (ابن سعد، بزار، عقیلی اور ابن جوزی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۶۳۳) عن على قال لما كان قبل وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بثلاث اهبط الله جبرئيل اليه فقال يا احمد ان الله عزوجل ارسلنى اليك اكراما لك و تفصيلا لك و خاصة لك و اسئلك عما هو اعلم به منك يقول كيف تجدك قال اجدنى يا جبرئيل مكروبا ثم جاء ه اليوم الثانى فقال يا احمد ان الله ارسلنى اليك اكراما لك و تفصيلا لك خاصة لك و سئلك عما هو اعلم به منك يقول كيف تجدك قال اجدنى يا جبرئيل مكروبا ثم عاد اليوم الثالث فقال يا احمد ان الله ارسلنى اليك اكراما لك و تفضيلا لك و خاصة لك و سئلك عما هو اعلم به منك يقول كيف تجدك قال اجدنى يا جبرئيل مكروبا و اجدنى يا جبرئيل مغموما و هبط مع جبرئيل ملك فى الهواء يقال له اسمعيل على سبعين الف و قال له جبرئيل يا احمد هذا ملك الموت يستاذن عليك و لم يستاذن على آدمى قبلك ولا يستاذن على الآدمى بعدك فقال رسول الله ايذن له فاذن له جبرئيل فدخل فقاله ملك الموت يا احمد ان الله ارسلنى اليك و امرنى ان اطيعك ان امرتنى يقبض نفسك قبضتها وان كرهت تركتها فقال جبرئيل يا احمد ان الله قد اشتاق الى لقائك قال رسول الله يا ملك الموت امض لما امرت به فقال جبرئيل يا احمد عليك السلام هذا آكر وطى الارض انما كنت حاجتى من الدنيا فلما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم و جاء ت التعزيه جاء آت يسمعون ولا يرون شخصه فقال السلام عليكم اهل البيت و رحمة الله فى الله عزاء من كل مصيبة و خلف من كل هالك و درك من كل ما فات فبالله فثقوا و اياه فارجوا فان المحروم محروم الثواب و ان المصاب من حرم الثواب و السلام عليكم قال على هل تدرون من هذا قالوا لا قال هذا الخضرؑ.
(رواه العدنى و ابن سعد و البيهقى)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم کی وفات سے تین دن قبل اللہ نے جبرئیل کو بھیجا انہوں نے عرض کیا اے احمد بے شک اللہ عزوجل نے مجھے بھیجا ہے آپ کے اعزاز و اکرام کے لئے اور خاص طور پر آپ کے لئے اور میں آپ سے پوچھتا ہوں اس کے بارے میں جو وہ آپ سے زیادہ جانتا ہے وہ پوچھتا ہے کہ آپ اپنے کو کیسا محسوس کرتے ہیں آپ نے فرمایا اے جبرئیل

مجھے کرب محسوس ہوتا ہے پھر وہ دوسرے دن حاضر ہوئے اور عرض کیا "اے احمد بے شک اللہ نے مجھے آپ کی تکریم کے لے بھیجا ہے اور آپ کی تفضیل کے لئے خاص طور پر آپ کے لئے اور اس نے آپ سے پوچھا ہے جس کے بارے میں وہ آپ سے زیادہ جاننے والا ہے وہ فرماتا ہے کہ آپ اپنے کو کیسا پاتے ہیں آپ نے فرمایا اے جبرئیل میں اپنے کو کرب کی حالت میں پاتا ہوں پھر وہ تیسرے دن حاضر ہوئے اور عرض کیا اے احمد! اللہ نے مجھے آپ کی تکریم و تفضیل کے لئے بھیجا ہے خاص طور پر آپ کی ذات کے لئے میں آپ سے اس بارے میں سوال کرتا ہوں جس کو وہ آپ سے زیادہ جاننے والا ہے وہ فرماتا ہے کہ آپ اپنے کو کیسا پاتے ہیں آپ نے فرمایا اے جبرئیل میں اپنے کو کرب کی حالت میں پاتا ہوں اور غم کی حالت میں اور جبرئیلؑ کے ساتھ ایک اور فرشتہ نازل ہوا جو ہوا میں تھا اسے اسمٰعیل کہتے ہیں۔ جبرئیل نے عرض کیا اے احمد یہ ملک الموت ہے آپ سے اجازت طلب کرتا ہے اس نے آپ سے پہلے کسی آدمی سے اجازت نہیں لی ہے اور نہ آپ کے بعد کسی آدمی سے اجازت لے گا رسول اللہ صلعم نے فرمایا اسے آنے دو جبرئیل نے اسے اجازت دی اور وہ داخل ہوا ملک الموت آپ سے عرض کیا اے احمد بے شک اللہ نے مجھے بھیجا ہے آپ کے پاس اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کی اطاعت کروا گر آپ حکم فرمائیں اپنی روح قبض کرنے کا تو میں قبض کروں اور اگر آپ ناپسند فرمائیں تو میں چھوڑ دوں پھر جبرئیل نے عرض کیا اے احمد صلعم بے شک اللہ آپ کے دیدار کا مشتاق ہے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے ملک الموت جیسا تم کو حکم ملا ہے ویسا بجالاؤ۔ حضرت جبرئیل نے عرض کیا آپ پر سلامتی ہو اے احمد صلعم یہ میرا زمین پر آخری گذر تھا آج ہی تک دنیا میں میری ضرورت تھی جب رسول اللہ صلعم کی روح قبض کرلی گئی اور تعزیت آئی تو آنے والا آیا جس کی آواز لوگ سن رہے تھے اور کوئی دکھائی نہ دیتا تھا اس نے کہا اے اہل بیت رسول تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت ہر مصیبت میں اور ہر ہلاکت کے پیچھے اللہ ہی کی طرف سے تسلی ہے پس خدا کی قسم اسی پر بھروسہ رکھو مجھے اسی کی امید ہے کیوں کہ محروم ثواب سے بھی محروم ہے اور صحیح وہ ہے جو ثواب کی حرمت سمجھے اور سلامتی ہو تم پر حضرت علی نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون ہیں لوگوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا یہ خضرؑ ہیں۔ (عدنی، ابن سعد اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٣٤) عن العباس قال خرج العباس و علی من عند رسول اللہ فی مرضه

الذی مات فیه فلقیهما رجال فقالوا کیف اصبح رسول الله صلی الله علیه وسلم یا اباالحسن قال اصبح بحمده الله بارئا. (رواه العدنی و البخاری و البیهقی)

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت عباسؓ اور حضرتؓ رسول اللہؐ کے پاس سے باہر نکلے آپ کے مرض الوصال میں دونوں کو آدمی ملے اور انہوں نے پوچھا اے ابوالحسن رسول اللہ صلعم کا کیا حال ہے آپ نے فرمایا بحمد للہ حضور صلعم صحتیاب ہیں۔ (عدنی، بخاری اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۶۳۵) عن عبدالله بن الحارث بن نوفل ان علیا غسل النبی صلی الله علیه وسلم و علی النبی صلی الله علیه وسلم قمیص و بیده علی خرقة یتبع بها تحت القمیص. (رواه البیهقی)

عبداللہ ابن نوفل سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے نبی صلعم کو غسل دیا اور رسول اکرم صلعم کے جسم اقدس پر ایک کرتا تھا اور حضرت علی کے ہاتھ میں ایک کرتا تھا جو آپ اس قمیص کے نیچے کئے ہوئے تھے۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۶۳۶) عن علی قال دخلت علی نبی الله و هو مریض فاذا رأسه فی حجر رجل احسن ما رأیت من الخلق و النبی نائم فلما دخلت علیه قلت ادنوا فقال الرجل ادن الی ابن عمك فانت احق منی فدنوت منهما فقام رجل و جلست مکانه و وضعت رأس النبی فی حجری کما کان فی حجر الرجل مکثت ساعة ثم ان النبی استیقظ فقال این الرجل الذی کان رأسه فی حجره فقلت لما دخلت علیه قلت ادنو فقال الرجل ادن الی ابن عمك فانت احق منی فدنوت منهما فقام الرجل و جلست مکانه فقال هل تدری من الرجال فقلت لابابی انت و امی قال ذاك جبرئیل یحدثنی حتی خف عنی وجعی و نمت و رأسی فی حجره. (رواه ابوعمر الزهد فی فوائده)

حضرت علیؓ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ بیمار تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کا سر اقدس ایک شخص کی گود میں ہے جو اتنا خوبصورت تھا کہ میں نے اس کے مثل آدمی نہ دیکھا تھا اور نبی صلعم سو رہے تھے۔ جب میں داخل ہوا تو میں نے کہا قریب رہئے رسول اللہ کے وہ شخص بولا آپ اپنے ابن عم کے قریب آئے کیوں

کہ آپ مجھ سے زیادہ ان کے حقدار ہی میں ان دونوں کے قریب گیا وہ شخص اٹھ گیا اور میں اسکی جگہ پر بیٹھ گیا اور میں نے نبی صلعم کا سر مبارک اپنی گود میں رکھ لیا جس طرح وہ آدمی رکھے ہوئے تھا تھوڑی دیر بعد نبی صلعم بیدار ہوئے اور آپ نے فرمایا وہ شخص کہاں ہے جس کی گود میں میرا سر تھا میں نے عرض کیا کہ جب میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے کہا آپ قریب رہتے تو اس شخص نے مجھ سے کہا آپ اپنے ابن عم کے قریب آئے کیوں کہ آپ مجھ سے زائد ان کے حقدار ہیں۔ میں قریب گیا وہ شخص کھڑا ہو گیا اور میں اسکی جگہ بیٹھ گیا آپ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ آدمی کون ہے میں نے عرض کیا میرے ماں باپ حضور پر قربان مجھے نہیں معلوم آپ نے فرمایا وہ جبرئیلؑ تھے جو مجھ سے باتیں کرنے لگتے حتی کہ میرا درد کم ہو گیا اور میں ان کی گود میں سر رکھ کر سو گیا۔ (ابن عمر، زاہد نے فوائد میں اسے ذکر کیا ہے۔)

(٦٣٧) عن جابر بن عبدالله ان كعب الاحبار قدم زمن عمر فقال و نحن جلوس عنده يا امير المومنين ما كان آخر مما تكلم به النبى فقال عمر سل عليا فقال اين هو قال هو ذا فسئله فقال على اسندته الى صدرى فوضع رأسه على منكبى و قال الصلوٰة الصلوٰة فقال كعب كذلك عهد الانبياء و به امروا عليه يبعثون قال فمن غسله يا امير المومنين قال سل عليا فسئله فقال كنت اغسله و كان عباس جالسا و شقران يختلفان الى الماء. (رواه ابن سعد)

جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ کعب احبار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں آئے اور ہم آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے پوچھا اے امیر المومنین نبی صلعم کے آخری الفاظ کیا تھے حضرت عمر نے فرمایا علی سے پوچھ لو انہوں نے پوچھا وہ کہاں ہیں انہوں نے کہا وہ کیا سامنے ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے حضور کی ٹیک لگائی اپنے سینہ سے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک میرے گھٹنے پر رکھ دیا اور فرمایا نماز نماز کعب نے کہا یہی معمول انبیاء علیہم السلام کا رہا ہے اور انہوں نے اسی کا حکم دیا ہے۔ اور اسی پر وہ اٹھائے جائیں گے۔ پھر اس نے پوچھا اے امیر المومنین حضور کو غسل کس نے دیا انہوں نے کہا علی سے پوچھ لو انہوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دے رہا تھا اور عباس بیٹھے تھے اور شقران پانی دے رہے تھے۔ (ابن سعد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٣٨) عن علی قال قال رسول الله فی مرضه ادوا الی اخی فدعی له فقال ادن منی فدنوت منه فاستند الی فلم یزل مستند الی و انه یکلمنی حتی ان بعض ریق النبی لیصیبنی ثم نزل برسول الله و ثقل بحجری فصحت یا عباس ادر کنی فانی هالك فجاء العباس فکان جهدهما جمیعا ان اضجعاه. (رواه ابن سعد)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے اپنے مرض وصال میں فرمایا میرے بھائی کو بلاؤ مجھے بلوایا گیا تو حضور نے فرمایا میرے قریب آؤ میں حضور کے قریب گیا تو حضور نے میری ٹیک لگائی اور حضور میری ٹیک لگائے رہے اور مجھ سے باتیں فرماتے رہے یہاں تک کہ حضور کا لعاب دہن مجھ پر پڑا پھر رسول اللہ کا جسم اقدس ڈھویا اور میری گود میں حضور صلعم کا پورا وزن آگیا پس میں چیخا اے عباس میری خبر لو میں مرا جا رہا ہوں پھر عباس آئے اور سب نے مل کر حضور کو لٹایا۔ (ابن سعد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٣٩)عن ابی غطفان قال سئلت ابن عباس ارأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم توفی و فی رأسه فی حجر احد قال توفی و هو الی صدر علی قلت فان عروه حدثنی عن عائشة انها قالت توفی رسول الله بین سحری و نحوی فقال اتعقل والله لتوفقی رسول الله و هو مستند الی صدر علی وهو الذی غسله و خی الفضل و ابی ان یحفر و قال ان رسول الله کان یامرنا ان نستر فکان عند السترة. (رواه ابن سعد)

ابوغطفان سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ کیا آپ نے دیکھا ہے رسول اللہ صلعم کا سر مبارک وصال کے وقت کسی کی گود میں تھا انہوں نے فرمایا جب آپ حضرت عائشہ کی گود میں تھے اور یہ کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم کا وصال ہوا میرے آغوش میں انہوں نے کہا میں اسے سمجھتا ہوں خدا کی قسم رسول اللہ کا وصال ہوا اور آپ علی کے سینہ سے ٹیک لگائے تھے اور انہوں نے ہی آپ کو غسل دیا اور میرے بھائی فضل اور میرے باپ نے حضور کی قبر کھودی اور کہا کہ رسول اللہ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم آپ کا ستر لوگوں سے چھپائیں جب اس کا وقت آئے۔ (ابن سعد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٤٠) عن علی قال اشتکی رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الاربعاء لیلة بیقت من شهر سنة احدی عشرة و توفی یوم الاثین لاثنتی عشره مضت من

ربیع الاول و دفن یوم الثلاثاء.. (راه ابن سعد)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلعم بیمار ہوئے بدھ کے دن جب مہینہ کی ایک رات باقی رہ گئی تھی ۱۱ھ میں اور آپ کی وفات ہوئی دوشنبہ کے روز ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو اور حضور منگل کے روز دفن کئے گئے۔ (ابن سعد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٤١) عن علی قال کفن رسول الله فی ثلاثة اثواب من کرسف سحولية لیس فیها قمیص ولا عمامة. (رواه ابن سعد

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن دیا گیا تین کپڑوں میں جو کچی سوت کی روئی کے بنے ہوئے تھے اور نہ اس میں کرتا تھا اور نہ عمامہ ہے۔ (ابن سعد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٤٢) عن علی قال لما وضع رسول الله علی السریر قال لا یقوم علیه احد هو امامکم حیا و میتا فکان یدخل الناس رسلا رسلا فیصلون علیه صفا صفا لیس لهم امام و یکبرون و علی قائم بحیال رسول یقوم السلام علیك ایها النبی و رحمة الله و برکاته اللهم اما نشهد ان قد بلغ ما نزل الیه و نصح لامته و جاهد فی سبیل الله حتی اعز الله دینه و تمت کلمته اللهم فاجعلنا ممن یتبع ما انزل الیه و ثبتنا بعده و اجمع بینه و بیننا فیقول الناس آمین حتی صلی علیه الرجال ثم النساء ثم الصبیان.
(رواه ابن سعد)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلعم کا جسم اس پلنگ پر رکھا گیا تو آپ نے فرمایا آپ کے آگے کوئی نہ کھڑا نہ ہو وہ تمہارے امام تھے زندگی میں بھی اور بعد وفات بھی لوگ داخل ہوتے قطار در قطار اور صف در صف نماز پڑھتے تھے کوئی امام نہ تھا اور لوگ تکبیر کہتے تھے اور حضرت علیؓ رسول اللہ صلعم کے مقابل کھڑے تھے اور فرمارہے تھے آپ پر سلامتی ہو اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں اے اللہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ جو آپ پر نازل کیا گیا وہ آپ نے لوگوں تک پہنچادیا اور اپنی امت کو نصیحت کی اللہ کی راہ میں جہاد کیا حتی کہ اللہ نے اپنے دین کو عزت بخشی اور اس کا کلمہ مکمل ہوگیا۔ اے اللہ ہمیں بتادے اس میں سے جو پیروی کریں اس کی جو آپ پر نازل ہوا۔ اے اللہ ہمیں آپ کے بعد ثابت قدم رکھ۔ اے اللہ ہم کو اور آپ کو ایک جگہ

جمع فرمااور لوگ آمین کہتے جاتے حتی کہ مردوں نے آپ کی نماز پڑھی پھر عورتوں نے اس کے بعد بچوں نے۔(ابن سعد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٤٣) عن علی انه غسل النبی صلی الله علیه وسلم و عباس و عقیل و اوس ابن خولی و اسامة بن زید. (رواه ابن سعد)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اور عباس اور عقیل اور اوس بن خولی اور اسامہ بن زید نے حضور انور صلعم کو غسل دیا۔(ابن سعد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٤٤) عن علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لما ثقل قال یا علی ائتنی بطبق اکتب فیه مالا تضل امتی بعدی فخشیت ان نفسی فقلت انی اخفظ ذراعا من الصحیفة فکان رأسه بین ذراعی و عضدی فجعل یوصی بالصلوٰة و الزکوٰة و ماملکت ایمانکم قال کذالك حتی فاضت نفسه و امر بشهادة ان لا اله الا الله و ان محمدا عبده و رسوله حتی فاضت نفسه من شهد بها حرم علی النار. (رواه ابن سعد)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کو جب نزع کی تکلیف ہوتی تو آپ نے فرمایا اے علی ایک کاغذ لاؤ تاکہ میں اس پر لکھ دوں جس سے میری امت میرے بعد گمراہ نہ ہو مجھے ڈر ہوا کہ حضور مجھ کو لوگوں پر سبقت نہ دیں۔ تو میں نے عرض کیا کہ میں کاغذ کے نوشتہ سے زائد یاد رکھنے والا ہوں حضور صلعم کا سر اقدس میری آغوش میں تھا۔اور آپ وصیت فرمارہے تھے نماز و زکوۃ کی اور ملک یمین کی آپ یہ سب فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ کی روح پرواز کر گئی اور آپ نے حکم دیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت کا اور آپ کی روح پرواز کر گئی۔ پس جس نے آپ کی رسالت کی گواہی دی اس پر نار دوزخ حرام ہوئی۔(ابن سعد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٤٥) عن عبدالله بن الحارث ان علیا لما قبض النبی فارتج الباب فاسئل العباس معه بنو عبدالمطلب فقاموا علی الباب. بابی انت طیبا حیا و طیبا میتا قال وصعدت ریح طیبته لم یجدوا مثلها قط قال العباس لعلی دع حنینا کحنین المرأة و اقبلوا علی صاحبکم فقال علی ادخلوا علی الفضل قال و قالت الانصار نناشدکم الله فی نصیبنا من رسول الله فادخلوا رجلا منهم یقال له اوس بن خولی یحمل جره باحدیٰ یدیه قال فغسله علی یدخل یده تحت القمیص و انفصل

يمسك الثوب عليه والانصاري ينقل الماء و على يد على خرقة يدخل يـــده و عليه القميص. (رواه ابن سعد)

عبداللہ بن حارث سے مروی ہے کہ جب نبی صلعم کا وصال ہوا تو حضرت علی نے دروازہ کو ہلایا پس عباس اندر آئے اور ان کے ساتھ عبدالمطلب تھے وہ دروازہ پر کھڑے ہو گئے۔ حضرت علیؓ فرمانے لگے میرے باپ آپ پر قربان آپ زندگی میں بھی معطر تھے اور بعد وصال بھی آپ معطر ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ پھر آپ آپ کے جسم اقدس سے ایسی خوشبو نکلی جس کے مثل بھی لوگوں نے نہیں سونگھی تھی۔ حضرت عباس نے حضرت علی سے کہا اب عورتوں کی طرح رونا موقوف کرو اور اپنے مالک کی طرف بڑھو۔ پھر حضرت علی نے فرمایا فضل کو بلاؤ اور انصار نے کہا ہم آپ کو قسم دیتے ہیں کہ تمہارا بھی رسول پر حق ہے اور انہوں نے اپنے ایک آدمی اوس بن خولی کو اندر بھیجا جو اپنے ایک ہاتھ میں گھڑا لئے ہوئے تھا۔ حضرت علیؓ نے حضور صلعم کو غسل دیا اپنا ہاتھ حضور کے کرتے میں ڈالے ہوئے تھے اور فضل بن عباس کپڑے کو پکڑے ہوئے تھے اور انصاری پانی اٹھا کر لا رہے تھے۔ حضرت علیؓ کے ہاتھ میں ایک خرقہ تھا جسے آپ ہاتھ میں لے کر قمیص کے اندر ڈال رہے تھے۔ (ابن سعد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٤٦) عن عبدالواحد بن عون قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلى فى مرضه الذى توفى فيه اغسلنى يا على اذا مت فقال يا رسول الله ما غسلت ميتا قط فقال رسول الله انك ستهيأ او تيسر قال على فغسلته فما آخذ عضوا الا تبعنى و الفضل اخذ بحصته يقول اعجل يا على اتقطع ظهرى. (رواه ابن سعد)

عبدالواحد بن عون کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے مرض الوصال میں حضرت علیؓ سے فرمایا اے علی بعد وفات مجھے غسل دینا آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کبھی کسی مردہ کو نہیں نہلایا ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا تمہارے لئے اس کام میں آسانی کر دی جائے گی۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں پھر میں نے حضور صلعم کو غسل دیا تو میں کسی عضو کو نہ چھوتا مگر یہ کہ وہ عضو مبارک میرے تابع ہوتا اور فضل جو اپنی طرف سے پکڑے ہوئے تھے ان کی یہ حالت تھی کہ وہ کہتے جلدی کرو اے علی کیا تم میری پیٹھ کو توڑ دو گے۔ (ابن سعد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٤٧) عن على ان النبى صلى الله عليه وسلم كفن فى سبعة اثراب. (رواه

ابن سعد)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم کو سات کپڑوں میں کفن کیا گیا۔ ابن سعد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٤٨) عن علی انه نزل فی حضرة النبی هو و عباس و عقیل و اسامة و اوس وهم الذین کفنوه. (رواه ابن سعد)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم کی قبر میں آپ اور عباس اور عقیل اور اسامہ اور اوس اترے اور انہیں لوگوں نے حضور انور صلعم کو کفن پہنایا۔(ابن سعد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٤٩) عن عبدالله بن ابوبکر ابن عمر بن حزم ان المغیرة بن شعبة القی فی قبر النبی بعد ان خرجوا خاتمه لنزول فیه فقال علی انما القیت خاتمك لکی تنزل فیه فیقال نزل فی قبر النبی صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده لا تنزل فیه ابدا و منعه. (رواه ابن سعد)

عبداللہ بن ابو بکر بن عمر بن حزم سے مروی ہے کہ مغیرہ بن شعبہ نے اپنی انگوٹھی رسول اللہ صلعم کی قبر میں گرادی ہم لوگوں کے اس میں سے نکل آنے کے بعد تاکہ اس میں اتر سکیں تو حضرت علی نے فرمایا تم نے اپنی انگوٹھی اس لئے گرادی تکہ تم اس میں اتر سکو اور یہ کہا جائے کہ یہ نبی صلعم کی قبر میں اترے تھے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم اس میں ہر گز نہ اترو گے اور آپ نے انہیں اس سے روک دیا۔(ابن سعد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٥٠) عن عبدالله محمد بن علی قال قال علی لا یتحدث الناس انك نزلت فیه ولا یتحدث الناس ان خاتمك فی قبر النبی و نزل علی و قد رأی موقعه فتناوله فدفعه الیه. (رواه ابن سعد)

عبداللہ محمد بن علی سے مروی ہے کہ حضرت علی نے فرمایا لوگ یہ بات نہ کریں کہ تم حضور کی قبر میں اترے اور نہ لوگ یہ بات کریں کہ تمہاری انگوٹھی نبی کی قبر میں ہے۔ پھر حضرت علیؓ اترے آپ نے وہ جگہ دیکھی جہاں انگوٹھی گری تھی اسے اٹھالیا پھر انہیں دے دیا۔(ابن سعد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٥١) عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جده ان علیا غسل النبی و العباس

يصيب الماء و اسامة و شفران يحفظان الباب فلما فرغوا قال العباس محزنة على رسول الله لا ادفن رسول الله فى التراب و لكن اعدله صندوقا و اجعله فى بيتى فاذا كر بنى امر نظرت اليه فقال على للعباس يا عم اما رأيت رسول الله يدفن اولاده ثم تلى منها خلقناكم و فيها نعيدكم و منها نخرجكم تارة اخرى. ثم تلى الم نجعل الارض كفاتا احياء ا و امواتا. فبينا هم كذالك اذ هتف بهم هاتف من ناحية البيت فقال السلام عليكم يا اهل البيت كل نفس ذائقة الموت و انما يوفى الصابرون اجرهم بغير حساب فقال على للعباس اصبر يا عم رسول فقد ترى ما وعد الله على لسان نبيه فقال العباس يا على انى سمعت رسول الله يقول تكون قبور الانبياء فى موضع فرشهم قال فكفنوه فى قميصين احدهما ارق من الآخر و صلى عليه العباس و على صفا و احد و كبر عليه العباس خمسا و دفنوه. (رواه ابن معروف)

جعفر بن محمد سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے دادا سے کہ حضرت علی نے نبی صلعم کو غسل دیا اور حضرت عباس پانی ڈال رہے تھے اور اسامہ اور شقران دروازہ کی نگرانی کر رہے تھے جب وہ اس سے فارغ ہوئے تو حضرت عباس نے رنجیدگی کے عالم میں فرمایا میں اللہ کے رسول کو مٹی میں نہیں دباؤں گا بلکہ میں ایک صندوق آپ کے لئے بنواؤں گا اور اسے اپنے گھر میں رکھوں گا اور جب مجھے کوئی مصیبت درپیش ہوگی تو آپ کو دیکھ لیا کروں گا۔ حضرت علیؓ نے حضرت عباس سے فرمایا چچا جان کیا آپ نے رسول اللہ کو اپنی اولاد کو دفن کرتے نہیں دیکھا اس کے بعد یہ آیت پڑھی "اسی سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اسی سے ہم تمہیں لوٹائیں گے اور اسی میں سے دوبارہ ہم تمہیں نکالیں گے" پھر یہ آیت پڑھی "کیا ہم نے زمین کو زندہ اور مردہ دونوں کی بیٹھنے کی جگہ نہیں بنایا۔ اسی درمیان ایک ہاتف غیبی کی آواز گھر کے ایک گوشہ سے آئی جس نے یہ کہا "تم پر سلامتی ہو اے اہل بیت ہر ذی روح کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا یہ سن کر حضرت علی نے حضرت عباس سے فرمایا چچا جان صبر کیجئے۔ آپ نے دیکھ لیا کہ اللہ نے کیا وعدہ کیا ہے۔ اپنے نبی کی زبان مبارک سے حضرت عباس نے فرمایا اے علی میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی قبریں ان کی قیامگاہ کی جگہ پر ہوئی ہیں پھر آپ کو دو کپڑوں میں کفنایا گیا جن میں کا ایک دوسرے سے زیادہ باریک تھا اور

حضور کی نماز حضرت علی اور حضرت عباس نے ایک ہی صف میں پڑھی اور حضرت عباس نے پانچ تکبیریں کہیں اور آپ کو دفن کیا۔ (ابن معروف نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٥٢) عن قتادة ان عليا قضى عن النبى اشياء بعد وفاته كان عامتها علة حسبت انه قال خمس مأة الف درهم قبل لعبد الرزاق و اوصى عليه النبى ذالك قال نعم الا اشك ان النبى اوصى الى على فلو لا ذالك ما تركوه ان يقضى. (رواه عبدالرزاق)

قتادہ سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کا قرض ادا کیا جس کی مالیت میرے خیال سے پانچ لاکھ درہم تھی۔ عبدالرزاق کہتے ہیں کہ پوچھا گیا کہ نبی صلعم نے اس کی وصیت فرمائی تھی تو کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ نبی صلعم نے حضرت علیؓ سے وصیت فرمائی اور اگر ایسا نہ ہوتا تو لوگ آپ کو ادا نہ کرنے دیتے۔ (عبدالرزاق نے اسے روایت کیا ہے۔)

حرف الصاد حرف صاد

كتاب الصلوٰة

نماز کا بیان

باب فى فضل الصلوٰة و وجوبها

نماز کی فضیلت اور اس کے وجوب کے بارے میں

(٦٥٣) عن على قال قال رسول الله الصلوٰة عماد الدين و الجهاد سنام العمل و الزكوٰة بين ذالك. (رواه الديلمى فى فردوس الاخبار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا نماز دین کا ستون ہے اور جہاد عمل کا کوہان ہے اور زکوٰۃ ان کے درمیان کی چیز ہے۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٥٤) عن على قال قال رسول الله الصلوٰة قربان كل تقى. (رواه القضاعى)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے نماز ہر متقی کے لئے تقرب الی اللہ

کا ذریعہ ہے۔(قضاعی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٥٥) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ادی فریضة فله عند الله دعوة مستجابة. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس نے فریضہ ادا کیا اس کی دعا اللہ کے ہاں قبول ہوئی۔(دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٥٦) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یزال الشیطان ذعرا من المومن ما حافظ علی الصلوٰة الخمس فاذا ضیعف تجرأ علیه و واقعه فی العظائم و طمع فیه. (رواه ابونعیم و ابوبکر بن حسین البخاری و الرافعی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا شیطان خوفزدہ رہتا ہے مومن سے جب وہ پنجوقتہ نمازوں کی پابندی کرتا ہے اور جب وہ انہیں ترک کر دیتا ہے تو شیطان اس پر جری ہو جاتا ہے اور اسے بڑی مصیبتوں میں ڈال دیتا ہے۔اور اس سے اسے حرص ہو جاتی ہے۔(ابو نعیم ابو بکر محمد بن حسین بخاری اور رافعی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٥٧) عن علی قال کان آخر کلام النبی صلی الله علیه وسلم الصلوٰة الصلوٰة و اتقوا الله فیما ملکت ایمانکم. (رواه احمد و البخاری فی الادب و ابو داؤد و ابن ماجة و ابن جریر و العقیل و البیهقی و الفیافی المختارات)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی صلعم کا آخری کلام یہ تھا "نماز نماز اور اللہ سے ڈرو اپنے ملک یمین کے بارے میں۔(احمد اور بخاری نے اسے ادب میں اور ابو داؤد، ابن ماجہ، ابن جریر، عقیلی اور بیہقی نے اور ضیا نے اسے مختارات میں روایت کیا ہے۔)

(٦٥٨) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی الرجل المسلم ثم جلس بعد الصلوٰة صلت علیه الملائکة ما دام فی مصلاه و صلوتهم علیه اللهم اغفر له اللهم ارحمه و اذا جلس ینتظر الصلوٰة صلت علیه الملائکة و صلوتهم علیه اللهم اغفرله اللهم ارحمه. (رواه البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب مسلمان نماز پڑھتا ہے اور پھر نماز کے بعد بیٹھ جاتا ہے تو فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں جب تک وہ چاہے مصلے پر رہتا ہے اور ان کا

درود جو اس پر ہوتا ہے وہ یہ ہے :اے اللہ اسے بخشدے اے اللہ اس پر رحم فرمااور جب وہ نماز کے انتظار میں بیٹھتا ہے تو فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور ان کا درود یہ ہے "اے اللہ اسے بخش دے اے اللہ اس پر رحم فرما۔(بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٥٩) عن علی قال کنا مع رسول اللہ فی المسجد ینتظر الصلوٰۃ فقام رجلا فقال انی اصبت ذنبا فاعرض عنه فلما قضیٰ النبی الصلوٰۃ قام الرجل و اعاد القول فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم الیس قد صلیت معنا هذه الصلوٰۃ و احسنت لها الطهور قال بلی قال فانها کفارۃ ذنبك. (رواه الطبرانی فی الاوسط)

حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ آپ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ کے ساتھ مسجد میں نماز کا انتظار کر رہے تھے اسی اثنا میں ایک شخص کھڑا ہوااور بولا مجھ سے ایک گناہ سرزد ہو گیا ہے آپ نے اس سے منہ موڑ لیا جب حضور نماز سے فارغ ہوئے تو وہ آدمی دوبارہ کھڑا ہوااور اس نے دوبارہ یہی کہا۔ نبی صلعم نے فرمایا کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی اور اچھی طرح پاک ہو کر بڑھی اس نے عرض کیا کیوں نہیں آپ نے فرمایا بس وہی تیرے گناہ کا کفارہ ہے۔(طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی الترهیب عن ترکها

اس کو ترک کرنے کی ترہیب کا بیان

(٦٦٠) عن علی قال رسول اللہ صلی اللہ علیه و اله یا معشر القریش لتقمن الصلوٰۃ و لتؤتن الزکوٰۃ اولابعثن علیکم رجلا فیضرب اعناقکم علی الدین انا او خاصف النعل. (رواه الحاکم اقول خاصف النعل مراد به علی علیه السلام لانه فی هذا الوقت علی تخصیف نعل رسول اللہ کما هو فی الکتب الحدیث و السیر و المناقب کتب هذا البیان مفصلا فی جزء الثالث من سیرته علیه السلام)

حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا "خدا کی قسم اے گروہ قریش تم پر لازم ہے کہ تم نماز قائم کرواور زکوٰۃ دو ورنہ میں تم پر ایک شخص مقرر کروں گا جو تمہاری گردن مارے گا دین کے حکم کے مطابق میں ایسا کروں گا۔ یہ خاصف النعل (حاکم نے اسے روایت کیا ہے

میں کہتا ہوں کہ خاصف نعل سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں کیوں کہ اس وقت آپ نبی صلعم کا قاضی رہے تھے جیسا کہ سیر ومناقب کی کتابوں میں ہے اس کا تفصیلی بیان آپ علیہ السلام کی سیرت کے تیسرے حصہ (مناقب المرتضٰی) میں ہے۔)

باب فی احکام الصلوٰة و ارکانها و مفسداتها و مکملاتها

نماز کے احکام اس کے ارکان، اس کے مفسدات اور اس کے مکملات کا بیان

فی ستر العورة

ستر عورت کا بیان

(٦٦١) عن علی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تبرز فخذك ولا تنظر الی فخذ حی ولا میت وفی روایة لا تکشف. (رواه ابو داؤد و ان ماجة و الحاکم و البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اپنی ران مت دکھاؤ اور نہ زندہ یا مردہ کسی شخص کی ران پر نظر ڈالو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ "نہ کھولو"۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، حاکم اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٦٢) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عورة الرجل علی العورة کعورة المرأة علی الرجل و عور المرأة کعورة المرأة علی الرجل. (رواه الحاکم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے مرد کا ستر عورت کے لئے ایسا ہی ہے جیسے عورت کا ستر مرد کے لئے اور عورت کا ستر عورت کے لئے ایسا ہی ہے جیسے عورت کا ستر مرد کے لئے۔ (حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٦٣) عن علی قال دخل علی النبی صلی الله علیه وسلم و انا کاشف عن فخذی فقال یا علی غط فخذك فانها من العورة. (رواه الشاشی و اسماعیل الصفار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی صلعم میرے پاس تشریف لائے اور میں اپنی ران کھولے

ہوئے تھا تو آپ نے فرمایا اے علی اپنی ران ڈھک لو کیوں کہ وہ ستر عورت ہے۔(شاشی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٦٤) عن علی انه كان يدخل علی النبی صلی الله عليه وسلم فدخل عليه يوما و قد كشف عن فخذيه فقال يا ابن ابی طالب لا تكشف عن فخذك فانها عورة ولا تنظر الی فخذ حی ولا ميت فانك تغسل الموتی. (رواه ابن راهويه و ابن جرير)

حضرت علیؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ وہ نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے ایک روز آپ داخل ہوء اور آپ کی ران کھلی ہوئی تھی تو حضور صلعم نے فرمایا اے ابن ابی طالب اپنی ران مت کھولو کیوں کہ وہ ستر عورت ہے اور نظر نہ ڈالو کسی زندہ یا مردہ کی ران کی طرف کیوں کہ تم مردوں کو غسل دو گے۔(ابن راہویہ اور ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٦٥) عن مكحول قال سئلت عائشة فی كم ثوب تصلی المرأة فقالت ايت عليا فاسئله ثم ارجع الی فاتی عليا فسأله فقال فی درع سابغ و خمار فرجع اليها فاخبرها فقالت صدق. (رواه ابن شيبة)

مکحول سے مروی ہے وہ کہتے ہیں حضرت عائشہ سے پوچھا گیا کہ عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے انہوں نے فرمایا علی کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو پھر میرے پاس واپس آؤ چنانچہ وہ حضرت علی۔ کے پاس حاضر ہوئے اور پوچھا آپ نے فرمایا ایک لمبا ڈھیلا ڈھالا کرتا اور ایک اوڑھنی پھر وہ حضرت عائشہ کے پاس واپس گئے اور بتایا انہوں نے فرمایا حضرت علی نے سچ کہا۔(ابن شیبہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٦٦) عن علی قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا كان الثوب وسعا فصل فيه متوحشا و اذا كان سغيرا فصل فيه متزا. (رواه عبدالرزاق و الديلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب کپڑا وسیع ہو تو نماز پڑھو اچھی طرح لپیٹ کر اور جب کپڑا چھوٹا ہو تو نماز پڑھو تہہ باندھ کر۔(عبدالرزاق اور دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٦٧) عن علی قال قال رسو ل الله صلی الله عليه وسلم من كان ازاره

واسعا فليتشح به و من كان ازاره ضيقا فليترز به ثم ليصل فيه. (رواه حمزه ابن يوسف و ابن النجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس کا ازار کشادہ ہو وہ اچھی طرح اسے لپیٹ کر پڑھے اور جسکا ازار تنگ ہو وہ اس کی تہہ باندھ لے اور نماز پڑھے۔ (حمزہ بن یوسف اور ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

فی مکان الصلوٰة

نماز کی جگہ کے بارے میں

(٦٦٨) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من شرار الناس من يتخذ القبور مساجد. (رواه عبدالرزاق)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے بہت برے وہ لوگ جنہوں نے قبروں کو مسجد بنا رکھا ہے۔ (عبدالرزاق نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی اوقات الصلوٰة

نماز کے اوقات کے بارے میں

صلوٰة الفجر

فجر کی نماز

(٦٦٩) عن علی قال كنا نصل مع النبی صلی الله علیه وسلم صلوٰة الصبح ثم ننصرف وما يعرف بيضنا بعضا. (رواه البزار و ابوبكر فی الغيلانيات)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلعم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھتے اور جب واپس ہوتے تو ہم میں کا ایک دوسرے کو نہ پہنچان پاتا (یعنی اندھیرا ہوتا)۔ (بزار اور ابوبکر نے غیلانیات میں اسے روایت کیا ہے۔)

العصر عصر

(٦٧٠) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ملأ الله بیوتهم و قبورهم نارا کما شغلونا عن الصلوٰة والوسطیٰ حتی غابت الشمس. (رواه احمد و البیهقی و ابن منصور)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اللہ ان کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے جس طرح انہوں نے ہمیں نماز میں مشغول ہونے سے باز رکھا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ (احمد، بیہقی اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٧١) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی اربع رکعات قبل العصر حرمه الله لحمه و شحمه علی النار. (رواه ابن النجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں اللہ نے اس کے گوشت و پوست پر دوزخ کو حرام کر دیا۔ (ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٧٢) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تزال امتی یصلون هذه الاربع رکعات قبل العصر حتی تمشی فی الارض مغفورا لهما حتما. (رواه الطبرانی فی الاوسط)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب تک میری امت یہ چار رکعتیں پڑھتی رہے گی عصر سے پیشتر تب تک وہ زمین پر حتمی طور پر مغفور رہے گی۔ (طبرانی نے اسے اوسط میں نقل کیا ہے۔)

(٦٧٣) عن علی قال اول صلوٰة رکعنا فیها العصر فقلت یا رسول الله ماهذا قال بهذا امرت. (رواه البزار و الطبرانی فی الاوسط)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ پہلی نماز جس میں ہم نے رکوع کیا وہ عصر کی تھی بعد میں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا تھا آپ نے فرمایا مجھے اس کا حکم ہوا ہے۔ (بزار اور طبرانی نے اسے نقل کیا ہے۔)

(٦٧٤) عن الفرات بن سلمان قال قال علی الا یقوم احدکم فیصلی اربع

رکعات قبل العصر و یقول فیھن ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تم نورك فھدیت فلك الحمد و عظم حلمك فعفوت فلك الحمد و بسطت یدك فاعطیت فلك الحمد ربنا اکرم الوجوہ و جاھك اعظم الجاہ و عطیتك افضل العطیة و اھناھا تطاع ربنا فتشکر و تعص ربنا فتغفر و تجیب المضطر و تکشف الضر و تشفی السقیم و تغفر الذنب و تقبل التوبة ولا یجزی بآلائك احد ولا یبلغ مدحتك قول قائل. (رواہ ابو یعلی)

فرات بن سلمان کہتے ہیں کہ فرمایا حضرت علیؓ نے خبردار ہو تم میں کا ہر ایک کھڑا ہو اور عصر سے پیشتر چار رکعت نماز ادا کرے اور اس میں وہ کلمات کہے جو رسول اللہ فرماتے تھے "تم نورک" یارب تیرا نور مکمل ہے اور میں نے اس سے ہدایت پائی لہٰذا تیرا شکر ہے تیرا حلم عظیم ہے اور تو نے معاف کیا اس پر لہٰذا تیرا شکر ہے۔ میں نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور تو نے مجھے عطا فرمایا اس پر تیرا شکر ہے اے ہمارے پروردگار ہمارے چہروں کو بزرگی بخش اور تیرا جاہ و جلال عظیم ہے اور تیرا عطیہ سب سے بڑھ کر عطیہ ہے اور سب سے مبارک ہمارے رب کی اطاعت کی جاتی ہے اور وہ ہمیں شکر کی توفیق عطا کرتا ہے اور رب کی نافرمانی کی جاتی ہے۔ تو وہ بخش دیتا ہے اور وہ پریشاں حال کی دعا قبول کرتا ہے نقصان کو دور فرماتا ہے ہماری شفا عطا فرماتا ہے۔ گناہوں کو بخشتا ہے توبہ قبول کرتا ہے اور تیری نعمتوں کا کوئی بدلہ نہیں دے سکتا اور کوئی شخص بھی زبان سے تیری تعریف نہیں کر سکتا۔ (ابو یعلی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۶۷۵) عن علی قال اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بثلاث لا ادعھن ما حییت ان اصلی قبل العصر اربعا فلست تبارکھن ماحییت. (رواہ ابن النجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی جنہیں میں نہ چھوڑونگا جب تک کہ زندہ رہوں گا ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں عصر سے پیشتر چار رکعت ادا کروں۔ لہٰذا میں اپنی زندگی بھر اس کو چھوڑنے والا نہیں۔ (ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

الوتـــــــر وتر

(٦٧٦) عن علی قال كان النبی صلی الله عليه وسلم يوتر عند الاذان و يصلی الركعتين عندالاقامة. (رواه الطيالسي و ابن شيبة و احمد و البخاری و ابن ماجة و الدروقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلعم اذان کے وقت تین رکعت پڑھتے اور اقامت کے وقت دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ (طیالسی، ابن شیبہ، احمد، بخاری، ابن ماجہ اور دورقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٧٧) عن علی قال الوتر ليس بحتم الصلوٰة المكتوبة ولكنه سنة سنها رسول الله صلی الله عليه وسلم. (رواه الطيالسی و عبدالرزاق و ابن شيبة و احمد و العدنی و الدورقی و البيهقی و القيا و عبيد ابن حميد)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں وتر فرض نماز کے درجہ کی نہیں لیکن وہ رسول اللہ صلعم کی سنت ہے۔ (طیالسی، عبدالرزاق، ابن شیبہ، احمد، عدنی اور دورقی، دارمی، ابوداؤد، ترمذی، ابویعلی، ابن خزیمہ، حاکم اور ابونعیم نے اسے حلیہ میں اور بیہقی، ضیا اور عبد ابن حمید نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٧٨) عن علی قال كان رسول الله صلی الله عليه وسلم يوتر فی اول الليل و فی وسطه و فی آخره ثم ثبت له الوتر فی آخره. (رواه ابن شيبة و الدروقی و احمد و الضيا)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم وتر پڑھا کرتے تھے شروع رات میں، رات کے آخری حصہ میں اس کے بعد آپ کے لئے وتر آخر شب میں مقرر کی گئی۔ (ابن شیبہ، اروقی، احمد اور ضیا نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٧٩) عن علی قال من كل الليل قد اوتر رسول الله صلی الله عليه وسلم من اوله و اوسطه و آخره و انتهی وتره الی السحر. (رواه الطيالسی و ابن شيبه و ابن ماجه و ابن خزيمه و الطحاوی و ابويعلی و ابن جرير)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم نے رات کے ہر حصہ میں وتر کی نماز پڑھی شروع رات میں بھی درمیانی شب میں بھی اور آخر میں وتر سحر کے وقت پڑھی۔ (طیالسی، ابن شیبہ، ابن ماجہ،

ابن خزیمہ، طحاوی، ابویعلی اور ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٨٠) عن علی قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یوتر بثلاث. (رواه احمد)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم وتر میں تین رکعتیں پڑھتے تھے۔ (احمد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٨١) عن علی قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یوتر بتسع سور من المفصل یقرأ فی الرکعة الاولی الهکم التکاثر و انا انزلناه فی لیلة القدر و اذا زلزلت الارض و فی الرکعة الثانیة و العصر و اذا جاء نصر الله والفتح و انا اعطیناك الکوثر و فی الرکعة الثالثةقل یااها الکافرون و تبت یدا ابی لهب و قل هو الله احد. (رواه احمد و الترمذی و ابن ماجة و محمد بن نصر و الطحاوی و الدروقی و الطبرانی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم وتر میں نو سورتیں تلاوت فرماتے پہلی رکعت مین آپ الہکم التکاثر پڑھتے اور انا انزلناه فی لیلة القدر اور اذا زلزلت الارض زلزالها اور دوسری رکعت میں والعصر اور اذا جاء نصر الله و الفتح اور انا اعطیناك الکوثر اور تیسری رکعت میں قل یا ایهاالکافرون و تبت یدا ابی لهب اور قل هو الله احد۔ (احمد، ترمذی، ابویعلی، ابن ماجہ، محمد بن نصر، طحاوی، اورقی اور طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٨٢) عن علی قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یقول فی آخر وتره اللهم انی اعوذ برضاك من سخطك و اعوذ بمعافاتك من عقوبتك و اعوذ بك لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك. (رواه احمد و ابن منیع و ابو داؤد والترمذی و النسائی و ابن ماجه و ابویعلی و یوسف القاضی و الحاکم و ابن منصور و رواه الطیالسی بلفظ لا احصی نعمتك ولا ثناء علیك.)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم وتر کے آخر میں فرماتے اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیری رضا کے ذریعہ تیرے غصہ سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری عفو و درگذر کے ذریعہ تیری سزا سے اور میں تجھ سے تیری ہی پناہ چاہتا ہوں تیری حمد وثنا کا میں شمار نہیں کر سکتا تو ویسا ہی

ہے جیسا کہ تو نے خود اپنی تعریف بیان فرمائی ہے۔ (احمد، ابن منیع، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابویعلی، یوسف القاضی اور حاکم اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے اور طیالسی نے ان الفاظ میں ذکر کیا ہے میں تیری نعمت کا شمار نہیں کر سکتا اور نہ ہی تیری تعریف بیان کر سکتا ہوں۔)

(٦٨٣) عن علی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوتر عند الاذان الاول.

(رواہ عبدالرزاق و الطیالسی و ابن شیبہ و مسدد و ابن جریر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی صلعم پہلی اذان کے وقت نماز وتر ادا فرماتے تھے۔ (عبدالرزاق اور طیالسی، ابن شیبہ، مسدد اور ابن جریر نے روایت کیا ہے۔)

(٦٨٤) عن رجل من بنی اسد قال خرج علینا علی حین ثواب المثوب فقال ان نبیکم امر بالوتر و وقت لہ ھذہ الساعۃ. (رواہ الطیالسی و الاروقی)

بنی اسد کے ایک شخص سے مروی ہے وہ کہتا ہے کہ حضرت علیؓ ہمارے درمیان تشریف لائے اور فرمایا بیشک تمہارے نبی نے وتر کا حکم دیا ہے اور اس کا یہ وقت مقرر فرمایا ہے۔ (طیالسی اور اروقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٨٥) عن علی قال نہانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان انام الا علی وتر. (رواہ البزار)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے منع فرمایا کہ میں بغیر وتر پڑھے سو جاؤں۔ (بزار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٨٦) عن علی انہ قیل لہ الوتر فریضۃ ھی قال قد اوتر النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ثبت علیہ المسلمون. (رواہ ابن شیبۃ)

حضرت علیؓ سے پوچھا گیا وتر کی نماز کے بارے میں کہ کیا وہ فرض ہے تو آپ نے فرمایا نبی صلعم نے وتر پڑھی ہے۔ مسلمانوں کا اسی پر اجماع ہے۔ (ابن شیبہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٨٧) عن علی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلاث یقرأ فی الاولی بالحمد و قل ھو اللہ احد و فی الثانیۃ بالحمد و قل ھو اللہ احد و فی الثالثۃ بالحمد و قال ھو اللہ احد و قال اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس. (رواہ ابومحمد سمرقندی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم وتر کی تین رکعتیں پڑھتے تھے پہلی رکعت میں الحمد اور قل ہو اللہ احد اور دوسری میں الحمد اور قل ہو اللہ احد اور تیسری میں الحمد اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس۔ (ابو محمد سمرقندی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٨٨) عن علی قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی ثمان رکعات فاذا اطلع الفجر اوتر ثم جلس یسبح و یکبر حتی یطلع الفجر الآخر ثم یقوم فیصلی رکعتی الفجر ثم یخرج الی الصلوٰة. (رواه العقیلی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے (یعنی تہجد میں) اور جب فجر طلوع ہوتا تھی تو آپ وتر ادا فرماتے پھر آپ بیٹھ کر تسبیح و تکبیر فرماتے طلوع فجر کے وقت تک پھر کھڑے ہو کر دو رکعت فجر ادا فرماتے اس کے بعد نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔ (عقیلی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٨٩) عن علی قال اوتر رسول الله صلی الله علیه وسلم اول اللیل و اوسط اللیل و آخر اللیل فثبت الامر و استقر علی ادبار النجوم. (رواه ابن شیبة)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے شروع رات میں وتر پڑھی اور رات کے درمیان میں بھی اور آخر شب میں بھی چنانچہ یہ امر آپ سے ثابت ہو گیا اور مقرر ہو گیا ادبار نجوم کے مطابق۔ (ابن شیبہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٩٠) عن عبد خیر قال کنا فی المسجد فخرج علینا علی فی آخر اللیل فقال این السائل عن الوتر فاجتمعا الیه فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اوتر اول اللیل ثم اوتر وسطه ثم اوتر هذه الساعة فقبض وهو یوتر هذه الساعة. (رواه الطبرانی فی الاوسط)

عبد خیر سے مروی ہے کہ ہم مسجد میں تھے تو رات کے آخری حصہ میں حضرت علیؓ آئے اور فرمایا وتر کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے تو ہم سب آپ کے گرد جمع ہو گئے پ نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے اول شب میں وتر پڑھی پھر درمیان شب میں وتر پڑھی اس کے بعد اس وقت پڑھی اور جب آپ کا وصال ہوا تو آپ نے اسی وقت وتر پڑھی تھی۔ (طبرانی نے اسے اوسط

میں ذکر کیا ہے۔)

(٦٩١) عن ابی مریم قال جاء رجل الی علی فقال انی نمت فنسیت الوتر حتی طلعت الشمس فقال اذا استیقظت و ذکرت فصل. (رواه ابن شیبة

ابی مریم سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا میں سو گیا تھا اور وتر بھول گیا حتی کہ سورج نکل آیا تو آپ نے فرمایا جب تم جاگے تھے اور تمہیں یاد آگیا تھا تو تم نماز پڑھ لیتے۔ (ابن شیبہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

القنوت

دعائے قنوت

(٦٩٢) عن سوید بن غفلة قال سمعت ابابکر و عمر و عثمان و علیا یقولون قنت رسول الله صلی الله علیه وسلم کی آخر الوتر و کانوا یفعلون ذالك. (رواه الدار قطنی و البیهقی)

سوید بن غفلہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بکر و عمر و عثمان و علی سب کو یہ فرماتے سنا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے وتر کی آخری رکعت میں دعائے قنوت پڑھی اور یہ سب حضرات بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ (دار قطنی اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٩٣) عن عبدالله بن زریر الغافقی قال لی عبدالملك بن مروان لقد علمت ما حملك علی حب ابی تراب الا انك اعرابی جاف فقلت والله لقد جمعت القرآن من قبل ان یجتمع ابواك و لقد علمتهما انت ولا ابواك اللهم انا نستعینك و نثنی علیك الخیر. (رواه الطبرانی فی الدعاء)

عبداللہ بن زریر غافقی سے مروی ہے وہ کہتے ہیں عبدالملک بن مروان نے مجھ سے کہا کیا تجھے علم ہے کہ کیوں تو ابو تراب سے محبت رکھتا ہے بیشک تو ایک اجڈ گنوار ہے میں نے یہ سن کر جواب دیا۔ میں نے قرآن جمع کیا اس سے پہلے کہ تیرے ماں باپ جمع کرتے اور علی ابن ابی طالب نے مجھے دو سورتیں ایسی سکھائیں جو انہیں رسول اللہ صلعم نے سکھائیں۔ تو نے یا تیرے، باپ نے مجھے نہیں سکھائیں۔ (وہ تین سورتیں یہ ہیں) اللھم انا نستعینک الخ۔ (اے اللہ ہم تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں اور

قرآن سے تیری حمد وثنا کرتے ہیں (آخر تک)۔ (طبرانی نے دعامیں اسے روایت کیا ہے۔)

(٦٩٤) عن صلة بن زفر قال قنت علی شهر ثم امسك فسئلته لم امسكت قال ما كنت لازيدكم على ما صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم. (رواه ابو الحسن علی فی فوائده)

صلہ بن زفر سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے ایک مہینہ قنوت پڑھی س کے بعد موقوف فرمادی تو میں نے آپ سے سوال کیا کہ آپ نے کیوں موقوف فرمادی۔ آپ نے فرمایا میں تمہارے لئے اس سے زیادہ نہ کروں گا جتنا رسول اللہ صلعم عمل فرمایا ہے۔ (ابوالحسن علی نے اپنے فوائد میں اسے ذکر کیا ہے۔)

(٦٩٥) عن عبدالرحمن بن معقل قال صليت مع علی صلوٰة الغداة فقنت فقال فی قنوته اللهم عليك بمعاوية و اشياعه و عرم و ابن العاص و اشياعه و ابا الاعور السلمی و اشياعه و عبدالله ابن قيس و اشياعه و ابا الاعور السلمی و اشياعه و عبد الله بن قيس و اشياعه. (رواه كلهم عن ابن شيبة)

عبدالرحمٰن بن معقل سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی تو آپ نے دعائے قنوت پڑھی اور اس میں فرمایا اے اللہ معاویہ اور اس کے ساتھیوں نے جو کچھ میرے ساتھ کیا اسے میں تجھ پر چھوڑتا ہوں اور عمرو ابن العاص اور اس کے ساتھیوں نے اباعور سلمی اور اس کے ساتھیوں عبداللہ بن قیس اور اس کے ساتھیوں ان سب نے جو کچھ کیا اسے میں تجھ ہی پر چھوڑتا ہوں۔ (ان سب نے ابن شیبہ سے روایت کیا ہے۔)

اركان الصلوٰة

نماز کے ارکان

رفع اليدين

دونوں ہاتھ اوپر اٹھانے کا بیان

(٦٩٦) عن علی قال كان النبی صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلوٰة

المکتوبة کبر و رفع یدیه حذ و منکبتیه و یصنع ذالك اذا قرأ قرأته و اذا اراد ان یرکع و یصنعه و اذا رفع رأسه من الرکوع ولا یرفع یدیه فی یدیه فی شیء من صلوته و هو قاعد و اذا قام من السجدتین رفع یدیه اذا کبر فی الصلوٰة حذو منکبتیه و اذا اراد ان یرکع و اذا رفع رأسه من الرکوع و اذا قام فی الرکعة فعل مثل ذالك. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی صلعم جب فرض نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر فرماتے اور دونوں ہاتھ کندھوں تک اوپر اٹھاتے اور ایسا ہی عمل فرماتے جب قرأت ختم کر کے رکوع کا ارادہ فرماتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی دونوں ہاتھ اوپر اٹھاتے اور نماز میں اس وقت ہاتھ اوپر نہ اٹھاتے جب آپ بیٹھے ہوتے اور جب دو سجدوں کے درمیان آپ کھڑے ہوتے تو پھر ہاتھ اٹھاتے گھٹنوں تک جب نماز میں تکبیر فرماتے اور جب رکوع کا ارادہ فرماتے اور جب اپنا سر مبارک رکوع سے اٹھاتے اور جب رکعت کے لئے کھڑے ہوتے تو ایسا ہی عمل فرماتے۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

الثناء ثناء

(۶۹۷) عن علی قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم حین کبر فی الصلوٰة قال لا اله الا انت سبحانك انی ظلمت نفسی فاغفرلی ذنوبی انه لا یغفر الذنوب الا انت. (رواه الشاشی و ابن منصور)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلعم کو سنا جب آپ نماز میں تکبیر فرماتے تو فرماتے لا الٰہ الا انت الخ۔ (نہیں کوئی معبود سوا تیرے تو پاک ہے بے شک میں نے خود پر ظلم کیا ہے۔ میرے گناہ بخش دے تیرا سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں ہے۔) شاشی اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۶۹۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وجهت وجهی للذی فطر السماوات و الارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلوتی و نسکی و مماتی لله رب العالمین لا شریك له و بذالك امرت و انا من المسلمین. اللهم انت

الملك لا اله الا انت سبحانك و بحمدك انت ربی و انا عبدك ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی جمیعا لا یغفر الذنوب الا انت و اهدنی لا حسن الاخلاق لا یهدی لاحسنها الا انت و اصرف عنی سیئها لا یصرف عنی سیئها الا انت لبیك و سعدیك و الخیر كله بیدیك و المهدی من هدیت انا بك و الیك تباركت و تعالیت استغفرك و اتوب الیك قال وكان اذا ركع قال اللهم لك ركعت و بك آمنت و الیك اسلمت و انت ربی خشع سمعی و بصری و مخی و عظامی وما استقلت به قدمی لله رب العالمین. ٠رواه البیهقی و فی روایة كان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قام الی الصلوٰة المكتوبة كبر و رفع یدیه حذومنكبیه و یقول حین نفتتح الصلوٰة بعد التكبر و جهت وجهی للذی ثم اتوب الیك. (رواه البیهقی)

حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وجہت وجہی الخ (میں نے اپنا رخ اس کی سمت کر لیا جس نے آسمان زمین کو پیدا فرمایا میں دین ابراہیمی پر قائم ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں بے شک میری نماز میری قربانی میری زندگی و موت اللہ کے لئے ہے جو جہانوں کا پالنے والا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا مجھے حکم دیا گیا اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ ملک تیرا ہی ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے اور حمد تیرے ہی لیے ہے تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ مین نے اپنے نفس پر ظلم کیا اپنے گناہوں کا اعتراف ہے میرے گناہوں کو بخشنے والا تیرے سوا اور کوئی نہیں مجھے توفیق عطا فرمایا حسن اخلاق کی اس کی توفیق عطا فرمانے والا کوئی نہیں علاوہ تیرے۔ بداخلاقی کو مجھ سے دور فرمادے اسے دور کرنے والا کوئی نہیں علاوہ تیرے اے میرے رب میں حاضر ہوں تیری خدمت کے لئے بار بار بھلائی ساری کی ساری تیرے ہاتھ ہے اور اسی نے ہدایت پائی جس کو تو نے ہدایت دی میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور تیری ہی طرف میں بڑھتا ہوں میں تجھ سے توبہ اور مغفرت چاہتا ہوں پھر فرمایا جب آپ رکوع فرماتے تو فرماتے اے اللہ میں نے تیرے ہی لئے رکوع کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر میں اسلام لایا تو میرا رب ہے میرے کان اور آنکھ میرا دماغ اور میری ہڈیاں تجھ سے ڈرنے والے ہیں سب تجھ سے ڈرنے والے ہیں میرے یہ پیر کبھی بھی اللہ کی شرک کی راہ میں نہیں اٹھے۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلعم جب

فرض نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اپنا ہاتھ مونڈھوں تک بلند فرماتے اور تکبیر کے بعد جب نماز شروع فرماتے تو فرماتے وجهت وجهی للذی الخ ثم اتوب الیك تک)۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

القیام و وضع الیدین
قیام اور ہاتھ ٹیکنے کا بیان

(۶۹۹) عن علی قال ان من السنة فی الصلوٰة المکتوبة اذا انهض الرجل فی الرکعتین الاولین ان لا یعتمد علی الارض الا ان یکون شیخا کبیرا لا یستطیع. (رواه العدنی و البیهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کی سنت یہ ہے کہ جب آدمی فرض کی دونوں پہلی رکعتوں میں اٹھے تو ہاتھ زمین پر نہ ٹیکے علاوہ اس بوڑھے ضعیف شخص کے جو بغیر اس کے اٹھ نہ سکتا ہوں۔ (عدنی اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۰۰) عن علی قال من السنة ان لا تعتمد بیدیك حین ترید ان تقوم بعد القعود فی الرکعتین. (رواه ابن عدنی و البیهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ دو رکعتوں میں بیٹھنے کے بعد جب تم کھڑے ہو تو اپنے ہاتھ زمین پر نہ ٹیکو اس لئے کہ یہی سنت ہے۔ (ابن عدی اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۰۱) عن علی ان من السنة فی الصلوٰة وضع الاکف علی الاکف و فی روایة وضع الیمین علی الشمال تحت السرة. (رواه العدنی و عبدالله بن احمد و الدار قطنی و ابن شاهین.)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نماز میں ہاتھ پر ہاتھ رکھنا سنت ہے اور ایک روایت میں ہے کہ داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا ناف کے نیچے سنت ہے۔ (عدنی، عبد اللہ بن احمد، دار قطنی اور ابن شاہین نے اسے روایت کیا ہے۔)

القراءة وما يتعلق بها
قرأت اور جو کچھ اسے سے متعلق ہے اس کا بیان

(۷۰۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقرأ فیها بام الکتاب فهی خداج. (رواه البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے ہر وہ نماز جس میں ام الکتاب نہ پڑھی جائے وہ ادھوری ہے۔(بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۰۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم امنوا اذا قرئ غیر المغضوب علیهم ولا الضالین. (رواه ابن شاهین)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے آمین کہو جب "غیر المغضوب علیہم ولاالضالین" کی قرأت کی جائے۔(ابن شاہین نے اسے روایت کیا ہے۔)

اخفاء القراءة و جهرها و التسمية و التأمين
قرأت کا اخفا اس کا جہر اس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور آمین کہنا

(۷۰٤) عن علی قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یجهر ببسم الله الرحمان الرحیم فی السورتین جمیعا وکان یقرأ بسم الله الرحمان الرحیم فی صلوته وکان یجهر فی المکتوبات ببسم الله الرحمان الرحیم. (رواه الدار قطنی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جہر سے فرماتے دو سورتوں کے درمیان اور قرأت فرماتے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی نماز میں اور آپ فرض نمازوں میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جہر سے فرماتے۔(دار قطنی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۰۵) عن ابی الطفیل قال سمعت علی ابن ابی طالب و عمارا یقولان ان رسول الله صلی الله علیه وسلم یجهر ببسم الله الرحمان الرحیم فی فاتحة الکتاب. (رواه الدار قطنی و الطبرانی و ابن حبان)

ابی الطفیل سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے علی ابن ابی طالب اور عمار بن یاسر دونوں کو یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلعم فاتحہ کتاب میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے

پڑھتے تھے۔ (دار قطنی، طبرانی اور ابن حبان نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۰۶) عن علی قال قال النبی صلی الله علیه وسلم کیف تقرأ اذا قمت الی الصلوٰۃ قلت الحمد لله رب العالمین قال قل بسم الله الرحمان الرحیم. (رواہ الدار قطنی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم نے تم فرمایا تم نماز کس طرح پڑھتے ہو میں نے عرض کیا الحمد للہ رب العالمین سے آپ سے فرمایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کہو۔ (دار قطنی سے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۰۷) عن علی قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا قال ولا الضالین قال آمین یرفع بها صوته. (رواہ ابن ماجة و ابن جریر و ابن شاهین.)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلعم جب ولا الضالین فرماتے تو آمین بھی کہتے اور بلند آواز سے کہتے۔ (ابن ماجہ، ابن جریر، اور ابن شاہین نے اسے روایت کیا ہے۔)

الرکـــــوع
رکوع

(۷۰۸) عن علی قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا رکع لو وضع قدح من ماء علی ظهره لم یهراق. (رواہ احمد)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلعم جب رکوع فرماتے تو حضور کی یہ کیفیت ہوتی کہ اگر پانی کا پیالہ حضور کی پشت مبارک پر رکھ دیا جاتا تو نہ چھلکتا۔ (احمد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۰۹) عن علی قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قام الی الصلوٰۃ المکتوبة کبر و اذا رفع من الرکوع قال "سمع الله لمن حمده" ثم یتبعها "اللهم ربنا لك الحمد ملأ السماوات و ملأ الارض و ملأ ما شئت من شیء بعد. (رواہ الملخص)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے "سمع اللہ لمن حمدہ" اس کے بعد فرماتے

"اللھم ربنالک الحمد ملا السماوات وملا الارض وملا ماشئت من شیءبعد"۔ (ملخص نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۱۰) عن علی قال رسول الله ﷺ لاتقع بین السجدتین یا علی ولا تقع اقعاء الکلب. (رواه ابن ماجه)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے علی دونوں سجدوں کے درمیان گرمت پڑو اور نہ ہی اس طرح بیٹھو جس طرح کتا بیٹھتا ہے۔ (ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۱۱) عن علی قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی احب لک ما احب لنفسی و اکره لک ما اکره لنفسی لا تقع بین السجدتین. (رواه الترمذی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے علی میں تمہارے لئے وہی چیز پسند کرتا ہوں جس کو اپنے لئے پسند کرتا ہوں اور تمہارے لئے ناپسند کرتا ہوں وہ جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہوں۔ دونوں سجدے کے درمیان مت گرپڑو۔ (ترمذی نے اسے روایت کیا ہے۔)

سجدة التلاوة

سجدہ تلاوت کا بیان

(۷۱۲) عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم فی صلوٰة الصبح فی تنزیل السجدة. (رواه الطبرانی فی الاوسط)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم نے صبح کی نماز میں سجدہ کے مقام پر سجدہ فرمایا۔ (طبرانی نے اسے اوسط میں روایت کیا ہے۔)

التشهد تشہد

(۷۱۳) عن علی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا صلوٰة لمن لا تشهد له. (رواه الطبرانی فی الاوسط)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلعم نے فرمایا اس کی نماز نہیں ہوگی جو تشہد نہ پڑھے۔

(طبرانی نے اسے اوسط میں روایت کیا ہے۔)

(۷۱۴) عن النهری قال سألت الحسين بن علی عن تشهد علی فقال هو تشهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت حدثنی بتشهد علی عن تشهد رسول الله صلی الله علیه وسلم قال التحيات لله والصلوٰت و الغاديات و الرائحات و الزاكيات و الناعمات المتتابعات الطاهرات لله. (رواه الطبرانی فی الاوسط)

نہری کہتے ہیں کہ میں نے حسین بن علی سے حضرت علی کے تشہد کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا آپ کا تشہد رسول اللہ صلعم کا تشہد تھا تو میں نے عرض کیا کہ مجھے حضرت علی کا تشہد جو آپ نے رسول اللہ صلعم سے سیکھا بتلایئے تو آپ نے فرمایا "التحیات للہ والصلوات و الغادیات والرائحات والزکیات والناعمات المتتابعات الطاہرات للہ۔ (طبرانی نے اسے اوسط میں روایت کیا ہے۔)

السلام

سلام

(۷۱۵) عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم كان يسلم عن يمينه و عن يساره. (رواه الاسماعيلی فی معجمه)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلعم سلام پھیرتے اپنی داہنی سمت پھر اپنی بائیں طرف۔(اسماعیلی نے اسے اپنے معجم میں روایت کیا ہے۔)

فی صلوٰة المرأة

(۷۱۶) عن علی قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم يا علی مر نساء ك لا يصلين عطلا ولو ان يتقلدن سبرا. (رواه الطبرانی فی الاوسط)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلعم نے مجھ سے فرمایااے علی اپنی عورتوں کو حکم دو کہ وہ نماز نہ پڑھیں زیور پہن کر خواہ اایک ہاتھ پہن کر اپنا حسن وجمال دکھائیں۔(طبرانی نے اسے اوسط میں ذکر کیا ہے۔)

باب فی مفسدات الصلوٰۃ و مخطوراتھا و آدابھا و مباحاتھا

نماز فاسد کرنے والے چیزوں اس کے ممنوعات اس کے آداب اور اس کے مباحات کا بیان

(۷۱۷) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقطع الصلوٰۃ الا الحدث و الحدث ان یفسوا و یفرط. (رواہ الطبرانی فی الاوسط)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا نماز فاسد نہیں ہوتی سوائے حدث کے اور حدث کا مطلب یہ ہے کہ بغیر آواز کے ریح نکلے یا آواز سے۔(اسے طبرانی نے اوسط میں نقل کیا ہے۔)

(۷۱۸) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی کنت جنبا حین قمت الی الصلوٰۃ لم اغتسل فمن وجد منکم فی بطنہ رزا او کان علی مثل ما کنت علیہ فلینصرف حتیٰ اذا فرغ من حاجتہ او غسلہ ثم یعود الی صلوتہ. (رواہ احمد)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے ایک بار جب میں نماز کے لئے کھڑا ہوا تو مجھے یاد آیا کہ میں حالت جب میں ہوں اور نہایا نہیں ہوں تو تم میں سے جو کوئی اپنے پیٹ میں گڑگڑاہٹ محسوس کرے یا اس کے مثل کوئی چیز تو اسے چاہئے کہ وہ واپس ہو اور جب رفع حاجت کرلے یا غسل کرے تو نماز کے لئے واپس آجائے۔(احمد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۱۹) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی مثل الذی لا یتم صلوتہ کمثل الحبلی فلما دنا نفاسھا اسقطت فلا ھی ذات حمل و الا ھی ذات اولاد و مثل المصلی التاجر لا یخلص لہ ریح حتی یخلص لہ رأس مالہ کذالك المصلی لا تقبل لہ نافلۃ حتی یودی الفریضۃ. (رواہ الزمھری فی الامثال و ابن النجار و البیھقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے علی! جو شخص اپنی نماز مکمل نہ کرے اس کی مثال اس حاملہ عورت کی سی ہے جس کا نفاس جب قریب ہو تو اسقاط ہو جائے تو نہ تو وہ حاملہ کہلائے گی اور نہ صاحب اولاد اور نمازی کی مثال اس تاجر کی سی ہے جس کے لئے فضا خالص نہیں ہوتی جب تک کہ اس کا مال خالص نہ ہو اور اسی طرح وہ نمازی کی نفل قبول نہیں

ہوتی جب تک کہ وہ فرض نہ ادا کرے۔ (زمہری نے اسے امثال میں اور ابن نجار اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔)

(۷۲۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یعقص شعرك فی الصلوٰة فانه كفل الشیطان. (رواه عبدالرزاق)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے نماز میں اپنے بال مت گوندھو کیوں کہ وہ شیطان کا حصہ ہے۔ (عبدالرزاق نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۲۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نعم المذكر السبحة و ان افضل ما تسجد علیه الارض و ما انبته الارض. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اللہ کی سب سے بہتر دلانے والی چیز تسبیح ہے اور سب سے افضل ہے ان چیزوں میں جن پر زمین پر سجدہ کیا جائے۔ اور زمین پر اگنے والی تمام چیزوں سے بڑھ کر ہے۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۲۲) عن علی قال بینما نحن مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فصلی اذا انصرف و نحن قیام ثم اقبل و رأسه یقطر فصلی لنا الصلوٰة ثم قال انی ذکرت انی کنت جنبا اذا قمت الی الصلوٰة ثم قال انی ذکرت انی کنت جنبا اذا قمت الی الصلوٰة لم اغتسل فمن وجد منکم فی بطنه زرأ و کان علی مثل ما کنت علیه فلینصرف اذا فرغ من حاجته او غسله ثم یعود الی صلوته. (رواه احمد)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے اسی اثنا میں آپ پلٹے اور ہم کھڑے رہے پھر آپ واپس تشریف لائے اور آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرات ٹپک رہے تھے آپ نے نماز پڑھائی پھر فرمایا مجھے یاد آگیا کہ میں پاک نہ تھا اور نماز پڑھنے سے پہلے میں نہایا نہ تھا لہٰذا اگر تم میں سے کسی کو اپنے پیٹ میں ریح معلوم ہو یا میری طرح کی کوئی بات ہو اسے چاہئے کہ وہ واپس لوٹے حتیٰ کہ ضرورت سے فارغ ہو لے یا نہا لے اور اس کے بعد نماز کے لئے واپس آئے۔ (احمد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۲۳) عن علی قال انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یقطع الصلوٰة الا الحدث لا استحییکم مما لا یستحیی منه رسول الله صلی الله علیه

وسلم و الحدث ان یفسوا و یفرط. (رواہ ابن منصور و عبداللہ بن احمد والدروقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا کہ نماز ساقط نہیں ہوتی علاوہ اس کے کہ حدث ہو میں تمہارے سامنے وہ بات کہنے سے نہیں شرماتا جس سے رسول اللہ صلعم نہیں شرماتے تھے اور حدث کا مطلب یہ ہے کہ ریح نکلے خواہ آواز سے یا بغیر آواز کے۔ (ابن منصور، عبداللہ بن احمد اور دروقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۲۴) عن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائما یصلی بھم اذ انصرف ثم جاء و رأسہ یقطر ماء فقال انی قمت بکم ثم ذکرت انی کنت جنبا و لم اغتسل فانصرفت فاغتسلت فمن اصابہ منکم مثل ھذا الذی اصابنی فلیغتسل ثم لیات فلیستقبل صلوتہ. (رواہ الطبرانی فی الاوسط)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلعم نماز پڑھا رہے تھے کہ آپ واپس لوٹے پھر آپ تشریف لائے اور آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے آپ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ نماز میں کھڑا ہو گیا اور مجھے یاد آیا کہ میں پاک نہیں ہوں اور نہایا بھی نہیں ہوتی۔ لہٰذا واپس لوٹا اور غسل کیا اگر تم میں سے کسی کو ایسی ضرورت پیش آئے تو وہ نہا لے اس کے بعد آکر نماز پڑھ لے۔ (طبرانی نے اسے اوسط میں روایت کیا ہے۔)

(۷۲۵) عن علی قال قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای اللیل افضل قال جوف اللیل الآخر ثم الصلوٰۃ مقبولۃ الی صلوۃ الفجر ثم لا صلوٰۃ الی طلوع الشمس ثم الصلوٰۃ مقبولۃ الی صلوٰۃ العصر ثم لا صلوٰۃ حتی تغرب الشمس قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف صلوٰۃ اللیل قال مثنی مثنی قلت کیف صلوٰۃ النھار قال اربعا اربعا قال و من صلی علی صلاۃ کتب اللہ لہ قیراطا و القیراط مثل احد و ان العبد اذا قام یتوضأ فغسل کفیہ خرجت ذنوبہ من کفیہ ثم اذا مضمض و استنشق خرجت ذنوبہ من خیاشمہ ثم اذا غسل وجھہ خرجت ذنوبہ من وجھہ و سمعہ و بصرہ ثم اذا غسل ذراعیہ خرجت ذنوبہ من ذراعیہ ثم اذا مسح برأسہ خرجت ذنوبہ من رأسہ ثم اذا غسل رجلیہ خرجت ذنوبہ من رجلیہ ثم اذا قام الی

الصلوٰة خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه. (رواه عبدالرزاق)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے عرض کیا کہ کونسی رات افضل ہے آپ نے فرمایا آخری رات کا درمیانی حصہ اور اس کے بعد کی نماز مقبول ہے فجر کی نماز تک اس کے طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں اس کے بعد نماز مقبول ہے عصر کی نماز تک اس کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نماز نہیں۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ رات کی نماز کی طرح ہے آپ نے فرمایا "دو دو" میں نے عرض کیا کہ دن کی نماز کسطرح ہے آپ نے فرمایا چار چار رکعت اور جس نے ایک نماز پر دوسری نماز پڑھی اللہ اس کے نامہ اعمال میں ایک قیراط لکھ لے گا اور قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور بندہ جب وضو کرنے کھڑا ہوتا ہے اور اپنی ہتھیلی دھوتا ہے تو اس کی ہتھیلی سے گناہ نکل جاتے پھر جب وہ کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے تو اسکے گناہ ناک کی جڑ سے نکل جاتے ہیں پھر جب وہ منہ دھوتا ہے تو اس کے چہرہ آنکھوں اور کانوں کے گناہ نکل جاتے ہیں پھر جب وہ اپنے گٹے دھوتا ہے تو اس کے گناہ نکل جاتے ہیں گٹوں کے راستے پھر جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو وہ اس کے گناہ سر سے نکل جاتے ہیں پھر جب وہ پیر دھوتا ہے تو اسے گناہ پیروں سے نکل جاتے ہیں پھر جب وہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے گویا اس کی ماں نے اسی دن اسے جنم دیا ہو۔ (عبدالرزاق نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۲۶) عن علی قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصلوٰة بعد العصر الاول و الشمس مرتفعة مرتفعة. (رواه احمد و ابوداؤد و النسائى و النسائى و ابويعلى و ابن الجارود و ابن خزيمة و ابن حبان و ابن منصور)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا عصر اول کے بعد نماز ادا کرنے سے خواہ سورج بلند کیوں نہ ہو۔ (احمد، ابوداؤد، نسائی، ابویعلی اور ابن جارود، ابن خزیمہ، ابن حبان اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۲۷) عن على قال قال لى النبى صلى الله عليه وسلم فى مرضه الذى مات فيه ايذن للناس على فاذنت للناس عليه فقال لعن الله قوما اتخذوا قبور انبياء هم مسجدا ثم اغمى عليه فلما افاق قال يا على ايذن للناس فاذنت لهم فقال لعن الله قوما اتخذوا قبور انبياء هم مسجدا ثلاثا فى مرض موته. (رواه البزار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلعم نے اپنے مرض الوصال میں فرمایا اے علی! لوگوں کو میرے پاس آنے دو چنانچہ میں نے لوگوں کو اذن باریابی دی حضور انور صلعم نے فرمایا "اللہ نے لعنت فرمائی ہے اس قوم پر جس نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنالیا بعد ازاں حضور صلعم پر غشی طاری ہو گئی جب آپ چونکے تو فرمایا اے علی! لوگوں کو میرے پاس آنے دو میں نے ان کو دوبارہ آنے کی اجازت دے دی آپ نے فرمایا اللہ نے لعنت کی ہے اس قوم پر جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبر کو مسجد بناڈالا آپ صلعم نے اپنے مرض الوصال میں یہ بات تین بار فرمائی۔ (بزار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۲۸) عن ابی صالح الغفاری ان علیا مر ببابل و هو یسیر فجاء ه الموذن یوذنه لصلوٰة العصر فلما ندر منها امر الموذن فاقام الصلوٰة فلما فرغ قال ان حبی رسول الله نهانی ان اصلی فی المقبرة و نهانی ان اصلی بارض بابل فانه ملعونة. (رواه ابو داؤد و البیهقی)

ابی صالح غفاری سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ سرزمین بابل سے گذرے اور وہاں سے جا رہے تھے اتنے میں موذن آیا اور اس نے عصر کی اذان دی جب آپ وہاں سے دور چلے گئے تو آپ نے موذن کو حکم دیا اور نماز قائم ہوئی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا میرے حبیب صلعم نے مجھے مقبرہ میں نماز ادا کرنے سے منع فرمایا اور سرزمین بابل میں نماز ادا کرنے سے کیوں کہ وہ سرزمین ملعون ہے۔ (ابو داؤد اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۲۹) عن علی قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی! انی احب لك ما احب لنفسی لا تقرأ و انت راکع ولا انت ساجد ولا تصل و انت عاقص شعرك فانه کفل الشیطان ولا تقل مقیل الشیطان ولا تقع بین السجدتین ولا تعبث بالحصی و انت فی الصلوٰة ولا تفرش ذراعیك ولا تفتح علی الامام ولا تختم بالذهب ولا تلبس القسی ولا ترکب علی المیاثر. (رواه الطیالسی و الدروقی و البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا "اے علی! میں تمہارے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرأت نہ کرو اور اور نماز نہ

پڑھو جس وقت اپنے بال گوندھے ہوئے ہو کیوں کہ یہ شیطان کے مماثل ہے اور شیطان کی سی چرب زبانی نہ کرو اور دونوں سجدوں کے درمیان ایک دم سے نہ گر پڑو اور نہ نماز کی حالت میں کنکریوں سے کھیلو اور نہ کہنیاں زمین پر بچھا دو اور نہ امام پر سبقت کرو نہ سونے کی انگوٹھی پہنو نہ ہی ریشمی کپڑا اور نہ بڑے بڑے کھر والے گھوڑے پر سواری کرو۔ (طیالسی، اروحی، بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۳۰) عن علی قال ابصر رسول الله صلی الله علیه وسلم رجلا یبعث بلحیته فی الصلوٰة فقال اما هذا! لو خشع قلبه لخشعت جوارحه. (رواه العسکری)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایک شخص کو نماز میں اپنی داڑھی سے کھیل کرتے دیکھا تو آپ نے فرمایا! اگر اس کا قلب خشوع کرتا تو اس کے اعضاء بھی کرتے۔ (عسکری نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۳۱) عن علی قال کان النبی یسبح اللیل و عائشة معترضة بینه و بین القبلة. (رواه احمد و الحارث و ابن خزیمة و القطعی فی القطعیات و الطحاوی و الدروقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم رات کو تسبیح پڑھتے اور حضرت عائشہ آپ کے اور قبلہ کے درمیان حائل ہوتیں۔ (احمد، حارث، ابن خزیمہ اور قطعی نے قطعیات میں اور طحاوی اور اروقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۳۲) عن علی قال رأی رسول الله صلی الله علیه وسلم رجلا یصلی الی رجل فامر بان یعید الصلوٰة قال یا رسول الله انی قد صلیت و انت تنظر الی. (رواه البزار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایک شخص کو نماز پڑھاتے دیکھا۔ دوسرے شخص کو تو آپ نے نماز اعادہ کا حکم دیا اس نے کہا یا رسول اللہ میں نماز پڑھ چکا اور آپ مجھے دیکھ رہے تھے۔ (بزار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۳۳) عن علی قال دخل علقمة عن علاثة علی النبی صلی الله علیه وسلم فدعا له برأس و جعل یأکل معه فجاء بلال فدعا الی الصلوٰة فلم یجبه فرجع فمکث

فی المسجد ما شاء ثم رجع فقال الصلوٰۃ یا رسول اللہ قد واللہ اصبحت فاقل رسول اللہ رحم اللہ بلالا لو لا بلا لرجونا ان یوخر لنا ما بینیا و بین طلوع الشمس فقال علی لو لا ان بلالا حلف لاکل رسول اللہ حتی یقول لہ جبرئیل ارفع یدک. (رواہ البزار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ علقمہ بن علاثہ نبی کریم صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان کے لئے ایک سری منگوائی اور ان کے ساتھ نوش فرمانے لگے اتنے میں حضرت بلالؓ حاضر ہوئے اور انہوں نے نماز کے لئے بلایا حضور نے انہیں جواب نہ دیا، وہ واپس ہوئے اور تھوڑی دیر مسجد میں ٹھہرے رہے اس کے بعد واپس ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ "نماز" بخدا صبح ہوگئی رسول اللہ نے یہ سن کر فرمایا اللہ بلال پر رحم کرے اگر بلال نہ ہوتے تو امید تھی کہ ہمیں اتنی دیر ہو جاتی کہ سورج ہمارے درمیان ہوتا حضرت علی فرماتے ہیں کہ اگر بلال قسم نہ کھاتے تو رسول اللہ کھانے میں مشغول رہتے حتی کہ جبرئیل عرض کرتے اب اپنا ہاتھ روک دیجئے۔ (بزار نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی بیان اذکار ارکان الصلوٰۃ و الرکوع و السجود

نماز کے ارکان اور رکوع و سجود کا بیان

(۷۳۴) عن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوٰۃ کبر ثم قال وجھت وجھی للذی فطر السماوات و الارض حنیفا و ما انا من المشرکین ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ و بذالک امرت و انا اول المسلمین. اللھم انت الملک لا الہ الا انت انت ربی و انا عبد کظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی جمیعا انہ لا یغفر الذنوب الا انت و اھدنی لاحسن الاخلاق لا یھدی لاحسنھا الا انت و اصرف عنی سیئھا لا یصرف عنی سیئھا الا انت لبیک و سعدیک و الخیر کلہ بیدیک و الشر لیس الیک انا بک و الیک تبارکت و تعالیت استغفرک و اتوب الیک و اذا رکع قال اللھم لک رکعت و بک آمنت و علیک اسلمت خشع لک سمعی و بصری و مخی و عصبی و

اذا رفع قال اللهم ربنا لك الحمد ملأ السماوات والارض وملأ ما بينهما و ملأ ما شئت من شيء بعد اذا سجد قال اللهم لك سجدت و بك آمنت و لك اسلمت سجد وجهي للذی خلقه و صوره و شق سعمه و بصره تبارك الله احسن الخالقين ثم يكون من آخره ما يقول بين التشهد و التسليم اللهم اغفرلی ما قدمت و اخرت و اما اسررت وما اعلنت و اما انت اعلم به و انت المقدم وانت الموخر لا اله الا انت. (رواه الطيالسی و ابن شيبة و احمد و المسلم و الدارمی و ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن خزيمة و الطحاوی و ابن الجاردو و ابن حبان و الدار قطنی و البيهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تکبیر کہتے اس کے بعد فرماتے "انی وجہت" "میں نے اپنا منھ اس ذات کی سمت کرلیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا میں دین ابراہیمی پر ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں بے شک میری نماز میری قربانی میری موت و زندگی سب کچھ اللہ ہی کے لئے ہے جو جہانوں کا ماننے والا ہے اس کا کوئی شریک نہیں مجھے اسی کا حکم دیا گیا اور میں اسلام لانے والوں میں پہلا ہوں اے اللہ ملک تیرے ہی لئے ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو میرا رب ہے میں تیرہ بندہ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور اپنے گناہ کا اقرار کیا تو میرے سب گناہوں کا بخش دے علاوہ تیرے اور کوئی آمرزدگار نہیں یا اللہ مجھے حسن اخلاق کی ہدایت عطا فرما اس کی ہدایت عطا کرنے والا تیرے سوا اور کوئی نہیں سوء اخلاق سے مجھے دور رکھ تیرے علاوہ کوئی اس سے دور نہیں رکھ سکتا، اے میرے رب میں حاضر ہوں خیر کل کی کل تیرے ہاتھ ہے شر نہیں میں تیری ہی سمت رجوع کرتا ہوں، تجھے مقدس خیال کرتا ہوں اور تیری سمت بڑھتا ہوں۔ تجھ ہی سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تجھ ہی سے توبہ کرتا ہوں" جب حضور صلعم رکوع فرماتے تو کہتے "اے اللہ تیرے لئے میں نے رکوع کیا تجھ پر میں ایمان لایا میرے کان میری آنکھیں میرا بھیجہ میری ہڈیاں میرے جوڑ سب تجھ سے ڈرتے ہیں جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے اے اللہ تعریف تیرے ہی لئے ہے۔ ان سب کی جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور اس کے درمیان۔ پھر جب سجدہ کرتے تو فرماتے اے اللہ میں تجھ ہی کو سجدہ کرتا ہوں تجھ پر ہی میرا ایمان ہے تجھ پر ہی اسلام لایا میرے چہرہ نے اس کو سجدہ کیا جس

نے اس کو پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور سماعت اور بصارت کو الگ الگ کیا پاک ہے وہ جو بہترین خالق ہے اس کے بعد آخر میں تشہد اور درود سلام کے بعد فرماتے اے اللہ میرے اگلے پچھلے پوشیدہ اور علانیہ سب گناہ معاف فرمادے جو کچھ بھی ہے تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ تو ہی مقدم ہے اور تو ہی موخر ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (طیالسی، ابن شیبہ، احمد، مسلم، دارمی، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن خزیمہ، طحاوی، ابن جارود، ابن حبان، دار قطنی اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔

(۷۳۵) عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقول اذا سجد سبحان ذی الملك و الملكوت و الجبروت و الكبرياء والعظمة. (رواه الهاشمی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلعم جب سجدہ فرماتے تو سبحان الخ (پاک ہے ملک و ملکوت و جبروت اور کبریائی و عظمت والی ذات)۔ (ہاشمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی صلوٰة المسافر
مسافر کی نماز کا بیان

(۷۳۶) عن علی قال صلینا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوٰة السفر رکعتین الا المغرب فانه صلاها ثلاثا. (رواه ابن شیبه و ابن منیع و العدنی و مسدد و البزار)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلعم کے ساتھ سفر کی نماز پڑھی دو دو رکعت علاوہ مغرب کے کہ اس میں آپ نے تین رکعتیں پڑھیں۔ (ابن شیبہ، ابن منیع، عدنی، مسدد اور بزار نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی الامامة مع الترغیب و الترهیب و الآداب و غیرها ما یتعلق بها

امامت اس کی ترغیب وترہیب اس کے آداب وغیرہ اور اس سے متعلق باتوں کا بیان

(۷۳۷) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم افضل الناس فی

المسجد الامام ثم الموذن ثم من علی یمین الامام. (رواه الدیلمی فی فردوس الاخبار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ مسجد میں سب سے افضل امام ہے پھر موذن اس کے بعد امام کی داہنی سمت کے مقتدی۔ (دیلمی نے اسے فردوس الاخبار میں روایت کیا ہے۔)

(۷۳۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقدموا سفهاء کم و صبیانکم فی صلوتکم ولا علی جنائزکم فانهم و فدکم الی الله عزوجل. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کم عقلوں اور بچوں کو آگے نہ بڑھاؤ نہ تو نماز میں اور نہ جنازہ میں کیوں کہ وہ تمہارے وفد ہوتے ہیں اللہ کے نزدیک۔ (دیلمی نے اس روایت کیا ہے۔)

(۷۳۹) عن علی قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی لا تفتح علی الامام فی الصلوٰة. (رواه ابوداؤد و فی روایة عبدالرزاق لا تفتحن علی الامام و انت فی الصلوٰة)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے علی نماز میں امام پر سبقت نہ کرو۔ (ابوداؤد نے اسے روایت کیا ہے اور عبدالرزاق کی روایت میں ہے کہ امام پر سبقت نہ کر جب کہ تم نماز میں ہو)

(۷۴۰) عن علی قال من السنة ان یقوم الرجل و خلفه رجلان و خلفهما امرأة. (رواه البزار)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں سنت یہ ہے کہ آدمی کھڑا ہو (نماز کے لئے) اور اس کے پیچھے دو آدمی ہوں اگر عورت ہو تو وہ ان دونوں کے پیچھے ہو۔ (بزار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۴۱) عن علی قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم حین یقام الصلوٰة فی المسجد اذا راهم قلیلا جلس لم یصل و اذا راهم جماعة صلی. (رواه ابوداؤد)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلعم جب مسجد میں نماز کے لئے کھڑے ہوتے اور

آدمی کم دیکھتے تو پھر بیٹھ جاتے اور نماز نہ ادا کرتے اور جب زیادہ جمعیت دیکھتے تو نماز پڑھاتے۔ (ابوداؤد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۴۲) عن علی قال ما صليت خلف خلق اخف صلوة من رسول الله صلی الله عليه وسلم فی تمام. (رواه الخطيب)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی کے پیچھے اتنی ہلکی نماز نہیں پڑھی جتنی رسول اللہ کے پیچھے پڑھی۔ (خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۴۳) عن علی قال ان من السنة اذا سلم الامام ان لا يقوم فی موضعه الذی صلی فيه يصلی تطوعا حتی ينحرف او يتحول او يفصل بكلام. (رواه عبدالرزاق و ابن شيبة و الدار قطنی و البيهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ جب امام سلام پھیر لے تو اس جگہ نہ کھڑا ہو جہاں اس نے نماز پڑھی ہے جب نفل نماز پڑھے تو واپس ہو اور جگہ بدل دے یا کلام کے درمیان فصل کر دے۔ (عبدالرزاق، ابن شیبہ، دار قطنی، بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۴۴) عن علی ان معاذا صلی بقومه الفجر فقرأ سورة البقرة و خلفه رجل اعرابی معه ناضح له فلما كان فی الركعة الثانية صلی الاعرابی و ترك معاذا فاخبروا به النبی صلی الله عليه وسلم فقال خفت علی ناضحی و لی عيال الكنف عليهم فقال النبی صلی الله عليه وسلم صل بهم الصلوٰة اضعفهم فان فيهم الصغير و الكبير و ذو الحاجة. (رواه ابن منيع)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ معاذ نے اپنی قوم کو فجر کی نماز پڑھائی اس میں سورہ بقرہ پڑھی ان کے پیچھے ایک بدو تھا جس کے ساتھ آب برادری کا اونٹ تھا جب دوسری رکعت ہوئی تو بدو جو نماز پڑھ رہا تھا معاذ کو اکیلا چھوڑ کر کہیں چلا گیا لوگوں نے اس کی شکایت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کی وہ بولا مجھے اپنے اونٹ کی فکر تھی اور میرے بال بچے ہیں جن کی میں دیکھ بھال کرتا ہوں۔ یہ سن کر نبی کریم صلعم نے فرمایا لوگوں کو نماز پڑھاؤ ہلکی کیوں کہ ان میں بچے بھی ہیں اور بڑے بھی ہیں اور ضرورت مند بھی اور لوگوں کے فتنہ کا سبب نہ بنو۔ (ابن منیع نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٧٤٥) عن علی قال ان من السنة ان یقرأ الامام فی الرکعتین الاولین من صلوٰة الظهر بام الکتاب و سورة سرا فی نفسه و ینصت من خلفه و یقرء ون فی انفسهم و یقرأ فی الرکعتین الاخیرین بفاتحة الکتاب فی کل رکعة و یستغفرالله و یذکره و یفعل فی العصر مثل ذالك. (رواه البیهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ امام ظہر میں شروع کی دو رکعتوں میں ام الکتاب (الحمد) پڑھے اور کوئی صورت اپنے دل میں) امام کے پیچھے کے لوگ خاموش رہیں اور اپنے دل میں پڑھیں اور بعد کی دونوں رکعتوں میں سے ہر ایک رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھے اللہ سے توبہ و استغفار کرے اور اس کا ذکر کرے اسی طرح عصر میں بھی۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٧٤٦) عن علی قال سأل رجل النبی صلی الله علیه وسلم اقرأ خلف الامام او انصت قال لا بل انصت فانه یکفیك. (رواه البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلعم سے سوال کیا کہ کیا میں امام کے پیچھے پڑھوں یا خاموش رہوں آپ نے فرمایا نہیں بلکہ خاموش رہو یہی تمہارے لئے کافی ہے۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی تسویة الصفوف و فضلها و آدابها و التحذیر عن ترکها

صفوں کو برابر کرنے کی فضیلت اس کے آداب اور اس کے ترک پر خوف دلانے کا بیان

(٧٤٧) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم زین الصلوٰة الحذاء. (رواه ابویعلی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے نماز کو بخشش اور بشارت سے زینت دی گئی ہے۔ (ابویعلی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی فضائل المسجد و آدابه و محظوراته و ما یتلعق بها

مسجد کے فضائل اس کے آداب اس کے ممنوعات اور اس سے متعلق باتوں کا بیان

(٧٤٨) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نبی لله مسجدا بنی الله له بیتا فی الجنة. (رواه ابن ماجة و ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ بیان فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس نے خدا کے لئے کوئی مسجد بنوائی اللہ جنت میں اس کا گھر بنائے گا۔ (ابن ماجہ اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٧٤٩) عن علی قال مررت مع عثمان علی مسجد فرأی فیه خیاطا فامر باخراجه فقلت یا امیر المومنین انه یقم المسجد احیانا و یرشه و یغلق ابوابه فقال یا ابا الحسن سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول جنبوا مساعدکم صنائعکم. (رواه الخطیب و ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں عثمان کے ساتھ ایک مسجد کے پاس سے گذرا انہوں نے اس میں ایک درزی کو دیکھا اور اسے نکال دینے کا حکم دیا میں نے کہا اے امیر المومنین وہ مسجد میں رہتا ہے اس میں پانی چھڑکتا ہے اس کے دروازے بند کرتا ہے اس پر انہوں نے فرمایا اے ابوالحسن میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اپنی مسجدوں کو پاک رکھو اپنے کاریگروں سے۔ (خطیب اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٧٥٠) عن علی قال ان انسی کان اذا دخل المسجد قال اللهم افتح لی ابواب رحمتك و اذا خرج قال اللهم افتح لی ابواب فضلك و فی روایة ابواب رزقك واللهم اغفرلی ذنوبی. (رواه ابن عساکر و الضیافی المختارات و ابن النجار)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم فرماتے ہیں کہ نبی صلعم جب مسجد میں تشریف لاتے تو فرماتے اللہم الخ یعنی اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب واپس لوٹے تو فرماتے اللہم الخ یعنی اے اللہ میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے اور ایک روایت میں ہے کہ اپنے رزق کے دروازے اور اے اللہ میرے گناہ بخش دے۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے اور ضیا نے مختارات میں بیان کیا ہے اور ان نجار نے)

باب فی صلوٰۃ الجمعۃ و فضلھا و ترغیبھا و ما یتلعق بھا

جمعہ کی نماز اس کی فضیلت اس کی ترغیب اور اس سے متعلق باتوں کا بیان

(٧٥١) عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم الجمعة نادت الطیر الطیر و الوحش الوحش و السباع السباع سلام علیکم ھذا الیوم الجمعة. (رواہ الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا جب جمعہ کا دن آتا ہے تو پرندے پرندوں کو پکارتے ہیں اور وحشی جانور وحشی جانوروں کو اور درندے درندوں کا سلام علیکم آج جمعہ کا دن ہے۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٧١٢) عن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ علی المنبر قل یا ایھا الکافرون و قل ھوا للہ احد. (رواہ الطبرانی فی الاوسط و العاقولی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم منبر پر قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے۔ (طبرانی نے اسے اوسط میں اور عاقولی نے روایت کیا ہے۔)

(٧١٣) عن علی قال اذا کان یوم الجمعة جاء ت الملائکة الی باب المسجد فکتبوا الناس علی قدر منازلھم و خرجت الشیاطین بالربایث یربثون الناس و یذکرونھم الحوائج فمن اتی الجمعة و دنا و استمع و انصت ولم یلغ کان لہ کفل من الاجر و من دنا و استمع و لم ینصت ولغا کان علیہ کفلان من الاثم و من ناء و لم یستمع و لم ینصت کان علیہ کفل من الوزر و من قال مہ فقد تکلم و من تکلم فلا جمعة لہ ثم قال ھکذا سمعت نبیکم. (رواہ ابن شیبة و احمد و ابوداؤد و البیھقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر آتے ہیں اور علی قدر منزلت لوگوں کے نام لکھتے ہین اور شیاطین نکل آتے ہین دھوکوں کے ساتھ جو وہ لوگوں کو دیا کرتے تھے وہ لوگوں کو ان کی ضروریات یاد دلاتے ہیں جس شخص کو جمعہ پڑا وہ قریب ہوا اس نے سنا اور خاموش رہا اور لغو کام نہ کیا اس کے لئے چوگنا ثواب ہے اور جو دور ہوا اور اس نے سنا اور خاموش رہا اور اس کو دوگنا ثواب ملے گا اور جو قریب ہوا اور سنا اور خاموش نہ رہا اس کو چوگنا

گناہ پڑے گا اور جو دور ہوا نہ تو اس نے سنا اور نہ وہ خاموش رہا اس کو دو گنا گناہ پڑے گا اور جس نے "مہ" بھی کہا اس نے بات کی اور جس نے بات کی اس کا جمعہ ادا نہ ہو گا پھر آپ نے فرمایا میں نے تمہارے نبی صلعم سے ایسا ہی سنا ہے۔ (ابن شیبہ، احمد، ابوداؤد اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۱۴) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان یوم الجمعة نزل امین الله جبرئیل الی المسجد الحرام فرکز لواء ہ بالمسجد الحرام و غدا سائر الملائکة الی المساجد التی یجمع فیها یوم الجمعة فرکزوا الویتهم و رایاتهم بابواب المساجد ثم نشروا قراطیس من فضة و اقلاما من ذهب ثم کتبوا الاول فالاول ممن بکر الی الجمعة فاذا بلعغ فی المسجد سبعین رجلا قد بروا القراطیس فکان اولئك السبعین کالذین اختارهم موسی من قومی والذین اختاره موسی من قومه کانوا انبیاء. (رواه مردویه)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو جبرئیل امین مسجد حرام میں نازل ہوتے ہیں اور مسجد حرام میں اپنا جھنڈا گاڑ دیتے ہیں اور تمام ملائکہ ان سجدوں میں چلے جاتے ہیں جن میں نماز جمعہ ہوتی اور وہ اپنے جھنڈے مسجدوں کے دروازوں پر نصب کر دیتے ہیں پھر وہ چاندی کا کاغذ پھیلاتے ہیں اور سونے کا قلم اس کے بعد وہ مسجد میں پہلے شخص کا نام لکھ لیتے ہیں اس شخص کا جو سب سے پہلے نماز جمعہ کے لئے داخل ہو اور جب مسجد میں ستر آدمی داخل ہو جاتے ہیں تو فرشتے اپنے کاغذ لپیٹ لیتے ہیں۔ وہ ستر لوگ ان لوگوں کی مانند ہیں جن کو حضرت موسیٰ نے اپنی قوم میں سے چنا تھا اور وہ لوگ جنہیں حضرت موسیٰ نے چنا تھا اپنی قوم میں سے وہ انبیاء تھے۔ (ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی النوافل
نوافل کا بیان

(۷۱۵) عن عاصم بن حمزة قال سألنا علیا عن تطوع النبی صلی الله علیه وسلم بالنهار فقال انکم لا تطیقونه قلنا اخبرنا ناخذ منه ما اطقنا فقال کان النبی اذا صلی الفجر امهل حتی اذا کانت الشمس من هھنا یعنی من قبل المشرق مقدارها

من صلوٰة العصر من ههنا يعنی من قبل المغرب قام فصلیٰ اربعاً قبل الظهر اذا زالت الشمس ورکعتين بعدها واربعا قبل العصر يفصل بين کل رکعتين بالتسليم علی الملائکة المقربين والنبين ومن تبعهم من المومنين والمسلمين قال علی تلك ست عشر رکعة تطوع رسول الله وقل من يداوم عليها (رواه ابن شيبه واحمد وابن منيع والترمذی والنسائی وابن ماجه وابو لعلی وابن جرير وابن خزيمه والبيهقی والضيا)

عاصم بن حمزہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علیؓ سے نبی کریم صلعم کی نفل نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا تم کو اس کی طاقت نہیں ہے ہم نے کہا آپ ہمیں بتایئے ہم اس میں سے وہ اختیار کرلیں گے جتنی ہم میں طاقت ہوگی آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلعم جب نماز فجر ادا کر لیتے تو رکے رہتے یہاں تک کہ سورج ادھر سے یعنی پورب سے نکل آتا اور اپنی مقدار بھر اور عصر کے وقت یہاں سے یعنی آپ کھڑے ہو کر چار رکعت نماز ادا کرتے اور چار رکعت ظہر سے قبل جب سورج زائل ہوتا اور دو رکعتیں اس کے بعد اور چار رکعتیں عصر سے پہلے آپ ہر دو رکعتوں کے درمیان فصل فرماتے ملائکہ مقربین اور نبیین اور تابعی مومنین و مسلمین پر سلام بھیجتے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ یہ سب سولہ رکعتیں ہوتی ہیں نفل کی جو رسول اللہ ﷺ نے ادا فرمائی ہیں۔ فرمایا اور کم لوگ ایسے ہیں جو اس کی پابندی کرسکیں۔ (ابن شیبہ نے احمد ابن منیع ترمذی نسائی ابن ماجہ ابو لعلی ابن جریر ابن خزیمہ بیہقی اور ضیا نے اسے روایت کیا ہے)

(۷۱۶) عن علی قال کان رسول الله ﷺ يصلی علی اثر کل صلوة مکتوبة رکعتين الا الفجر والعصر. (رواه ابن شيبه واحمد والعونی وابوداؤد والنسائی وابن ابن خزيمه ابو لعلی اور ابوسعيد وابن العرابی والطحاوی والبيهقی وابن منصور)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز کے بعد دو رکعت نماز نفل ادا فرماتے سوائے فجر اور عصر کے۔ (ابن شیبہ احمد دونی ابوداؤد و نسائی ابن خزیمہ ابولعلی اور ابو سعید الاعرابی طحاوی بیہقی اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے)

(۷۱۷) عن علی ان النبی ﷺ طرقه وفاطمة ليلا فقال الا تصليان فقلت يا

رسول الله انما انفسنا بید الله تعالیٰ اذا شاء ان یبعثنا بعثنا فانصرف حین قلت ذلك ولم یرجع الی شیئا ثم سمعته وهو یضرب فخذه ویقول وکان الانسان اکثر شئی جد لا. (رواه احمد والبخاری والمسلم والنسائی وابن جریر وابن خزیمه وابو لعلی وابن حبان بیغیر الفاظ)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم نے ایک رات دروازہ کھٹکھٹایا مجھے اور فاطمہ کو جگانے کے لئے اور فرمایا کیا تم نماز پڑھو گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بے شک ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں اگر وہ ہمیں بھیجنا چاہے گا تو ضرور بھیجے گا۔ میرا یہ قول سنتے ہی حضورؐ واپس ہو گئے اور میری طرف پلٹ کر آئے بھی نہیں پھر میں نے سنا کہ آپ اپنی ران پر ہاتھ مار کر فرما رہے تھے (وکان الانسان) یعنی انسان بہت زیادہ حجت کرنے والا ہے۔ (احمد بخاری مسلم نسائی ابن جریر ابن خزیمہ ابو لعلی ابن حبان سب نے الفاظ کی کچھ رد و بدل کے ساتھ اسے روایت کیا ہے)

(۷۱۸)عن علی قال کان رسول الله ﷺ یصلی من اللیل التطوع کان رکعات وباالنهار ثنتی عشر رکعة. (رواه ابو لعلی وابن منصور)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز نفل میں آٹھ رکعتیں ادا کرتے اور دن میں بارہ رکعتیں۔ (ابو لعلی اور ابن منصور اسے روایت کیا)

(۷۱۹)عن علی قال سالت النبی عن صلوٰة اللیل فقال مثنیٰ مثنیٰ فقلت صلوٰة النهار فقال اربعا اربعا. (رواه عبد الرزاق والبیهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم سے رات کی نماز کے لئے میں نے سوال کیا آپ نے فرمایا دو دو رکعتیں پھر میں نے عرض کیا دن کی نماز کے بارے میں آپ نے فرمایا چار چار رکعتیں۔ (عبد الرزاق اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے)

صلوٰة الضحیٰ

چاشت کی نماز

(۷۲۰)عن علی قال کان رسول الله یصلی الضحیٰ. (رواه الطیالسی واحمد

والنسائی و ابن خزیمه و ابو یعلی و الضیا)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے (طیالسی احمد نسائی ابن خزیمہ، ابو یعلی اور ضیا نے اسے روایت کیا)

(۷۲۱) عن علی قال صلیٰ رسول الله ﷺ الضحیٰ حین کانت الشمس من المشرق فی مکانها من المغرب صلوٰة العصر .(رواه عبد الله بن احمد)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی نماز پڑھی جس وقت سورج مشرق میں اس جگہ ہوتا ہے جہاں نماز مغرب کے وقت مغرب میں ہوتا ہے۔ (رواہ عبد اللہ بن احمد)

(۷۲۲)عن الاصبغ بن نباتة قال ابصر علی ناسا صلوا الضحیٰ حین بزغت الشمس فقال تخیر واصلوٰة الاوابین قالو وماصلوٰة الاوابین قال صلوٰة الاوابین رکعتان وصلوٰة المسبحین اربع رکعات وصلوٰة الخاشعین ست وصلوٰة الفتح کان رکعات صلوٰة رسول الله یوم فتح مکة وصلوٰة مریم ابنتة عمران ثنتا عشرة رکعة من صلاها فی یوم بنی الله له بیتا فی الجنة(رواه ابو القاسم)

اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ حضرت علی نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے جس وقت سورج نکل چکا تھا تو آپ نے فرمایا نماز اوابین کو اچھی طرح ادا کرو لوگوں نے کہا نماز اوابین کیا ہے تو آپ نے فرمایا نماز اوابین دو رکعتیں ہیں اور نماز مسبحین چار رکعتیں اور نماز خاشعین چھ رکعتیں اور نماز فتح آٹھ رکعتیں ہیں اور وہ رسول اللہ ﷺ کی وہ نماز ہے جو بروز فتح مکہ آپ نے ادا کی اور مریم بنت عمران کی نماز بارہ رکعتیں جس نے انہیں پڑھا ایک ہی دن میں اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔ (ابو القاسم نے اسے روایت کیا ہے)

صلوة الخــــوف

(نماز خوف)

(۷۲۳)عن علی قال صلیت مع النبی ﷺ صلوة الخوف رکعتین الا المغرب ثلاثا .(رواه ابن شیبه وابن منیع ومسدد دالبزار)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلعم کے ساتھ نماز خوف کی دو رکعتیں پڑھیں علاوہ مغرب کے کہ اس میں تین پڑھیں۔ (ابن شبہ اور ابن منیع مسدد اور بزار نے اسے روایت کیا ہے)

(۷۲۴)عن علی عن النبی ﷺ فی صلوة الخوف امر الناس فاخذو السلاح علیهم فقامت طائفة من درائهم مستقلبین العدو جاء ت طائفة فصلو معه فصلیٰ بهم رکعة ثم قامو الی الطائفة التی لم تصل واقبلت الطائقة التی لم تصل معه فقاموا فصلی بهم رکعة وسجد سجدتین ثم سلم علیهم فلما قال الذین قبل العود تکبرا جمیعا رکعوا رکعة وسجد وا سجدتین بعد ما سلم .(رواه البزار)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نماز خوف میں نبی ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا اور وہ ہتھیار لیکر کھڑے ہو گئے پھر ایک گروہ کھڑا ہو جو دشمن کے سامنے صف آرا ہوا اور دوسرا گروہ آیا اس نے نماز ادا کی آپ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی۔ پھر سب لوگ اس گروہ کے کھڑے ہو گئے جس نے نماز نہ پڑھی تھی اور وہ گروہ سامنے آ گیا جس نے نماز نہ پڑھی تھی اور وہ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے گئے۔ آپ نے ایک رکعت پڑھی اور دو سجدے کئے اس کے بعد سلام پھیرا جب وہ سلام پھیر چکے تو وہ لوگ کھڑے ہوئے دشمن کے سامنے ان سب نے تکبیر کہی اور ایک رو کع کیا اور سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کئے۔ (بزار نے اسے روایت کیا ہے)

(۷۲۵)عن علی سئل قوم من النجار رسول الله فقالو یا رسول الله انا نضرب فی الارض فکیف نصلی فانزل الله تعالیٰ واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰة ثم انقطع الوحی فلما کان بعد ذلك بحول عز النبی فصلی الظهر فقال المشر کون لقد امکنکم محمد واصحابه من ظهورهم لا شددتم علیهم فقال قائل ان لها اخریٰ مثلها فی اثرها فانزل الله تعالیٰ بین الصلوٰتین ان ختم ان یفتنکم الذین کفروا ان الکفر ین کانوا لکم عدوا مبینا واذا کنت فیهم فاقمت لهم الصلوٰة قوله ان الله اعد للکفرین عذابا مهینا فنزلت صلوٰة الخوف. (رواه ابن جریر)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں بنی نجار کی قوم نے رسول اللہ سے پوچھا یا رسول اللہ ہم زمین میں

جنگ کرتے ہیں تو ہم نماز کس طرح پڑھیں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی جب تم زمین میں جہاد کرو تو کوئی حرج نہیں کہ تم نماز کو قصر کردو پھر وحی کا سلسلہ منقطع ہوگیا پھر جب اس کے بعد ایک سال گذرا اور نبیؐ نے جہاد فرمایا اور آپ نے ظہر کی نماز ادا فرمائی تو مشرکین نے کہا تم نے محمدؐ اور ان کے اصحاب کے لئے ان کی ظہر کی نماز کو آسان کردیا تم نے ان پر سختی کیوں نہیں کی۔ ایک شخص بول اٹھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی دو نمازوں کے درمیان "اگر تم کو ڈر ہو کہ کفار تم کو گزند پہونچائیں بے شک کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں اور جب تم ان کے درمیان ہو تو نماز قائم کرو (اللہ تعالیٰ کے اس قول) بے شک اللہ نے کافروں کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب مقرر کیا ہے" اس کے بعد نماز خوف مقرر کی گئی۔ (ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے)

(۷۲۶)عن علی فی صلوٰۃ الخوف قال تقدم طائفة مع الامام وطائفة بازاء العدو فیصلی بهم الامام رکعة وسجدتین ثم تذهب الطائفة الذین صلوا مع الامام فیقومون موقف اصحابهم ویجیء اولئك فیدخلون فی صلوٰۃ الامام لیصلی بهم رکعة ثم یسلم الامام ثم یقومون فیصلون رکعة مکانهم ثم ینطلقون فیقومون مکان اصحابهم ویجیء اولئك فیصلون .(رواہ عبد الرزاق)

نماز خوف کے بارے میں حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک گروہ امام کے ساتھ آگے بڑھا اور ایک گروہ دشمن کو دفع کرنے کے لئے امام نے ان کو ایک رکعت دو سجدوں کے ساتھ پڑھائی۔ پھر جو گروہ امام کے ساتھ نماز ادا کرچکا ہوتا وہ جاتا اور اپنے ساتھیوں کی جگہ پر کھڑا ہو جاتا وہ لوگ آتے اور امام کے ساتھ نماز میں شامل ہوتے تاکہ ایک رکعت پڑھ لیں پھر امام سلام پھیرتا اور لوگ کھڑے ہوتے اور ان کی جگہ کھڑے ہو کر ایک رکعت اور پڑھتے اس کے بعد وہ لوگ آکر اپنے ساتھیوں کی جگہ پر کھڑے ہوتے اور دوسرے لوگ آتے اور آکر نماز پڑھ لیتے۔ (عبدالرزاق نے اسے روایت کیا ہے۔)

صلوٰۃ الکسوف
(نماز سورج گرہن کی)

(۷۲۷)عن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ قال انکشفت الشمس فقام علی فرکع

خمس رکعات وسجد سجدتین ثم فعل فی الرکعة الثانیة مثل ذلك ثم سلم ثم قال ما صلاها احد بعد رسول الله غیری .(رواہ ابن جریر)

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے ایک بار سورج گرہن ہوا تو حضرت علیؓ کھڑے ہوئے اور آپ نے پانچ رکعتیں ادا فرمائیں اور دو سجدے کئے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا اس کے بعد سلام پھیرا پھر فرمایا اسے کسی نے نہیں پڑھا سوائے میرے رسول اللہ کے بعد۔ (ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے)

صلوٰۃ الاستقاء

(نماز استسقاء)

(۷۲۸)عن علی قال رسول الله ﷺ ان الله تعالیٰ اذا غضب علی امة لم ینزل بها عذاب خف ولا مسخ غلت اسعارها ویحبس عنها امطارها وبلیٰ علیها اشرارها .(رواہ ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ جب کسی امت پر ناراض ہوتا ہے تو ان پر کوئی ہلکا عذاب نہیں نازل فرماتا ہے اور نہ مسخ کرتا ہے ان کے نرخوں کو گراں کردیتا ہے اور بارش کو روک دیتا ہے اور برے لوگوں کو ان پر مسلط کردیتا ہے۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے)

(۷۲۹)عن علی قال قال رسول الله اللهم بارك لنا فی محصنها ومحصنها ومذقها وجلس الزمن من بیانع التمر وافجر لهم الثمد وبارك لهم فی الولد(رواہ ابن الجوزی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے "اے اللہ برکت دے ہمارے زنیل میں اور جاری اور ہمارے لئے مکھن میں اور دودھ میں اور زمانہ کو دوکدے کھجور پکنے کے لئے اور جاری کردے ان کے لئے جاڑے کے پانی کو گرمیوں میں اور ان کی اولاد میں برکت عطا فرما۔ (ابن جوزی)

(۷۳۰) عن قال قال رسول الله ان الله تعالیٰ عز وجل اذا غضب علی امة لم

ينزل بها العذاب غلت اسعارها وقصرت اعمارها ولم تربح تجارتها وجلس عنها امطارها ولم تغزر انهارها وسلط عليهما شرارها (رواه الديلمي وابن النجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے بیشک اللہ عزوجل جب کسی قوم پر غصہ ہوتا ہے تو ان پر کوئی عذاب نہیں نازل کرتا ہے مگر ان کے لئے ہر چیز کے نرخ کو گراں کردیتا ہے ان کی عمریں کم کردیتا ہے ان کی تجارتوں کو غیر منفعت بخش کردیتا ہے بارش کو روکدیتا ہے ان کی نہروں کو خشک کردیتا ہے اور ان پر برے لوگوں کو مسلط کردیتا ہے (دیلمی اور ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے)

كتاب الصوم

(روزہ کا بیان)

(باب فی فصل الصوم رمضان وآدابه واحكامه ومحظوراته وما يتعلق بها)

روزہ کی فضیلت رمضان کے آداب اس کے احکام اس کے ممنوعات اور اس سے متعلق باتوں کا بیان)

(۷۳۱) عن علی قال قال رسول الله ان الله تبارك وتعالىٰ اوحىٰ الى نبی من بنی اسرائیل ان اخبر قومك انه ليس عبد بصوم يوما ابتغاء وجهی الاصحت جسمه واعظمت اجره (رواه البيهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی پر وحی بھیجی کہ بتادو اپنی قوم کو کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جو کسی دن میری رضا کی خاطر روزہ رکھے اس کا جسم دھوپ سے تکلیف اٹھائے اور اس کا اجر عظیم اسے نہ ملے۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے)

(۷۳۲) عن علی قال قال رسول الله من منعه الصيام عن الطعام والشراب يشتهيه اطعمه الله من ثمار الجنة وسقاه من شرابها (رواه البيهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جس شخص کو روزہ نے کھانے پینے سے باز رکھا جس کی اسے خواہش تھی تو اللہ اسے جنت کے پھلوں میں سے کھلائے گا اور اس کی شراب میں سے پلائے گا۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے)

(۷۳۳)عن علی قال رسول الله من فطر صائما كان له مثل اجره من غير ان ينقص من اجره شيئا وما عمل الصائم من البر لكان صاحب العطام مثل اجره مادام فيه قوة العطام. (رواه الديلمی)

حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جس کسی شخص نے کسی روزہ دار کو افطار کرایا اس کا اجر روزہ دار کے مثل ہو گیا۔ اس کے اجر سے کچھ بھی کم نہ ہو گا اور روزہ دار جو بھی نیکی کرے گا کھانا کھلانے والا اس کے اجر میں شریک رہے گا جب تک اس میں کھانے کی قوت باقی رہے گی۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے)

(۷۳۴)عن علی قال قال رسول الله صوم شهر الصبر وثلثة آيام من كل شهر يذهبن وحر الصدر (رواه البزار)

حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے ایک مہینہ کے روزے صبر کا ذریعہ ہیں اور ہر مہینہ میں تین دن کے روزے رکھنا سینہ کی کپٹ کو دور کر دیتا ہے۔ (بزار نے اسے روایت کیا ہے)

(۷۳۵)عن علی ان النبی قال ان الله يقول الصوم لی وانا اجزی به وللصائم فرحتان عند الفطر وحين يلقی ربه عن والذی نفسی بيده مخلوف فم الصائم اطيب عند الله من ريح المسك (رواه ابن جرير والدار قطنی)

حضرت علی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لئے اور اس کی جزا میں ہوں روزہ دار کو دو فرحتیں حاصل ہوتی ہیں ایک فرحت تو افطار کے وقت اور دوسری اپنے رب سے ملاقات کے وقت قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زائد خوشبودار ہے۔ (ابن جریر اور دار قطنی نے اسے روایت کیا ہے)

(۷۳۶)عن علی قال لما كان اول ليلة من رمضان قام رسول الله واثنی علی

الله تعالیٰ وقال ایها الناس قد کفاکم الله تعالیٰ عدوکم من الجن ووعدکم الاجابة وقال ادعونی استجب لکم الا وقد وکل الله عز وجل بکل شیطان مرید سبعة من الملائکة فلیس بمحلول حتی ینقضی شهر رمضان الاوابواب السماء مفتحة من اول لیلة من العشر شمس المنیر وخرج من بینهن واعتکف واحی اللیل قیل وما شد المیزر قال کان یعتزل النساء فیهن(رواه الاصبهانی)

حضرت علی سے مروی ہے کہ جب رمضان کی پہلی رات آئی تو رسول اللہ کھڑے ہوئے اللہ کی حمد وثنا فرماتے پھر فرماتے کہ اے لوگو! تمہارے دشمن کے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے جس نے تمہاری دعا قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے اور فرمایا ہے مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر شیطان مردود کے لئے سات فرشتے مقرر فرمائے ہیں اور وہ اتر نہیں پاتے ہیں جب تک ماہ رمضان ختم نہ ہو جائے آسمان کے دروازے شروع رات سے آخر شب تک کھلے رہتے ہیں اور اس میں دعا قبول ہوتی ہے یہاں تک کہ جب دسویں شب میں سے پہلی شب نکل آتی ہے تو وہ مستعد وتیار ہو جاتا ہے عورتوں کے درمیان کے نکل بھاگتا ہے اعتکاف کرتا ہے اور شب بیداری کرتا ہے لوگوں نے کہا شد المئزر کا کیا مطلب ہے آپ نے فرمایا عورتوں سے کنارہ کشی اختیار کرنا۔(اصبہانی نے اسے روایت کیا ہے)

(۷۳۷)عن علی قال کان رسول الله اذا ستهل شهر رمضان استقبال القبلة لوجهه ثم قال اللهم اهله علینا بالا من والامانة والسلامة والعافیة المحللة ور فاع الاسقام والعون علی الصلوٰة والصیام والقیام تلاوة القرآن اللهم سلمنا الرمضان وسلمه منا حتی ینقضی وقد غفرت لنا رحمتنا وعفوت(رواه الدیلمی)

حضرت علی سے مروی ہے جب رمضان کے مہینہ کا چاند رسول اللہ دیکھتے تو اپنا چہرہ قبلہ کی سمت فرماتے اور فرماتے اے اللہ اس چاند کو ہمارے لئے امن وامان اور سلامتی وعافیت والا بنا اور بیماروں کے لئے شفا نماز روزہ قیام اور تلاوت کے لئے مددگار۔ اے اللہ ہمیں رمضان کے لئے سلامت رکھ اور اسے ہمارے لئے سلامت رکھ یہاں تک کہ یہ خیر وخوبی گذر جائے تو نے ہمیں اپنی رحمت سے بخشا ہے اور ہمیں معاف کیا ہے۔(دیلمی نے اسے روایت کیا ہے)

احکام الصوم
(روزے کے احکام)

(۷۳۸)عن علی ان النبی ؐ مر رجل یحتجم فی ثمانی عشرۃ من رمضان فقال اقطر الحاجم والمحجوم(رواہ ابن جریر)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ نبیؐ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو پچھنے لگوا رہا تھا آپ نے یہ دیکھ کر فرمایا پچھنے لگانے والے اور پچھنے لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔(ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے)

(۷۳۹)عن ام مسعود بن الحکم قالت لکانی انظر الی علی و ھو علیٰ بغلۃ رسول اللہ البیضاء حین وقف علی شعب الانصار وھو یقول یا ایھا الناس ان رسول اللہ یقول ان ایام التشریق ایام اکل وشرب لیست بایام صیام.(رواہ النسائی وابو یعلیٰ وابن جریر وابن خزیمہ والطحاوی والحاکم واحمد والعدنی تغیر الالفاظ)

ام مسعود بن حکم کہتی ہیں گویا کہ میں ابھی بھی حضرت علی کو دیکھ رہی ہوں کہ آپ رسول اللہؐ کی سفید خچر پر ہیں جب آپ نے انصار کی وادی میں قیام فرمایا اور آپ فرما رہے تھے اے لوگو! بے شک رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ ایام تشریق کھانے اور پینے کے دن ہیں وہ روزے کے دن نہیں ہیں۔(نسائی ابو لعلی ابن جریر ابن خزیمہ طحاوی حاکم، احمد اور عدنی نے الفاظ کے تغیر کے ساتھ اسے روایت کیا ہے)

باب فی السحور
(سحری کا بیان)

(۷۴۰)عن علی قال رسول اللہ تسحرو اولوبشربۃ ماء وافطروا ولو علی شربۃ من ماء (رواہ ابن عدی)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا سحری کرو ایک گھونٹ پانی سے اور افطار کرو خواہ پانی کے گھونٹ سے ہی کیوں نہ ہو۔(ابن عدی نے اسے روایت کیا ہے)

(۷۴۱)عن علی قال کان النبی ؐ یواصل من السحر الی السحر(رواہ احمد

وابن شیبه والطیالسی وابن منصور)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ نبیؐ سحر کے وقت کو صبح سے ملا دیتے تھے)یعنی عبادت فرماتے رہتے)(احمد،ابن شیبہ،طیالسی اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے)

باب فی الاعتکاف

اعتکاف کا بیان

(۷٤۲)عن علی قال کان رسول الله یوقظ اهله فی العشر الاواخر من رمضان ورفع المیزر وکل وکبیر لطیق الصلوٰة (رواه الطیالسی واحمد والترمذی وابن عاصم وجعفر وابن جریر وابو یعلی وابو نعیم فی الحلیة وابن منصور والبخاری والطبرانی فی الاوسط)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ رمضان کے آخری عشرہ میں اپنے گھر والوں کو بیدار کرتے ہر چھوٹے اور بڑے کو جو نماز کی طاقت رکھتا تھا اور خود مستعد ہو جاتے۔(طیالسی احمد ترمذی،ابن عاصم، جعفر،ابن جریر،ابو یعلی اور ابو نعیم نے حلیہ میں اور ابن منصور بخاری اور طبرانی نے اسے اوسط میں روایت کیا ہے)

باب فی لیلة القدر

(شب قدر کا بیان)

(۷٤۳)عن علی قال قال رسول الله اطلبوا الیلة القدر فی العشر الاواخر واذاغلبتم فلا تغلبوا فی السبع البواقی(رواه عبد الله بن احمد)

حضرت علی سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا شب قدر کو آخری عشرہ میں تلاش کرو اور جب

(۷٤٤)عن علی قال خرجت حین بزغت القمر فلق جفنة فقال النبی اللیلة لیلة القدر (رواه احمد)

حضرت علی فرماتے ہیں میں باہر نکلا آنکھیں پھاڑے ہوئے اور چاندنی نکلی ہوئی تھی تو نبی

صلعم نے فرمایا آج کی رات شب قدر ہے۔(احمد نے اسے روایت کیا ہے)

(۷٤٥)عن علی قال قال رسول الله من کان ملتمسا لیلة القدر فلیلتمسها فی العشر الاواخر من رمضان فان عجزتم فلا تغلبوا فی السبع الاواخر وکان یوقظ اهله فی العشر الاواخر(رواه ابو القاسم ابن شیران)

حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جو شب قدر کی تلاش میں ہو اسے چاہیے کہ اسے تلاش کرے رمضان کے آخری عشرہ میں اور اگر تم ایسا نہ کر سکو تو آخری ہفتہ میں اور حضرت اپنے گھر والوں کو آخری عشرہ میں بیدار کرتے تھے۔(ابو القاسم بن شیران نے اسے روایت کیا ہے)

باب فی صلوٰة العید وصدقة الفطر

(نماز عید اور صدقۂ فطرہ کا بیان)

(۷٤٦)عن علی قال ان من السنة یخرج الی العید ماشیا وان یا کل شیئا قبل ان یخرج(رواه الطیالسی والترمذی والنسائی وابن ماجه والمروزی)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ عید کی نماز کے لئے پیدل نکلے اور نکلنے سے پہلے کچھ کھالے۔(طیالسی ترمذی نسائی ابن ماجہ اور مروزی نے اسے روایت کیا ہے)

(۷٤۷)عن العلاء بن بدر قال خرج علینا علی فی یوم عید فرء ی ناسا یصلون فقال یا ایهاالناس قد شهدنا نبی الله فی مثل هذ الیوم فلم یکن احد یصلی قبل العید اوقبل النبی فقال رجل یا امیر المومنین الا انهی الناس ان یصلو اقبل خروج الامام فقال لا ارید عبد ا اذا صلی ولکن نجد منهم بما شهدنا من النبی.(رواه ابن راهویه والبزار وزاهر)

علاء بن بدر کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عید کے دن باہر تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھتے دیکھا تو آپ نے فرمایا۔اے لوگو!ہم رسول اللہ کے ساتھ آج کے دن موجود ہوتے تو کسی شخص کو عید سے پہلے یا نبی صلعم سے پہلے نماز پڑھتے نہ دیکھتے یہ سنکر ایک شخص بولا اے امیر المومنین کیا میں لوگوں کو امام کے آنے سے پہلے نماز پڑھنے سے روک نہ دوں آپ نے

فرمایا میں نہیں چاہتا کہ کسی نماز پڑھنے والے کے ساتھ ایسا کروں البتہ میں یہ ضرور چاہتا ہوں کہ میں ان کو وہی عمل کرتے دیکھوں جو ہم نے نبی کو فرماتے دیکھا ہے۔(ابن راہویہ بزار اور زاہد نے اسے روایت کیا ہے)

(۷٤٨)عن الحارث عن علی عن النبی انه قال فی صدقة الفطر عن کل صغیر وکبیر حروعبد نصف صاع من بروصاع من تمر(رواه الدارقطنی)

حارث سے مروی ہے وہ حضرت علی سے آپؑ نبی صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا صدقہ ہر چھوٹے بڑے آزاد غلام کی طرف ہو سکتا ہے نصف صاع گیہوں اور ایک صاع کھجور۔(دار قطنی نے اسے روایت کیا ہے)

صوم عاشوراء
(عاشورہ کے دن کا روزہ)

(۷٤٩)عن علی قال قال رسول الله ان کنت صائما بعد شهر رمضان فصم المحرم فانه شهر الله تعالیٰ فیه یوم تاب فیه علی قوم ویتوب فیه علیٰ آخرین(رواه الترمذی)

حضرت علی سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اگر تم روزہ رکھنا چاہو ماہ رمضان کے بعد تو تم محرم کے روزے رکھو کیوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اس میں ایک دن ایسا ہے جس میں بنا اس نے ایک قوم کی توبہ قبول فرمائی اور اس دن وہ دوسروں کی بھی توبہ قبول فرمائے گا۔ (ترمذی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۵۰) عن حسرة بن دجاجة قالت قیل لعائشة ان علیا امر بصیام عاشورا قالت هو اعلم من بقیٰ بالسنة(رواه ابن جریر)

حسرہ بن دجاجہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ سے کہا گیا کہ حضرت علی نے عاشورا کے دن کے روزہ کا حکم دیا ہے تو انہوں نے کہا سب سے زیادہ جاننے والے ہیں سنت کے بارے میں۔ (ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے)

صوم ایام البیض
(ایام بیض کے روزے)

(۷۵۱)عن علی النبی قال صیام ثلاثة ایام من کل شهر صیام الدهر کل یوم عشرة ایام من جاء بالحسنة فله عشر امثالها .(رواه ابن مرودیه الخطیب)

حضرت علی سے مروی ہے کہ نبی صلعم فرماتے ہیں کہ ہر مہینہ میں تین دن کے روزے ایسے ہیں جیسے پورے مہینہ روزہ رکھا اور ہر ایک دن کا روزہ مثل دس دن کے روزوں کے ہے کیوں کہ جس نے ایک نیکی کی اس کو اسکا دس گنا اجر ملے گا۔ (ابن مردویہ اور خطیب نے اسے روایت کیا ہے)

کتاب الصحبة
(صحبت کی فضیلت اس کی ترغیب اس کے آداب اس کے ممنوعات اور اس کی ترہیب کا بیان)

(۷۵۲)عن علی قال قال رسول الله الارواح جنود مجندة تلتقی فتشام فما تعارف منها ایتلف وما تناکر منها اختلف(رواه الدیلمی)

حضرت علی سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا روحیں جمع شدہ لشکر میں وہ ایک دوسرے سے ملتی ہیں اور ایک دوسرے کو خوشبو سنگھاتی ہیں ان میں جو کوئی ایک دوسرے کو پہچان جاتی ہیں وہ آپس میں محبت کرنے لگتی ہیں اور جو کوئی انہیں جان بوجھ کر ناواقف بنتی ہے ان میں آپس میں اختلاف ہو جاتا ہے۔ (دیلمی)

(۷۵۳)عن علی قال قال رسول الله للمسلم ست بالمعروف یسلم علیه اذا لقیه ویجیبه اذا دعاه یشمته اذا عطس ویعوده اذا مرض وتتبع خبازته اذامات ویحب له ما یحب بنفسه. (رواه احمد و الترمذی و ابن ماجة)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ فرض ہیں جب اس سے ملے تو سلام کرے اور جب وہ اسے پکارے تو اسے جواب دے اور جب اسے چھینک آئے تو یرحمک اللہ کہے اور جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے اور اس کے جنازہ کے ساتھ چلے جب وہ مر جائے اور اس کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرے۔

(احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۵٤) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من الجفاء ان یدخل الرجل منزل اخیه فیتقدم الیه شیئا فلا یاکله و الرجل یصحب الرجل فی الطریق فلا یسئله عن اسمه و اسم ابیه و الرجل یجامع اهله لا یلاعبها قبل الجماع.

(رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہ ظلم ہے کہ کوئی شخص اپنے کسی بھائی کے گھر جائے اور جب وہ اسے کچھ کھانے کے لئے پیش کرے تو وہ اسے نہ کھائے اور آدمی کسی شخص کے ساتھ راستہ میں چلے اور اس سے اس کا اور اس کے باپ کا نام نہ پوچھے اور آدمی اپنی بیوی سے جماع کرے اور جماع سے پہلے اس کے ساتھ ملاعبت نہ کرے۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۵۵) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صاحب الدابة احق بصدرها. (رواه الطبرانی فی الاوسط)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا سواری کا مالک زیادہ حق دار ہے اسے آگے بڑھانے کا۔ (طبرانی نے اسے اوسط میں روایت کیا ہے۔)

(۷۵٦) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا عاد الرجل اخاه المسلم مشی فی خرافة الجنة حتی یجلس فاذا جلس غمرته الرحمة فان کان غدوة صلی علیه الف ملك حتی یمسی و ان کان عشاء صلی علیه سبعون الف ملك حتی یصبح. (رواه احمد و ابویعلیٰ و البیهقی و ابن حبا و الترمذی و ابن ماجة و الحاکم و ابو داؤد بتغییر الفاظ)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے درختوں کی قطاروں کے بیچ چلتا ہے اور جب وہ بیٹھتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے اگر دن کا وقت ہوتا ہے تو شام تک فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور اگر رات کا وقت ہوتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں۔ (احمد، ابویعلیٰ، بیہقی، ابن حبان، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم اور ابوداؤد نے اسے الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ روایت کیا ہے۔)

(۷۵۷) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعظم العبادة اجرا اخفها. (رواه البزار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا سب سے بڑی عبادت اس کا اجر سب سے کم ہے۔ (بزار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۵۸) عن علی ان رجلا قال للنبی الرجل یحب القوم ولا یستطیع ان یعمل بعملهم قال المرء مع من احب. (رواه الطیالسی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلعم سے عرض کیا کہ ایک شخص ایک قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن ان کی طرح عمل کرنے پر قادر نہیں ہے آپ نے یہ سن کر فرمایا کہ انسان کا حشر اسی کے ساتھ ہوتا ہے جس سے اسے محبت ہوتی ہے۔ (طیالسی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۵۹) عن شقیق بن سلمة قال جاء رجل الی علی و کلمه فقال فی عرض الحدیث انی لاحبك فقال له علی کذبت قال لم یا امیر المومنین قال لانی اری قلبی یحبك قال النبی ان الارواح کانت تلاقی فهی الهوی فتشام ما تعارف منها ایلتف و ما تناکر منها اختلف فلما کان من امر علی ما کان کان من خرج علیه. (رواه السلفی)

شقیق بن سلمہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے باتیں کرنے لگا دوران گفتگو اس نے یہ کہا مجھے آپ سے محبت ہے۔ حضرت علیؓ نے جواب دیا تم جھوٹ کہتے ہو اس نے عرض کیا یہ کیسے اے امیر المومنین آپ نے فرمایا کیوں کہ میں

(۷۶۰) عن علی قال اهدیت لرسول الله صلی الله علیه وسلم بغلة فاعجبته فرکبها فقلنا یا رسول الله لو انزینا الحمر علی خیلنا فجاء ت بمثل هذه فقال رسول الله انما یفعل ذلك الذی لا یعلمون. (رواه الطیالسی و ابن وهب و احمد و ابو داؤد و النسائی و ابن جریر و الطحاوی و ابن حبان و الدروقی و البیهقی و الغیا فی

المختارات)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کو ایک خچر تحفہ میں دیا گیا جو آپ کو پسند آیا اور حضور صلعم اس پر سوار ہوتے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ہم گدھے سے اپنی گھوڑوں کا جوڑا لگائیں تو اسی کے مثل خچر پیدا ہو گا یہ سن کر رسول اللہ نے فرمایا ایسا وہ لوگ کرتے ہیں جو کچھ نہیں جانتے۔ (طیالسی، ابن وہب، احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن جریر، طحاوی، ابن حبان، اورقی اور بیہقی اور ضیا نے مختارات میں اسے روایت کیا ہے۔)

(٧٦١) عن علی قال نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ننزی حمارا علی فرس. (رواه احمد و ابو داؤد و الاورقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ ہم گدھے سے گھوڑے کا جوڑا لگائیں۔ (احمد، ابو داؤد اور ارقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٧٦٢) عن علی بن ربيعة قال رأيت عليا اتى بدابته فلما وضع رجليه فی الركاب قال بسم الله فلما استوی عليها قال "الحمد لله الذی سخرلنا هذا و ما كنا له مقرنين و انا الى ربنا لمنقلبون" ثم حمد الله ثلاثا و كبر ثلاثا و قال سبحان الله ثلاثا ثم قال سبحانك لا اله الا انت انی ظلمت نفسی فاغفرلی ذنوبی انه لا يغفر الذنوب الا انت ثم ضحك فقلت لم ضحكت يا امير المومنين قال كنت ردف النبی ففعل مثل ذالك ثم ضحك فقلت له ضحكت يا رسول الله قال عبدی عرف ان له ربا يغفر و يعاقب. (رواه الطيالسی و احمد و عبد ابن حميد و ابو داؤد و الترمذی و النسائی و ابويعلیٰ و ابن خزيمة و ابن شاهين و ابن مردوية و الحاكم و البيهقی و الضيا.)

علی بن ربیعہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور جب اپنا پیر رکاب میں رکھا تو فرمایا بسم اللہ اور جب اس پر سوار ہو گئے تو فرمایا الحمد للہ الذی الخ تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے اسے ہمارے لئے مسخر کیا اور ہم بے شک ہم نے اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں" پھر تین بار الحمد للہ فرماتے اور تین بار تکبیر کہتے اور تین بار سبحان اللہ کہتے پھر فرماتے سبحانک الخ پاک ہے تو تیرے سوا کوئی معبود نہیں بے شک میں نے اپنے

نفس پر ظلم کیا تو میرے گناہوں کو بخشدے گناہوں کا بخشنے والا کوئی نہیں سوائے تیرے پھر آپ ہنس پڑے میں نے عرض کیا اے امیر المومنین آپ کیوں ہنسے آپ نے فرمایا میں رسول اللہ صلعم کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا آپ نے ایسا ہی کیا پھر ہنس دیئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنسے آپ نے فرمایا اللہ کو تعجب ہوتا ہے اپنے بندہ پر جب وہ کہتا ہے اے میرے رب مجھے بخش دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ جانتا ہے کہ گناہوں کا بخشنے والا کوئی نہیں اور ایک جگہ ہے بے شک اللہ بندہ پر ہنستا ہے جب وہ یہ کہتا ہے لا الہ الا انت الخ کوئی معبود نہیں سوا تیرے تو پاک ہے بے شک میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تو میرے گناہوں کو بخشدے گناہوں کو بخشنے والا تیرے سوا کوئی نہیں۔ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو بخشتا ہے اور سزا دیتا ہے۔ (طیالسی، احمد، عبد بن حمید، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابویعلیٰ، ابن خزیمہ، ابن شاہین، ابن مردویہ، حاکم، بیہقی اور ضیا نے اسے روایت کیا ہے۔

(۷۶۳) عن علی قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن مياثر الارجوان. (رواه ابوداؤد)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ہمیں منع فرمایا ہے ارجوان کی خوشبو کے استعمال سے۔ (ابوداؤد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷٦٤) عن علی قال نهانی رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبس القسی المرجم و ان افترش جلس دابتی الذی یلی ظهرها و ا ن اضع جلس دابتی علی ظهرها حتی اذکر اسم الله فان علی کل ذروة شیطانا فاذکروا اسم الله. (رواه الاروقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے منع فرمایا ریشمی کپڑے پہننے سے اور اس جانور پر سواری کرنے سے جس کی کمر خمیدہ ہو اور یہ سواری کی پشت پر بیٹھنے سے بغیر اللہ کا نام لئے ہوئے کیوں کہ ہر ایک بلند چیز پر شیطان ہوتا ہے۔ لہٰذا اللہ کا نام ضرور یاد کر لیا کرو۔ (اروقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷٦٥) عن علی قال امرنی النبی صلى الله عليه وسلم ان آتیه بطبق یکتب علیه مالا یضل امتی بعده خشیت ان یفوقنی نفسه قلت انی لاحفظ قال اوصی

بالصلوٰة و الزكوٰة و ما ملكت ايمانكم. (رواه احمد و ابن منصور)

حضرت علیؓ نے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلعم نے مجھے حکم دیا کہ میں ایک کاغذ لاؤں جس پر کچھ لکھ دوں تاکہ میری امت میرے بعد گمراہ نہ ہو۔ مجھے ڈر ہوا کہ حضور صلعم مجھے سب پر فوقیت نہ دیں لہٰذا میں نے عرض کیا میں اچھی طرح یاد رکھنے والا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا میں تم کو نماز اور زکوٰۃ اور ملک یمین کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ (احمد اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۶۶) عن علی قال كان رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا دخل علی المريض قال "اذهب البائس رب الناس و اشف انت الشافی لا شافی الا انت. (رواه ابن شيبة و الترمذی و الدروقی و ابن جرير و فی رواية لا شفاء الا شفائك شفاء لا يغادر سقما.)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم جب کسی بیمار کے پاس تشریف لاتے تو فرماتے "بیماری چلی جائے اے لوگوں کے پالنے والے شفا عطا فرما تو شافی ہے تیرے علاوہ کوئی شافی نہیں۔ (ابن شیبہ، احمد، ترمذی، اروقی اور ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے اور ایک روایت میں ہے کوئی شفا نہیں علاوہ تیری شفا کے)

(۷۶۷) عن علی قال اشتكيت فدخل علی النبی صلی الله عليه وسلم و انا اقول اللهم ان كان اجلی قد حضر فارحنی و ان كان متأخرا فاشفنی و ان كان بلاء فصبرنی فضربنی برجله و قال كيف قلت فقلت له فمسحنی بيده ثم قال اللهم اشفه او قال اعفه فما اشتكيت ذالك الوجع بعد. (رواه الطيالسی و ابن شيبة و احمد و الترمذی و النسائی و ابويعلی و ابن منصور و ابن جرير.)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں بیمار تھا تو نبی کریم صلعم میرے پاس تشریف لائے اور اس وقت میں یہ کہہ رہا تھا اے اللہ اگر میری موت آگئی ہے تو مجھے آرام مل جائے اور اگر میری موت ابھی دور ہے تو مجھے شفا عطا فرما اور اگر کوئی بلا ہو تو مجھے اس پر صبر عطا فرما یہ سن کر حضور اکرم صلعم نے اپنے قدم مبارک سے مجھے ٹھوکا دیا اور فرمایا یہ تم نے کیسے کہا میں نے پھر کہا پھر آپ نے مجھے اپنے دست مبارک سے چھوا اور فرمایا اے اللہ اسے شفا عطا فرما یا یہ فرمایا کہ اسے عافیت سے رکھ

اس تکلیف کے بعد پھر مجھے اس قسم کی کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ (طیالسی، ابن شیبہ، احمد، ترمذی، نسائی، ابویعلی، ابن منصور اور ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۶۸) عن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا عاد مریضا وضع یدہ الیمنی علی خدہ الیمنی و قال لا بأس اذھب الباس رب الناس اشف انت الشافی لا یکشف الضر الا انت. (رواہ ابن مردویہ و ابوعلی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم جب کسی مریض کی عیادت فرماتے تو اپنا داہنا ہاتھ اس کے داہنے رخسار پر رکھتے اور فرماتے "کوئی بیماری نہیں بیماری دفع ہو جائے اے لوگوں کے پروردگار شفا عطا فرما تو ہی شافی ہے تیرے سوا کوئی نقصان رفع کرنے والا نہیں۔ (ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۶۹) عن علی قال دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما من مریض لم یحضر اجلہ تعوذ بھذہ الکلمات الاخف عنہ بسم اللہ العظیم اسئل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیہ سبع مرات. (رواہ ابن النجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے بلایا اور فرمایا کوئی مریض ایسا نہیں جس کا وقت نہ آیا ہو اور وہ ان کلمات کے ذریعہ تعوذ کرے مگر یہ کہ اس کا مرض کم نہ ہو اور وہ شفا نہ پائے "بسم اللہ العظیم الخ" شروع کرتا ہوں میں عظیم اللہ کے نام سے میں مانگتا ہوں عظیم اللہ سے جو رب عرش عظیم ہے یہ وہ سات بار پڑھے۔ (ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۷۰) عن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا عاد مریضا وضع یدہ علی رأسہ فقال اذھب الباس رب الناس و اشف انت الشافی اللھم انی اسئلک لفلان ابن فلان شفاء لا یغادر سقما. (رواہ الدروقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم جب کسی مریض کی عیادت فرماتے تو اپنا دست مبارک اس کے سر پر رکھتے اور فرماتے "لوگوں کے پالن ہار بیماری دور ہو جائے اور شفا عطا فرما تو ہی شافی ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں فلاں ابن فلاں کی شفا کے لئے۔ بیماری کا اثر نہ رہ جائے۔ (اورقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی السلام و فضائله و احکامه و آدابه و محظواته

سلام اس کے فضائل، اس کے احکام اس کے آداب اور اس کے منہیات کا بیان

(۷۷۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم السلام تطوع و الرد فریضة. (رواه الدیلمی فی فردوس الاخبار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے سلام سنت ہے اور اس کا جواب دینا فرض ہے۔ (دیلمی نے اسے فردوس الحکمت میں روایت کیا ہے۔)

(۷۷۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یجزی عن الجماعة اذا امر و ان یسلم احد و یجزی عن الجلوس ان یرد احدهم. (رواه ابو داؤد)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کافی ہے اگر کسی جماعت کے پاس سے گذرے تو ان میں سے ایک کو سلام کرے اور کافی ہے اس جماعت کے لئے کہ انمیں کا کوئی ایک سلام کا جواب دیدے۔ (ابو داؤد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۷۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا عطس احدکم فلیقل الحمد لله علی کل حال و لیقل له من حوله یرحمك الله و لیقل هو لمن حوله یهدیکم الله و یصلح بالکم. (رواه ابن ماجة و الحاکم و البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ کہے "الحمد للہ ہر حال میں" اور جو شخص اس کے قریب ہو وہ "یرحمک اللہ" کہے اور جو شخص ان دونوں کے قریب ہو وہ کہے "یہدیکم اللہ" اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حال کی اصلاح فرمائے۔ (ابن ماجہ، حاکم اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۷٤) عن علی قال صافحت رسول الله صلی الله علیه وسلم و هو یقول صافحت کفی هذه سر ادقات عرش ربی هذا الحدیث مسلسل بالمصافحة. (رواه ابن سدی مسلسلا باسناد صوفی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلعم سے مصافحہ کیا اور آپ فرمارہے تھے میرے اس ہاتھ نے مصافحہ کیا ہے اپنے رب کے عرش کے خیموں سے یہ حدیث مسلسل ہے مصافحہ کے لئے۔ (ابن سدی نے اسے مسلسل روایت کیا ہے۔ مستند اسناد سے)

حرف الضاد　　حرف ضاد

كتاب الضيافة

ضیافت کے بارے میں

باب فی حق الضیافة و ترغیبه و آدابه

ضیافت کے حق اس کی ترغیب اور اس کے آداب کا بیان

(۷۷۵) عن علی قال ضافنی رسول الله علی الاسودین التمر و الماء و قال من اضاف مومنا فکانما اضاف آدم و من اضاف اثنین فانما اضاف آدم و حواء و من اضاف ثلاثة فکانما اضاف جبرئیل و میکائیل و اسرافیل. (هذا الحدیث مسلسل عن روایات الائمة وموجود فی اسنی المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب للشیخ شمس الدین الجزری)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے میری ضیافت فرمائی دو کالی چیزوں سے کھجور اور پانی سے اور فرمایا جس نے کسی مومن کی ضیافت کی گویا اس نے آدم کی ضیافت کی اور جس نے دو آدمیوں کی ضیافت کی گویا اس نے آدم و حوا کی ضیافت کی اور جس نے تین آدمیوں کی ضیافت کی گویا اس نے جبرئیل میکائیل اور اسرافیل کی ضیافت کی۔ (یہ حدیث مسلسل ہے ائمہ کی روایت سے اور موجود ہے اسنی المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب میں جو شیخ شمس الدین جزری کی ہے۔)

حرف الطاء　　حرف طاء

كتاب الطهارة

طہارت کے بارے میں

باب فی فضل الطهارة مطلقا

طہارت کی فضیلت کا بیان

(۷۷۶) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مفتاح الصلوة

الطهور و تحريمها التكبير و تحليلها التسليم. (رواه احمد وابوداؤد والترمذی و ابن ماجة)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا نماز کی کنجی پاکیزگی ہے اور اس کی تحریم تکبیر اور اس کی تحلیل تسلیم ہے۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی فضل الوضوء و وجوبه و آدابه و احکامه و اذکاره و محظوراته و نواقضه و ما یتعلق بها

وضو کی فضیلت اس کا وجوب اسکے آداب اور اس کے احکام اس کے اذکار اور اس کے ممنوعات اس کو توڑنے والی چیزوں اور اس سے متعلق باتوں کا بیان۔

(۷۷۷) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اسبغ الوضوء فی البرد الشدید کان له من الاجر کفلان. (رواه الطبرانی فی الاوسط و فی روایة الخطیب و ابن النجار و بعده و من اسبغ الوضوء فی الحر الشدید کان له من الاجر کفل)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے شدید جاڑوں میں اچھی طرح وضو کیا اس کا اجر چوگنا ہو گیا۔ (طبرانی نے اسے اوسط میں اور خطیب اور ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں جس نے شدید گرمی میں اچھی طرح وضو کیا اس کو دوگنا اجر ملے گا۔)

(۷۷۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم توضأ و انضح فرجك. (رواه المسلم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے وضو کرو اور اپنی شرمگاہ دھو ڈالو۔ (مسلم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۸۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو لا ان اشق علی

امتی لامرتهم بالسواك مع كل وضوء. (رواه الطبرانی فی الاوسط)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اگر میری امت پر گراں نہ گزرتا تو میں انہیں ہر وضو میں مسواک کا حکم دیتا۔ (طبرانی نے اسے اوسط میں روایت کیا ہے۔)

(۷۸۰) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطهور ثلاثا واجبة و مسح الرأس واحدة. (رواه الدیلمی فی فردوس الاخبار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے پاکی کے لئے تین چیزیں واجب ہیں ان میں سے ایک سر کا مسح ہے۔ (دیلمی نے اسے فردوس الاخبار میں روایت کیا ہے۔)

(۷۸۱) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المذی الوضوء و من المنی الغسل. (رواه الترمذی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے مذی سے وضو واجب ہوتا ہے اور منی سے غسل۔ (ترمذی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۸۲) عن علی قال کنت رجلا مذاء فامرت الرجل ان یسئل النبی فقال توضأ و اغسل ذکرك. (رواه البخاری و المسلم و احمد و النسائی و ابن ماجة)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں مذی کا مریض تھا تو میں نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ نبی صلعم سے اس کے بارے میں سوال کرے تو آپ نے فرمایا وضو کر اور اپنی شرمگاہ دھو ڈال۔ (بخاری، مسلم، احمد، نسائی اور ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۸۳) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن نام العینان فلیتوضأ. (رواه احمد و ابو داؤد و ابن ماجة)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا نبی کریم صلعم نے جو شخص سو جائے اسے چاہئے کہ وضو کرے۔ (احمد، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۸٤) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا توضأ الرجل فهو فی صلوٰة ما لم یحدث. (رواه ابن جریر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب آدمی وضو کرتا ہے تو گویا وہ نماز میں ہوتا ہے جب تک اس کا وضو نہ ٹوٹے۔ (ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۸۵) عن علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مسح رأسه مرة. (رواه ابن ماجة)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اپنے سر مبارک کا مسح ایک بار کیا۔ (ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۸۶) عن عاصم بن زمرة قال رأیت علیا امیر المومنین یاخذ ماء بطهوره فبادرته الیه فقال مه فانی رأیت عمر بن الخطاب یاخذ ماء بطهوره فبادرته الیه فقال مه فانی رأیت ابابکر الصدیق یاخذ ماء بطهوره فبادرته الیه فقال مه انی رأیت رسولا لله صلی الله علیه وسلم یاخذ ماء بطهوره فبادرته الیه فقال یا ابابکر انی لا احب ان یغنی احد علی طهوری. (رواه ابو القاسم الغافقی)

عاصم بن زمرہ کہتے ہیں کہ میں نے امیر المومنین علیؓ کو طہارت کے لئے پانی لیتے دیکھا تو میں جلدی سے آپ کی طرف لپکا تو آپ نے کہا رہنے دو کیوں کہ میں نے عمر بن خطاب کو طہارت کے لئے پانی لیتے دیکھا اور میں جلدی سے ان کی سمت بڑھا تو انہوں نے فرمایا رہنے دو کیوں کہ میں نے ابو بکر صدیق کو دیکھا کہ وہ طہارت کے لئے پانی لے رہے تھے میں جلدی سے ان کی طرف بڑھا تو انہوں نے کہا کہ رہنے دو کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ آپ طہارت کے لئے پانی لے رہے تھے میں جلدی سے حضور کی طرف بڑھا تو حضور صلعم نے فرمایا اے ابو بکر میں پسند نہیں کرتا کہ میری طہارت میں کوئی میرا معاون و مددگار بنے۔ (ابوالقاسم غافقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۸۷) عن ابی وائل قال رأیت علیا یتوضأ ثلاثا ثلاثا و یقول هکذا کان وضوء رسول الله صلی الله علیه وسلم. (رواه الطیالسی و ابن ماجة و الطحاوی و مسدد و ابویعلی و ابن منیع و الحارث)

ابی وائل سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو وضو کرتے دیکھا ہر چیز تین تین بار اور آپ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلعم اسی طرح وضو فرماتے تھے۔ (طیالسی، ابن ماجہ، طحاوی، مسدد ابو یعلی، ابن منیع اور حارث نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۸۸) عن ابی حیة قال رأیت علیا توضأ فغسل کفیه و مضمض و استنشق

ثلاثا ثم غسل وجهه ثلاثا و ذراعيه ثلاثا و مسح براسه ثم غسل قدميه الى الكعبين ثلاثا ثم قام فشرب فضل وضوء ہ قائما ثم قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل الذى رأيتمونى فاحببت ان اريكم. (رواه عبدالرزاق و ابن شيبة و احمد و ابو داوٗد و الترمذی، و النسائی و ابویعلیٰ و الطحاوی و الهروی و الضیا)

ابی حیہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین تین بار پھر چہرہ اور گٹے دھوئے تین تین بار اور سر کا مسح کیا پھر دونوں پیر گٹوں تک دھوئے تین تین بار پھر کھڑے ہو کر اپنے وضو کا باقی پانی پیا۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلعم ایسا ہی کرتے تھے جیسا تم نے مجھے دیکھا میں نے چاہا کہ تمہیں آپ کے وضو کا طریقہ دکھادوں۔ (عبدالرزاق، ابن شیبہ، احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابویعلی، طحاوی، ہروی اور ضیا نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۸۹) عن عبد خیرؒ انه توضأ علی فمضمض ثلاثا من كف واحد و غسل وجهه ثلاثا ثم ادخل يده فى الركوة فمسح رأسه و غسل رجليه ثم قال هذا وضوء نبيكم محمد صلى الله عليه وسلم. (رواه عبدالرزاق و ابن شيبة)

عبد خیر کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے وضو کیا تو ایک ہاتھ سے پانی لیکر تین بار کلی کی اور تین بار منہ دھویا پھر اپنا ہاتھ ڈونگے میں ڈالا اور اپنے سر کا مسح کیا پھر دونوں پیر دھوئے اس کے بعد فرمایا تمہارے نبی محمد صلعم کا وضو اسی طرح ہوتا تھا۔ (عبدالرزاق اور ابن شیبہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۹۰) عن علی قال كان النبى صلى الله عليه وسلم يتوضأ ثلاثا الا المسح مرة مرة. (رواه ابن شيبة.)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلعم وضو میں ہر عضو تین تین بار دھوتے سوا مسح کے کہ مسح کو ایک بار فرماتے۔ (ابن شیبہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۹۱) عن عبدغير قال كنا مع على يوما صلاة الغداة فلما انصرف دعا بالطست فتوضأ ثم ادخل اصبعيه فى اذنيه ثم قال لنا هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ. (رواه ابن شيبه)

عبد غیر کہتے ہیں کہ ایک دن ہم حضرت علیؓ کے ساتھ صبح کی نماز میں تھے جب آپ واپس لوٹے تو آپ نے طشت منگوایا پھر وضو کیا اور اپنی انگلیاں دونوں کانوں میں ڈالیں پھر ہم سے فرمایا میں نے رسول اللہ صلعم کو اسی طرح وضو فرماتے دیکھا۔ (ابن شیبہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۹۲) عن الحسین بن علی قال دعیٰ علی بوضوء فقرب له فغسل کفیه ثلاث مرات قبل ان یدخلها فه وضوئه ثم مضمض ثلاثا و استنشق ثلاثا ثم غسل وجهه ثلاثا ثم غسل یداه الیمنی الی المرفق ثلاثا ثم الیسری کذالك ثم مسح برأسه واحدة ثم غسله رجله الیمنی الی الکعبین ثلاثا ثم الیسری کذلك ثم قام قائما فقال لی ناولنی فناولته الذی فیه فصل وضوئه فشربه قائما فعجبت فلما رأی عجبی قال لا تعجب فانی رأیت اباك النبی یصنع مثل ما رأیتنی یقول بوضوئه هذا و یشرب فضل وضوء ه قائما. (رواه النسائی و الطحاوی و ابن جریر و ابن شیبه)

حضرت حسین بن علی علیہما السلام فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے وضو کے لئے پانی منگوایا جب پانی لایا گیا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ تین بار دھوئے وضو شروع کرنے سے پیشتر پھر تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا اس کے بعد تین بار اپنا منہ دھویا پھر اپنا داہنا ہاتھ کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر بایاں ہاتھ اسی طرح پھر سر کا ایک بار مسح کیا اس کے بعد تین بار داہنا پیر ٹخنوں تک دھویا پھر بایاں پیر اسی طرح پھر اٹھ کر کھڑے ہوئے پھر مجھ سے فرمایا مجھے دو چنانچہ میں نے آپ کے وضو کا باقی ماندہ پانی آپ کو پیش کیا آپ نے اسے کھڑے ہو کر پیا مجھے اس پر تعجب ہوا اور جب آپ نے میرا تعجب دیکھا تو فرمایا تعجب نہ کرو کیوں کہ میں نے تمہارے بات نبی صلعم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے جیسا کہ تم نے مجھے دیکھا۔ (نسائی، طحاوی، ابن جریر اور ابن شیبہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۹۳) عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم توضأ فمضمض ثلاثا و استنشق ثلاثا من کف واحد. (رواه عبدالرزاق و ابن ماجة)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلعم نے وضو کیا تو تین بار کلی کی اور ایک ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی ڈالا۔ (عبدالرزاق اور ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۹٤) عن ابی مطهر قال بینما نحن جلوس مع علی فی المسجد جاء رجل

الی علی و قال ارنی وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فدعا قنبر فقال آتنی بکوز من ماء فغسل یدیه و وجهه ثلاثا فادخل بعض اصابعه فی فیه و استنشق ثلاثا و غسل ذراعیه ثلاثا و مسح رأسه واحدة ثم قال یعنی الاذنین خارجهما من الرأس و باطنهما من الوجه ورجلیه الی الکعبین و لحیته تهطل علی صدره ثم حسا هسوة بعد الوضوء ثم قال این السائل عن وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کذا کان وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم. (رواہ عبدبن حمید و ابوداؤد و ابن منصور و فی روایة احمد و ابویعلیٰ توضأ ثم قرأ شیئا من القرآن ثم قال هکذا لمن لیس بجنب و اما الجنب فلا و لا آیة.

ابی مطر کہتے ہیں کہ جس درمیان ہم مسجد میں حضرت علی کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص آپ کے پاس آیااور عرض کیا مجھے رسول اللہ صلعم کا وضو دکھایئے۔ آپ نے قنبر کو بلا کر فرمایا میرے لئے پانی کا برتن لاؤاس کے بعد آپ نے اپنے ہاتھ اور چہرہ کو تین بار دھویا پھر اپنی انگلیاں اپنے منہ میں ڈالیں اور تین بار ناک چھنکی اور تین بار ہاتھ دھوئے اور اپنا سر ایک بار دھویا اس کے بعد فرمایا دونوں کان باہر سے سر کی طرف سے اور اندر سے چہرہ کی طرف سے اور دونوں پیر گٹوں تک اور آپ کی ریش مبارک سے پانی کے قطرے آپ کے سینہ پر ٹپک رہے تھے پھر آپ نے وضو کے بعد تھوڑا سا پانی پیااور فرمایا رسول اللہ صلعم کے وضو کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ رسول اللہ صلعم کا وضو اس طرح تھا۔ (عبد بن حمید، ابوداؤد، ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔ احمد اور ابویعلی کی روایت میں یہ ہے کہ آپ نے وضو کیا پھر قرآن میں سے کچھ پڑھا پھر فرمایا یہ اس کے لئے جو ناپاک نہیں ہے اور جو ناپاک ہے وہ قرآن نہ پڑھے۔

(۷۹۵) عن الحارث ان علیا توضأ ثم قام فشرب فضل وضوئه قائما ثم قال انی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یتوضأ ثم شرب فضل وضوء ہ قائما.
(رواہ ابن منصور و ابن جریر)

حارث سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے وضو کیا پھر کھڑے ہوئے اور وضو کا باقی ماندہ پانی کھڑے ہو کر پیا پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلعم کو اسی طرح وضو کرتے اور اس کے بعد وضو کا بقیہ پانی کھڑے ہو کر پیتے دیکھا ہے۔ (ابن منصور اور ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۹۶) عن علی قال وضأ رسول الله فنضح عانته ثلاث مرات و مسح علی رأسه ثلاث مرات. (رواہ ابوبکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے وضو کیااور آپ نے تین بار پانی زیرناف چھڑکااور تین بار اپنے سر کا مسح کیا۔(ابو بکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۹۷) عن ابن عباس قال دخل علی علی بیتی فدعا بوضوء فقال یا ابن عباس اتوضأ لك وضوء رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت بلی فوضع له اناء فغسل یدیه ثم مضمض و استنشق و استنثر ثم اخذ بیدیه فصك بها وجهه و القم ابهامه ما قبل من اذنیه و عاد فی مثل ذالك ثلاثا ثم اخذ كفا من ماء بیده الیمنی فاخر عنهما علی ناصیته ثم ارسلها تسلی علی وجهه ثم غسل یده الیمنی الی المرفق ثلاثا ثم یده الاخری مثل ثم مسح رأسه و اذنیه من ظهرهما ثم اخذ بكفه من الماء فصك بها علی قدمیه و فیها النعل قبلها بها ثم علی الرجل الاخری مثل ذالك فقلت و فی النعلین قال و فی النعلین. (رواه احمد و ابوداؤد و ابویعلی و ابن خزیمة و الطحاوی و ابن حبان و الفیا و الطیالسی و ابن منیع و الدارمی و النسائی و ابن الجارود و الدار قطنی و عبدالله بن احمد بتغیر الفاظ.)

ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت علیؓ گھر تشریف لائے اور وضو کا پانی منگایا پھر فرمایا اے ابن عباس میں تمہارے سامنے اس طرح وضو کروں جس طرح رسول اللہ صلعم فرماتے تھے میں نے کہا جی ہاں پھر آپ نے ایک برتن منگوایا اپنے ہاتھ اس مین دھوئے پھر کلی کی اور ناک مین پانی لیا پھر ناک چھنکی پھر ہاتھ میں پانی لے کر چہرہ پر ہاتھ مارااور اپنے دونوں انگوٹھے دونوں کانوں میں پھیرے یہ آپ نے تین مرتبہ کیا اس کے بعد داہنے ہاتھ میں پانی لیا اور اسے اپنی پیشانی پر ڈالا اس کے بعد پھر وہ ہاتھ پورے چہرہ پر پھیرا اس کے بعد دانہا ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا اسکے بعد دوسرا ہاتھ اسی طرح دھویا اس کے بعد سر اور کانوں کا مسح کیا پھر چلو میں پانی لے کر پیر پر مارا جس میں آپ پہلے جوتا پہنے ہوئے تھے اسی طرح دوسرے پیر کو میں نے دیکھا کہا کہ کیا جوتے پہنے پہنے آپ نے فرمایا ہاں جوتے پہنے پہنے۔ (احمد، ابوداؤد، ابویعلی، ابن خزیمہ، طحاوی، ابن حبا، ضیا، طیالسی، ابن منیع، دارمی، نسائی، ابن جارود، دار قطنی اور عبد اللہ بن احمد نے اسے الفاظ

کی تبدیلی کے ساتھ روایت کیا ہے۔)

(۷۹۸) عن ابی عبدالرحمان السلمی قال امر علی بالسواک و قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان العبد اذا تسوک ثم قام یصلی قام الملك خلفه یسمع القرآن فلا یزال عجبه بالقرآن یدنیه منه حتی یضع فاه علی فیه فما یخرج من فیه شیء من القرآن الاصار فی جوف الملك فطهروا افواهکم. (رواه ابن المبارك)

ابی عبدالرحمٰن سلمی سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے مسواک کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا بیشک بندہ جب مسواک کرتا ہے اس کے بعد کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہوتا ہے اور قرآن سنتا ہے اور قرآن اسے اتنا پسند آتا ہے کہ وہ اس سے قریب تر ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے اور اس شخص کے منہ سے جو بھی قرآن کے الفاظ نکلتے ہیں وہ اس فرشتہ کے بطن میں اتر جاتے ہیں لہٰذا تم لوگ اپنے اپنے منہ پاک رکھا کرو۔ (ابن مبارک نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۷۹۹) عن علی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لو لا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواك عند کل صلوٰة و لاخرت العشاء الی ثلث اللیل الاول فانه اذا مضیٰ ثلث اللیل الاول هبط الله الی سماء الدنیا فلم یزل هنالك حتی یطلع الفجر فیقول الا سائل یعطی سؤله الا داع یجاب الا سقیم یستشفی الا مذنب یستغفر فیغفر له. (رواه عثمان ابن سعید الدارمی و الدار قطنی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا اگر میری امت پر گراں نہ گزرتا تو میں ان کو مسواک کا حکم دیتا ہر نماز کے وقت اور عشاء کی نماز میں تہائی رات گذرنے تک تاخیر کرتا کیوں کہ جب شروع کی تہائی رات گذر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا سے نزول فرماتا ہے اور وہیں رہتا ہے جب تک کہ فجر طلوع ہو اور وہ کہتا ہے سوال کرنے والا کہاں ہے تاکہ اس کا سوال پورا کیا جائے پکارنے والا کہاں ہے تاکہ اسے جواب دیا جائے بیمار کہاں ہے تاکہ اسے شفا عطا کی جائے گناہ گار کہاں ہے تاکہ اس کی مغفرت کی جائے۔ (عثمان بن سعید الدارمی اور دار قطنی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۰۰) عن علیؓ قال علمنی رسول الله صلی الله علیه وسلم کلمات اقولهن

عند الوضوء فلم انسهن كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتی بماء فغسل يديه قال بسم الله و الحمدلله على الاسلام اللهم اجعلنی من التوابین و اجلعنی من المتطهرين و اجعلني من الذين اذا اعطيتهم شكروا و اذا ابتليتهم صبروا فاذا غسل فرجه قال اللهم احصن فرجی ثلاثا و اذا تمضمض قال اللهم اغنی على تلاوة ذكرك و اذا استنشق قال اللهم ارحمنى رائحة الجنة و اذا غسل وجهه قال اللهم بيض وجهی یوم تبیض وجوه و تسود وجوه اذا غسل يمينه قال اللهم آتنی بکتابی بیمینی و حاسبنی حسابا یسیرا و اذا غسل شماله قال اللهم لا تعطنی کتابی بشمالی ولا من وراء ظهری و اذا مسح رأسه قال اللهم غشيني برحمتك و اذا مسح اذنيه قال اللهم اجعلنی من الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه و اذا غسل رجليه قال اللهم اجعل لی سعیا مشکورا و ذنبا مغفورا و تجارة لن تبور ثم رفع رأسه الى السماء فقال الحمد لله الذی رفعها بغير عمد قال النبی صلی الله علیه وسلم و ملك قائم على رأسه یکتب ما يقول في ورقة ثم يختمه فيرفعه فيضعه تحت العرش فلا يفك خاتمه الى يوم القيامة. (رواه المستغفری)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آپ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلعم نے کچھ کلمات سکھائے ہیں جو میں وضو کے وقت کہتا ہوں اوران کو میں کبھی نہیں بولا رسول اللہ صلعم کے پاس جب پانی لایا جاتا تو آپ اپنے دونوں ہاتھ دھوتے اس کے بعد فرماتے "بسم اللہ والحمدللہ الخ" (شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور اللہ کی تعریف کرتا ہوں) اپنے اسلام کی وجہ سے اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنادے اور مجھے پاکبازوں میں سے بنادے اور مجھے ان لوگوں میں سے بنادے جن کو تونے جب عطا کیا تو انہوں نے شکر کیااور جب ان کو آزمایا تو انہوں نے صبر کیا جب حضور صلعم اپنی شرمگاہ دھوتے تو تین مرتبہ "اللہم الخ" فرماتے اے اللہ میری شرمگاہ کو پاک ومحفوظ رکھ" اور جب کلی کرتے تو فرماتے اللہم اغنی (اے اللہ میری مدد فرما اپنے ذکر کی تلاوت پر اور جب ناک میں پانی ڈالتے تو فرماتے اللہم ارضی الخ اے اللہ مجھے جنت کی خوشبو سنگھا اور جب چہرہ دھوتے تو فرماتے اللہم بیض الخ (اے اللہ میرے چہرہ کو سرخرو رکھ اس دن جس دن چہرے سرخرو ہوں گے اور چہرے زرد ہوں گے اور جب داہنی ہاتھ دھوتے تو فرماتے اللہم آتنی الخ

(اے اللہ میرا نامہ اعمال میرے سیدھے ہاتھ میں دے اور میرا حساب کتاب آسان فرما اور جب بایاں ہاتھ دھوتے تو فرماتے "اللھم لا تعطی الخ (اے اللہ میرا نامہ اعمال میرے بائیں ہاتھ میں نہ دے اور نہ میری پیٹھ کے پیچھے سے جب آپ سر کا مسح فرماتے تو فرماتے اللھم غشنی الخ (اے اللہ مجھے اپنی رحمت کی آغوش میں لے لے۔ جب آپ کانوں کا مسح فرماتے تو فرماتے اللھم اجعلنی الخ (اے اللہ مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو باتیں سنتے ہیں اور ان میں سے اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں اور جب اپنے پاؤں دھوتے تو فرماتے اللہ اجعل الخ (اے اللہ میری سعی کو مشکور بنا اور میرے گناہوں کو بخشدے اور میری تجارت کو کساد بازاری نہ بنا" پھر اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے اور فرماتے الحمد للہ الخ (سب تعریفیں اس ذات کو سزاوار ہیں جس نے اسے بلند کیا بغیر ستون کے۔ نبی صلعم نے فرمایا اور ایک فرشتہ اس کے سر پر کھڑا رہتا ہے جو اس کی کہی ہوئی بات کو ایک کاغذ پر لکھتا رہتا ہے پھر اسے ان کو بھی پراگندہ کر دیتا ہے جو اسے اٹھا کر لے جاتا ہے اور عرش کے نیچے رکھ دیتا ہے اور اس انگوٹھی کو قیامت تک جدا نہیں کرتا ہے۔ (مستغفری نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۰۱) عن محمد بن الحنفية قال دخلت على والدى على و اذا عن يمينه اناء من ماء فسمى ثم سكب على يمينه ثم استنجى و قال اللهم احصن فرجى و استر عورتى ولا تشمت بى الاعداء ثم تمضمض و استنشق و قال اللهم لا تحرمنى رايحة الجنة ثم غسل وجهه و قال اللهم بيض وجهى يوم تبيض وجوه و تسود وجوه ثم سكب على يمينه و قال اللهم اعطنى كتابى بيمينى و الخلد شمالى ثم سكب على شماله و قال اللهم لا تعطنى كتابى بشمالى و لا تجعلها مغلولة الى عنقى ثم مسح براسه و قال اللهم اغشنا برحمتك فانا نخشى عذابك اللهم لا تجمع بين نواصينا و اقدامنا ثم مسح عنقه و قال اللهم نجنا من مقطعات النيران و اغلالها ثم غسل رجليه ثم قال اللهم ثبت قدمى على الصراط يوم تزل فيه الاقدام ثم استوى قائما قال اللهم طهرتنا من الماء فطهرنا من الذنوب ثم قال بيده هكذا يقطر الماء من انامله ثم قال يا بنى افعل كفعلى هذا فانه مامن قطرة تقطر من اناملك الا خلق الله منها ملكا يستغفر لك الى يوم القيامة يا بنى من فعل بفعلى هذا يساقط عنه

الذنوب كما تساقط الورق عن الشجر يوم الريح العاصف. (رواه ابن عساکر)

محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں میں اپنے والد حضرت علی کے پاس حاضر ہوا آپ کی داہنی سمت پانی کا برتن رکھا ہوا تھا آپ نے پہلے بسم اللہ کہی اس کے بعد اپنی داہنی سمت پانی ڈالا پھر استنجا کیا اور فرمایا اللہم احصن الخ (اے اللہ میری شرمگاہ کو پاک و محفوظ رکھ میرے عیبوں کو چھپا اور میرے دشمنوں کو میری مصیبت پر خوش ہونے کا موقع نہ دیے۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر فرمایا اللہم الخ (اے اللہ جنت کی خوشبو کو میرے لئے اچنبھا نہ بنا اس کے بعد اپنا منہ دھویا اور فرمایا "اے اللہ میرے چہرہ کو سرخرو کر اس دن جس دن کہ چہرے سرخرو ہوں گے اور زرد رو ہوں گے پھر اپنے داہنی سمت پانی ڈالا اور فرمایا "اے اللہ میرا نامہ اعمال میرے سیدھے ہاتھ میں دے اور جنت الفردوس میرے بائیں ہاتھ پر رہے اس کے بعد بائیں سمت پانی ڈالا اور فرمایا اے اللہ میرا نامہ اعمال میرے بائیں ہاتھ میں نہ دے اور نہ اسے میری گردن میں لٹکا اس کے بعد سر کا مسح کیا اور فرمایا اے اللہ ہمیں اپنی رحمت سے ڈھانپ لے کیوں کہ ہم تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں اے اللہ ہماری پیشانیوں اور ہمارے پیروں کے درمیان۔ اس کے بعد گردن کا مسح کیا اور فرمایا اے اللہ ہمیں دوزخ کے قطعات سے نجات دے اس کے بعد دونوں پاؤں دھوئے پھر فرمایا اے اللہ میرے پاؤں کو پل صراط پر ثابت قدم رکھ اس دن جس دن کہ پیر ڈگمگا جائیں گے اس کے بعد سیدھے کھڑے ہوئے پھر فرمایا اے اللہ جس طرح تو نے ہمیں پانی سے پاک کیا ہے اسی طرح ہمیں گناہوں سے پاک فرما اس کے بعد اسی طرح اپنے ہاتھ کے لئے فرمایا اور پانی کے قطرے آپ کی انگلیوں سے ٹپک رہے تھے اس کے بعد فرمایا اے میرے بیٹے جس طرح میں نے کیا ہے اسی طرح تم بھی کرنا کیوں کہ تمہاری انگلیوں سے جو بھی قطرہ پانی ٹپکے گا اس سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا فرمائے گا جو قیامت تک تیری مغفرت چاہتا رہے گا۔ میرے بیٹے جو بھی ایسا کرے گا اس کے گناہ اس طرح جھڑیں گے جیسے آندھی کے دن درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۰۲) عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جده علی قال قال لی رسول الله یا علی اذا توضأت فقل بسم الله اللهم انی اسئلك تمام الوضوء و تمام الصلوٰة و تمام رضوانك و تمام مغفرتك فهذا زكوٰة الوضوء. (رواه الحارث)

جعفر بن محمد سے مروی ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے اور حضرت علیؓ سے راوی ہیں آپ نے فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلعم نے فرمایا "اے علی جب وضو کرو تو کہو بسم اللہ اللھم الخ (شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے اے اللہ میں تجھ سے وضو کی تکمیل نماز کی تکمیل تیری رضا کی تکمیل اور تیری مغفرت کی تکمیل طلب کرتا ہوں" فرمایا کہ یہ وضو کی زکوٰۃ ہے۔ (حارث نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۰۳) عن علی قال کنت رجلا مذاء فکنت استحیی ان اسئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمکان ابنة فاطمة فامرت المقداد بن الاسود فسئلہ فقال یغسل ذکرہ و یتوضأ. (رواہ الطیالسی و احمد و البخاری و المسلم و النسائی و ابو جریر و ابن خزیمة و الطحاوی و الدروقی و البیھقی و ابن شیبة و ابن منصور و الضیا والترمذی و الحمیدی و العدنی و العقیلی و ابوداؤد و ابن ماجه و عبدالرزاق و الطبرانی و ابن النجار و غیرھما بتغییر الفاظ)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آپ فرماتے ہیں مجھے مذی کی شکایت تھی اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہوئے شرم آتی تھی کیوں کہ آپ کی صاحبزادی فاطمہ میرے عقد میں تھیں میں نے مقداد بن اسود کو حکم دیا انہوں نے حضور سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اپنی شرمگاہ دھو ڈالو اور وضو کرو۔ (طیالسی، احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابو جریر، ابن خزیمہ، طحاوی، اورقی، بیہقی، ابن شیبہ، ابن منصور، ضیا، ترمذی، حمیدی، عدنی، عقیلی، ابوداؤد، ابن ماجہ، عبدالرزاق، طبرانی، ابن نجار وغیرہ ان سب نے ان الفاظ کی ردوبدل کے ساتھ اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۰۴) عن علی قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انا اکون بالبادیة فیخرج من احدنا الرویحة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یستحیی من الحق اذا فسا احدکم فلیتوضأ ولا تأتوا النساء فی اعجازھن و قال مرة فی ادبارھن. (رواہ احمد و العدنی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک بدو نبی کریم صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا یا رسول اللہ صلعم ہم جنگلوں میں ہوتے ہیں اور وہاں ہم میں سے کسی کی ریح خارج ہو جاتی ہے یہ سن کر

رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا اگر تم میں سے کسی کا گوز نکلے تو اسے چاہیئے کہ وضو کرے اور تم لوگ عورتوں کے سرین کو نہ استعمال کرو اور ایک بار یہ فرمایا ان کے ادبار کو نہ استعمال کرو۔ (احمد اور عدنی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی التخلی و الاستنجاء و ازالة النجاسات

استنجا اور نجاسات دور کرنے کا بیان

(٨٠٥) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ستر ما بین اعین الجن و عورات بنی آدم اذا دخل احدهم الخلاء ان تقول بسم الله . (رواه احمد و الترمذی و ابن ماجه)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جنوں کی آنکھوں اور بنی آدم کے ستر کے درمیان پردہ حائل رکھو چنانچہ جب تم میں کا کوئی بھی بیت الخلاء جائے تو اسے بسم اللہ کہہ لینا چاہیئے۔ (احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٨٠٦) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ینضح بول الغلام و یغسل بول الجاریة. (رواه الترمذی و ابو داؤد و الحاکم و ابن ماجه)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے اور لڑکی کا پیشاب دھویا جائے۔ (احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٨٠٧) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا بأس ببول الحمار و کل ما اکل لحمه. (رواه الخطیب)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے گورخر کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں اور اسی طرح ہر حلال جانور کے۔ (خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٨٠٨) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا وقع الکلب فی اناء احدکم فلیغسله سبع مرات احداهن بالبطحاء. (رواه الدار قطنی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منھ ڈال دے تو وہ اسے سات بار دھو ڈالے جن میں سے ایک بار ریت ملے ہوئے پانی سے ہو۔

یعنی مانجھ ڈالے۔(دار قطنی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۰۹) عن علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل الخلاء حول خاتمه فی یمینه فاذا خرج و توضأ فی یساره. (رواه ابن الجوزی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو اپنی انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پہن لیتے اور جب باہر نکلتے اور وضو کرتے تو اسے دوبارہ سیدھے ہاتھ میں ڈال لیتے۔(ابن جوزی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۱۰) عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال فی بول الرضیع ینضح بول الغلام و یغسل بول الجاریة. (رواه البخاری و ابوداؤد و الترمذی و ابن خزیمه و الطهاوی و الدارقطنی و الحاکم و البیهقی و فی روایة ینضح بول الغلام ما لم یطعم.)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلعم نے فرمایا دودھ پینے والے بچہ کے پیشاب کے بارے میں کہ اگر وہ لڑکا ہو تو اس کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے اور اگر لڑکی ہو تو اس کا پیشاب دھو ڈالا جائے۔(بخاری، ابوداؤد، ترمذی، ابن خزیمہ، دار قطنی، حاکم، بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔اور ایک روایت میں یہ ہے کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے جب تک کہ وہ کھانا نہ کھانے لگے۔)

(۸۱۲) عن علی قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ینتفع من بشیء. (رواه ابن ابی عروبه)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلعم نے منع فرمایا (ابن عروبہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۱۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رأیت المذی فاغسل ذکرك و توضأ وضوءك للصلوٰة و اذا نضحت الماء فاغسل. (رواه ابوداؤد و النسائی و ابن حبان)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب تم مذی پاؤ تو شرمگاہ دھو ڈالو اور وضو کرو نماز کے لئے اور جب پانی بہے۔تب غسل کرو۔(ابوداؤد، نسائی اور ابن حبان نے اسے

روایت کیا ہے۔)

(۸۱۴) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک موضع شعر من جنابۃ لم یغتسلھا فعل بھا کذا و کذا من النار. (رواہ احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ و ابن شیبہ و ابن جریر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس نے حالت ناپاکی میں ایک رویاں بھی چھوڑ دیا اسے نہ دھویا اسکے ساتھ اس طرح آگ کی معاملت کی جائے گی۔ (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن شیبہ اور ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۱۵) عن علی قال رأنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و قد شجبت فقال یا علی لقد شجبت فقلت شجبت من اغتسال بالماء و انا رجل مذاء فاذا رأیت منہ شیئا اغتسلت منہ فقال لا تغتسل منہ الا من الحذف فان رأیت شیئا منہ فلا تعد ان تغسل ذکرک و لا تغتسل الا من الحذف. (رواہ ابن السنجا)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم نے مجھے دیکھا کہ میرا چہرہ متغیر تھا تو آپ نے فرمایا اے علی تمہارا چہرہ متغیر ہے میں نے عرض کیا پانی سے نہانے کی وجہ سے چہرہ کا رنگ متغیر ہے اور مجھے مذی کی شکایت رہتی ہے لہٰذا جب بھی مجھے یہ شکایت ہوتی ہے تو غسل کر لیتا ہوں حضور صلعم نے فرمایا تم اس وجہ سے غسل نہ کیا کرو علاوہ اور اگر اس کے آثار پاؤ تو پھر تم شرمگاہ کو مت دھو لیکن غسل نہ کرو علاوہ۔ (ابن سنجا نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۱۶) عن مجاھد قال اختلف المھاجرون و الانصار فیما یوجب الغسل فقالت الانصار الماء من الماء و قالت المھاجرون اذا مس الختان الختان وجب الغسل فحکموا بینھم علیا فاختصموا الیہ فقال علی ارأیتم لو رأیتم رجلا یدخل و یخرج ایجب علیہ الحد قالوا نعم قال فیوجب الحد و لا یوجب الغسل صاعا من ماء فقضیٰ للمھاجرین فبلغ عائشۃ فقالت ربما فعلنا ذلک انا و رسول اللہ فقمنا و اغتسلنا. (رواہ عبدالرزاق)

مجاہد کہتے ہیں کہ مہاجرین وانصار میں اختلاف ہوا کہ کن حالتوں میں غسل واجب ہوتا ہے انصار نے کہا کہ جب پانی پانی سے مل جائے اور مہاجرین نے کہا کہ جب شرمگاہ سے شرمگاہ چھو

جائے تو غسل واجب ہو تا ہے۔ انہوں نے حضرت علی کو حکم بنایا اور آپ کے پاس جھگڑتے ہوئے گئے حضرت علی نے فرمایا اگر تم کسی شخص کو دخول و خروج کرتے دیکھو تو کیا اس پر حد واجب ہو گی لوگوں نے کہا جی ہاں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا تو حد واجب ہو اور ایک صاع پانی واجب نہ ہو آپ نے مہاجرین کے حق میں فیصلہ دیا یہ خبر جب حضرت عائشہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا ایسا ہی ہم نے اور رسول اللہ نے کیا اور اس کے بعد ہم نے کھڑے ہو کر غسل کیا۔ (عبدالرزاق نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۱۷) عن علی قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اغتسلت من الجنابة و صلیت الفجر ثم اصبحت فرأیت قدر موضع الظفر لم یصبه الماء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت مسحت علیه بیدك اجزاك.

(رواه ابن ماجه و الشافعی و ابن منصور)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے غسل جنابت کیا اور فجر کی نماز پڑھی جب صبح ہوئی تو میں نے دیکھا کہ ایک ناخن بھر کی جگہ ایسی ہے جس پر پانی نہ پڑا رسول اللہ صلعم نے فرمایا اگر تم اس پر ہاتھ سے مسح کر لیتے تو کافی تھا۔ (ابن ماجہ، شافعی اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۱۸) عن علی قال رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ناسا یغتسلون فی النهر عراة لیس علیهم ازر فوقف فنادی باعلیٰ صوته فقال مالکم لا ترجون لله وقاراً.

(رواه عبدالرزاق)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلعم نے کچھ لوگوں کو نہر میں نہاتے ہوئے دیکھا جو ننگے تھے اور کوئی بھی کپڑا نہ پہنے تھے آپ یہ دیکھ کر رک گئے اور بلند آواز سے پکارا تمہیں کیا ہو گیا ہے تم اللہ کے وقار کو کچھ نہیں سمجھتے۔ (عبدالرزاق نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۱۹) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یجنب من اللیل فلا یمس ماء حتی یصبح. (رواه ابن جریر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی صلعم رات کو حالت جنب میں ہوتے اور پانی استعمال نہ فرماتے جب تک کہ صبح نہ ہو جاتی۔ (ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۲۰) عن علی قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یغتسل هو و اهله من اناء وحد ولا یغتسل احدهما بفضل صاحبه. (رواه ابن شیبه و احمد و ابن ماجه و الدارمی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم اور آپ کی ازواج ایک ہی برتن سے غسل فرماتے لیکن کوئی بھی ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے غسل نہ کرتا۔ (ابن شیبہ، احمد، ابن ماجہ اور دارمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی المیاه و الاوانی و التیمم و المسح علی الخفین و الحیض و الاستحاضة و طهارة المعذور و ما یتعلق بها

پانی، برتن، تیمم، موزوں پر مسح، حیض اور استحاضہ اور معذور کی طہارت کا اور اس سے متعلق باتوں کا بیان

(۸۲۱) عن علی قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ماء البحر فقال هو الطهور مائه الحل میتة. (رواه الدار قطنی و الحاکم)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے سمندر کے پانی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا وہ پاک ہے۔ اس کا پانی مردہ کے لئے حلال ہے۔ (دار قطنی اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۲۲) عن شریح بن هانی قالت سألت عائشة عن المسح علی الخفین فقالت ایت علیا فانه اعلم بذلك منی کان یسافر مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فاسأله فاتیت علیا فسألته فقال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یامرنا ان یمسح المقیم یوما و لیلة و المسافر ثلاثة ایام و لیالیهن. (رواه الطیالسی و الحمیدی و ابن منصور و عبدالرزاق و ابن شیبه و العدنی و المسلم و النسائی و ابن ماجه و ابن خزیمه و الطحاوی و ابن حبان و الدار قطنی و ابن عساکر.)

شریح بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں سوال

کیا تو انہوں نے فرمایا علی کے پاس جاؤ کیوں کہ وہ مجھ سے بہت زیادہ جاننے والے ہیں وہ رسول اللہ صلعم کے ساتھ ساتھ رہتے سفر میں چنانچہ میں حضرت علیؓ کے پاس حاضر ہوا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ ہمیں حکم دیتے کہ مقیم ایک دن مسح کرے اور ایک رات اور مسافر تین دن اور تین راتیں۔ (طیالسی، حمیدی، ابن منصور، عبدالرزاق، ابن شیبہ، عدنی، دارمی، مسلم، نسائی، ابن ماجہ، طحاوی، ابن حبان، دار قطنی اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۲۳) عن علی قال لو کان الدین بالرای لکان باطن القدمین احق بالمسح من ظاهرهما ولکن رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم مسح ظاهرهما و فی روایة لکان اسفل الخف اولیٰ بالمسح من اعلاه و قد رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یمسح علی ظهر خفیه. (رواه ابن الرزاق و ابن شیبه و ابوداؤد و الدارمی و الطحاوی و الدارقطنی و ابویعلیٰ و عبدالله بن احمد و ابن منصور.)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اگر دین کا دارومدار عقل پر ہوتا تو دونوں پیروں کا نچلے حصہ کا مسح اوپر سے زیادہ ضروری ہوتا لیکن میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا ہے کہ آپ نے کھلے ہوئے حصہ کا مسح کیا اور ایک روایت میں یہ ہے کہ یقیناً موزہ کا نچلا حصہ اوپری حصہ سے زیادہ مسح کا مستحق ہوتا حالانکہ میں نے رسول اللہ صلعم کو موزہ کے اوپری حصہ پر مسح کرتے دیکھا۔ (عبدالرزاق، ابن شیبہ، ابوداؤد، دارمی، طحاوی، دار قطنی، ابویعلی، عبداللہ بن احمد اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۲۴) عن علی قال امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم بالمسح علی الخفین. (رواه الدارقطنی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا۔ (دار قطنی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۲۵) عن علی قال انکسر احدی زندی فسألت رسول الله فامرنی ان مسح علی الجبائر. (رواه عبدالرزاق و ابن السخا و ابونعیم)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میرے ایک ہاتھ کا گٹا ٹوٹ گیا تو میں نے رسول اللہ صلعم سے اس کے بارے میں پوچھا آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں کھپاچوں پر مسح کروں۔ (عبدالرزاق، ابن

السخاوی اور ابو نعیم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۲۶) عن علی قال اصابنی جرح فی یدی فعصبت علیه الجبائر فاتیت النبی فقلت امسح علیها او انزعها قال بل امسح علیها. (رواہ ابن السنی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میرے ایک ہاتھ میں زخم آگیا اور میں نے اس پر کھپاچیں باندھ لیں پھر میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں ان پر مسح کرلوں یا انہیں اتار ڈالوں آپ نے فرمایا ان پر مسح کرلو۔(ابن سنی نے اسے روایت کیا ہے۔)

کتاب الطلاق

طلاق کا بیان

باب فی الطلاق و ترغیبه و احکامه و عدة الطلاق و تحلیله

طلاق اس کی ترغیب اس کے احکام طلاق کی عدت اور اس کے جائز ہونے کا بیان

(۸۲۷) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا طلاق قبل النکاح. (رواہ ابن ماجة و فی روایة ابن شیبة **لا طلاق الا بعد النکاح و لا عتق لا بعد ملک.** (رواہ الخطیب)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی۔ (ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے، اور ابن شیبہ کی روایت میں ہے کہ طلاق نہیں لیکن نکاح کے بعد اور غلام آزاد نہیں بغیر اس کی ملکیت کے۔ (خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۲۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من طلق امرأته ثلاثا لم تحل له حتی تنکح زوجا غیره. (رواہ البیهقی و الطبرانی و الدارقطنی و ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس نے اپنی عورت کو تین بار طلاق دے دی اس کے لئے پھر اسی سے نکاح جائز نہیں جب تک کہ وہ دوسرے شوہر سے شادی نہ کرلے۔ (بیہقی، دار قطنی، طبرانی اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۲۹) عن علی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من طلق البتة اتخذوا دین الله هزوا ولعبا و الزمناه ثلاثا لم تحل له حتی تنکح زوجا غیره و فی روایة الحلیة و البریة و الحرام لا تحل حتی تنکح زوجا غیره. (رواه ابونعیم و ابن النجار و الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم جس نے طلاق بائن (قطعی) دے دی اس نے اللہ کے دین کو مسخرہ پن اور کھیل سمجھ لیا ہے اسی لئے ہم نے اسے تین بار رکھا ہے اور اس کے بعد جائز نہیں ہے۔ تاوقتیکہ وہ دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے اور حلیہ اور بریہ کی روایت میں ہے کہ حرام حلال نہیں ہوتا جب تک کہ وہ دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرلے۔ (ابونعیم، ابن نجار اور دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۳۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تزوجوا ولا تطلقوا فان الطلاق یهتز منه العرش. (رواه ابن عدی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے شادی کرو اور طلاق نہ دو کیوں کہ طلاق سے عرش ہل جاتا ہے۔ (ابن عدی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۳۱) عن علی قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان توطا الحامل حتی تضع و الحامل حتی تستبرأ بالحیض. (رواه ابن شیبه)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا حاملہ کے ساتھ صحبت کرنے سے جب تک کہ وہ بچہ جن لے اور جب تک کہ اس کا حیض ختم نہ ہو جائے۔ (ابن شیبہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۳۲) عن علی قال سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم رجلا طلق البتة فغضب و قال تتخذون دین الله هزوا ولعبا من طلق البته الزمناه ثلاثا لا تحل له حتی تنکح زوجا غیره. (رواه الدار قطنی و ابن النجار و ابن شاهین)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے سنا کہ ایک شخص نے طلاق بائن دیدی آپ یہ سن کر غضبناک ہوئے اور فرمایا تم لوگوں نے اللہ کے دین کو ہنسی کھیل سمجھ لیا ہے اسی لئے ہم نے اسے تین بار رکھا ہے اور جس نے طلاق بائن دے دی جس کی تعداد ہم نے تین مرتبہ

رکھی ہے۔ اس کے لئے حلال نہیں ہے علاوہ اس کے کہ وہ دوسرے شوہر سے نکاح کرے۔ (دار قطنی، ابن نجار اور ابن شاہین نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۳۳) عن الحسن بن علی قال سمعت جدی او حدثنی ابی سمع جدی یقول ایما رجل طلق امرأته ثلاثا عندالاقراء و ثلاثا مبهمة لم تحل له حتی تنکح زوجا غیره. (روه البیهقی و ابن عدی)

حسین بن علی سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں میں نے اپنے نانا سے سنا ہے (یا یہ فرمایا) مجھ سے حدیث بیان کی میرے والد نے انہوں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا جس شخص نے اپنی بیوی کو تین بار طلاق دے دی۔ اس کے لئے پھر وہ حلال نہیں تاوقتیکہ دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرلے۔ (بیہقی اور ابن عدی نے اسے روایت کیا ہے۔)

كتاب الطب و الرقى

طب اور جھاڑ پھونک کا بیان

باب فی الطب و الترغیب فیه و ذکر الادویة

طب کا بیان اس پر ترغیب اور دواؤں کے ذکر کا بیان

(۸۳۴)عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر الدواء القرآن. (رواه ابن ماجه)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے بہترین دوا قرآن ہے۔ (ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۳۵) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر الدواء الحجامة و الفصاد. (رواه ابونعیم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین دوا پچھنے لگوانا اور فصد کھلوانا ہے۔

(۸۳۶)عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قرأ آیة الکرسی

عند حجامة كانت منفعتها منفعة حجامتين. (رواه ابن السخا و الديلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس نے پچھنے لگواتے وقت آیۃ الکرسی پڑھی اس کو دو حجامتوں کا ثواب ملے گا۔ (ابن سخا اور دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۳۷) عن علی قال قال رسول اللہ علیکم بالزیت فانه یکشف المرة یذهب بالبلغم و تشد العصب و یذهب بالعباد و یحسن الخلق و یطیب النفس و یذهب بالهم. (رواه ابو نعیم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے تم کشمش استعمال کرو کیوں کہ وہ ذہن کو کشادہ کرتی ہے اور بلغم کو دور کرتی اور اعصاب کو مضبوط بناتی ہے اور لاعلاج بیماریوں کو دور کرتی ہے اخلاق کو نکھارتی اور نفس کو پاک بناتی اور غم کو دور کرتی ہے۔ (ابو نعیم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۳۸) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی الذباب احد جناحیه داء و فی الآخر شفاء فاذا وقع فی الاناء فار سبوه فیذهب شفائه بدائه. (رواه ابن النجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے مکھی کے بارے میں کہ اس کے ایک بازو میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے اگر تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اسے ایک بار ڈبو دو تاکہ اس کی شفا اس کی بیماری کے اثر کو زائل کر دے۔ (ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۳۹) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کلی الثوم فلو لا انی اناجی الملك لاکلته. (رواه ابو نعیم و ابوبکر فی الغیلانیات)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ لہسن کھاؤ اور اگر میں فرشتوں سے سرگوشی نہ کرتا تو میں بھی اسے کھاتا۔ (حلیہ میں ابو نعیم نے اور ابو بکر نے غیلانیات میں اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۴۰) عن علی قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ثلاث یجللن البصر النظر الی الخضر و الی الماء الجاری و الی الوجه الاحسن. (رواه الحاکم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں نظر کو تیز کرتی ہیں ہری بھری چیز کو دیکھنا بہتے ہوئے پانی کو دیکھنا اور خوبصورت چہرہ کو دیکھنا۔ (حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٨٤١) عن علی قال دخلنا مع رسول الله علی رجل من الانصار نعوده بظهره ورم فقال النبی هذه مدة اخرجوها منه فبطه و رسول الله صلی الله علیه وسلم شاهد. (رواه ابویعلی والاروقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ انصار کے ایک شخص کی عیادت کیلئے گئے جس کی پیٹھ پر ورم تھا تو نبی صلعم نے فرمایا یہ تو مواد ہے اسے نکال دو چنانچہ وہ چیر اگیا اور رسول اللہ صلعم موجود تھے۔ (ابویعلی اور اورقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٨٤٢) عن علی انه دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم و هو رمد بین یدی النبی صلی الله علیه وسلم تمر یاکله فقال یا علی تشتهیه فرمی الی بتمرة ثم رمی الی باخری حتی رمی الی تمرات ثم قال حسبك یا علی. (رواه ابن السنی و ابونعیم و المحامل)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں آشوب چشم کا عارضہ تھا رسول اللہ صلعم کے سامنے کھجوریں رکھی ہوئی تھیں جنہیں آپ نوش فرما رہے تھے آپ نے فرمایا اے علی تم کو یہ پسند ہیں اور ایک کھجور میری سمت پھینکی اس کے بعد دوسری پھینکی حتی کہ میری طرف سات کھجوریں پھینکیں اس کے بعد فرمایا اتنی تمہارے لئے کافی ہیں اے علی۔ (ابن سنی اور ابو نعیم محاملی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٨٤٣) عن علی قال نزل جبرئیل علی النبی صلی الله علیه وسلم بحجامة الاخدعین و الكاهل. (رواه ابن ماجه و ابوبکر و الشافعی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جبرئیلؑ آئے جس وقت حضور کی گردن کی دونوں جانب کی رگوں اور گردن کے قریب پیٹھ کے بالائی حصہ میں پچھنے لگوا رہے تھے۔ (ابن ماجہ اور ابو بکر شافعی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٨٤٤) عن علی قال احتجم رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم قال للحجام

حین فرغ کم خراجك قال صاعون فوضع عنه صاعا و امرنی فاعطیته صاعا. (رواه ابن شیبه)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے پچھنے لگوائے اس کے بعد حجام سے کہا تمہاری فیس کیا ہے اس نے کہا دو صاع آپ نے اسے ایک صاع دیا اور ایک صاع لانے کا حکم دیا جو میں نے اسے دیا۔ (ابن شیبہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۴۵) عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم امر بالحجامة. (رواه ابن السخا)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے پچھنے لگوانے اور فصد کھلوانے کا حکم دیا۔ (ابن سخا نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۴۶) عن علی قال کنت ارمد من دخان الحصن فدعانی رسول الله صلی الله علیه وسلم فتفل علیه و غمزها باصبعه فما رمدت بعده. (رواه ابو نعیم)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مجھے قلعہ کے دھویں کی وجہ سے آشوب چشم کی شکایت ہو گئی تھی تو رسول اللہ صلعم نے مجھے بلایا اور اپنا لعاب دہن میری آنکھوں میں لگایا اپنی انگشت مبارک سے پھر اس کے بعد میری آنکھیں دکھنے نہ آئیں۔ (ابو نعیم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۴۷) عن علی قال بینا رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات لیل یصلی یده علی الارض فلدغته عقرب فتناولها رسول الله فتفلها فلما انصرف قال لعن الله العقرب ما تدع مصلیا ولا غیره ولا نبیا ولا غیرا لا لدغتهم ثم دعا بملح و ماء فجعلهما فی اناء ثم جلع یصبه علی اصبعه حیث لدغته و یمسحها و یعوذها بالمعوذتین و فی روایة و یقرأ قل هو الله احد و المعوذتین. (رواه ابن شیبه و البیهقی و المستغفری و ابو نعیم)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلعم نماز پڑھ رہے تھے آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا تو ایک بچھو نے آپ کو ڈنک مار دیا وہ رسول اللہ کے پاس لایا گیا آپ نے اسے مار ڈالا پھر آپ نے فرمایا اللہ بچھو پر لعنت کرے وہ نہ کسی نمازی کو چھوڑتا ہے نہ کسی نبی کو بغیر ڈنک مارے اس کے بعد نمک اور پانی منگوایا اسے اپنی انگلی میں اس جگہ دھارا جہاں اس نے ڈنک مارا تھا آپ

دھارتے جاتے اور معوذتین پڑھتے جاتے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ قل ہو اللہ احد اور معوذتین پڑھتے جاتے۔ (ابن شیبہ، بیہقی، مستغفری اور ابو نعیم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸٤۸) عن علی ان جبرئیل اتی النبی صلی الله علیه وسلم فوافقه مغتما فقال یا محمد ما هذا انعم الذی اراه فی وجهك قال الحسن و الحسین اصابتهما عین قال صدق بالعین فان العین حق افلا عوذتهما بهؤلاء الکلمات قال و ما هن یا جبرئیل قال قل اللهم یا ذالسلطان العظیم و المن القدیم والرحمة الکریم وهی الکلمات التامات و الدعوات المستجابات عاف الحسن والحسین من انفس الجن واعین الانس فقالها النبیؐ فقاما یلعبان بین یدیه فقال النبیؐ عوذوا انفسکم ونسائوکم واولادکم بهذا التعویذ فانه یتعوذ المعوذون بمثله (رواه ابن مسند والجرجانی والا صبهانی وابن عساکر والدارقطنی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جبرئیلؑ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کو غمزدہ پایا عرض کیا اے محمدؐ یہ کیا ہے جو میں آپ کے چہرۂ مبارک پر دیکھ رہا ہوں فرمایا حسن و حسین کو نظر لگ گئی ہے انہوں نے عرض کیا نظر لگ جانا حق ہے کیا میں اسکو نہ جھاڑوں ان کلمات سے حضورؐ نے فرمایا اے جبرئیل وہ کلمات کیا ہیں انہوں نے عرض کیا کہئے "اللھم یاذاالسلطان الخ" اے اللہ اے اعظم سلطان اور قدیم احسان اور رحمت کریم کے مالک! اور یہ کلمات تامات میں ہیں اور دعوات مستجابات اللہ عافیت سے رکھے حسن و حسین علیہما السلام کو جن و انس کی نگاہ بد سے "نبیؐ نے یہ کلمات ادا فرمائے اور دونوں شاہزادے آپ کے سامنے اٹھ کر کھیلنے لگے نبی صلعم نے فرمایا۔ اپنی جانوں اپنی عورتوں اور اپنی اولادوں کی اس تعویذ سے حفاظت کرو کیوں کہ اس سے بہتر تعویذ آج تک کسی تعویذ بنانے والے نے نہیں بنایا ہے۔ (ابن مندہ جرجانی، اصبہانی، ابن عساکر اور دارقطنی نے اسے روایت کیا ہے)

(۸٤۹) عن علی قال یعوذ النبی صلی الله علیه وسلم الحسن و الحسین بهؤلاء الکلمات الله التامات من کل شیطان و هامة و من کل عین لامة. (رواه الطبرانی و ابن النجار)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلعم تعوذ فرماتے تھے حسن و حسین کی اللہ تعالی کے ان

مکمل کلمات سے ہر ایک شیطان ہر ایک زہریلے کیڑے اور ہر نظر بد سے۔(طبرانی اور ابن نجار سے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۵۰) عن علی قال لدغت النبی صلی الله علیه وسلم عقرب فلمافرغ قال لعن الله العقرب لا نزع مصلیا ولا غیره الا لدغته ثم دعا بملح و ماء و جعل یمسح علیهما و یقرأ قل یا ایها الکافرون و قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس.
(رواه الطبرانی و ابن مردویه و ابو نعیم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلعم کو بچھو نے ڈنک مارا جب کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا اللہ بچھو پر لعنت کرے نہ وہ کسی نمازی کو بغیر ڈنک مارے چھوڑتا ہے اور نہ کسی اور کو اس کے بعد نمک اور پانی منگوایا اور وہ اس پر ملتے رہے اور قل یا ایہا الکافرون، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے رہے۔(طبرانی، ابن مردویہ اور ابو نعیم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۵۱) عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم فی قوله لو انزلنا هذا القرآن علی جبل الی آخر السورة قال هی رقیة الصداع. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ نبی کریم صلعم سے راوی ہیں کہ قرآن کی یہ آیت لو انزلنا ہذا القرآن آخر سورت تک یہ دورہ کے لئے جھاڑ پھونک ہے۔(دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

کتاب الطیرة و الفال و العدوی
چڑیا کے ذریعہ فال لینے اور متعدی امراض کا بیان

(۸۵۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا صفر ولا هامة ولا یعدی سقیمه صحیحا. (رواه القاضی محمد بن عبدالباقی الانصاری فی جزء من حدیثه)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہ یرقان کی بیماری اور نہ زہریلا کیڑا اور نہ بیمار کو چاہئے کہ وہ تندرست کی عیادت کرے۔(قاضی محمد بن عبد الباقی انصاری نے اس حدیث کا ایک جزء نقل کیا ہے۔)

(٨٥٣) عن ثعلبة بن زيد الحمانی قال سمعت علیا یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هذه قلت انت سمعت هذا من رسول الله قال نعم سمع اذنی و بصر عینی. (رواه ابن جریر)

ثعلبہ بن زید حمانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلعم نے یہ بات فرمائی میں نے کہا کیا آپ نے یہ رسول اللہ سے خود سنا ہے آپ نے فرمایاہاں میرے کانوں نے سنااور میری آنکھ نے دیکھا۔(ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے۔)

حرف العین — حرف عین

کتاب العلم — علم کا بیان

باب فی الترغیب و آفاته و وعیده و آدابه و ما یتعلق به و بیان العلوم المذمومة و المباحة

اس کی ترغیب اس کی آفتیں اس کے وعید اس کے آداب اور اس سے متعلق باتوں اور برے علوم اور اچھے علوم کا بیان

(٨٥٤) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم طلب العلم فریضة علی کل مسلم. (رواه الخطیب)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم طلب کرنا فرض ہے ہر مسلم پر۔(خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٨٥٥) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم العلم خزائن و مفتاحها السوال فاسئلوا یرحمکم الله فانه یوجر فیه اربعة السائل و المعلم و المستمع و السامع و المحب لهم. (رواه ابونعیم فی الحلیة)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایارسول اللہ صلعم نے علم خزانے ہیں اور اس کی کنجی سوال ہے۔لہٰذا تم سوال کرو اللہ تم پر رحم کرے کیوں کہ اس کا اجر چار آدمیوں کو ملتا ہے۔سوال کرنے والے، سکھانے والے، سنانے اور سننے والے اور ان سے محبت رکھنے والے کو۔(ابو نعیم نے

اسے حلیہ میں روایت کیا ہے۔)

(۸۵۶) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم العلماء مصابیح الارض و خلفاء الانبیاء و ورثتی ورثة الانبیاء. (رواه ابن عدی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے علماء زمین کے چراغ ہیں اور انبیاء کے خلفاء اور میرا اور انبیاء کا ورثہ۔ (ابن عدی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۵۷) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عالم ینتفع من الف عابد و قال ضالة المومن العلم کلما قید حدیثا طلب الیه آخر. (رواه الدیلمی فی فردوس الاخبار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے ایک عالم جس سے لوگ نفع حاصل کریں وہ ہزار عبادت گذاروں سے بہتر ہے۔ اور یہ بھی فرمایا مومن کی گمراہی وہ علم ہے اگر وہ کسی بات کو چھپائے جب کوئی دوسرا اس سے طلب کرے۔ (دیلمی نے اسے فردوس الاخبار میں روایت کیا ہے۔)

(۸۵۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا ادلکم علی الخلفاء منی و من اصحابی و من الانبیاء قبلی وهم جملة القرآن و الاحادیث عنی و فیهم فی الله و لله. (رواه السنجری و الخطیب)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کیا میں تم کو اپنے خلفاء کے بارے میں نہ بتاؤں اور اپنے اصحاب کے اور مجھ سے پہلے انبیاء کے بارے میں اور وہ حاملان قرآن و احادیث ہیں مجھ سے اور ان سے اللہ کی راہ میں اور اللہ ہی کے لئے۔ (سنجری اور خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۵۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رکعة من عالم بالله خیر من الف رکعة من متجاهل بالله. (رواه الشیرازی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے عالم باللہ کی ایک رکعت جاہل کی ہزار رکعتوں سے افضل ہے۔ (شیرازی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۶۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم علم الباطن من

اسرار الله عزوجل و حکم من حکم الله یقذفه فی قلوب من شاء من عباده. (رواه الدیلمی فی فردوس الاخبار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے علم باطن اللہ تعالیٰ کے اسرار میں سے ایک سر ہے اور اللہ کے احکام میں سے ایک حکم جسے وہ اپنے بندوں میں سے جس کے قلب میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے۔ (دیلمی نے اسے فردوس الاخبار میں روایت کیا ہے۔)

(۸۶۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم طلب العلم فریضة علی کل مسلم فاغمد ایها العبدعالما او متعلماً و لا خیر فیما بین ذلك. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے علم طلب کرنا ہر مسلم پر فرض ہے۔ اے بندے! عالم یا علم سیکھنے والے کے قصور کو چھپالے اور اس کے علاوہ بھلائی نہیں ہے۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۶۲) عن علی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما انتقل عبد قط و لا تخفف و لا لبس ثوبا لیغدوا فی طلب العلم یتعمد الا غفرت له ذنوبه حیث یخطوا عتبة باب بینه. (رواه الطبرانی و تمام و ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بندہ جیسے ہی طلب علم کے لئے کسی جگہ منتقل ہوا یا اس نے اس کے لئے کپڑا پہنا مگر یہ کہ اس کے گناہ بخش دیئے گئے جیسے ہی وہ اپنے گھر کی چوکھٹ سے قدم باہر نکالے۔ (طبرانی، ابو نعیم تمام اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۶۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من تعلم اربعین حدیثا ابتغاء وجه الله تعالیٰ لیعلم به امتی فی حلالهم و حرامهم حشره الله یوم القیامة عالما. (رواه ابونعیم)

حضرت علیؓ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کی مرضی حاصل کرنے لئے چالیس حدیثیں سیکھیں تاکہ اس کے ذریعہ وہ میری امت کو حلال وحرام کا فرق بتادے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے عالم اٹھائے گا۔ (ابو نعیم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸٦٤) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من تعلم حرفا من العلم غفر الله له البتة و من والی جیبا فی الله غفر الله له و من نام علی وضوء غفر الله له و من نظر فی وجه احبه غفر الله له و من ابتدأ بامر و قال بسم الله غفر الله له. (رواه الرافعی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس نے علم کا ایک حرف بھی سیکھا اللہ یقیناً اس کی مغفرت فرمائے گا اور جو کسی کو اللہ کی راہ میں محبوب رکھے اللہ اس کو بخشدے گا اور جو شخص باوضو سو گیا اللہ اسے بخش دے گا اور جس نے کسی ایسے چہرے پر نظر کی جس سے اسے محبت ہے اللہ اسے بخش دے گا۔ اور جس شخص نے کوئی بھی کام شروع کیا اور بسم اللہ کہہ لیا اللہ اسے بھی بخش دے گا۔ (رافعی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸٦٥) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نعم الرجل الفقیه ان احتیج الیه انتفع به و ان استغنی عنه اغنی نفسه. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے فقہ پر عبور رکھنے والا آدمی کتنا اچھا ہے جب اسے ضرورت ہوئی تو اس نے اس سے نفع حاصل کیا اور اگر وہ اس سے بے نیاز ہوا تو بھی اسکے لئے کافی ہے۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸٦٦) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ازداد علما و لم یزد فی الدنیا زهدا لم یزد من الله الا بعدا. (رواه الدیلمی فی فردوس الاخبار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس نے علم میں اضافہ کیا اور دنیا میں زہد اضافہ نہ کیا اس کو اللہ سے دوری ہی نصیب ہو گی۔ (دیلمی نے اسے فردوس الاخبار میں اسے روایت کیا ہے۔)

(۸٦۷) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من افتی بغیر علم لعنته ملائکة السماء و الارض. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس نے بغیر علم کے فتوی دیا اس پر لعنت کی آسمان وزمین کے فرشتوں نے۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸٦۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی لا اتخوف علی

امتی مومنا ولا مشرکا اما المومن فینجوه ایمانه و اما المشرك فیقمعه کفره ولکن اتخوف علیکم منافقا عالم اللسان یقول ما تعرفون و یعمل ما تنکرون. (رواه الطبرانی فی الاوسط)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے میں اپنی امت کے مومن اور مشرک سے خوف نہیں کھاتا کیوں کہ مومن کو اس کا ایمان قدر و شرف بخشتا ہے اور کافر کو اس کا کفر مٹا ڈالتا ہے لیکن میں تم پر ڈرتا ہوں اس منافق سے جو محض زبانی عالم ہے وہ کہتا ہے جسے تم اچھا سمجھتے ہو لیکن عمل وہ کرتا ہے جسے تم برا سمجھتے ہو۔ (طبرانی نے اسے اوسط میں روایت کیا ہے۔)

(۸۶۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یکون بعدی قصاصا لا ینظر الله الیهم. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے میرے بعد ایسے قصہ گو ہوں گے جن کی سمت اللہ نہ دیکھے گا۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۷۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم ارحم خلفائی الذین یأتون من بعدی یرون احادیثی و سنتی یعلمونها الناس. (رواه الطبرانی فی الاوسط)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے اللہ میرے خلفاء پر رحم فرما جو میرے بعد ہوں گے وہ میری احادیث اور میری سنت پر نگاہ رکھیں گے اور اسے لوگوں کو سکھادیں گے۔ (طبرانی نے اسے اوسط میں روایت کیا ہے۔)

(۸۷۱) عن علیؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الحدیث عنی ما تعرفون. (رواه الدیلمی فی فردوس الاخبار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے حدیث میرا قول ہے جسے تم جانتے ہی ہو۔ (دیلمی نے اسے فردوس الاخبار میں روایت کیا ہے۔)

(۸۷۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فاکتبوه باسناده فان یکن حقا کنتم شرکاء فی الاجر و ان یکن باطلا کان مهملة. (رواه الحاکم و ابونعیم و ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب تم حدیث لکھو تو سند کے ساتھ لکھو اگر وہ سچ ہے تو تم اجر میں اس کے شریک ہو اور اگر جھوٹ ہو گی تو اس کا وبال اسی پر ہو گا۔ (حاکم، ابو نعیم اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۷۳) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قعد الرجل الی اخیہ فلیسئلہ تفقها ولا یسئلہ تغنتا. (راہ الدیلمی فی فردوس الاخبار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب آدمی اپنے بھائی کے پاس بیٹھے تو اس سے فقہ سیکھنے کے لئے سوال کرے اور بہ غرض تلبیس اس سے سوال نہ کرے۔ (دیلمی نے اسے فردوس الاخبار میں روایت کیا ہے۔)

(۸۷۴) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حفظ علی امتی اربعین حدیثا یتبعون بها بعثه اللہ یوم القیامة فقیها عالما. (رواہ ابن الجوزی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس نے میری امت میں سے چالیس حدیثیں یاد کیں اور اس نے ان کی پیروی کی اللہ قیامت کے روز اسے فقیہ اور عالم اٹھائے گا۔ (ابن جوزی نے اسے روایت کیا ہے)

(۸۷۵) عن علی قال رجل یا رسو ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ینفی عنی حجة الجهل قال العلم قال فما ینفی عنی حجة العلم قال العمل. (رواہ الخطیب)

حضرت علیؓ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اکرم صلعم سے عرض کیا جہل کی حجت کو مجھ سے کون چیز دور کر سکتی ہے آپ نے فرمایا علم اس نے عرض کیا اور علم کی حجت کون چیز دور کر سکتی ہے۔ آپ نے فرمایا عمل۔ (خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۷۶) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدث الناس بما یعرفون اتریدون ان یکذب علی اللہ و رسولہ. (رواہ البخاری)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حدیث بیان کرو لوگوں سے جسے وہ سمجھ سکیں کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلایا جائے۔ (بخاری نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۷۷) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب العلم للہ

لم یصب منه بابا الا ازداد فی نفسه ذلا و فی الناس تواضعا و لله خوفا و فی الدین اجتهادا فذالك الذی ینتفع بالعلم فلیتعلمه و من طلب العلم للدنیا و المنزلة عند الناس و الخطوة عند السلطان لم یصب منه بابا الا ازداد فی نفسه عظمة و علی الناس استطالة و بالله اغترارا و فی الدین فذالك لا ینتفع بالعلم فیلما و لیلف عن الحجة علی نفسه بالعلم فیلما و لیف عن الحجة علی نفسه و الندامة و الخزی یوم القیامة. (رواہ ابن الجوزی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس نے علم طلب کیا اللہ کے لئے تو اس سے اس کے نفس میں عاجزی پیدا ہو گی اور لوگوں کے ساتھ تواضع اور اللہ کا خوف اور دین میں اجتہاد ایسا ہی شخص علم سے نفع حاصل کرے گا اور لوگوں کو اس کی تعلیم دے گا اور جو علم طلب کرے دنیا کمانے کے لئے اور لوگوں کے نزدیک اپنی بڑائی جتانے اور بادشاہوں تک رسوخ کے لئے مگر یہ تو اس کے نفس میں اپنی عظمت پیدا ہو گی اور تکبر اور اللہ اور دین سے بے خبری ایسے شخص کو علم کا کوئی فائدہ نہیں۔ اور قیامت کے روز اسے رسوائی اور ندامت ہاتھ لگے گی۔ (ابن جوزی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۷۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اکتبوا هذا العلم فانکم تنفعون به اما فی دنیاکم و اما فی آخرتکم و ان لکم العلم لا یضع صاحبه. (رواہ الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اس علم کو لکھ لو کیوں کہ اس سے تم فائدہ اٹھاؤ گے اپنی دنیا میں بھی اور اپنی آخرت میں بھی بے شک علم اپنے مالک کو ذلیل نہیں ہونے دیتا۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۷۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم علم الباطن سر من اسرار الله تعالیٰ و حکم من احکام الله عزوجل یقذفه فی قلوب من یشاء من عباده. (رواہ عبدالرحمن السلمی و الدیلمی و ابن الجوزی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم باطن اللہ تعالیٰ کے بھیدوں میں سے ایک بھید ہے اور اللہ عزوجل کے احکام میں سے ایک حکم ہے جسے وہ اپنے بندوں

میں جس کے دل میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے۔(عبدالرحمٰن سلمی اور دیلمی اور ابن جوزی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۸۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما انتعل احد قط ولا تخفف ولا لبس ثوبا لیغدو فی طلب علم یتعلمه الا غفر الله حیث یخطو عتبة بابه. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کسی نے بھی کبھی جوتا نہ پہنا اور نہ موزہ اور نہ کپڑا حصول علم کی خاطر مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش نہ دیا ہو جیسے ہی وہ اپنے گھر کے دروازے سے باہر قدم نکالے۔(ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۸۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی لا اخاف علی امتی مومنا ولا مشرکا ان کان مومنا منعه ایمانه و ان کان مشرکا منعه اشراکه و لکن اخاف علیها منافقا علیم اللسان یقول ما تعرفون و یفعل ما تنکرون. (رواه العسکری)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجھے تو اپنی امت پر نہ مومن سے ڈر ہے اور نہ مشرک سے کیوں کہ اگر وہ مومن ہے تو اس کا ایمان اسے روکے گا اور اگر وہ مشرک ہے تو اس کا شرک اسے روکے رہے گا البتہ مجھے ڈر ہے اس منافق سے جو کہتا وہ ہے جسے تم اچھا سمجھتے ہو لیکن عمل وہ کرتا ہے جسے تم برا سمجھتے ہو۔(عسکری نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۸۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تعوذوا بالله من جب الحزن او وادی الحزن قیل یا رسول الله وما جب الحزن او وادی الحزن قال وادی فی جهنم تستعیذ منه جهنم کل یوم سبعین مرة اعده الله تعالیٰ للقراء المرائین و ان من شر القراء من یزور الامراء. (رواه العقیلی و العسکری و ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ سے پناہ مانگو حب حزن سے یا یہ فرمایا کہ وادی حزن سے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ حب حزن یا وادی حزن کیا چیز ہے آپ نے فرمایا یہ جہنم کی ایک وادی ہے جس سے جہنم خود روزانہ ستر بار پناہ مانگتی ہے اللہ نے اسے تیار کیا

ہے ریاکار عابدوں کے لئے اور عابدوں میں بدترین وہ ہیں جو امراء کے ہاں حاضری دیا کریں۔ (عقیلی، عسکری، ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

فی علم النجوم
علم نجوم کے بارے میں

(۸۸۳)عن علی قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن النظر فی النجوم و امرنی باشباع الطهور. (رواه الخطیب)

حضرت علیؓ سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے مجھے منع فرمایا ستاروں کے دیکھنے سے اور مجھے حکم دیا اچھی طرح سے پاکیزہ رہنے کا۔ (خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۸۴)عن علی قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ننزی الحمر علی الخیل و ان ننظر فی ا لنجوم و امر باسباغ الوضوء. (رواه العقیلی و ابن مردویه و الخطیب)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا گدھے سے گھوڑے کا جوڑا لگانے اور ستاروں کی سمت نظر کرنے اور اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا۔ (عقیلی، ابن مردویہ اور خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۸۵) عن علی قال ان هؤلاء العراقین کهان العجم فمن اتی کاهنا یومن بما یقول قد کفر بما انزل علی محمد. (رواه ابن شیبة)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ یہ عراقی عجم کے کاہن ہیں اور جو کسی کاہن کے پاس گیا اور اس کی کہی ہوئی بات پر ایمان لایا گویا اس نے محمد صلعم پر جو کچھ نازل ہوا ان سب سے کفر کیا۔ (ابن شیبہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۸۶) عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال یا علی لا تجالسن اصحاب النجوم. (رواه الخرائطی و الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلعم نے فرمایا اے علی اصحاب نجوم کے پاس مت بیٹھنا۔ (خرائطی اور دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

القصص

قصے

(۸۸۷) عن الحارث عن علی انه دخل المسجد فاذا بصوت قاص فلما رءاه سکت قال علی من هذا قال القاص انا فقال علی اما انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول سیکون بعدی قصاص لا ینظر الله الیهم. (رواه ابوعمیر و مسدد)

حارث سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ مسجد میں داخل ہوئے اور وہاں ایک قصہ گو کی آواز سنی جب اس نے آپ کو دیکھا تو خاموش ہوگیا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا یہ کون ہے؟ قصہ گو نے عرض کیا "میں ہوں" حضرت علی نے فرمایا بیشک میں رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے میرے بعد کچھ قصہ گو ایسے ہوں گے جن کی سمت اللہ دیکھے گا بھی نہیں۔ (ابو عمیر اور مسدد نے اسے روایت کیا ہے۔)

روایة الحدیث

روایت حدیث

(۸۸۸) عن علی قال اذا حدثتم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیثا فظنوا برسول الله اهناه و اهداه و اتقاه. (رواه الطیالسی و احمد و ابن منیع و مسدد و الدارمی و ابن ماجة و ابن خزیمة و الطحاوی و ابویعلیٰ و ابن مردویة و ابن جریر و ابوعوانة و ابن ابی عاصم و البیهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں جب تم رسول اللہ صلعم سے کوئی حدیث بیان کرو تو رسول اکرم صلعم کو خیال کرو سب سے بابرکت سب سے بڑا ہادی اور سب سے بڑا متقی۔ (طیالسی، احمد، ابن منیع، دارمی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، طحاوی، ابو یعلی، ابن جریر، ابو عوانہ، ابن ابی عاصم اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۸۹) عن علی قال حدثوا الناس بما یعرفون اتحبون ان یکذب الله و رسوله. (رواه البخاری)

حضرت علیؓ سے مروی ہے آپ نے فرمایا لوگوں سے حدیث بیان کرو جسے وہ سمجھ سکیں کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلایا جائے۔ (بخاری نے اسے روایت کیا ہے۔)

كتاب العتاق

غلامی کا بیان

باب فى الترغيب و الاحكام و الولاء و الكتابة و ادبه و محظوراته

اس کی ترغیب، احکام، تولیت، کتابت اس کے آداب اور اس کے ممنوعات کا بیان

(۸۹۰) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اعتق نسمة مسلمة وقاه الله بكل عضو منه امن النار. (رواه ابن سعد و الطبرانی و ابن النجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے کسی مسلم لونڈی کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو دوزخ سے محفوظ رکھے گا۔ (ابن سعد، طبرانی اور ابن النجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۹۱) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الولاء بمنزلة النسب لا يباع ولا يوهب اقره حيث جعله الله. (رواه البيهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے ولاء نسب کے بمنزلہ ہے نہ اسے بیچا جاسکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے۔ اسے مقرر کرو ویسا جیسا کہ اللہ نے اسے بنایا ہے۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے)

(۸۹۲) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يترك للمكاتب الربع. (رواه الحاكم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مکاتب کے لئے ترکہ میں چوتھائی چھوڑا جائے۔ (حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۹۳) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فی قوله تعالیٰ و

آتوهم من مال الذی آتاکم قال یتکر للمکاتب ربع مکاتبته فقال المکاتبة بقدر ما ادی و قال المکاتبة اذا آوی النصف فهو مریم. (رواه عبدالرزاق و ابن منصور و ابن شیبة و البیهقی و الحاکم و عبدابن حمید و النسائی و ابن جریر و ابن المنذر و ابن مردویة و ابن ابی حاتم و الطیالسی و سفیان و الشافعی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اس قول کے بارے میں "اور ان کو دو اس مال سے جو تم کو عطا ہوا ہے" آپ نے فرمایا مکاتب کے لئے مکاتب کا چوتھائی رکھا جائے اور فرمایا مکاتبت اس قدر ہے جتنی رقم ادا کی گئی اور پھر فرمایا مکاتبت جب آدھی ادا کر دی جائے تو وہ قرض دار ہے۔ (عبدالرزاق، ابن منصور، ابن شیبہ، بیہقی، حاکم، عبد بن حمید، نسائی، ابن جریر، ابن منذر، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، طیالسی، سفیان اور شافعی نے اسے روایت کیا ہے۔)

حـــــرف الغین حرف غین

کتاب الغزوات و الوفود

غزوات اور وفود کا بیان

باب فی غزواته و بعوثه و مراسلته

حضرت انور صلعم کے غزوات آپ کی لشکر کشی اور آپ کی خط و کتابت کا بیان

غزوة بــــــــدر غزوہ بدر

(۸۹٤) عن علی انه سئل عن موقف النبی صلی الله علیه وسلم یوم بدر قال کان اشدنا یوم بدر من حاذی برکبتیه رسول الله صلی الله علیه وسلم. (رواه الطبرانی)

حضرت علیؓ سے بدر کے روز رسول اللہ صلعم کے موقف کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ہمارے لئے بدر کے دن سب سے سخت وہ وقت تھا جب گھٹنوں کے بل رسول اللہ صلعم ہمارے سامنے تھے۔ (طبرانی نے اسے روایت کیا ہے)

(٨٩٥) عن علی قال لما قدمنا المدینة اصبنا من ثمارها فاحتویناها و اصابنا بها و کان النبی یتخیر عن بدر فلما بلغنا ان المشرکین قد اقبلوا اسار رسول الله الی بدر و بدر بئر فسبقها المشرکون الیها فوجدنا فیها رجلین منهم رجلا من قریش و مولی بعقبة ابن ابی معدد فاما القرشی فانفلت و اما مولی عقبه فاخذناه فجعلنا نقول له کم القوم فیقولهم والله کثیر عدوهم شدید باسهم فجعل المسلمون اذا قال ذالك ضربوه حتی انتهوا به الی رسول الله فقال له کم القوم قال هم والله کثیر عددهم شدید باسهم فجهد النبی ان یخیره هم فابی ثم النبی سئله کم یخیرون من الجزر فقال عسیٰ کل یوم فقال رسول الله القوم الف کل جزدر لمائة و تبعها ثم انه اصابنا من اللیل طمش من مطر فانطلقنا تحت الشجر و الجحف نستظل تحتها لك المطر و یأت رسول الله صلی الله علیه وسلم یدعوا ربه و یقول اللهم انك ان تهلك هذه الفئة لا تعبد فلما انْ طلع الفجر نادی الصلوٰة عباد الله فجاء الناس من تحت الشجرة و الجحف فصلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم و حرض علی القتال ثم قال ان جمیع قریش تحت هذه الضلع الحمراء من الجبل فلما دنی القوم منا و صافقنا هم اذا رجل منهم علی اجمل له احمر یسیر فی القوم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی فاولی حمزة و کان اقربهم الی المشرکین من صاحب الجمل الاحمر و ماذا یقول لهم ثم قال رسول الله ان یکف فی القوم احد یامر بخیبر فعسیٰ ان یکون صاحب الجمل الاحمر فجاء حمزة فقال هو عتبة بن ربعیة و هو ینهی عن القتال و یوقل لهم یا قوم انی اری قوما مستقمین لا تصلون الیهم و فیکم خبر یا قوم اعصبوها الیوم برأسی و قولوا جبن عتبة بن ربیعة و قد علمتم انی لست فسمع ذلك ابوجهل فقال هذا والله لو غرك یقول لاغضضته قد ملات رئیتك جوفك رعبا فقال عتبة ایای تعیر یا مصفراستة ستعلم الیوم ایها الجبان فبرزعتبة و اخوه شیبة و ابنه الولید حمه فقالوا من یبارز فخرج فئة من الانصار رستة فقال عتبة لا نرید هؤلاء ولکن فبارزنا من بن عمنا من بنی عبدالمطلب فقال رسول الله قم یا علی و قم یا حمزة و قم یا عبیدة بن الحارث فقتل الله سبعین و اسرنا سبعین فجاء

رجل من الانصار بالعباس بن عبدالمطلب اسیرا فقال العباس یا رسول الله ان هذا والله ما اسرنی و لقد اسرنی رجل اجلح من احسن الناس وجها علی فرس ابلق ما راه فی القوم فقال الانصار انا اسرته یا رسول الله فقال اسکت فقد ایدك الله بملك کریم قال علی و اسرنا من بنی المطلب العباس و عقیلا و نوفل بن الحارث. (رواه بن شیبة و ابن جریر و احمد و البیهقی و ابن ابی عاصم و ابن عساکر)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب ہم مدینہ گئے اور ہمیں وہاں کے پھل ملے تو ہم انہیں پسند نہ کیا اور ہمیں اس سے اور نبی صلعم نے بدر لئے لئے ان کا ذخیرہ لیا تھا۔ جب ہمیں یہ خبر ملی کہ مشرکین نے رسول اللہ صلعم کے قیدیوں کو قتل کر دیا ہے جو بدر میں قید ہوئے تھے اور بدر ایک کنواں تھا مشرکوں نے اس کی طرف سبقت کی۔ ہم نے ان میں سے دو آدمیوں کو وہاں پایا ایک شخص قریش کا تھا اور دوسرا عتبہ بن ابی معدد کا آزاد کردہ غلام تھا۔ قریشی تو اور عقبہ کے غلام کو ہم نے پکڑ لیا اور ہم اس سے پوچھنے لگے کہ وہ لوگ کتنے ہیں وہ بولا خدا کی قسم ان کی تعداد بہت ہے اور وہ سخت جنگجو ہیں جب اس نے یہ کہا تو مسلمانوں نے اسے مارنا شروع کیا حتی کہ اسے لے کر رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے اس سے پوچھا وہ لوگ کتنے ہیں اس نے کہا بخدا وہ بہت ہیں اور بہت ہی لڑاکا ہیں نبی صلعم نے کوشش کی کہ وہ بتادے کہ ان کی کل تعداد کتنی ہے لیکن اس نے انکار کیا پھر نبی صلعم نے اس سے پوچھا کہ وہ روز کتنے جانور ذبح کرتے ہیں اس نے کہا وہ روزانہ دس یہ سن کر رسول اللہ صلعم نے فرمایا ان کی تعداد ایک ہزار ہے۔ ہر جانور سو آدمیوں کے لئے ہیں اس کے بعد رات کا پانی برسنے لگا تو ہم درخت کے نیچے اور وادی میں تاکہ بارش سے بچا جاسکے اور رسول اللہ صلعم اپنے رب سے دعا فرماتے جاتے "اے اللہ اگر تو اس گروہ کو ہلاک کئے دیتا ہے تو تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہ جائے گا جب فجر کا وقت آیا تو نماز کے لئے اذان ہوئی اور لوگ درختوں کے نیچے سے اور وادیوں سے نکل آئے۔ رسول اللہ صلعم نے ہمیں نماز پڑھائی اور لڑائی کے لئے اکسایا اس کے بعد فرمایا تمام قریش اس سرخ پہاڑ کے نیچے ہو جائیں جب لشکر ہمارے آمنے سامنے صف بستہ ہوا تو ہم نے دیکھا کہ ایک آدمی سرخ اونٹ پر سوار سامنے آیا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے علی حمزہ کو بلاؤ اور وہ مشرکین میں اس سرخ اونٹ والے سوار سے سب سے زیادہ قریب تھے کہ وہ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں پھر رسول اللہ نے فرمایا اگر قوم میں

کوئی ہے تو شاید یہی سرخ اونٹ والا ہو۔ پھر حضرت حمزہ آئے اور انہوں نے عرض کیا وہ شخص عتبہ بن ربیعہ ہے جو لڑائی سے منع کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے اے میری قوم جس قوم کو میں تمہارے سامنے صف آرا دیکھ رہا ہوں اس تک تم پہنچ ہی نہیں سکتے اور تم میں اسکی خبر موجود ہے اے میری قوم اسے میرے سر سے باندھ دو اور کہو کہ عتبہ بن ربیعہ نے بزدلی کی ہے حالانکہ میں جانتا ہوں کہ میں نے بزدل نہیں ہوں ابو جہل نے یہ سنا اور بولا بخدا اگر تیرے علاوہ کسی نے کہا ہوتا تو میں یقیناً اسے دانتوں سے کاٹ کر پھینک دیتا تیرے پھیپھڑے میں ان کا رعب سما گیا ہے۔ اس پر عتبہ نے کہا آج تو جان لے گا کہ کون بزدل ہے اس کے بعد عتبہ اس کا بھائی شیبہ اسکا بیٹا ولید حمیہ یہ سب نکلے اور بولے "کون نکل رہا ہے مقابلہ کے لئے" چنانچہ انصار میں سے چھ نفر نکلے تو عتبہ نے کہا ہمیں ان سے نہیں لڑنا ہے بلکہ ہمیں اپنے چچیرے بھائیوں عبدالمطلب کی اولاد سے مقابلہ کرنا ہے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے علی اٹھو اور اے حمزہ اٹھو اور اے عبیدہ بن حارث اٹھو پھر شیبہ عتبہ اور ولید بن عتبہ کو قتل کر دیا اور اس کاروائی میں عبیدہ زخمی ہوئے ہم نے ان میں کے ستر آدمی قتل کئے اور ستر قید کئے۔ پھر انصار میں سے ایک آدمی عباس بن عبدالمطلب کے پاس قید ہو کر آیا تو عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ بخدا! مجھے قید نہیں کیا اور کسی نے مجھے قید کیا ایک شخص نے جو بغیر بالوں والا ہے خوش شکل جو ابلق گھوڑے پر سوار ہے ایک انصاری بولا یا رسول اللہ میں نے ان کو قید کیا تھا حضور نے یہ سن کر فرمایا خاموش رہو یقیناً اللہ نے تمہاری تائید کی ہے ایک بزرگ فرشتہ کے ذریعہ حضرت علی فرماتے ہیں کہ ہم نے بنی عبدالمطلب میں سے عباس عقیل اور نوفل بن حارث کو قید کیا۔ (ابن شیبہ، ابن جریر، احمد، بیہقی، ابن ابی عاصم اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۹۶) عن علی قال سیماء اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم بدر الصوف الابیض. (رواه ابن شیبة و البیهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ بدر کے دن رسول اللہ صلعم کے اصحاب کی علامت سفید اونی کپڑے تھے۔ (ابن شیبہ اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۹۷) عن علی قال لقد رأینا یوم بدر و نحن نلوذ برسول الله صلی الله علیه وسلم و هو اقربنا الی العدو و کان من اشد الناس یومئذ بأسا. (رواه ابن شیبة و

احمد و ابویعلی و ابن جریر و البیهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ تم نے ہمیں دیکھا ہوگا کہ بدر کے روز ہم رسول اللہ صلعم کو گود میں لئے تھے اور ہم لوگوں میں سب سے زیادہ دشمن کے قریب آپ صلعم ہی تھے اور اس روز قوت و شجاعت میں آپ سے زیادہ تھے۔ (ابن شیبہ، احمد، ابویعلی، ابن جریر اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۹۸) عن علی قال لقد رائیتنا لیلة بدر و ما فینا احد الا نائم الا النبی فانه کان یصلی شجرة و یدعو و یبکی حتی اصبح و کان فینا فارس الا المقداد. (رواه الطیالسی، احمد، مسدد و النسائی و ابویعلی و ابن جریر و ابن خزیمة و ابن حبان و ابونعیم فی الحلیة و البیهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ تم لوگوں نے ہمیں دیکھا ہوگا کہ بدر کی رات میں سب سو رہے تھے علاوہ نبی کریم صلعم درخت کے نیچے نماز پڑھ رہے تھے آپ دعا مانگتے جاتے اور روتے جاتے آپ کی یہ کیفیت صبح تک رہی اور ہم میں علاوہ مقداد کے اور کوئی بھی گھوڑے پر سوار نہ تھا۔ (طیالسی، احمد، مسدد، نسائی، ابویعلی، ابن جریر، ابن خزیمہ، ابن حبان اور ابونعیم نے حلیہ میں اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۸۹۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم للناس یوم بدر ان استطعتم ان تاسروا من بنی عبدالمطلب فانهم خرجوا کرها. (رواه احمد و ابن شیبة و ابن جریر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ بدر کے روز رسول اللہ صلعم نے فرمایا جہاں تک تم سے ممکن ہو بنی عبد المطلب کو قید کرو کیوں کہ وہ مجبوراً بادل ناخواستہ لڑائی کے لئے نکلے ہیں۔ (ابن شیبہ، اور ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۰۰) عن علی قال قیل لی ولابی بکر یوم بدر مع احدکما جبرئیل مع الآخر میکائیل و اسرافیل و ملك عظیم یشهد القتال و یقف فی الصف. (رواه ابن شیبة و احمد و ابویعلی و ابن ابی عاصم و ابن منیع و الدورقی و ابن جریر و الحاکم و ابونعیم فی الحلیة و للالکائی و البیهقی و الضیا فی المختارات و

العشاری)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے اور ابو بکر سے بدر کے دن کہا گیا تم میں سے ایک کے ساتھ جبرئیل ہیں اور دوسرے کے ساتھ اسرافیل اور میکائیل اور عظیم فرشتہ جو میدان جنگ میں موجود رہتا ہے اور صف میں رکا رہتا ہے۔ (ابن شیبہ، احمد، ابو یعلی، ابن ابی عاصم اور ابن منیع اور ورقی اور ابن جریر اور حاکم اور ابو نعیم نے حلیہ میں للکائی، بیہقی اور ضیا نے مختارات میں اور عشاری نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۰۱) عن علی قال لما اصبح النبی صلی الله علیه وسلم ببدر من الغد احیٰ تلك اللیلة کلها وهو مسافر (رواه ابو لعلیٰ عبد الرزاق)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جب بدر کے دن صبح ہوئی تو معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلعم رات بھر جاگے تھے گو کہ آپ سفر کئے ہوئے تھے۔ (ابو یعلی اور عبدالرزاق نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۰۲) عن علی قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی تلك اللیلة لیلة البدر و هو یقول اللهم انی تهلك هذه العصابة لا تعبد و اصابهم تلك اللیلة مطر. (رواه ابن مردویه و ابن منصور)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم اس رات بھر نماز پڑھتے رہے یعنی بدر کی رات کو اور آپ فرماتے جاتے "اے اللہ اگر تو اس گروہ کو ہلاک کئے دیتا ہے تو تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے گا اور اس رات انہیں بارش کا سامنا پڑا۔ (ان مردویہ اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۰۳) عن علی قال لما کان یوم بدر قاتلت شیئا من قتال ثم جئت الی النبی صلی الله علیه وسلم فاذا هو ساجد یقول یا حی یا قیوم لا یزید علیها ثم ذهبت فقاتلت ثم جئت فاذا النبی صلی الله علیه وسلم ساجد یقول یا حی یا قیوم فلم یزل یقول ذلك حتی فتح الله علیه. (رواه النسائی و البزار و ابویعلی و جعفر الفریانی و الحاکم و البیهقی و الضیا)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ بدر کے دن جنگ لڑی اور لڑنے کے بعد میں نبی صلعم کی

خدمت میں حاضر ہوا تو آپ حالت سجدہ میں تھے اور فرما رہے تھے "یا حی یا قیوم" اور ان الفاظ سے کچھ بھی زیادہ نہ فرما رہے تھے اس کے بعد میں پھر جا کر جنگ میں مصروف ہو گیا اور بعد میں دوبارہ نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو سجدہ کی حالت میں پایا آپ فرما رہے تھے "یا حی یا قیوم" آپ برابر یہی فرماتے رہے حتی کہ اللہ نے آپ کو فتح عطا فرمائی۔ (نسائی، بزار، ابویعلی، جعفر فریابی، حاکم، بیہقی اور ضیا نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٩٠٤) عن علی قال کنت علی قلیب یوم بدر امیح منه فجاء ت ریح شدیدة ثم جاء ت ریح شدیدة لم ار ریحا اشد منها الا التی کانت قبلها ثم جاء ت ریح شدیدة فکانت الاولی میکائیل فی الف من الملائکة عن یمین النبی و الثانیة جبرئیل فی الف من الملائکة عن یسار النبی و الثالثة جبرئیل فی الف من الملائکة و کان ابوبکر عن یمینه و کنت عن یساره فلما هزم الله الکفار حملنی رسول الله علی فرسه فلما استویت علیه حمل لی فضرب علی عنقه فدعوت الله یثبتنی علیه فطفقت برمحی حتی بلغ الدم ابطی. (رواه ابویعلی و ابن جریر و البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں بدر کے دن ایک کنویں پر تھا اور اس میں سے چلو سے پانی بھر رہا تھا اتنے میں ایک ہوا چلی جو بہت تیز تھی اس کے بعد پھر اس سے زیادہ شدید ہوا چلی اس سے پہلے کبھی میں نے اتنی چیز ہوا نہ دیکھی تھی اس کے بعد پھر بہت تیز ہوا چلی۔ پہلی مرتبہ حضرت میکائیلؑ ہزار فرشتوں کے ساتھ نبی کریم صلعم کے داہنے ہاتھ پر اور دوسری بار حضرت اسرافیلؑ ہزار فرشتوں کے ساتھ آئے نبی کریم صلعم کے بائیں ہاتھ پر اور دوسری بار اسرافیلؑ ہزاروں فرشتوں کے ساتھ آئے نبی کریم صلعم نے بائیں ہاتھ پر اور تیسری بار حضرت اسرافیلؑ ہزاروں فرشتوں کے ساتھ آئے۔ حضرت ابوبکر حضور کی داہنی سمت تھے اور میں بائیں سمت جب اللہ تعالیٰ نے کفار کو شکست دی تو رسول اللہ صلعم نے مجھے اپنے گھوڑے پر سوار فرمالیا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ مجھ کو ثابت قدم رکھے میں نے اس پر اپنے نیزہ سے حملہ کیا حتی کہ اس کا خون میری بغل تک پہنچ گیا۔ (ابویعلی، ابن جریر، اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٩٠٥) عن علی قال امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اغور مآء ابار بدر. (رواه ابویعلی و ابن جریر و ابونعیم فی الحلیة و الاروقی و البیهقی)

حضرت علیؓ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے حکم دیا کہ میں بدر کے کنوؤں کے پانی میں پیٹھوں۔ (ابو یعلی، ابن جریر، انو نعیم نے حلیہ میں اور اور قی، بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

غزوة احــــد

غزوہ احد

(۹۰۶) عن علی قال لما انجلی الناس عن رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم احد نظرت فیا لقتلیٰ فلم ار رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت والله ما كان لیفر وما اراه فی القتلیٰ ولكن اری الله غضب علینا بما ضعنا فرفع النبی صلی الله علیه وسلم فرفع نبیه صلی الله علیه وسلم فما فی خیر من ان اقاتل حتی اقتل فكسرت جفن سیفی ثم حملت علی القوم فاخرجوا بی فاذا انابرسول الله بینهم.

(رواه ابویعلیٰ و ابن ابی عاصم فی الجهاد و البورقی و ابن المنصور)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ احد کے روز جب رسول اللہ صلعم لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہوگئے تو میں نے مقتولین میں حضور کو تلاش کیا مگر نہ پایا تو میں نے کہا بخدا آپ بھاگ نہیں سکتے ہیں۔ اور نہ ہی آپ کو مقتولین میں دیکھتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اللہ کا غضب ہم پر نازل ہوا ہے۔ ہمارے اعمال کی وجہ سے اور اس نے اپنے نبی کو اٹھالیا ہے۔ اب میرے لئے اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں کہ میں جا کر لڑوں اور اپنی جان دے دوں میں نے اپنی تلوار کا میان توڑ ڈالا اس کے بعد میں قوم کفار پر ٹوٹ پڑا اور وہ تتر بتر ہوئے تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ان کے بیچ میں ہیں۔

(ابو یعلیٰ اور ابن ابی عاصم نے جہاد میں اور اور قی اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۰۷) عن محمد بن كعب القرظی ان علیا لقی فاطمة یوم احد فقال خذی السیف غیر مذموم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی ان كنت احسنت القتال الیوم فقد احسنه ابو دجانة و مصعب بن عمیر و الحارث بن القمة و سهل بن حنیف ثلاثة من الانصار و رجل من قریش. (رواه ابن شیبة)

محمد بن کعب قرظی سے مروی ہے کہ احد کے روز حضرت علی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

سے ملے اور فرمایا تلوار کو پکڑ لو اور کوئی بری بات نہیں ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی اگرچہ تم آج بہت اچھی طرح لڑے لیکن ابو دجانہ مصعب بن عمیر حارث بن القمہ اور سہل بن حنیف بھی اچھا لڑے انمیں سے تین آدمی انصار کے ہیں اور ایک آدمی قریش کا۔ (ابن شیبہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

غـــزوة الخندق
غزوہ خندق

(۹۰۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الخندق اللهم انك اخذت عبیدة بن الحارث یوم بدر و حمزة بن عبد المطلب یوم احد و هذا علی فلا تدعنی فردا و انت خیر الوارثین. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ خندق کے دن رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ نے عبیدہ بن حارث کو بدر کے روز اٹھالیا اور اُحد کے دن حمزہ بن عبد المطلب کو اور یہ علی ہے اے اللہ تو مجھے رب اکیلا نہ چھوڑ اور تو وارثوں میں بہترین ہے۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۰۹) عن ابن عباس قال سمعت عمر یقول جاء عمروبن عبد ود فجعل یحول فرسه حتی جاوز الخندق و جعل یقول من یبارز و سکت اصحاب رسول الله ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هل یبارز احد فقام علی انا یا رسول الله فقال رسول الله هل یبارزه احد قال علی دعنی یا رسول الله فانما انا بین حسنتین اما ان اقتله فیدخل النار و اما ان یقتلنی فادخل الجنة فقال رسول الله اخرج یا علی فقال عمرو من انت یا ابن اخی قال انا علی فقال ان اباك كان ندیما لی لا احب قتالك فقال علی ان كنت لا یسئلك احد ثلاثا الا اعطیته فاقبل منی واحدة فقال عمرو ما ذلك فقال علی ادعوك ان تشهد ان لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لیس الی ذالك سبیل قال فترجع فلا تكون فسبقنی الیه حشی ثم انی نذرت ان اقتل محمدا قال علی فانزل فنزل فاختلفا فی الضربة فضربه علی فقتله. (رواه المحامل فی امالیه)

حضرت ابن عباس سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت عمر کو یہ فرماتے سنا عمرو بن عبدود اپنا گھوڑا گھماتا ہوا آیا اور اس نے خندق پار کر لی اور کہنے لگا "ہے کوئی مقابل" رسول اللہ صلعم کے اصحاب خاموش رہے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلعم نے فرمایا کیا کوئی اس سے مقابلہ کرے گا۔ تو حضرت علی کھڑے ہوئے اور فرمایا "میں یا رسول اللہ" رسول اللہ صلعم نے پھر یہ فرمایا "کیا ہے کوئی اس سے لڑنے والا"، پھر حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اجازت دے دیجئے۔ دونوں حالتوں میں میں داخل حسنات ہوں گا۔ اگر میں اسے قتل کروں گا تو وہ دوزخ میں جائے گا اور اگر وہ مجھے قتل کر دے گا تو میں جنت میں داخل ہوں گا تب رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے علی خروج کرو عمرو بولا تم کون ہو اے میرے بھتیجے! آپ نے فرمایا میں علی ہوں وہ بولا تمہارا باپ میرا ہمنشیں تھا میں تم سے لڑنا پسند نہ کروں گا حضرت علی نے فرمایا میں نے قسم کھائی تھی کہ تمہارے سامنے تین باتیں رکھوں گا جن میں سے کوئی ایک بات قبول کر لو۔ عمرو بولا وہ کیا حضرت علی نے فرمایا میں تم کو دعوت دیتا ہوں کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں وہ بولا اس اقرار کا کوئی سوال ہی نہیں۔ آپ نے فرمایا پھر تم لوٹ جاؤ تم ہمارے مخالف ہو گے اور نہ موافق آپ نے یہ تین بار فرمایا وہ بولا میں نے نذر مانی تھی کہ میں حمزہ کو قتل کروں گا لیکن اس سلسلہ میں وحشی مجھ پر سبقت لے گیا اس کے بعد سے میں نے نذر مان لی کہ محمد صلعم کو قتل کروں گا۔ حضرت علی نے فرمایا اتر" وہ اترا اور دونوں میں دست بدست جنگ ہونے لگی حضرت علی نے اس پر وار کیا اور اسے قتل کر ڈالا۔ (محامل نے اسے اپنی امالی میں روایت کیا ہے۔)

غزوة خيبر

غزوہ خیبر

(۹۱۰) عن علی قال لما قتلت مرحبا جئت برأسه الی النبی صلی اللہ علیه وسلم. (رواہ احمد والعقیلی و البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں جب میں نے مرحب کو قتل کیا تو میں اس کا سر لیکر نبی کریم صلعم کے پاس حاضر ہوا۔ (احمد، عقیلی، بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۱۱) عن علی قال سار رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الی خیبر فلما اتاها

رسول الله بعث عمر و معه الناس الى مدينتهم و الى قصرهم فقاتلوهم فلم يلبثوا ان هزموا عمر و اصحابه فجاء يحبتهم يحبوه فساء ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لابعثن عليهم رجلا يحب الله و رسوله و يحبه الله و رسوله يقاتلهم حتى يفتح الله له ليس بفرار يتطاول الناس لها و مدد اعناقهم يرونه انفسهم زمانا قال فمكث رسول ساعة فقال اين على فقالوا هو ارمد قال دعوه لى فلما اتيته فتح عينى ثم تفل فيها ثم اعطانى اللواء فانطقلت به سعيا خشية ان يحدث رسول فيهم حدثا او فى حتى اتيتها فقاتلتهم فبرز مرحب يرتجز و برزت له ارتجز كما يرتجز حتى التقينا فقلته الله بيدى و انهزم اصحابه فتحصنوا و اغلقوا الباب فاتينا الباب فلم ازل اعالجه حتى فتح الله. (رواه ابن شيبه و البزار و فى هذا الباب روايات بين الصحابة الكرام موجود فى جميع كتب الحديث مثل الصحيحين و الاربعة و السنن و المسانيد مفصلا و مختصرا)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم خیبر تشریف لے گئے وہاں پہنچ کر آپ نے حضرت عمراور آپ کے ساتھیوں کو شہر بھیجااوران کے محلات کی طرف جاکرانہوں نے جنگ کی لیکن ان لوگون سے بچ کر آگئے یہ بات رسول اللہ صلعم کو بری لگی اور آپ نے فرمایااب میں یقیناً ایک ایسے شخص کو بھیجوں گاجواللہ ورسول سے محبت رکھتاہےاور خود بھی اللہ اوراس کے رسول کا محبوب ہے۔ وہ جاکران سے لڑے گا حتی کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا وہ میدان سے فرار نہ ہوگالوگوں نے رات بڑے انتظار میں گذاری اور اپنی اپنی گردنیں اونچی کرے بھیڑ میں اپنے کو نمایاں کرنے لگے۔ رسول اللہ صلعم رکے رہے پھر آپ نے فرمایا علی کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیاکہ انہیں آشوب چشم کی شکایت ہے۔ آپ نے فرمایاانہیں بلاکر میرے پاس لاؤجب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو میری آنکھیں کھل گئیں پھر آپ نے اپنالعاب دہن ان میں لگایااس کے بعد مجھے جھنڈا عنایت فرمایامیں اسے لے کر دوڑتا ہوانکلااس ڈر میں کہ کہیں رسول اللہ صلعم کچھ اور نہ فرمادیں حتی کہ میں ان لوگوں تک پہنچ گیااور میں نے ان سے جنگ شروع کی ان میں سے مرحب نکلارجز پڑھتاہوااور میں بھی رجز پڑھتا ہوا نکلا یہاں تک کہ ہم آمنے سامنے ہوئے اللہ نے اسے میرے ہاتھوں قتل کرایااس کے ساتھی بھاگ کھڑے ہوئے وہ قلعوں کے اندر گھس

گئے اور دروازے بند کر لئے ہم لوگ دروازے پر آئے میں لڑتا رہا یہاں تک کہ اللہ نے فتح دی۔ (ابن شیبہ، بزار نے اسے روایت کیا ہے۔ اور اس بارہ میں صحابہ کرام کی بہت سی روایتیں بیان کی ہیں جو تمام کتب احادیث میں مثلاً صحیحین اور سنن اربعہ اور تمام مسانید میں مفصل اور مختصراً موجود ہیں۔)

غـــزوة الفتح
غزوہ فتح

(۹۱۲) عن علی قال بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم انا والزبیر و المقداد فقال انطلقوا حتی تأتوا روضه خاخ فان بها ضعینة معها کتاب فخذوه منها فانطلقنا تعادی فباخیلنا حتی اتینا الروضة فاذا نحن بالظعینة قلنا اخرجی الکتاب قالت ما معی کتاب قلنا تخرجن الکتاب او لتلقین الثیاب فاخرجت الکتاب من عقاصها فاتینا به رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا فیه من حاطب بن ابی بلتعة الی اناس من المشرکین بمکة یخبرهم ببعض امر رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما هذا یا حاطب قال لا تعجل علی ان کنت امرء ا ملصقا فی بالقریش و لم اکن من انفسهم و کان من معك من المهاجرین لهم قرارات یحمون اهلیهم بمکة فاجبت اذافاتنی ذلك من النسب فیهم ان اتخذ فیهم یدا یحمون بها قرابتی و ما فعلت ذلك کفرا ولا ارتدادا عن دینی ولا رضا بالکفر بعد الاسلام فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قد صدقکم فقال عمرو عنی یا رسول الله صلی الله علیه وسلم اضرب عنق هذا المنافق فقال انه شهد بدرا وما دیدریك لعل الله اطلع علی اهل البدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم و نزلت فیه یا ایها الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی و عدوکم اولیاء الآیة (رواه الحمیدی و احمد و عبدبن حمید و البخاری و المسلم و الترمذی و ابوداؤد و النسائی و ابوعوانة و ابویعلی و ابونعیم و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابن حبان و

ابن مردویة و البیهقی و ابن عساکر)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے زبیر اور مقداد کو بھیجا اور فرمایا جاؤ اور روضۂ خاخ پہنچو کیوں کہ وہاں ایک ہودہ میں سوار عورت ہے جس کے پاس ایک خط ہے وہ جا کر اس سے حاصل کرو چنانچہ ہم چل دیئے اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے یہاں تک کہ ہم باغ پہنچ گئے اور وہاں وہ ہودہ سوار عورت ہمیں مل گئی ہم نے اس سے کہا خط نکال وہ بولی میرے پاس کوئی خط نہیں ہم نے کہا خط نکالتی ہے یا تیرے کپڑے اتار لئے جائیں تب اس نے وہ خط اپنے جوڑے سے نکالا۔ ہم اسے لیکر رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے تھا۔ مشرکین مکہ کو جس میں رسول اللہ صلعم کے بعض امور کی ان کو اطلاع پہنچائی تھی رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے حاطب یہ کیا ہے وہ بولا میرے معاملہ میں عجلت مت کیجئے اگر میں ایک ایسا شخص ہوں جو قریش سے نزدیک ہوں گو کہ میں خود قریش سے نہیں ہوں اور آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کے پاس اونٹ کی کھال کے ٹکڑے ہیں جس سے وہ مکہ میں اپنے گھر والوں کی سردی سے بچت کرتے ہیں اور آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کی رشتہ داریاں قریش میں ہیں جس کی وجہ سے وہ ان کے اہل خانہ کی حفاظت کریں گے اور میری کوئی رشتہ داری ان سے نہیں ہے اس لئے میں نے یہ چاہا کہ ان کے ساتھ کوئی احسان کردوں جس کی وجہ سے وہ میرے اہل خانہ کا لحاظ کریں اور میں نے یہ نہ تو کفر میں کیا ہے اور نہ حالت ارتداد میں اور نہ ہی میں سلام کے بعد کفر سے راضی ہوں رسول اللہ صلعم نے فرمایا اس نے تم سے سچ بولا ہے حضرت عمر نے عرض کیا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن ماردوں آپ نے فرمایا یہ شخص بدر یں موجود تھا۔ اور تمہیں کیا پتہ کہ اللہ تعالیٰ بدر والوں کے حال سے واقف ہے۔ اور اس نے فرمایا تمہارا جو جی چاہے کرو تم کو بخش دیا گیا ہے اور اس بارے میں آیت نازل ہوئی اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ (حمیدی، احمد، عبد بن حمید، بخاری و مسلم اور ترمذی، بوداؤد، نسائی، ابو عوانہ، ابو یعلی، ابو نعیم، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن حبان، ابن ردویہ، بیہقی اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔

غزوة حنين

غزوہ حنین

(۹۱۳) عن انس قال لما كان يوم حنين قال النبی صلی الله علیه وسلم الآن حمی الوطيس و كان على ابن ابی طالب اشد الناس قتالا بين يديه. (رواه العسكری)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں حنین کے روز نبی کریم صلعم نے فرمایا اب لڑائی بہت شدت اختیار کر گئی اور حضرت علی ابن ابی طالب نے سب سے زیادہ لوگوں کو قتل کیا تھا۔ حضورؐ کے سامنے۔ (عسکری نے اسے روایت کیا ہے۔

غزوة الطائف

غزوہ طائف

(۹۱٤) عن علی قال نصب رسول الله صلى الله علیه وسلم المنجنيق على اهل الطائف. (رواه العقيلی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے اہل طائف پر منجنیق نصب فرمائی۔ (عقیلی نے اسے روایت کیا ہے۔)

بعث جرير

جریر کی بعثت

(۹۱۵) عن جرير قال بعث الی علی ابن عباس والاشعث ابن قيس و انا بقريشاء فقالا ان امير المومنين يقرأك السلام و يقول نعم ما اراك الله من مفارقتك معاوية و انی انزلك منی بمنزلة رسول الله صلى الله عليه وسلم التی انزلكما فقلت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثنی الی اليمن اقاتلهم و ادعوهم ان يقولوا لا اله الا الله فاذا قالوها حرمت دماء هم و اموالهم فلا اقاتل احدا يقول لا اله الا الله فرجعا على ذلك. (رواه الطبری)

جریر کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ ابن عباس اور اشعث بن قیس کو میرے پاس بھیجا اور میں قرقیسا میں تھا دونوں نے آکر کہا امیر المومنین آپ کو سلام کہہ رہے ہیں۔ اور فرما رہے ہیں اللہ نے تم کو کیا دکھایا جو تم معاویہ سے الگ ہو گئے اور میں نے تم کو اسی مقام پر رکھا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا پھر میں نے کہا رسول اللہ صلعم نے مجھے یمن بھیجا کہ میں ان لوگوں سے جنگ کروں اور انہیں کلمہ لا الہ الا اللہ کی طرف دعوت دوں اگر وہ یہ کہہ لیں تو ان کے خون اور ان کا مال حرام ہو گیا۔ لہذا میں کسی ایسے سے نہ لڑوں گا جو کلمہ لا الہ الا اللہ کہے گا۔ یہ سن کر دونوں لوٹ آئے۔ (طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔)

الوفود

وفود

(۹۱۶) عن علی ان وفد نهد قدموا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم و منهم طحفة بن زهير فقال اتيناك يا رسول الله علی نموری تهامة علی اكوار الميس ترتمی بنا العيس نستحلب الصبير و نسحلب الخبير و نستحيل الزمام و نستجيل الجهام من ارض بعيدة النطا غليظة الوطا قد نشف المدهن و يبس الجعثن و سقط الا ملوج و مات العلوج و عال الهدی و فاد الودی برئنا اليك يا رسول الله من الفتن و الوثن و ما يحدث الزمن و لنا نعم همل اغفال و وقير قليل الرسل يسير الرسل اصابتها سنة حمراء اكدی فيها الزرع و امتنع فيها الزرع ليس لها علل ولها نهل فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم بارك لهم فی مخضها و محضها و مذقها و احبس الزمن بائع الثمر و افجرلهم الثمد و بارك لهم فی الولد ثم كتب لهم كتابا تستحته بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله الی بنی نهد السلام عليكم من اقام الصلوٰة كان مومنا و من اتی الزكوٰة كان سلما و من شهد ان لا اله الا الله لم يكتب غافلا لكم فی الوظيفة الفريضة و لكم الفارض وا لفريش ما لم تضمروا اماقا و لم تأكلوا رباتا. (رواه ابن الجوزی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ بنی نہد کا ایک وفد رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا

جن میں طخفہ بن زہیر بھی تھے انہوں نے عرض کیایارسول اللہ ہم حضور کی خدمت میں

رسول اللہ صلعم نے فرمایایااللہ! برکت دے ان کے مکھن میں اور ان کے خالص اور پانی ملے ہوئے دودھ میں اور فاقہ کو روک دے ان کے پھلوں کی تیاری و پختگی کے لئے اور جمع شدہ پانی کو ان کے لئے جاری فرمادے اور ان کی اولاد میں برکت دے اس کے بعد آپ نے انہیں یہ خط لکھا ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ کے رسول محمد صلعم کی طرف سے قبیلہ بنی نہد کو السلام علیکم جس نے نماز قائم کی وہ مومن ہے اور جس نے زکوٰۃ دی وہ مسلمان ہے اور جس نے گواہی دی کلمہ لا الہ الا اللہ کی وہ غافل نہ لکھا جائے گا۔ (ابن جوزی نے اسے روایت کیا ہے۔)

حرف الفاء   حرف فاء

كتاب الفرائض

فرائض کا بیان

باب في فضله و احكام ذوي الفروض و العصبات و ذوي الارحام و موانعه و ما يتعلق به

اس کی فضیلت ذوی الفروض کے احکام اور دادھیالی اور نانہالی رشتہ دارون اور اس کے ممنوعات اور اس کے متعلقات کا بیان

(۹۱۷) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخالة بمنزلة الام. (رواه ابوداؤد)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا خالہ ماں کی جگہ پر ہے۔ (ابوداؤد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٩١٨) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس لقاتل وصیة.
(رواہ البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ قاتل کی کوئی وصیت نہیں ہے۔(بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٩١٩) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یرث المسلم النصرانی ان یکون عبده او امته. (رواہ ابو داؤد)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مسلمان نصرانی کا وارث نہیں مگر یہ کہ وہ اس کا غلام ہو یا لونڈی۔(ابو داؤد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٩٢٠) عن علی فی رجل مات و ترك ابنته و مولاه فلابنه النصف و للمولی النصف قال ذلك رسول الله صلی الله علیه وسلم فعله. (رواہ ابو الشیخ)

حضرت علیؓ نے فرمایا اس شخص کے بارے میں جو مر جائے اور ایک لڑکی اور ایک غلام چھوڑ جائے تو لڑکی کا نصف ہے اور غلام کا نصف ہے۔ آپ نے فرمایا یہ فعل رسول اللہ صلعم کا ہے۔
(ابو الشیخ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٩٢١) عن علی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا کانت العصبة من قبل ربیبهم و انهم واحدة و کان فیهم من هو اقرب بام کان هو اولی بالمیراث.
(رواہ ابو الشیخ)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب دادھیالی رشتہ دار باپ اور ماں کی طرف سے ایک ہوں تو ان میں جو ماں کے زیادہ قریب ہو وہ میراث کا زیادہ مستحق ہے۔
(ابو الشیخ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٩٢٢) عن علی قال قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الرجل یرث اخاه لأبیه و امه دون اخیه لابیه. (رواہ ابو الشیخ)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فیصلہ فرمایا کہ آدمی اپنے سگے بھائی کے مال کا وارث ہوگا برخلاف اس بھائی کے جو صرف باپ کی اولاد ہو۔(ابو الشیخ نے اسے روایت کیا ہے۔)

كتاب الفراسة
فراست کا بیان

(۹۲۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من سعادة الرجل زوجة صالحة و ولد آبار او خلطاء صالحين و معيشة فی بلاده. (رواه ابن النجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے آدمی کی سعادت نیک بیوی ہے اور نیک اولادیں اور اچھے پڑوسی اور اس کے ملک میں اس کی معیشت۔ (ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

كتاب الفتن
فتنوں کا بیان

باب فی الفتن و الهرج و وصية
فتنہ وفساد اور وصیت کا بیان

(۹۲٤) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذ فعلت امتی خمسة عشر خصلة حل بها البلاء اذا كان المغنم دولا و الامانة مغنما و الزكوٰة مغرما و اطاع الرجل زوجته و عق امه و بر صديقه و جافا اباه و ارتفعت الاصوات فی المساجد و كان زعيم القوم ارذلهم و اكرم الرجل مخافة شره و شربت الخمور و لبس الحرير و اتخذت القينات و المعارف و امن آخر هذه الامة اولها فليرتقبوا عند ذلك ربحا حمراء او خسفا او شخا. (رواه الترمذی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اگر میری امت پندرہ باتیں اختیار کرے گی تو اس پر بلا نازل ہو گی اگر مالدار دولت جمع کرنے کی فکر میں رہنے لگے اور امانت میں خیانت ہو اور زکوٰۃ شوقیہ لی جانے لگے اور آدمی بیوی کی اطاعت کرنے لگے اور ماں سے سرکشی کرے دوست سے نیکی کرے اور باپ پر ظلم کرے اور مسجد میں آوازیں بلند ہونے لگیں قوم کا

سردار سب سے زیادہ ذلیل ہو جائے اور آدمی کی عزت اس کے شر کے خوف سے ہو شرابیں پی جائیں ریشمی کپڑے پہنے جائیں گانے والیوں اور خوبصورتوں کو رکھا جائے اس امت کے بعد والے اپنے سے پہلے والوں پر بھروسہ کریں گے اس وقت سرخ آندھی کے منتظر رہو یا زمین دھنس جانے یا صورتیں مسخ کردئے جانے کے۔ (ترمذی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۲۵) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تکون فتن لا یستطیع ان یغیر فیها بید ولا بلسان. (رواه ابن شیبه)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے ایسے ایسے فتنے سر اٹھائیں گے جن کو بدلا نہ جا سکے نہ تو ہاتھ سے اور نہ زبان سے۔ (ابن شیبہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۲۶) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یاتی علی الناس زمان یکون المومن فیه اذل من شأنه. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا دور گذرے گا جس میں مومن اپنے دشمن سے زیادہ ذلیل ہو گا۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۲۷) عن علی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا رأیتم الناس قد مرجت عهودهم و خفت امانتهم فالزم علیك لسانك و خذ ما تعرف و دع ما تنکر و علیك بامر الخاصة ای ارم نفسك. (رواه ابن النجار)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے جب تم لوگوں کو دیکھو کہ ان کے وعدے فاسد ہو گئے ان کی ایمانداری کم ہو گئی تب اپنی زبان کو اپنے اوپر لازم کر لو اور جو بات اچھی سمجھو اسے اختیار کرو اور جو بات بری سمجھو اسے چھوڑ دو اور تم پر امر خاص لازم ہے یعنی اپنے دل کی بات۔ (ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۲۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا رأیتم الناس قد مرجت عهدوهم و خفت امانتهم فالزم علیك لسانك و خذ ما تعرف و دع ما تنکر و علیك بامر الخاصة ای امر نفسك. (رواه ابن النجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے میں نے سنا کہ جب تم لوگوں کو دیکھو سو اس نے وعدے فاسد ہو گئے ان کی ایمانداری کم ہو گئی تب اپنی زبان کو اپنے اوپر لازم کر لو

اور جو بات اچھی سمجھو اسے اختیار کرو اور جو بات بری سمجھو اسے چھوڑ دو اور تم پر امر خاص لازم ہے یعنی اپنے دل کی بات۔ (ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۲۹) عن علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یکون مدینة بین الفرات دجلة یکون فیها ملك ابن عباس وهی الزوراء تکون فیها مقطعة تسیء فیها النساء و یذبح فیها الرجال کما یذبح الغنم. (رواه الخطیب)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا فرات اور دجلہ کے درمیان ایک شہر ہوگا جس میں ایک بادشاہ ہوگا بنو عباس کا اور وہ مکار ہوگا۔ وہاں ایک حصہ ایسا ہوگا جہاں عورتوں کو قید کیا جائے گا اور مردوں کو ایسے ذبح کیا جائے گا جیسے بکریوں ذبح کی جاتی ہیں۔ (خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۳۰) عن علی قال سبق النبی صلی الله علیه وسلم و اثنی ابوبکر و ثلاث عمر ثم خطبنا فتنة فما شاء الله. (رواه ابن احمد و ابن منیع و مسدد و العدنی و ابوعبید و نعیم بن حماد و الحاکم و الطبرانی و ابونعیم فی الحلیة و الدورقی و ابن ابی عاصم و الخطیب و ابن منصور)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلعم تشریف لائے پھر ابو بکر آئے پھر عمر ہمیں خطبہ دیا جس میں فتنہ کا ذکر تھا تو جیسا اللہ نے چاہا کیا۔ (احمد، ابن منیع، مسدد، عدنی، ابن ابی عاصم اور خیثمہ خطیب اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

فی فتن الخوارج

خوارج کے فتنوں کے بارے میں

(۹۳۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سألت ربی ثلاث خصال لامتی فاعطانی اثنین و منعنی واحدة قلت یا رب لا تهلك امتی جوعا قال هذه قلت یا رب لا تسلط علیهم عدوا غیرهم یعنی اهل الشر قال ذلك قلت یا رب لا تجعل باسم بینهم فمنعنی هذه. (رواه الطبرانی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے

لئے تین خصلتیں طلب کیں اس نے مجھے دو عطا کیں اور ایک سے روک دیا۔ میں نے عرض کیا اے میرے رب میری امت کو بھوکا مت مار اس نے فرمایا ایسا ہی ہوگا میں نے عرض کیا اے میرے رب ان پر کسی غیر کو جوان کا دشمن ہو مقرر نہ فرما اس نے فرمایا ایسا ہی ہوگا میں نے عرض کیا اے میرے رب انہیں ایک دوسرے پر مسرانے والا امت بنا لیکن اس نے مجھے اس چیز سے روکا۔ (طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۳۲) عن علی قال قال رسول الله یأتی فی آخر الزمان قوم هم حدثاء الاسنان سفهاء الاحلام یقولون من قول خیر البریة یقرأون القرآن لا یجاوز حناجرهم یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة فاذا لقیمتوهم فاقتلوهم فان فی قتلهم اجرا لمن قتلهم عندالله یوم القیامة. (رواه البیهقی و البخاری و ابو داؤد و النسائی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے آخر زمانہ میں ایک قوم ہوگی جو نو عمر ہوگی اور بے وقوف نوخیزوں کی وہ اچھی باتیں کریں گے۔ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کی حلق کے نیچے نہ اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ جب تم ان سے ملو تو انہیں قتل کر دو کیوں کہ ان کے قتل کرنے والے کو قیامت کے روز اللہ اجر عطا کرے گا۔ (بیہقی، بخاری، ابو داؤد اور نسائی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۳۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یخرج من امتی یقرؤن القرآن لیس قراء تکم الی قراء تهم ولا صلوتکم الی صلوتهم بشیء ولا صیامکم الی صیامهم بشیء یقرؤن القرآن یحسبون انه لهم و هو علیهم ولا تجاوز صلوتهم تراقیهم یمرقون من الاسلام کما یمرق السهم لو یعلم الجیش الذین یصیبونهم ما قضی لهم لسان نبیهم لا تعلموا عن الحمل و آیة ذلك ان فیهم رجلا له عضد لیس فیه ذراع علی رأس عضده مثل حلمة الثدی علیه شعرات بیض. (رواه مسلم و ابو داؤد)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میری امت سے خارج ہوں گے بعض ایسے لوگ جو قرآن پڑھیں گے ان کی قرأت کے آگے تمہیں اپنی قرأت کچھ نہ معلوم

ہو گی۔ اور نہ نماز ان کے مقابلے میں تمہیں اپنی نماز کچھ معلوم ہو گی نہ ان کے روزوں کے مقابلہ میں تمہیں اپنے روزے معلوم ہوں گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے اور گمان کریں گے کہ وہ ان ہی کے لئے ہے۔ ان کی نماز ان کی ہسلیوں سے نیچے نہ اترے گی اور وہ دین سے اسطرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے اگر ان کا مقابل گروہ یہ جان لے کہ ان کے نبی کی زبان کا فیصلہ ان کے حق میں کیا ہے۔ تو وہ عمل چھوڑ بیٹھیں گے۔ اور ان کی نشانی یہ ہو گی کہ انمیں سے ایک شخص ہو گا جس کے ایسا بازو ہو گا جس میں کہنی کا حصہ نہ ہو گا اور اسکے بازو کے سرے پر عورت کے پستان کے مثل گوشت ہو گا جس پر سفید بال ہوں گے۔ (مسلم، ابوداؤد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۳۴) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سیکون اختلاف اوامر فان استطعت ان تکون اسلم فافعل. (رواہ عبدالله بن احمد)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے عنقریب اختلاف رونما ہوں گے اگر تم ان سے بچنا چاہتے ہو تو ضرور ایسا کرو۔ (عبداللہ بن احمد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۳۵) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تکرهوا الفتنة فی آخر الزمان فانها تبیر المنافقین. (رواہ ابونعیم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے آخری زمانہ میں جو فتنہ پیدا ہو گا اس کو ناپسند نہ کرو کیوں کہ وہ منافقین کو ہلاک کر دے گا۔ (ابونعیم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۳۶) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یأتی علی الناس زمان همتهم بطونهم و شرفهم متاعهم قبلتهم نساء هم و بینهم دراهم و دنانیرهم اولئك شر الخلق لا خلاق لهم عندالله و قال رسول الله یأاتی علی الناس زمان لا یتبع فیه العالم ولا یستحیی فیه من الحکیم ولا یوقر فیه الکبیر ولا یرحم فیه الصغیر یقتل بعضهم بعضا علی الدنیا قلوبهم قلوب الاعاجم. (رواہ الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آوے گا جب لوگوں کی ہمت ان کے بطن ہوں گے اور ان کا شرف مال و دولت ہو گا ان کا قبلہ ان کی عورتیں ہوں گی ان کا دین دراہم و دنانیر ہوں گے وہ مخلوق کے بدترین لوگ ہوں گے اللہ کے

نزدیک بھلائی میں ان کا کوئی حصہ نہیں اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں عالم کی پیروی نہ ہوگی اور عقلمند میں شرم نہ رہ جائے گی بڑے کی کوئی عزت نہ ہوگی چھوٹے پر رحم نہ ہوگا ایک دوسرے کو دنیا کی خاطر قتل کرے گا لوگوں کے قلوب گونگے ہو جائیں گے۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۳۷) عن علی قال یحل بکم نقل النبی صلی الله علیه وسلم فویل لهم منکم و ویل لکم منهم. (رواه الطبرانی)

(۹۳۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انها ستکون فتن و سیحاج قومك قلت یا رسول الله صلی الله علیه وسلم فما تأمرنی قال اتبع الکتاب او قال احکم بالکتاب. (رواه ابن جریر و العقیلی و الطبری و ابوالقاسم ابن مشیران)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے عنقریب فتنہ و فساد برپا ہوں گے اور تمہاری قوم جھگڑا کرے گی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسے میں آپ میرے لئے کیا حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کتاب اللہ کی پیروی کرنا یا یہ فرمایا کتاب اللہ کے مطابق فیصلے کرنا۔ (ابن جریر، عقیلی، طبرانی، ابوالقاسم ابن بشیران نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۳۹) عن علی قال امرت بقتال الناکثین و القاسطین و المارقین فاما القاسطون فاهل الشام و اما الناکثون فذکرهم. (یعنی اهل الجمل) **و اما المارقون فاهل النهروان یعنه اجبروية.** (رواه الحاکم و ابن عساکر و ابن عدی و الطبری و عبدالغنی و الاصبهانی و ابن مندة)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مجھے حکم دیا "ناکثین (بیعت شکن) قاسطین (ظالم) اور مارقین (خوارج) سے جنگ کا قاسطین سے مراد اہل شام ہیں ناکثین سے مراد اصحاب جمل اور مارقین سے مراد اہل نہروان یعنی جبریہ (ابوالحاکم، ابن عساکر، ابن عدی، طبرانی، عبدالغنی، اصبہانی اور ابن مندہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۴۰) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عھدہ معھود ان الامۃ ستغدر بک بعدی و انت تعیش علی ملتی و تقتل علی سنتی من احبک احبنی و من ابغضک ابغضنی و ان ھذہ ستخضب من ھذہ یعنی لحیتہ من رأسہ. (رواہ الحاکم و ابن شیبۃ و الحارث و بزار و العقیلی و البیھقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے یہ بات مقدر ہو چکی ہے کہ میری امت میرے بعد تم سے غداری کرے گی اور تم میری ملت پر زندگی گذارو گے میری سنت پر قیام کی حالت میں قتل کئے جاؤ گے۔ جو تم سے محبت کرے گا وہ مجھ سے محبت کرے گا۔ اور جو تم سے بغض رکھے گا اور اس چیز سے یہ چیز رنگے گی یعنی آپ کے سر اقدس سے آپ کی ریش مبارک۔ (حاکم، ابن شیبہ، حارث، بزار، عقیلی اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۴۱) عن علی قال کنت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و لیس عندہ احد الا عائشۃ فقال ای علی کیف انت و قوم یخرجون بمکان کذا و کذا و اولی بیدہ الی المشرق یقرء ون القرآن لا یجاوز حناجرھم او تراقیھم یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم من الرقیۃ فیھم رجل مخدج الید کان یدہ ثدی حبشیۃ. (رواہ ابن شیبۃ و ابن راھویہ و البزار و ابن ابی عاصم و ابن جریر و ابن احمد و ابو یعلیٰ)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور کے پاس سوائے حضرت عائشہ کے کوئی نہ تھا آپ نے فرمایا اے علی تمہارا اور اس قوم کا کیا معاملہ ہے جو اس اس جگہ سے برآمد ہوں گے اور اپنے دست مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا وہ قرآن پڑھیں گے جو ان کی حلق سے نہ اترے گا یا ان کی ہنسلی سے وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے ان میں ایک آدمی ناقص ہاتھ کا ہو گا جسکا ہاتھ حبشی عورت کے پستان کی طرح ہو گا۔ (ابن شیبہ، ابن راہویہ، بزار، ابن ابی عاصم، ابن جریر، ابن احمد اور ابو یعلی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۴۲) عن علی قال قال رسول اللہ سیأتی قوم لھم نبز یقال لھم الرافضۃ فان ادرکتھم فجاھدھم فانھم مشرکون قلت یا نبی اللہ ما العلامۃفیھم قال

يفرطونك بما ليس فيك ويطعنون علىٰ اصحابك ويشتمونهم (روه ابن ابی عاصم وابن شاهين)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ نے عنقریب ایک قوم ایسی ہو گی جسکو رافضی کہا جائے گا اگر تم انکو پاؤ تو ان سے جہاد کرنا کیونکہ وہ مشرک ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اُن کی پہچان کیا ہو گی آپ نے فرمایا وہ تمکو وہ بنا ڈالیں گے جو تم نہ ہو گے وہ تمہارے ساتھیوں کو طعنہ دیں گے اور انھیں برا بھلا کہیں گے (ابن ابی عاصم اور ابن شاہین نے اسے روایت کیا ہے)

(۹۴۳) عن علی ان النبی قال له ان سرك ان تكون من اهل الجنة فان قوماً ينتحلون حبك يقراء ون القرآن ولا يجاوز تراقيهم لهم نبز يقال لهم الرافضة فان ادركتهم فجاهدهم فانهم مشركون (رواه ابن بشران والحاكم)

حضرت علی سے مروی ہے کہ نبی صلعم نے آپ سے فرمایا تمکو یہ بات ضرور خوش کریگی کہ تم اہل جنت میں سے ہو اور ایک قوم ایسی ہو گی جو تمہاری محبت سے اپنے کو منسوب کریگی وہ قرآن پڑھیں گے مگر اُن کے حلق سے نہ اترے گا ان کو ان کو رافضی کہا جائے گا اگر تم ان کو پانا تو اُن سے جہاد کرنا کیونکہ وہ مشرک ہیں (ابن بشران اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے)

(۹۴۴) عن علی قال قال رسول الله يا علی الا ادلك علىٰ عمل اذا عملته كنت من اهل الجنة وانك من اهل الجنة انه سيكون بعدی اقواما يقال لهم الرافضة فان ادركتهم فاقتلهم فانهم مشركون قال علی سيكون بعدنا اقوام ينتحلون مودتنا يكون علينا مارقة وآية ذالك انهم يسبّون ابا بكر وعمر (رواه خشيم واللا كهائی)

حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی کیا میں تمکو ایسا عمل نہ بتاؤں جس سے تم اہل جنت میں سے ہو جاؤ حالانکہ تم یقیناً جنتی ہو میرے بعد ایک قوم ہو گی جس کو رافضی کہا جائے گا اگر تم ان کو پانا تو انھیں قتل کر دینا کیونکہ وہ مشرک ہیں پھر حضرت علی نے فرمایا ہمارے بعد ایک قوم ایسی ہو گی جو ہماری محبت سے اپنے کو منسوب کرے گی اور وہ ہم سے الگ ہو گی اُن کی نشانی یہ ہو گی کہ وہ ابو بکر و عمر کو برا بھلا کہے گی (خیثمہ اور لاکائی نے اسے روایت کیا ہے)

(۹۴۵) عن علی قال لكل امة آفة وآفة هذه الامة بنو امية (رواه نعيم وفی هذا

لباب احادیث کثیرة مرویة من علی و الصحابة اصحاب علی متعلقة بالواقعات التی کتب فی جزء الاول)

حضرت علی سے مروی ہے فرمایا ہر امت کے لئے ایک نہ اک بلا ہے اور اس امت کے لئے ایک آفت بنو امیہ ہیں (نعیم نے اسے روایت کیا ہے اور اس بارے میں حضرت اور آپ کے اصحاب سے بہت سی احادیث مروی ہیں اُن واقعات سے متعلق جو جلد اول میں درج کی گئی ہیں)

(٩٤٦) عن علی قال قال لا یزال بلاء بنی امیة حتی یبعث اللہ الغضب مثل فزع الخریف یاتون من کل لا لیتامرون امیراًولا ماموراً فاذا کان کذلک اذهب اللہ نور ملک بنی امیة و قال لا اخوف الفتن عندی علیکم الا فتنة بنی امیة الا انها فتنة عمیاء مظلمة. (رواه ابونعیم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے فرمایا بنی امیہ کی آفت باقی رہے گی حتی کہ اللہ کا غضب نازل ہو گا۔ جیسے خریف میں بادل کے الگ الگ ٹکڑے وہ ہر سمت سے آئیں گے وہ نہ کسی حاکم کا حکم مانیں گے اور نہ کسی محکوم کا جب ایسا ہو گا تو اللہ تعالیٰ بنی امیہ کی سلطنت کا چراغ گل کر دیگا۔ اور فرمایا میں تم کسی فتنہ سے نہیں ڈرتا ہوں علاوہ بنی امیہ کے فتنے کے کیوں کہ وہ اندھا اور تاریک فتنہ ہو گا۔ (ابو نعیم نے اسے روایت کیا ہے۔)

كتاب الفضائل

فضائل کا بیان

(باب فی فضائل سیدنا محمد صلی اللہ علیه وآله و سلم من معجزاته و اخباره بالغیب)

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات اور آپ کے علم غیب کا بیان

(٩٤٧) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یخرج رجل وراء النهر یقال له الحارث حراث علی مقدمته رجل یقال له المنصور یمکن لآل محمد کما مکنت قریش لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم و جب علی کل مسلم نصره.

(رواه ابو داؤد)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے ماوراء النہر سے ایک آدمی بر آمد ہو گا جس کا نام حارث ہے اس کے ہراول دستہ میں ایک شخص ہو گا۔ جس کا نام منصور ہو گا۔ وہ آل محمد کی تکریم و تمکین کرے گا۔ جس طرح قریش نے رسول اللہ صلعم کی تمکین کی۔ ہر مسلمان پر اس کی نصرت واجب ہے۔ (ابو داؤد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۴۸) عن زید بن وهب قال قدم علی علی وفد من الیمن فخطب رجل منهم فقال له فی خطبته ان طاعة هذا طاعة الرب و معصیته معصیة الرب فقال له علی کذبت انما ذاك رسول الله صلی الله علیه وسلم طاعته طاعة الرب و معصیته معصیة الرب. (رواه ابن عساکر)

زید بن وہب سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ ایک وفد میں یمن تشریف لے گئے اور وہاں ان میں سے ایک آدمی نے خطبہ دیا اور اپنے خطبہ میں کہا۔ ان کی اطاعت رب کی اطاعت ہے اور ان کی معصیت رب کی معصیت ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا تم نے غلط کہا یہ رسول اللہ صلعم کی ذات مبارکہ تھی جن کی اطاعت اللہ کی اطاعت اور جن کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی تھی۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۴۹) عن علی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم و هو آخر شعرة یقول من اذی شعرة من شعری فالجنة علیه حرام. (رواه ابو الحسن)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آپ نے دیکھا کہ رسول اللہ صلعم اپنے بال ہاتھ میں تھامے ہوئے فرما رہے ہیں جس نے میرے بالوں میں سے ایک بال کو بھی دکھ پہنچایا اس پر جنت حرام ہے۔ (ابو الحسن نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۵۰) عن علی قال حدثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم و هو آخذ بشعرة قال من اذی شعرة منی فقد اذانی. و من اذانی فقد اذی الله و من اذی الله لعنه الله ملأ السماوات و ملأ الارض لا یقبل الله منه صرفا ولا عدلا. (رواه ابن عساکر و ابن المفضل)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حدیث بیان کی رسول اللہ صلعم نے اور آپ اپنے بال

پکڑے ہوئے تھے جس نے میرے ایک بال کو بھی تکلیف دی اس نے گویا مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ کو تکلیف دی اور جس نے اللہ کو تکلیف دی اس پر آسمان وزمین کے فرشتوں نے لعنت بھیجی نہ اس کا فرض قبول ہوگا اور نہ نفل۔ (ابن عساکر اور ابن مفضل نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۵۱) عن علی قال لما کنا نجیر شهر رسول الله صلی الله علیه وسلم فی قتال المشرکین فلما کان من الغد و کان مع صلوٰة العصر فوضع رأسه فی حجری فنام فاستقبل فلم یستیقظ حتی غربت الشمس فلما استیقظ مع غروب الشمس قلت یا رسول الله ما صلیت صلوٰة العصر کراهیة ان اوقظك من نومك فرجع رسول الله صلی الله علیه وسلم یده وقال اللهم ان عبدك تصدق بنفسه علی نبیك فارد و علیه شروقها فرأینا فی الحال فی وقت العصر بیضاء نقیة حتی قمت فتوضأت ثم صلیت ثم غابت. (رواه ابو الحسن الفضلی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب ہم مشرکین سے جنگ کر رہے تھے تو رسول اللہ صلعم رات بھر جاگے تھے۔ دن نکلا ہوا تھا اور عصر کا وقت تھا۔ اتنے میں حضور نے اپنا سر مبارک میری گود میں رکھ دیا اور آپ سو گئے۔ ڈوبنے کے وقت بیدا ہوئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم میں نے عصر کی نماز اس خیال سے نہیں پڑھی کہ آپ کی نیند میں خلل نہ پڑے یہ سن کر رسول اللہ صلعم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا "اے اللہ بیشک تیرے بندے نے اپنے کو قربان کیا تیرے نبی پر لہٰذا سورج کو لوٹا دے۔ ہم نے دیکھا کہ فوراً عصر کا وقت آ گیا اور سورج صاف وشفاف چمکنے لگا میں کھڑا ہوا وضو کیا اور نماز پڑھی اس کے بعد سورج غائب ہو گیا۔ (ابوالحسن فضلی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۵۲) عن علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم علم الاذان لیلة اسری و به فرضت علیه الصلوٰة. (رواه ابن مردویة و الطحاوی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے شب اسری میں لوگوں کو اذان سکھائی اور اسی موقع پر نماز فرض کی گئی۔ (ابن مردویہ اور طحاوی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۵۳) عن علی قال کنت مع النبی صلی الله علیه وسلم بمکة فخرجنا فی

بعض نواحيها فما استقبله جبل ولا مدر ولا شجر الا هو تقول السلام عليك يا رسول الله. (رواه الدارمی و الترمذی و الاورقی و الحاکم و البیهقی و الضیا و الطبرانی فی الاوسط)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں تھا ہم بعض اطراف میں گھومنے نکلے تو راہ میں جو بھی پہاڑ درخت، اور مٹی کے ٹیلے سامنے آتے وہ بول اٹھتے "السلام علیک یارسول اللہ"۔ (دارمی، ترمذی، اورقی، حاکم، بیہقی، ضیا اور طبرانی نے اسے اوسط میں روایت کیا ہے۔)

(٩٥٤) عن علی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما هممت لشیء مما کان اهل الجاهلیة یهمون به من النساء الا لیلتین کلتاهما عصمنی الله منهما قلت لیلة لبعض فتیان مکة و نحن فی رعایة غنم اهلنا فقلت لصاحبی ابصر بی غنمی حتی ادخل مکة فاسمر بها کما یسمر الفتیان فقال بلی فدخلت حتی جئت اول دار من دور مکة سمعت غرقا بالغرابیل والمزامیر فقلت ما هذا فقیل تزوج فلان فلانة فجلست انظر و ضرب الله علی اذنی فوالله ما ایقظنی الا من الشمس فرجعت الی صاحبه فقال ما فعلت فقلت ما فعلت شیئا ثم اخبرته بالذی رأیت ثم قلت له لیلة اخری ابصرلی غنمی حتی اسمر بمکة ففعل فدخلت فلما جئت مکة سمعت مثل الذی سمعت تلك الیلة فسئلت فقیل فلان نکح فلانة فجلست انظر و ضرب الله علی اذنی فوالله ما ایقظنی الا من الشمس فرجعت الی صاحبه فقال ما فعلت قلت لا شیء ثم اخبرته الخبر فوالله ما هممت ولا عدت هما بشیء من ذلك حتی اکرمنی الله نبوته. (رواه ابن اسحاق و ابن راهویه و البزار و الحاکم و ابونعیم و البیهقی و ابن عساکر و منصور)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں کسی چیز کی طرف راغب نہیں ہوا جس طرح زمانہ جاہلیت کے لوگ عورتوں کی طرف راغب ہوتے تھے البتہ دو راتوں کو ایک نوبت آئی لیکن دونوں بار اللہ تعالیٰ نے مجھے محفوظ رکھا ان میں ایک رات میں مکہ کے بعض نوجوانوں سے کہا کہ میری بکریاں دیکھتے رہنا تا کہ مکہ میں داخل ہوں اور پوری رات باتوں میں

نوجوانوں کی طرح گزاردوں اور اس وقت ہم گھر کی بکریوں کی نگرانی کر رہے تھے میرا ساتھی کہنے لگا کہ ہاں ہاں میں انہیں دیکھتا رہوں گا چنانچہ میں مکہ آیا اور جو گھر سب سے پہلے پڑا اس میں داخل ہوا اور وہاں میں نے دف اور موسیقی کی آواز سنی اور پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو گوں نے بتایا کہ فلاں کی شادی فلاں عورت سے ہو رہی ہے تو میں بیٹھ کر دیکھنے لگا اتنے میں اللہ نے میرے کان کو تھتھپایا اور خدا کی قسم میں ایسا سویا کہ سورج کی روشنی میں بیدار ہوا اور اپنے ساتھی کے پاس واپس ہوا تو اس نے مجھ سے کہا کہ یہ آپ نے کیا کیا؟؟ میں نے ان سے کہا کہ میں نے کچھ بھی ان سے نہیں کیا اس کے بعد میں نے پورا واقعہ بیان کیا اور اگلی رات دوبارہ میں نے اس سے کہا کہ میری بکریاں دیکھتے رہنا تاکہ میں مکہ میں رات گزار آؤں اور اس نے پھر حامی بھر لی چنانچہ میں مکہ میں داخل ہوئے اور اسی رات کے مثل آواز سنائی دی۔ میں نے سوال کیا اور لوگوں نے بتایا کہ فلاں کی شادی فلاں کے ساتھ ہے۔ میں بیٹھ کر دوبارہ دیکھنے لگا اور اللہ تعالیٰ نے، میرے کان پر تھتھپایا اور میں سو گیا ایسا کہ بخدا مجھے سورج کی روشنی نے بیدار میں اور میں اپنے ساتھ کے پاس واپس ہوا تو اس نے کہا کہ تو نے کیا کیا تو میں نے جواب دیا کہ میں نے کچھ بھی نہ کیا اور میں نے پوری بات بتائی۔ اس کے بعد پھر کبھی بھی میں نے خدا کی قسم اس قسم کا خود کوئی ارادہ نہیں کیا۔ یہاں تک کہ اللہ نے مجھے نبوت سے سرفراز فرمایا۔ (ابن اسحاق، ابن راہویہ، بزار، حاکم، ابو نعیم، بیہقی، ابن عساکر اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۵۵) عن علی قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم هل عبدت و ثنا قط قال لا قالوا فهل شربت خمرا قط قال لا وما زلت اعرف ان الذی هم علیہ و ما کنت ادری ما الکتاب و ما الایمان. (رواہ ابو نعیم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلعم سے پوچھا گیا کہ آپ نے کبھی کسی بت کی پرستش کی آپ نے فرمایا نہیں لوگوں نے پوچھا کیا کبھی آپ نے شراب پی آپ نے فرمایا نہیں اور میں یہ جانتا رہا کہ گو کہ میں جانتا بھی نہ تھا کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے۔ (ابو نعیم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۵۶) عن علی قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاما بما یکون الی ان تقوم الساعة. (رواہ الحاکم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ صلعم ہمارے درمیان اس مقام پر کھڑے ہوئے جہاں آپ کو ہونا چاہئے تھا تاوقتیکہ قیامت نہ آجائے۔ (حاکم نے اسے روایت کیا ہے)

(۹۵۷) عن علی قال کنا اذا حمی الباس و لقی القوم اتقینا برسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فما یکون منا احد اقرب الی العدو منه. (رواہ الحاکم و ابن شیبة و احمد و ابوعبیدو النسائی و الحارث و البیهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب جنگ کی شدت ہوگئی اور قوم ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہوئی تو ہمیں رسول اللہ صلعم کی جان کا بڑا ڈر تھا کیوں کہ ہم میں سے کوئی بھی دشمن کے اس قدر قریب نہ تھا جتنا کہ آپ تھے۔ (حاکم، ابن شیبہ، احمد، ابوعبید، نسائی، ابویعلی، حارث اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۵۸) عن علی قال ما رمدت مذ تفل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی عینی و قال ما رمدت ولا صدعت منذ وقع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الی الرایة یوم خیبر و فی روایة ما رمدت ولا صدعت منذ مسح رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وجھی و تفل فی عینی یوم خیبر حین اعطانی الرایة. (رواہ احمد و ابویعلیٰ و الضیا و الطیالسی و البیهقی و ابن شیبة و مسدد و ابن جریر و ابن منصور.

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مجھے آشوب چشم کی شکایت کبھی نہ ہوئی جب سے رسول اللہ صلعم نے اپنا لعاب دہن میری آنکھوں میں لگایا اور فرمایا نہ مجھے آنکھوں کی تکلیف ہوئی اور نہ درد سر کی جب سے رسول اللہ صلعم نے خیبر کے دن مجھے جھنڈا اعطا فرمایا اور ایک روایت میں یہ ہے کہ مجھے آشوب چشم کی یا دردسر کی تکلیف کبھی نہ ہوئی جب سے رسول اللہ صلعم نے میرا چہرہ چھوا اور روز خیبر میری آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا جب کہ حضور نے مجھے جھنڈا عنایت فرمایا۔ (احمد، ابویعلی، ضیا، طیالسی، بیہقی، ابن شیبہ، مسدد، ابن جریر اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۵۹) عن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یخطبنا فیذکرنا بایام اللہ حتی یعرف ذلك فی وجھه و کانه نذیر قوم یصحبکم غدوة و کان اذا کان قریب عھد بجبرئیل لم یتبسم ضاحکا حتی یرفع عنه. (رواہ الحاکم و ابن مردویة)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم ہمیں خطبہ دے رہے تھے اور آپ ہمیں اللہ کے ایام کی یاد دلا رہے تھے ایسا کہ آپ کے چہرہ مبارک سے یہ پہچانا جا رہا تھا کہ آپ قوم کے نذیر ہیں اور جب جبرئیلؑ کی آمد کا وقت ہوتا تو آپ ہنستے نہیں جب تک کہ وہ آپ کے پاس سے چلے نہ جاتے۔ (حاکم اور ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۶۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خرجت من نکاح ولم اخرج من سفاح من لون آدم الی ولدنی ابی و امی لم یصیبنی من سفاح الجاهلیة شیء. (رواه العدنی و ابن عدی و البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں پیدا ہوا نکاح سے اور بدکاری سے پیدا نہ ہوا یہاں تک کہ میں اپنے ماں باپ سے پیدا ہوا جنہوں نے زمانہ جاہلیت کی بدکاری کبھی نہیں کی۔ (عدنی، ابن عدی اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۶۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان یوم القیامة کنت امام النبین و خطیبهم و صاحب شفاعتهم غیر فخر. (رواه احمد و الترمذی و ابن ماجة و الحاکم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے بروز قیامت میں تمام انبیاء کا امام اور ان کا خطیب اور ان کا سفارشی ہوں گا بغیر کسی فخر و مباہات کے۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے)

(۹۶۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعطیت مالم یعط احد من الأنبیاء قبلی نصرت بالرعب و اعطیت مفاتیح الارض و سمیت احمد جعل لی التراب طهوراً و جعلت امتی خیر الامم. (رواه احمد)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم مجھے وہ چیزیں عطا ہوئیں جو مجھ سے پہلے انبیاء میں سے کسی کو عطا نہیں ہوئی۔ میری مدد کی گئی رعب سے مجھے زمین کی کنجیاں عنایت ہوئیں میرا نام احمد رکھا گیا۔ مٹی کو میرے لئے پاک وصاف کیا گیا اور میری امت کو بہترین امت قرار دیا گیا۔ (احمد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۶۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تعالیٰ بعثنی

الی کل احمر و اسود و نصرت بالرعب و احل لی المغنم و جعلت لی الارض مسجدا و طهورا و اعطیت الشفاعة للمذنبین من امتی یوم القیامة. (رواه ابن عساکر و فی روایة العسکری و اعطیت جوامع الکلم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے بے شک مجھے ہر کالے اور گورے کے طرف بھیجا گیا میری مدد کی گئی رعب سے میرے لئے مال غنیمت حلال کیا گیا زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک و صاف بنایا گیا۔ مجھے بروز قیامت اپنی امت کے گنہہ گاروں کا شفیع بنایا گیا۔ (ابن عساکر نے روایت کیا اور عسکری کی روایت میں یہ ہے کہ مجھے جوامع الکلم عطا کئے گئے۔)

(٩٦٤) عن علی قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی! فی العرش مکتوب انا اللہ محمد رسولی. (رواہ ابونعیم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھ سے فرمایا اے علی! عرش پر لکھا ہوا ہے کہ "میں اللہ ہوں اور محمد میرے رسول اللہ ہیں"۔ (ابو نعیم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٩٦٥) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومالی لا اضحک و ھذا جبرئیل یخبرنی عن اللہ عزوجل ان اللہ باھیٰ بابی و بامی العباس و باخی علی بن ابی طالب سکان الھوا و حملة العرش و ارواح النبیین و ملائکة ست سموات و باھیٰ بامتی اھل سماء الدنیا. (رواہ ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے میں کیوں نہ ہنسوں جب کہ یہ جبرئیل ہیں جو اللہ کا پیغام مجھ تک پہنچاتے ہیں بیشک اللہ نے فخر فرمایا ہے میرے باپ پر میرے چچا عباس پر اور میرے بھائی علی ابن ابی طالب پر۔ ان پر فخر کیا ہے ساکنان عالم بالا نے، حاملان عرش نے، نبیین کی ارواح نے اور ملائکہ شش آسمان نے اور آسمان دنیا والوں نے میری امت پر فخر کیا ہے۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(٩٦٦) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحمد للہ الذی لم یجعلنی عتلا زنیما. (رواہ ان شیبة)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے تعریف ہے اس اللہ کی جس نے مجھے سرکش اور لئیم نہ بنایا۔ (ابن شیبہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹٦٧) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما والله انه لنبی ابن نبی یعنی ابیه ابراهیم. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے خدا کی قسم وہ نبی ہیں اور نبی کی اولاد آپ کے والد یعنی ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی فضائل الانبیاء
انبیاء علیہم السلام کے فضائل کا بیان

(۹٦٨) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لن یعمل الله تعالی ملکا فی امة نبی مضی قبله ما بلغ ذلك النبی من العمر فی امتی. (رواه الحاکم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

(۹٦۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سیدالناس آدم و سید العرب محمد و سید الروم صهیب و سید الفرس سلمان و سید الحبشة بلال و سید الجبال طور سیناء و سید الشجر السدر و سید الاشهر المحرم و سید الایام الجمعة و سید الکلام القرآن و سید القرآن البقرة و سید البقرة آیة الکرسی اما ان فیها خمس کلمات فی کل کلمة خمسون برکة. (رواه الدیلمی فی فردوس الاخبار.)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے لوگوں کے سردار آدم علیہ السلام ہیں اور عرب کے سردار محمد صلعم ہیں اور روم کے سردار صہیبؓ ہیں اور فارس کے سردار سلمانؓ اور حبش کا سردار بلالؓ اور پہاڑوں کا سردار طور سینا اور درختوں کا سردار سدرۃ المنتہی اور مہینوں کا سردار ماہ محرم، ایام کا سردار یوم جمعہ، کلام کا سردار قرآن، قرآن کا سراد سورہ بقرہ، سورہ بقرہ کا سردار آیت الکرسی، اس میں پانچ کلمات ایسے ہیں جن میں کہ ہر ایک کلمہ میں پچاس برکتیں ہیں۔ (دیلمی نے اسے فردوس الاخبار میں روایت کیا ہے۔)

(۹۷۰) عن علی قال قال رسول الله اول من یکسی یوم القیامة ابراهیم

قبطتين ثم يكسى محمد حلة حبزة وهو علىٰ يمين العرش (رواه روافعي وابن شيبه وابن راهويه وابويعلى والدارقطني والبيهقي وابن منصور)

حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت کے دن جو سب سے پہلے لباس پہنے گا وہ حضرت ابراہیم ہونگے جو کتان کے حلے پہنے ہونگے اس کے بعد محمدؐ ہونگے جو یمنی چادر زیب تن کئے ہونگے اور آپ عرش کی داہنی سمت جلوہ افروز ہونگے (رافعی، ابن شیبہ، ابن راہویہ، ابویعلی، دار قطنی، بیہقی اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے)

(۹۷۱) عن علی قال قال رسول الله اول من فتق لسانه بالعربية المبينة اسمٰعيل وهو ابن اربع عشرة سنة (رواه الشيرازی)

حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے سب سے پہلی زبان جو فصیح عربی میں رواں ہوئی وہ حضرت اسمٰعیل کی زبان مبارک تھی جبکہ آپ چودہ سال کے تھے (شیرازی نے اسے روایت کیا ہے)

(۹۷۲) عن علی عن النبیؐ قال لو ينبغی لعبد ان يقول انا خير من يونس بن متّی سبّح الله فی الظلمات (رواه ابن شيبه وعبد بن حميد وابن مردويه وابن عساكر)

حضرت علی سے مروی ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا اگر کوئی بندہ یہ کہے کہ میں یونس بن متّی سے بہتر ہوں تو اللہ اسے تاریکیوں میں ڈال دے گا (ابن شیبہ، عبد بن حمید ابن مردویہ اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے)

(۹۷۳) عن علی قال قال رسول الله ﷺ حمل نوح معه السفينة من جميع الشجر (رواه ابن عساكر)

حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ نوحؑ نے اپنی کشتی میں ہر درخت کی لکڑی استعمال کی (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے)

(۹۷٤) عن علی قال قال رسول الله ما ارتكض فی النساء من جنين ينبغی له ان يقول انا افضل من يحيىٰ بن زكريا لانه لم تحتك صدره خطيئة ولم يهم بها (رواه ابن عساكر)

حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے عورتوں کے جنین میں جس بچہ نے بھی گردش کی اسے نہیں چاہئے کہ یہ کہے کہ میں یحییٰ بن زکریا سے افضل ہوں کیونکہ ان کے دل میں کوئی غلط خیال آیا ہی نہیں نہ ہی انھوں نے اس کا ارادہ کیا (ابن عساکر)

(۹۷۵) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سب الانبياء قتل و من سب اصحابی جلد. (رواه الطبرانی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے انبیاء کو گالی دی اسے قتل کیا جائے اور جو میرے اصحاب کو گالی دے۔ اسے کوڑے مارے جائیں۔ (طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۷۶) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يموت رجل من اصحابی ببلد من البلد الا كان لهم نورا و بعثه الله يوم القيامة سيد اهل ذلك البلد. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا نہیں ہے میرے اصحاب میں سے کوئی جسے موت آوے کسی سرزمین پر مگر یہ کہ وہ ان میں ایک نور بن کر نہ رہے اور قیامت کے روز اللہ اسے اس سرزمین کا سردار بنا کر نہ اٹھاوے۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا۔)

(۹۷۷) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تكون لاصحابی زلة يغفرها الله لهم لسابقتهم معی. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اصحاب کی جو لغزش ہوگی اسے اللہ بخش دے گا۔ میرے ساتھ مسابقت کی وجہ سے۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۷۸) عن علی قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انهى عن اصحابی من شهد انی رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يقول لهم سوء قد رضی الله عنهم و قال لهم فی كتابه خيرا و لكن احفظونی فی اصحابی فانهم اكثر همی و رفضنی الناس ضمونی و كذب الناس و صدقونی و قاتلنی الناس و نصرونی ثم الانصار خاصة لجزاهم الله عنی الخير فانهم الشعار دون الدثار. (رواه علی متقی

فی کنز الاعمال)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلعم فرماتے تھے میں منع کرتا ہوں اس بات سے کہ میرے اصحاب میں سے کسی کو برا کہا جائے جنہوں نے میری رسالت کی گواہی دی ہے یقیناً اللہ ان سے راضی ہے اور اس نے اپنی کتاب میں ان کا ذکر کیا ہے بلکہ میرے اصحاب کے حق کا خیال رکھو کیوں کہ انہوں نے میری تکریم کی جب کہ لوگوں نے مجھ سے انکار کیا اور وہ میرے ساتھ ہو گئے جب کہ لوگوں نے مجھے جھٹلایا انہوں نے میری تصدیق کی جب کہ لوگوں نے مجھ سے قتال کیا اور انہوں نے میری مدد کی خاص طور پر انصار نے اللہ انہیں جزائے خیر دے کیوں کہ ان کی مثال ایسی ہے جیسے اندر پہننے والا کپڑا اور دوسروں کی مثال ایسی ہے گویا باہر پہننے والا کپڑا۔ (علی متقی نے کنز الاعمال میں اسے روایت کیا ہے۔)

فضائل الصحابة مفصلا
صحابہ کے مفصل خصائل

فضل ابی بکر الصدیقؓ
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت

(۹۷۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتانی جبرئیل فقلت من یهاجر معی قال ابوبکر و هو یلی امر امتك من بعدك و هو افضل امتك من بعدك. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل میرے پاس آئے میں نے کہا کہ میرے ساتھ کون ہجرت کرے گا انہوں نے کہا ابو بکر اور وہ آپ کے بعد آپ کی امت پر حاکم ہوں گے وہ آپ کے بعد امت میں سے سب سے افضل ہیں۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۸۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاثا ان یقدمك فابی علی الا ان یقدم ابابکر. (رواه الدیلمی و الخطیب و ابن عساکر و ابن النجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میں نے تین بار اللہ سے سوال کیا کہ وہ تم کو مقدم کرے (خلافت میں) لیکن اس نے انکار کیا اس بات پر کہ وہ ابو بکر کو مقدم کرے گا۔ (دیلمی، خطیب، ابن عساکر اور ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۸۱) عن علی قال لی رسول الله و لابی بکر مع احدکما جبرئیل و مع الآخر میکائیل و اسرافیل ملك عظیم یشهد القتال و یکون فی الصف. (رواه احمد والحاکم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اور ابو بکر سے کہ تم میں سے ایک کے ساتھ جبرئیل اور دوسرے کے ساتھ میکائیل اور اسرافیل ہیں جو عظیم فرشتے ہیں جنگ کے وقت موجود رہتے ہیں اور صف میں رہتے ہیں۔ (احمد اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۸۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ابابکر ان الله اعطانی ثواب من آمن بی منذ خلق آدم الی ان بعثنی الله تعالیٰ و ان الله اعطاك یا ابابکر ثواب من آمن بی منذ بعثنی الی یوم القیامة. (رواه الخطیب و الدیلمی و ابن الجوزی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے ابو بکر بیشک اللہ تعالی نے مجھے اس کا ثواب عطا کیا ہے کہ تخلیق آدم سے لے کر بعثت محمدی تک جو بھی ایمان لائے گا اور اے ابو بکر بے شک اللہ نے تم کو وہ ثواب عطا کیا ہے کہ بعثت محمدی سے لے کر قیامت تک جو بھی ایمان لائے گا۔ (خطیب اور دیلمی اور ابن جوزی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۸۳) عن علی قال ان الله هو الذی سمی ابابکر علی لسان رسول الله صلی الله علیه وسلم صدیقا. (رواه ابو نعیم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ اللہ نے اپنے رسول اللہ صلعم کی زبان مبارک سے حضرت ابو بکر کو صدیق کہلوایا۔ (ابو نعیم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۸٤) عن الحارث قال سمعت علیا یقول اول من اسلم من الرجال ابوبکر و اول من صلی مع النبی علی. (رواه ابن عساکر)

حارث سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی کو فرماتے سنا مردوں میں پہلا شخص جو اسلام لایا وہ حضرت ابو بکر ہیں اور پہلا شخص جس نے نبی صلعم کے ساتھ نماز پڑھی وہ حضرت علی ہیں۔(ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۸۵) عن علی قال لقد امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابابکر ان یصلی بالناس و انی لشاھد ما انا بغائب و بالی مرض فرضینا لدینا فاما رضی بہ النبی لدیننا. (رواہ علی متقی فی کنز الاعمال)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلعم نے ابو بکر کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں اور میں موجود تھا غائب نہ تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض میں شدت ہوئی ہم راضی ہوئے اس پر جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم راضی تھے ہمارے دین حق میں۔(علی متقی نے کنزالعمال میں اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۸۶) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی نازلت ربی فیك ثلاثا فابی ان یقدم الا لابی بکر. (رواہ ابن النجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے علی میں نے اپنے رب سے تمہارے لئے تین بار خواہش کی لیکن اس نے انکار کیا کہ وہ ابو بکر کو مقدم کرے گا۔(ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۸۷) عن الحارث عن علی قال لما خطبت نبت ابی جھل بن ھشام وجد النبی موجدۃ فرأیت فی وجھہ فخرجت الی ابی بکر فاخذت بیدہ فادخلتہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابابکر مقبلا تھلل وجہ النبی فرحا فقلت یا رسول اللہ رأیت فی وجھك ما اکرہ فلما نطرت الی ابی بکر تھلل وجھك الیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما یمنعنی ان تھلل وجھی الی ابی بکر فرحا و ابوبکر اول الناس اسلاما و اقدمھم ایمانا و اطولھم صمتا و اکثرھم مناقبا رفیقی فی الھجرۃ الی المدینۃ و انیسی فی وحشۃ الغار و من بعد ذلك ضجیعی فی قبری کیف لا یتھلل وجھی فرحا الی ابابکر. (رواہ الدروقی)

حارث سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جب میں نے ابو جہل بن ہشام کی لڑکی کا

پیغام دیا تو میں نے رسول اللہ صلعم کے چہرہ اقدس پر ناگواری پائی تو میں حضرت ابو بکر کو لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو جب حضور صلعم نے ابو بکر کو دیکھا تو چہرہ خوشی سے کھل اٹھا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلعم میں نے آپ کے چہرہ مبارک پر ناگواری کے اثرات پائے پھر جب آپ نے ابو بکر کو دیکھا تو آپ کا چہرہ خوشی سے کھل گیا حضور نے یہ سن کر فرمایا میرا چہرہ ابو بکر کو دیکھ کر کیوں نہ خوش ہو جب کہ ابو بکر کو اسلام میں سبقت حاصل ہے ایمان میں تقدیم ہے اور نہایت خاموش طبع ہیں کثیر المناقب ہیں میرے ساتھی ہیں غار کی وحشت کے میرے دوست ہیں ہجرت مدینہ کے وقت کے اور بعد ازاں مجھے قبر میں لٹانے والے پھر بھلا ابو بکر کو دیکھ کر میرا چہرہ کیوں نہ خوشی سے گلنار ہو جائے۔ (اورقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۸۸) عن البختری قال سمعت علیا یقول رسول الله صلی الله علیه وسلم لجبرئیل من یهاجر معی قال ابوبکر و هو یلی امر امتك من بعدك و هو افضلها و ارفأها. (رواه ابن عساکر)

بختری کہتے ہیں میں نے حضرت علیؓ کو فرماتے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل سے کہا میرے ساتھ ہجرت کون کرے گا انہوں نے کہا ابو بکر اور وہ آپ کے بعد آپ کی امت پر حاکم ہوں گے۔ وہ ان میں سب سے افضل اور سب سے نرم دل ہیں۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

فضل عمر الفارقؓ

عمر فاروق کے فضائل کا بیان

(۹۸۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم اعز الاسلام بعمر ابن الخطاب. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے اللہ اسلام کو عزت بخش عمر بن الخطاب کے ذریعہ۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۹۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتقوا غضب عمر فان الله یغضب اذا غضب. (رواه الحاکم و الخطیب و الدیلمی و ابن النجار و

البيهقی و ابن الشاهين.)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا عمر کے غصہ سے ڈرو کیوں کہ اللہ غضبناک ہوتا ہے جب انہیں غصہ آتا ہے۔ (حاکم، ابو نعیم، خطیب، دیلمی، ابن نجار، بیہقی اور ابن شاہین نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۹۱) عن علی ان عمر قال یا رسول الله صلی الله علیه وسلم اخبرنی بما رأيت فی الجنة ليلة اسرى بك فقال يا ابن الخطاب لو لبثت فيكم ما لبث نوح فی قومه الف سنة احدثكم عما رأيت فی الجنة لما فرغت سنة و لكن يا عمر اذا قلت لی حدثنی فسأحدثك عما لم احدث به غيرك رأيت فيها قصورا اصلها فی ارض الجنة و اعلاها فی جوف العرش فقلت يا جبرئيل هی فی جوف العرش دار كانها فی ارض الجنة قال لا ادری قلت يا جبرئيل اخبرنی من يصير اليها و يسكهنا و اذا ضوء ها كضوء الشمس فی الدنيا قال يسكنها و يصير اليها من يقول الحق و يهدی الی الحق و اذا قيل له الحق لم يغضب و مات على الحق قلت يا جبرئيل هل تسمی احدا قال نعم رجلا واحدا قلت من ذاك الواحد قال عمر بن الخطاب فشهق عمر شهقة فخر مغشيا عليه الی الغد من تلك الساعة قال ابو محمد فحدثنی عبد الله بن الحسن ان عمر لم يضحك ملأ فيه بعد ذلك حتى فارق الدنيا. (رواه ابن مردوية.)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ مجھے بتائیے کہ آپ نے شب اسری کو جنت میں کیا دیکھا تو آپ نے فرمایا اے ابن خطاب اگر میں تم میں ہمیشہ موجود رہتا تو نوحؑ اپنی قوم میں ہزار سال نہ رہتے میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں نے جنت میں کیا دیکھا جب میں اس کی سیر سے فارغ ہوا مگر اے عمر چونکہ تم نے مجھ سے کہا ہے کہ مجھے بتائیے لہذا میں تمہیں بات بتاؤں گا جو میں نے تمہارے سوا ابھی تک کسی سے نہیں بتائی میں نے اس میں ایسے محل دیکھے جن کی اصل ارض جنت میں ہے اور اس کا اوپری حصہ جوف عرش میں۔ میں نے کہا اے جبرئیل مجھے جوف عرش میں ایک گھر ہے گویا کہ وہ ارض جنت میں ہے انہوں نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم میں نے کہا اے جبرئیل بتائیے کہ اس میں کون گھسے گا اور کون اس میں رہے گا جب کہ اس کی روشنی

مانند آفتاب کے ہوگی انہوں نے کہا اس میں وہ رہے گا اور وہ اس میں گھومے گا جو حق بات کہے گا اور حق کی طرف رہنمائی کرے گا اور جب اس کے سامنے حق بات کہی جائے گی تو وہ غصہ نہ ہوگا اور وہ حق پر موت پائے گا۔ میں نے کہا اے جبرئیل کیا آپ کسی ایسے شخص کا نام بتائیے گا انہوں نے کہا جی ہاں وہ ایک شخص ہوگا میں نے کہا وہ ایک کون ہے انہوں نے کہا وہ عمر ابن الخطاب ہیں یہ سن کر حضرت عمر چیخ مار کر خوشی و فخر سے رو دیے اور ان پر اس وقت سے بے ہوشی طاری ہو گئی جو دوسرے دن تک رہی عبداللہ بن حسن کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت عمر کبھی کھلکھلا کر نہ ہنسے جب تک کہ آپ اس عالم سے تشریف لے گئے۔ (ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۹۲) عن ابی مطر قال سمعت عليا يقول دخلت على عمر حين طعن و جاء ه ابو لؤلؤة و هو يبكي فقلت يا امير المومنين ما يبكيك قال ابكاني خبر السماء ا يذهب بي الى الجنة ام الى النار فقلت له ابشر بالجنة فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما لا احصيه يقول سيد اكهول اهل الجنة ابوبكر و عمر و انعما فقال شاهد انت لي يا علي بالجنة فقلت نعم و انت يا حسن فاشهد على ابيك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عمر من اهل الجنة. (رواه ابن عساكر)

ابی مطر سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی کو فرماتے سنا کہ آپ حضرت عمر کے پاس گئے جب وہ زخمی ہوئے اور ان کے پاس ابولؤلؤ آیا اور آپ رو رہے تھے میں نے کہا اے امیر المومنین آپ کیوں رو رہے ہیں انہوں نے فرمایا مجھے غیب کی خبر رلا رہی ہے کہ آیا میں جنت میں جاؤں گا یا دوزخ میں میں نے کہا میں آپ کو جنت کی خوشخبری دیتا ہوں کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا ہے وہ جس کا میں شمار نہیں کر سکتا آپ صلعم فرماتے تھے اہل جنت کے بوڑھے لوگوں کے سردار ابوبکر و عمر ہیں یہ کیا ہی اچھی بات ہے انہوں نے کہا اے علی آپ میرے لئے جنت کے گواہ ہیں میں نے کہا جی ہاں اور اے حسن تم بھی اپنے باپ کی اس بات کی گواہی دو کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا عمر اہل جنت میں سے ہیں۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

فضل الشيخين ابى بكر و عمر
شیخین ابو بکر و عمر کے فضائل

(۹۹۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر امتی بعدی ابوبکر و عمر. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے میری امت میں میرے بعد بہترین ابو بکر و عمر ہیں۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۹۴) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما ولد فی الاسلام مولود ازکی و لا اطهر ولا افضل من ابی بکر و عمر. (رواه الدیلمی و ابن عساکر)
(اقول هذا الحدیث لا یخلوا عن السخافة لان ابوبکر و عمر ولد ما قبل الاسلام)

حضرت علیؓ سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے اسلام میں کوئی مولود ابو بکر و عمر سے زائد پاک طاہر اور افضل نہیں ہوا۔ (دیلمی اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔) (میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث ضعیف ہے کیوں کہ حضرت ابو بکر و عمر اسلام سے قبل پیدا ہوئے)

(۹۹۵) عن علی قال کنت مع النبی صلی الله علیه وسلم اذ اطلع ابوبکر و عمر فقال هذان سید اکهول اهل الجنة من الاولین والآخرین الا النبیین و المرسلین یا علی لا تخبرهما. (رواه الترمذی و خیثمة، ابن شاهین و ابن ابی عاصم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے فرمایا میں نبی صلعم کے ساتھ تھا کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر آئے حضور نے فرمایا یہ دونوں اہل جنت کے اگلے اور پچھلے بوڑھوں کے سردار ہیں علاوہ انبیاء اور مرسلین کے مگر اے علی یہ ان سے بتانا مت۔ (ترمذی، خیثمہ، ابن شاہین اور ابن ابی عاصم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۹۶) عن ابن عباس قال وضع عمر علی سریره فتکنفه الناس یدعون و یصلون قبل ان یرفع فاذا علی فترحم علی عمر و قال ما خلفت احدا احب ان القی الله بمثل عمله منك دائم الله انی کنت لاظن لیجعلنك الله مع صاحبیك و ذلك انی کنت اکثر ان اسمع رسول الله والله یقول ذهبت انا و ابوبکر و عمر و دخلت انا و ابوبکر و عمر و خرجت انا و ابوبکر و عمر فان کنت لاظن لیجعلنك الله معهما

(رواه احمد و البخاری و المسلم و النسائی و ابن ماجه و ابن جریر و ابوعوانة و حشیش و ابن ابی عاصم و الحاکم)

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ کو آپ کے پلنگ پر رکھا گیا اور لوگوں نے آپ کو گھیر لیا آپ کے لئے دعا کرتے تھے اور درود پڑھتے تھے جنازہ اٹھانے سے قبل اتنے میں حضرت علی تشریف لائے اور حضرت عمر کے لئے دعائے مغفرت فرمائی اور فرمایا میں نے کسی کو نہ پایا جو اللہ کی لقا کے لئے آپ سے زیادہ محبوب عمل کرنے والا ہو ہمیشہ اللہ کا رفیق میں یقیناً یہ گمان کرتا ہوں کہ اللہ آپ کو آپکے ساتھی کے ساتھ ساتھ رکھے گا اور یہ میں اس وجہ سے کہہ رہا ہوں کہ میں نے بہت بار رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں فلاں جگہ گیا اور میرے ساتھ ابوبکر و عمر تھے اور میں فلاں جگہ داخل ہوا میرے ساتھ ابوبکر و عمر تھے اور میں فلاں جگہ سے نکلا اور ابوبکر و عمر میرے ساتھ تھے، میں یہ بات سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو یقیناً ان دونوں کے ساتھ رکھے گا۔ (احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابوعوانہ، حشیش، ابن ابی عاصم اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۹۷) عن البختری قال خطب علی فقال الا ان خیر هذه الامة بعد نبیها ابوبکر و عمر و قال رجل و انت یا امیر المومنین فقال نحن اهل البیت لا یوازینا احد. (رواه ابونعیم فی الحلیة)

ابی البختری سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے خطبہ دیا اور فرمایا خبردار ہو اس امت میں نبی صلعم کے بعد سب سے بہتر ابوبکر و عمر ہیں ایک شخص بولا اور آپ اے امیر المومنین آپ نے نے فرمایا ہم تو اہل بیت ہیں ہماری برابری کوئی نہیں کر سکتا۔ (ابونعیم نے اسے حلیہ میں روایت کیا ہے۔)

(۹۹۸) عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جده عن علی قال بینما انا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم اذ طلع ابوبکر و عمر فقال یا علی هذان سیدا کهول اهل الجنة ما خلا النبیین و المرسلین ممن مضی فی سالف الدهر و غابره یا علی لا تخبرهما بمقالتی ما عاشا قال علی فلما ماتا حدثت الناس بذلك. (رواه العشاری)

جعفر بن محمد سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے دادا سے وہ حضرت علی سے آپ نے فرمایا میں رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر تھا اتنے میں حضرت ابو بکر و عمر آئے تو حضور نے فرمایا اے علی یہ دونوں اہل جنت کے بوڑھوں کے سردار ہیں علاوہ انبیاء و مرسلین کے زمانہ سلف سے لے کر آئندہ تک لیکن اے علی ان دونوں سے میری بات مت بتانا جب تک وہ دونوں زندہ ہیں حضرت علیؓ فرماتے ہیں جب ان دونوں کی وفات ہو گئی تو میں نے لوگوں سے یہ حدیث بیان کی۔ (عشاری نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۹۹۹) عن عبد الله بن كثير قال قال علي افضل هذه الامة بعد نبيها ابو بكر و عمر و لو شئت ان اسمي لكم الثالث لسميته و قال لا يفضلني احد على ابو بكر و عمرا لا جلدته جلدا و جيعا و سيكون في آخر الزمان قوم ينتحلون محبتنا و التشيع فينا هم شرار عباد الله الذين يشتمون ابابكر و عمر قال و لقد جاء سائل فسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعطاه و اعطاه ابوبكر و اعطاه عمر و اعطاه عثمان فطلب الرجل من رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يدعوا له فيما اعطوه البركة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف لا يبارك لك و لم يعطك الا نبي و صديق او شهيد. (رواه ابن عساكر)

عبد اللہ بن کثیر سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت علیؓ نے اس امت میں سب سے افضل اللہ کے نبی کے بعد حضرت ابو بکر و عمر ہیں اور اگر میں چاہوں تو میں تمہارے سامنے تیسرے کا بھی نام لے لوں اور یہ فرمایا کہ مجھے کوئی بھی فضیلت نہ دے ابو بکر و عمر پر ورنہ میں اسے کوڑے ماروں گا اور عنقریب آخری زمانہ میں ایک قوم ایسی ہو گی جو ہماری محبت سے اپنے کو منسوب کرے گی اور وہ ہمارے گروہ سے اپنے کو وابستہ کرے گی وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں بہت برے ہوں گے جو ابو بکر عمر کو برا کہیں گے پھر آپ نے فرمایا اور ایک سائل حضورﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے کچھ مانگا آپ نے اسے دے دیا اور حضرات ابو بکر و عمر اور عثمان نے بھی اسے دیا اس شخص نے رسول اللہ سے طلب کیا کہ کچھ ان حضرات نے دیا ہے اس میں برکت کی دعا فرمائیں یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بھلا اللہ تجھے کیوں نہ برکت دیگا جب کہ تجھے کسی اور نے نہیں بلکہ ایک نبی اور ایک صدیق اور ایک شہید نے عطا کیا ہے (ابن عساکر)

(۱۰۰۰)عن علی قال کنت جالسا عند رسول الله ﷺ وفخذه علیٰ فخذی اذ طلع ابو بکر وعمر من موخر االمسجد فنظر الیهما نظرا شدیدا افصاعد نظره فیهما وصوب فالتفت الی فقال والذی نفسی بیده انهما لسیدا کهول اهل الجنة من الاولین والآخرین ال االنبیین والمرسلین وانهما لا تعلمها بذلك وفی روایة لا تخبرهما یا علی ماعاشا . (رواه ابوبکر فی الغیلانیات)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر تھااور آپ کی ران میری ران پر تھی اتنے میں مسجد کے آخری سرے سے حضرت ابو بکر حضرت عمر آئے حضورؐ نے ان کی طرف بہت تیز نظروں سے دیکھااور غور سے نیچے سے اوپر تک دیکھا پھر سر جھکالیااور پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھے سے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ دونوں اگلے اور پچھلے بوڑھے جنتیوں کے سردار ہیں علاوہ انبیاء ومرسلین کے لیکن ان دونوں کو اس کا علم نہ اور ایک روایت میں ہے اے علی ان دونوں کی زندگی میں ان سے یہ بات نہ بتانا (ابو بکر نے غیلانیات میں اسے روایت کیا ہے)

فضل عثمان ذی النورین

حضرت عثمان ذی النورین کی فضیلت

(۱۰۰۱)عن علی قال لقد صنع رسول الله صلی الله علیه وسلم بعثمان امرا ما صنعه بی ولابی بکر ولا لعمر قلنا وما منع به قال کنا حول رسول الله جلوسا وقدمه وساقه مکشوفة الی راس رکبته وساقه فی ماء بارد کان یضرب علیه عضلة ساقة فکان اذا جعله فی ماء بارد سکن عنه فقلت یا رسول الله مالك لاتکشف عند الرکبة فقال ان الرکبة من العورة یا علی فبینا نحن حوله اذ طلع علینا عثمان فغطی ساقه وقدمه بالثوب فقلت سبحان الله یا رسول الله کنا حولك وساقك قدمك مکشوفة فلما طلع علینا عثمان غطیتة فقال الا استحیی ممن تستحیی منه الملائکة ثم طلع علینا عمر فقال یا رسول الله الاعجبك من عثمان قال وماذلك قال مررت به آنفا وهو حزین کئیب فقلت یا عثمان ما هذا الحزن واکآبة التی بك قال مالی لا

حزن یا عمر و قد سمعت رسول الله یقول کل نسب وصهر مقطوع یوم القیامة
لانسبی وصهری وقد قطع صهر من رسول الله یا عمر افلا ازوج حفصة من هو
خیر من عثمان قال بلی یا رسول الله فعرضت علیه حفصه بنت عمر فسکت عنی
فقال رسول الله فتزوج رسول الله ﷺ حفصة فی ذلک المسجد وزوج عثمان
بنت الاخریٰ فقال بعض من حسد عثمان بخ بخ یا رسول تزوج عثمان بنتابعد بنت
ای شرف اعظم من ذاقال لو کان لی اربعون بیتا زوجت عثمان واحدة بعد واحدة
حتی لا تبقی منهن واحدة ونظر الی عثمان فقال یا عثمان این انت وبلوی نصیبک
من بعدی قال ماصنع یا رسول الله ﷺ قال صبراً صبراً یا عثمان حتی تلقاتی
الرب عنک راض (رواہ ابن منصور وابن عساکر بروایة الائمة الکریم عن
محمدبن جعفر عن آبائه علیه الصلوٰة والسلام)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے حضرت عثمانؓ کے ساتھ ایک ایسی بات
روائی جو نہ میرے لئے کی اور نہ ابو بکر و عمرین سے کسی کے لئے تو ہم نے عرض کیا رسول اللہ
صلعم نے ان کے ساتھ کیا بات کی تو آپ نے فرمایا ایک بار ہم رسول اللہ صلعم کے گرد بیٹھے
ہوئے تھے اور آپ کا قدم مبارک اور پنڈلی کھلی ہوئی تھی۔ گھٹنے کے سرے تک آپ کی پنڈلی
ٹھنڈے پانی میں تھی۔ جب آپ کی پنڈلی کا پٹھا چڑھ جاتا تو آپ اسے ٹھنڈے پانی میں ڈالتے جس
سے سکون ہو جاتا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم کیا بات ہے آپ گھٹنا کھول کیوں نہیں
دیتے آپ نے فرمایا اے علی گھٹنا ستر عورت ہے اسی درمیان کہ ہم آپ کے گرد تھے ہماری سمت
حضرت عثمانؓ آتے دکھائی دیئے انہیں دیکھ کر حضور صلعم نے اپنی پنڈلی اور قدم مبارک کو کپڑے
سے ڈھک لیا میں نے عرض کیا سبحان اللہ یا رسول اللہ! ہم لوگ آپ کے ارد گرد تھے اور آپ
پنڈلی اور پاؤں کھولے ہوئے تھے لیکن جب عثمان آئے تو حضور نے اسے ڈھک لیا آپ نے فرمایا
اس شخص سے میں کیوں نہ شرم کروں جس سے فرشتے شرم کرتے ہیں اس کے بعد حضرت عمر
آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں عثمان کی ایک اچھی بات آپ کو نہ بتاؤں آپ نے فرمایا کیا
بات ہے؟ انہوں نے کہا ایک بار میں ان کے پاس سے گزرا تو دیکھا کہ وہ رنجیدہ اور غمگین تھے میں
نے کہا اے عثمان! یہ رنج و غم کس لئے انہوں نے کہا کہ اے عمر میں کیوں نہ رنجیدہ ہوں میں نے

رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا ہے کہ ہر نسب اور قرابت قیامت کے روز منقطع ہو جائے گی علاوہ میرے نسب اور میری قرابت کے اور میر ادامادی کا رشتہ حضور سے منقطع ہو چکا ہے۔ چنانچہ میں نے ان کے سامنے (اپنی بیٹی) حفصہ بنت عمر کو پیش کیا لیکن وہ خاموش رہے یہ سن کر رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے عمر کیا میں حفصہ کی شادی ایسے شخص سے نہ کردوں جو عثمان سے بہتر ہو انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! پھر رسول اللہ صلعم نے اسی مجلس میں حفصہ سے نکاح کیا۔ اور عثمان کی شادی اپنی دوسری صاحبزادی سے کردی بعض لوگوں نے جو حضرت عثمان سے حسد رکھتے تھے کہا آفریں آفریں یا رسول اللہ عثمان نے ایک صاحبزادی کے بعد دوسری صاحبزادی سے شادی کرلی اس شرف سے بڑھ کر اور کیا شرف ہو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر میرے چالیس بیٹیاں بھی ہوتیں تو میں ایک ایک کر کے عثمان سے بیاہ دیتا حتی کہ ان میں سے کوئی بھی باقی نہ رہتی پھر حضرت عثمان کی طرف دیکھا اور فرمایا اے عثمان تم کہاں ہو میرے بعد تمہارے نصیب میں تکلیف لکھی ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس وقت میں کیا کروں آپ نے فرمایا صبر کرنا صبر کرنا اے عثمان یہاں تک کہ تم مجھ سے ملو ایسی حالت میں کہ رب تعالیٰ تم سے راضی ہوگا۔ (ابن منصور، ابن عساکر نے اسے ائمہ کرام کی روایت سے انہوں نے محمد بن جعفر سے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۰۲) عن كثير بن مرة قال سئل علي عن عثمان قال نعم يسمى في السماء الرابعة ذو النورين و زوجه بنت رسول الله واحدة بعد اخرى ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يشترى بيتا يزيده في المسجد غفر الله له فاشتراه عثمان فزاده في المسجد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يبتاع مربد بني فلان فيجعله صدقة للمسلمين غفر الله له فاشتراه عثمان فجعله صدقة على المسلمين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يجهز هذا بجيش يعني جيش العسرة غفر الله له فجهزهم عثمان حتى لم يفقد و اعقالا. (رواه ابن عساكر)

کثیر بن مرہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں حضرت علیؓ سے حضرت عثمانؓ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ہاں چوتھے آسمان پر آپ کا نام ذوالنورین لکھا ہوا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادیوں کو یکے بعد دیگرے ان کو بیاہ دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

فرمایا مسجد کی توسیع کے لئے اس گھر کو جو خریدے گا اس کی مغفرت اللہ کر دے گا اسے حضرت عثمانؓ نے خریدا اور مسجد کی توسیع کرادی پھر رسول اللہ صلعم نے فرمایا بنی فلاں کا اونٹوں کا باڑہ جو خرید کر مسلمانوں کے صدقہ کے لئے وقف کر دے اسے اللہ تعالیٰ بخش دے گا اسے حضرت عثمان نے خرید کر مسلمانوں کے صدقہ کے لئے وقف کر دیا اس کے بعد رسول اللہ صلعم نے فرمایا اس لشکر کو یعنی جیش عسرہ کو جو بھی آراستہ کرے گا اللہ اس کی مغفرت فرمادے گا اسے بھی حضرت عثمان نے ایسا آراستہ کیا کہ اونٹوں کو باندھنے کی رسی تک موجود تھی۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۰۳) عن عطاء البصری قال حدثنی شیخ بافریقة انه کان مع عثمان فجاء علی فقال اما تعلم انا کنا مع رسول الله صلعم علی حراء فقال رسول الله صلعم اسکن حراء فانه لیس علیك الا نبی او صدیق او شهید فقال بلی فقال علی فوالله لتقتلن لاقتلن معك قال ذاك ثلاث مرات. (رواه ابن عابد و ابن عساکر)

عطا بصری سے مروی ہے وہ کہتے ہیں مجھ سے ایک افریقی شیخ نے بیان کیا کہ وہ حضرت عثمان کے ساتھ تھے اتنے میں حضرت علیؓ تشریف لائے اور فرمایا آپ کو علم نہیں ہے کہ ایک بار ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ جبل حراء کے پاس تھے تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے حرا ٹھہر جا کیوں کہ تجھ پر سوا نبی اور صدیق اور شہید کے اور کوئی نہیں ہے وہ گویا ہوا کیوں نہیں؟ حضرت علیؓ نے فرمایا خدا کی قسم آپ قتل کئے جائیں گے اور یقیناً میں بھی ساتھ ساتھ قتل کیا جاؤں گا یہ بات آپ نے تین مرتبہ فرمائی۔ (ابن عابد اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۰۴) عن ابی ثور قال کنت عند عثمان فاشرف علی من کوة علی الناس فقال یا ابا الحسن ما هذا الذی رکب متنی قال اصبر ابا عبدالله فوالله ماغبت عن قول رسول الله حین کنا علی احد فتحرك الجبل و نحن علیه فقال اثبت احد فانه لیس علیك الا نبی او صدیق او شهید و ایم الله لتقتلن ولاقتلن طلحة و الزبیر و لیحیق رسول الله الله علی ادلاله. (رواه ابن عساکر)

ابی ثور کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان کے پاس تھا اتنے میں حضرت علیؓ ایک روشندان سے تشریف لائے حضرت عثمانؓ نے کہا اے ابو الحسن یہ کیا ہے میری کمر پر کون چڑھ گیا، کہا صبر کیجئے

اے ابا عبد اللہ پس خدا کی قسم میں اس وقت موجود تھا جب رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب ایک بار ہم احد پر تھے اور وہ پہاڑ متحرک ہو گیا جس پر ہم تھے فرمایا اے احد ثابت قدم رہ کیوں کہ تجھ پر سوا نبی اور صدیق اور شہید کے کوئی اور نہیں ہے یقیناً آپ بھی قتل ہوں گے اور میں بھی آپ کے ساتھ قتل ہوں گا اور طلحہ اور زبیر بھی قتل ہوں گے اور رسول اللہ کا فرمان مبارک اپنی دلیلوں کے ساتھ واجب ہو گا۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

فضیل علی المرتضیٰؑ

حضرت علیؑ مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے فضائل کا بیان

قد نقلت احادیث المناقب و الفضائل مفصلا فی کتابه فضائل ابی الحسن و مناقب المرتضیٰ من مواهب المصطفی مع جرحه و تعدیله واثباتی و تکمیله و فی هذه المسند اندرجت احادیث فضیلته التی هو مروية عنه علیه السلام لا عن غیرها.

آپ کے مناقب و فضائل کی احادیث نہایت تفصیل سے نفائس المنن فی فضائل ابی الحسن" اور "مناقب المرتضی من مواہب المصطفیٰ" میں جرح و تعدیل اور اثبات و تکمیل کے ساتھ درج کی گئی ہیں اور اس مسند میں آپ کے فضائل کی صرف وہ احادیث درج کی گئی ہیں جو بہ نفس نفیس آپ (حضرت علی) سے مروی ہیں دوسروں سے نہیں)

(۱۰۰۵) عن علی قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یحبك الا مومن و لا یبغضك الا منافق. (رواه الترمذی و النسائی و ابن ماجة)

حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ مجھ سے فرمایا رسول اللہ صلعم نے تم سے محبت نہ رکھے گا کوئی سوا مومن کے اور تم سے بغض نہ رکھے گا سوا منافق کے۔ (ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۰۶) عن علی قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم انت منی و انا منك. (رواه الحاکم)

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ مجھ سے فرمایا رسول اللہ صلعم نے تم مجھ سے ہو اور میں تم سے۔ (حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۰۷) عن علی قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم انا دار الحکمة و علی بابها. (رواه الترمذی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ مجھ سے فرمایا رسول اللہ صلعم نے میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ۔ (ترمذی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۰۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم علی یعسوب المومنین و المال یعسوب المنافقین. (رواه ابن عدی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے علی مومنین کے سردار ہیں اور مال منافقوں کا سردار۔ (ابن عدی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۰۹) عن علی قال من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه و عاد من عاداه. (رواه احمد والطبرانی و ابن منصور و الحاکم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس کا میں مولا علی بھی اس کے مولی اے اللہ اسے دوست رکھ جو اسے دوست رکھے اور اسے دشمن رکھ جو اسے دشمن رکھے۔ (احمد، طبرانی، ابن منصور اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۱۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا بریده ان علیا ولیکم بعدی فاحب علیا فانه یفعل مایؤمر. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے بریدہ بیشک علی میرے بعد تمہارا اولی ہے مجھے علی سے محبت ہے کیوں کہ وہ وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۱۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا مدینة العلم و علی بابها. (رواه ابو نعیم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ (ابو نعیم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۱۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا ابن ابی طالب اعلم الناس با لله والناس حبا تعظیما لا اهل لا اله الاالله (رواه ابو نعیم)

حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے علی بن ابی طالب لوگوں میں اللہ کی سب سے زیادہ معرفت رکھنے والے اور لوگوں میں کلمہ گویوں میں سب سے زیادہ محنت اور تعظیم کرنے والے ہیں۔(ابو نعیم نے حلیہ میں اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۱۳) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لی مرحبا بسید المسلمین و امام المتقین. (رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے مجھ سے فرمایا "مرحبا! اے سید المسلمین اور اے امام المتقین۔(ابو نعیم نے اسے حلیہ میں روایت کیا ہے۔)

(۱۰۱۴) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخوك استسقی قبلك یشرب ثم تشرب ما ھو باحبھما الی و انھما عنید بمکان واحد و انی و ایاك و ھما و ھذا الراقد یوم القیامۃ لفی مکان. (رواہ الطبرانی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے تمہارا بھائی تم سے پہلے سیراب ہو چکا ہے پہلے وہ پانی پیے پھر تم پانی پیو ان دونوں میں وہ مجھے زیادہ محبوب ہے اور وہ دونوں میرے نزدیک برابر ہیں اور وہ دونوں ایک جگہ ہوں گے اور یقیناً میں تم اور وہ دونوں اور یہ سونے والا سب قیامت کے روز ایک جگہ ملیں گے۔(طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۱۵) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الامۃ ستغدر بك من بعدی و انت تعیش علی ملتی و تقتل علی سنتی من احبك احبنی و من ابغضك ابغضنی و ان ھذا سیخضب من ھذا یعنی لحیتہ من رأسہ. (رواہ الدار قطنی و الحاکم و الخطیب)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے بے شک امت میرے بعد تم کو دھوکہ دے گی اور تم میری ملت پر زندہ رہو گے اور میری سنت پر قتل کئے جاؤ گے جو تم سے محبت کرے گا وہ مجھ سے محبت کرے گا اور جو تم سے بغض رکھے گا وہ مجھ سے بغض رکھے گا اور یہ چیز اس چیز سے رنگین ہو گی یعنی آپ کی داڑھی آپ کے سر سے۔(دار قطنی، حاکم اور خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۱۶) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تموت حتی

تضرب ضربة على هذه فتخضب هذه و يقتلك اشقاها كما عقر ناقة الله اشقى بنی فلان.

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے تم کو موت نہ آئے گی جب تک تمہارے اس حصہ پر ضرب نہ پڑے گی اور یہ حصہ رنگین ہوگا تم کو قتل کرے گا اس امت کا سب سے زیادہ شقی جس طرح اللہ کی اونٹنی کی کونچیں کاٹیں فلاں شخص نے جو سب سے زیادہ شقی تھا۔ (دار قطنی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۱۷) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحبك الا مومن ولا يبغضك الا منافق. (رواه مسلم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے تم سے مومن کے سوا اور کوئی محبت نہ رکھے گا اور منافق کے سوا کوئی تم سے بغض نہ رکھے گا۔ (مسلم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۱۸) عن علی قال لی رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علی ان فيك من عيسیٰ مثلاابغضه اليهود حتى بهتوا امه و احبته النصارى حتى انزلوه بالمنزلة التي ليس بها. (رواه ابن عدى و الحاكم و ابونعيم)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے علی تمہاری مثال عیسیٰ کی سی ہے ان سے بغض رکھا یہودیوں نے حتی کہ ان کی ماں پر تہمت لگائی اور نصاری نے ان سے محبت کی اور انہیں اس درجہ پر پہنچادیا جو ان کے لائق نہ تھا۔ (ابن عدی، حاکم اور ابو نعیم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۱۹) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم انك اخذت منی عبيدة بن الحارث يوم بدر و حمزة بن عبدالمطلب يوم احد و هذا علی فلا تذرنی فردا و انت خير الوارثين. (رواه الديلمى)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے اللہ تو نے مجھ سے بدر کے دن عبیدہ بن حارث کو لے لیا اور حمزہ بن عبد المطلب کو احد کے دن لے لیا اور یہ علی ہے اے اللہ تو مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو وارثوں میں بہترین وارث ہے۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۲۰) عن علی قال لی رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم ثبت لسانه

و اهد قلبه. (رواه الحاکم)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں میرے لئے فرمایا رسول اللہ صلعم نے "اے اللہ اس کی زبان کو ثابت رکھ اور اس کے قلب کو ہادی بنا۔ (حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۲۱) عن علی قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انطلق فاقرأها علی للناس فان اللہ یثبت لسانك و یهدی قلبك ان الناس سیتقاضون الیك فاذا اتاك الخصمان فلا تقض لواحد حتی تسمع کلام الآخر فانه اجدر ان تعلم لمن الحق. (رواه البیهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جاؤ اور لوگوں کو پڑھ کر سنا دو بے شک اللہ تمہاری زبان کو ثبات بخشے گا اور تمہارے قلب کو ہدایت دے گا بے شک لوگ تمہارے پاس اپنے فیصلے لے کر آئیں گے تو جب دو دشمن تمہارے پاس آئیں تو ایک کے حق میں فیصلہ نہ کرنا جب تک کہ دوسرے کا بیان نہ سن لینا کیوں کہ یہ زیادہ مناسب ہے کہ تم جان لو کہ انمیں کون حق پر ہے۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۲۲) عن علی و ابن مسعود قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من لم یقل علی خیر الناس فقد کفر. (رواه الخطیب)

حضرت علیؓ اور حضرت ابن مسعود سے مروی ہے دونوں کا بیان ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس نے یہ نہ کہا کہ علی بہترین خلق ہیں وہ کافر ہے۔ (خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۲۳) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم سئلت اللہ یا علی فیك خمسا فمنعنی واحدة و اعطانی اربعا سئلت اللہ ان یجمع علیك امتی فابی علی و اعطانی فیك ان اول من تنشق عنه الارض یوم القیامة انا و انت معی معك لواء الحمد و انت تحمله بین یدی تسبق به الاولین و الآخرین و اعطانی فیك انك ولی المومنین بعدی. (رواه الخطیب و الرافعی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے علی میں نے اللہ سے تمہارے لئے پانچ چیزیں مانگیں اس نے ایک سے انکار کیا اور چار چیزیں، مجھے عطا ہوئیں۔ میں نے اللہ سے طلب کیا کہ میری امت کا اجماع تم پر ہو جائے لیکن اس نے مجھ سے انکار کیا اور مجھے عطا کیا تیرے

لیے یہ کہ پہلا شخص جس کے لئے قیامت کے دن زمین شق ہو گی وہ میں اور تم ہیں جو میرے ساتھ ہو گے تمہارے ساتھ حمد کا جھنڈا ہو گا اور تم اسے اٹھائے ہو گے میرے سامنے تم اگلے اور پچھلے سب لوگوں پر سبقت رکھو گے اور اس نے مجھے تمہارے حق میں یہ بات عطا کی کہ تم میرے بعد مومنین کے ولی ہو گے۔ (خطیب اور رافعی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۲۴) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قم یا علی فقد برئت ماسئلت الله شیئا لا اعطانی و ما سئلت الله شیئا الا سئلت لك مثله الا انه قیل لی لا نبوة بعدك. (رواه ابونعیم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے علی کھڑے ہو یقیناً تم نجات یافتہ ہو میں نے اللہ سے جو بھی مانگا وہ اس نے مجھے عطا کیا اور میں نے اللہ سے کوئی چیز اپنے لئے ایسی نہ مانگی جس کے مثل تمہارے لئے نہ مانگی ہو۔ سوا اس کے کہ مجھ سے کہا گیا کہ تمہارے بعد نبوت نہیں ہے۔ (ابو نعیم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۲۵) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی ان لك کنزا فی الجنة و انك ذو قرنیها فلا تتبعن النظرة النظرة فان لك الاولی و لیست لك الآخرة. (رواه ابن شیبة و احمد و الحکیم و الحاکم و ابونعیم)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اکرم صلعم نے فرمایا اے علی جنت میں تمہارے لئے ایک خزانہ ہے اور یقیناً تم اس لے قریب ہو لہٰذا ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالو کسی نامحرم پر۔ (ابن شیبہ، احمد، حاکم اور ابو نعیم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۲۶) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی اوصیك بالعرب خیرا اوصیك بالعرب خیرا. (رواه الطبرنی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے علی میں تمہیں وصیت کرتا ہوں عرب سے بھلائی کرنے کی میں وصیت کرتا تم سے عرب کے ساتھ بھلائی کرنے کی۔ (طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۲۷) عن عبیدة قال کتب معاویة الی علی ابن ابی طالب یا ابا الحسن ان لی فضائل کثیرة و کان ابی سیدا فی الجاهلیة و صرت ملکا فی الاسلام و انا صهر

رسول الله صلى الله عليه وسلم و خال المومنين و كاتب الوحى فقال على ابا الفضائل تفخر على ابن اكلة الاكباد ثم قال اكتب يا غلام:

محمد النبى اخى و صهرى ☆ و حمزه سيد االشهداء عمى
و جعفر الذى يمسى و يضحى ☆ يطير مع الملائكة ابن عمى
وفيت محمدً سكنى و عرسى ☆ منوط لحمها بدمى و لحمى
و سبطا احمد ولداء فيها ☆ فايكم له سهم كسهمى
و سبقتكم الى الاسلام عزا ☆ صغيرا ما بلغت آوان حلمى

فقال معاوية اخفوا هذا الكتاب لا يقرأ اهل الشام فيميلو ن الى ابن ابى طالب. (رواه ابن عساكر)

عبیدہ کہتے ہیں کہ معاویہ نے علی ابن ابی طالب کو لکھا اے ابوالحسن میرے فضائل بہت ہیں میرے باپ زمانہ جاہلیت میں سردار قوم تھے اور میں اسلام کا بادشاہ بن گیا اور میں رسول اللہ صلعم کا سسرالی رشتہ دار ہوں اور مومنین کا ماموں ہوں کاتب وحی ہوں حضرت علی نے فرمایا اے صاحب فضائل تو فخر کرتا ہے جگر خوارہ کے جگر گوشہ ہونے پر اس کے بعد فرمایا اے غلام! لکھ یہ اشعار: محمد صلعم جو نبی ہیں وہ میرے بھائی اور سسر ہیں اور سید الشہداء حمزہ میرے چچا ہیں اور وہ جعفر جو صبح وشام فرشتوں کے ہمراہ طیران کرتے رہتے ہیں وہ میری ماں کے جگرپارہ ہیں محمد صلعم کی صاحبزادی میری اہل خانہ اور میری دلہن ہیں ان کا گوشت میرے خون اور گوشت سے ملا ہوا ہے اور احمد صلعم کے دونوں نواسے میرے بچے ہیں اب بتاؤ تم میں سے کون ہے جس کا نصیب مجھ جیسا ہے میں اس وقت اسلام لایا جس وقت میں بالغ بھی نہ تھا۔ معاویہ بولے اس خط کو چھپالو اسے اہل شام نہ پڑھ لیں۔ ورنہ وہ ابن ابی طالب کی طرف راغب ہو جائیں گے۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۲۸) عن زيد بن على بن الحسين بن على عن ابيه عن جده عن على قال امرنى رسول الله صلى الله عليه وسلم بقتال الناكثين و المارقين. (رواه ابن عساكر)

زید بن علی بن حسین بن علی سے مروی ہے کہ وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ اپنے

دادا سے وہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں رسول اللہ صلعم نے مجھے حکم دیا ناکثین اور مارقین سے جنگ کرنے کا۔(ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۲۹) عن علی قال مرضت فعادنی رسول الله صلی الله علیه وسلم فدخل و انا مضطجع فاتی الی جنبی فسجانی بثوبه فلما رآنی قد ضعفت قام الی المسجد یصلی فلما قضی صلوته جاء فرفع الثوب عنی ثم قال قم یا علی برأت فقمت فکانی ما اشتکیت فقال ما سئلت ربی شیئا الا اعطانی و ما سئلت الله شیئا الا سئلت لك. (رواه ابو نعیم)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں ایک بار میں بیمار ہوا اور رسول اللہ صلعم میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور میں لیٹا ہوا تھا آپ میرے پہلو میں بیٹھ گئے اور مجھے اپنے کپڑے سے ڈھانک لیا جب حضور نے مجھے کمزور پایا تو آپ کھڑے ہو کر مسجد گئے اور وہاں نماز پڑھی جب نماز ختم فرما چکے تو تشریف لائے اور میرے اوپر سے کپڑا اٹھایا اس کے بعد فرمایا اے علی اٹھ کھڑے ہو کیوں کہ اب تم شفایاب ہو گئے چنانچہ میں کھڑا ہو گیا گویا کہ میں کبھی بیمار ہی نہ ہوا تھا تب آپ نے فرمایا کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے اللہ سے مانگی ہو اور وہ مجھے نہ عطا ہوئی ہو اور کوئی چیز میں نے اپنے لئے نہیں مانگی جو تمہارے لئے نہ مانگی ہو۔(ابو نعیم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۳۰) عن قال اتی النبی ناس من الیمن فقال ابعث فینا من یفقهنا فی الدین و یعلمنا السنن و یحکم فیها بکتاب الله فقال النبی انطلق یا علی الی اهل الیمن ففقههم فی الدین و علمهم السنن و احکم فیهم بکتاب الله فقلت ان اهل الیمن قوم طغام یاتونی من القضا بما لاعلم لی به فضرب النبی صدری ثم قال اذهب فان الله سیهدی قلبك و یثبت لسانك فما شککت فی القضاء بین اثنین حتی الساعة. (رواه ابن جریر)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم کے پاس یمن سے کچھ لوگ حاضر ہوئے اور عرض کیا ہم میں کسی ایسے کو بھیج دیجئے جو ہمیں دین کا علم سکھائے سنت کی تعلیم دے اور کتاب اللہ کے مطابق فیصلے کرے چنانچہ نبی کریم صلعم نے فرمایا اے علی یمن والوں کی طرف جاؤ انہیں دین و سنت کا علم سکھاؤ اور کتاب اللہ کے مطابق ان میں فیصلے کرو۔ میں نے عرض کیا یمن والے جاہل

ہیں مجھ سے ایسے ایسے سوال کریں گے جن کا جواب میرے پاس نہ ہوگا یہ سن کر رسول اکرم صلعم نے میرے سینہ پر اپنا ہاتھ مارا اس کے بعد فرمایا جاؤ اللہ تمہارے قلب کو ہدایت بخشے گا تمہاری زبان کو ثبات عطا فرمائے گا چنانچہ اس کے بعد اب تک مجھے فیصلہ کرنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئی۔(ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۳۱) عن علی قال خطب ابوبکر و عمر فاطمة الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فابی رسول الله علیهما فقال عمر انت لها یا علی قال مالی شیء الا درعی و جملی و سیفی فتعرض علی ذات یوم لرسول الله فقال یا علی هل لك من شیء قال جملی و درعی ارهنهما فزوجنی رسول الله فاطمة فلما بلغ ذلك فاطمة بکت فدخل علیها رسول الله فقال مالك تبکین یا فاطمة لقد نکحتك اکثرهم علما و افضلهم حلما و اقدمهم سلما و فی اولهم سلما. (رواه ابن جریر، و صححه و الاورقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر و عمر نے رسول اللہ صلعم کو حضرت فاطمہ کا پیغام دیا رسول اللہ صلعم نے دونوں سے انکار کیا حضرت عمر بولے اے علی! وہ تمہارے لئے ہیں حضرت علی نے فرمایا میرے پاس تو علاوہ میری زرہ میرے اونٹ اور میری تلوار کے اور کچھ بھی نہیں ایک روز حضرت حضرت علی نے اپنے کو رسول اللہ صلعم کے سامنے پیش کیا آپ نے فرمایا اے علی کیا تمہارے پاس کچھ ہے انہوں نے عرض کیا میرا اونٹ اور میری زرہ ہے جنہیں میں رہن کردوں گا چنانچہ رسول اللہ صلعم نے میری شادی فاطمہ سے کردی جب یہ خبر فاطمہ کو پہنچی تو وہ رودیں رسول اللہ صلعم ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے فاطمہ تم کیوں روتی ہو؟ میں نے تو تمہارا نکاح لوگوں میں سب سے زیادہ عالم سب سے افضل حلیم و بردبار اور سب سے مقدم اسلام لانے والے اور ایک جگہ یہ ہے سب سے پہلے اسلام لانے والے کے ساتھ کیا ہے۔(ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے اس کی تصحیح کی ہے اور اورقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۳۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا بنی عبدالمطلب قد جئتکم بخبر الدنیا و الآخرة و قد امرنی الله ان ادعوکم الیه فانکم یوازر فی علی هذا الامر علی ان یکون اخی و وزیری و وصیی خلیفتی فیکم قال

فاحكم القوم عنها جميعا فقلت يا نبی الله اکون وزیرك علیه فاخذ برقبتی ثم قال هذا اخی و وصیی و خلیفتی فیکم فاسمعوا له و اطیعوا. (رواه ابن جریر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بنی عبد المطلب میں تمہارے پاس دینا و آخرت کی بھلائی لیکر آیا ہوں اور اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اس کی دعوت دوں بولو تم میں کون ہے جو اس کام میں میرا ہاتھ بٹاتا ہے وہ میرا بھائی میرا وزیر میرا وصی اور میرا خلیفہ بنے آپ فرماتے ہیں تمام قوم نے اپنی آنکھیں پھیر لیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی میں آپ کا وزیر بنوں گا حضور نے میری گردن پکڑلی اور اس کے بعد فرمایا یہ میرا بھائی میرا وصی اور تم میں میرا خلیفہ ہے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ (ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۳۳) عن علی قال علمنی رسول الله صلی الله علیه وسلم الف باب کل باب یفتح الف باب. (رواه ابو نعیم فی الحلیة.)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے ہزار باب کی تعلیم عطا فرمائی ہر باب میں ہزار باب کا کشود کار ہے۔ (ابو نعیم نے حلیہ میں اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۳۴) عن ربعی بن خراش قال سمعت علیا یقول و هو بالمدائن جاء سهیل ابن عمر الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال انه قد خرج الیك اناس من ارقائنا لیس بهم الدین تعبد فارددهم الینا فقال له ابوبکر و عمر صدق یا رسول الله فقال النبی صلی الله علیه ولسم لن تنتهوا معشر قریش حتی یبعث الله علیکم رجلا امتحن الله قلبه بالایمان یضرب اعناقکم و انتم محفلون عنه اخفال الغنم فقال ابوبکر انا هو یا رسول الله قال لا قال عمر انا هو یا رسول الله قال لا ولکنه خاصف النعل قال وفی کف علی نعل یخصفها لرسول الله. (رواه الخطیب)

ربعی بن خراش کہتے ہیں میں نے حضرت علی کو فرماتے سنا اور آپ مدائن میں تشریف فرما تھے سہیل بن عمر نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا آپ کے پاس لوگ آئے ہیں جو کنگال ہیں ان میں دین کی سمجھ نہیں ہے۔ انہیں ہمیں لوٹا دیجئے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر بولے یارسول اللہ اس نے سچ کہا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا اے گروہ قریش

تم باز نہ آؤ گے جب تک اللہ تم تک ایک ایسے شخص کو نہ بھیجے جس کے قلب کو اللہ ایمان کے لئے پرکھ چکا ہے۔ وہ تمہاری گردنیں مارے گا اور تم اس کے گردن بھیڑ بکریوں کی طرح جمع ہو گے۔ حضرت ابو بکر نے کہا کیا وہ میں ہوں گا اے رسول اللہ صلعم آپ نے فرمایا نہیں حضرت عمر نے کا کیا وہ میں ہوں گا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ وہ جو تا سینے والا وہ کہتے ہیں اور اس وقت حضرت علی کے ہاتھ میں رسول اللہ صلعم کی نعلین مبارک تھی جسے آپ سی رہے تھے۔ (خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۳۵) عن علی قال اردت ان اخطب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم ابنته فقلت مالی من شیء ثم ذکرت صلته و عائدته فخطبتها الیه فقال هل لك من شیء قلت لا قال فاین درعك الحطمیة التی اعطیتك یوم کذا و کذا فقلت هی عندی قال فاعطها فاعطتها ایاها فزوجینا فلما ادخلها علی علی قال لا تحدثا شیئا حتی اتیکما فجاء نا و علینا کساء او قطفیه فلما رأیناه تخشخشنا فقال مکانکما فعانا باناء فیه ماء فدعانا فیه ثم رشه علینا فقلت یا رسول الله اهی احب الیك ام انا قال هی احب الی منك و انت اعز لی منها. (رواه الحمیدی و احمد و العدنی و مسدد و الاورقی و البیهقی)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کی صاجزادی سے نکاح کرنا چاہا تو میں نے عرض کیا میرے پاس کچھ بھی تو نہیں ہے اس کے بعد مجھے اس کا صلہ اور فوائد یاد آئے تو میں نے حضور اکرم صلعم کو اپنے نکاح کا پیغام بھیجا آپ نے فرمایا تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا کچھ نہیں آپ نے فرمایا تمہاری حطمیہ زرہ کہاں ہے جو میں نے تمہیں فلاں فلاں روز عطا کی تھی میں نے عرض کیا وہ تو میرے پاس ہے آپ نے فرمایا بس یہ اس کو دیدو چنانچہ میں نے انہیں (حضرت فاطمہ کو) دے دیا اور حضور نے میری شادی فاطمہ سے کر دی جب حضرت علی ان کے پاس گئے تو حضور نے فرمایا تم دونوں کوئی بات اس وقت تک نہیں کرنا جب تک میں آنہ جاؤں چنانچہ حضور ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارے اوپر ایک سوتی یا مخملی چادر تھی جب ہم دونوں نے آپ کو دیکھا تو ہم نے ہٹ جانا چاہا آپ نے فرمایا تم اپنی جگہ پر رہو اور ہم سے ایک برتن مین پانی منگایا اور اس پر دعا پڑھی اس کے بعد ہم پر چھڑکا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم آپ کو وہ

زیادہ محبوب ہیں یا میں۔ حضور صلعم نے فرمایا وہ مجھے تم سے زیادہ محبوب ہے اور تم مجھے اس سے زیادہ عزیز ہو۔ (حمیدی، احمد، عدنی، مسدد، اورقی اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۳۶) عن علی قال بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الیمن فلما انتهیناه الی قوم قد بنو زربیة فلما سد فبیناهم کذلك یتدافعون اذ سقط رجل فتعلق بآخر ثم تعلق رجل آخر حتی صاروا فیها اربعة فجرحهم الاسد فانتدب له رجل بحر به فقتله و ماتو من جراحهم فقام اولیاء المقتول الاول الی اولیاء الثانی فاخرجوا السلام لیتقبلوا فاتاهم الی تفئیة ذلك فقال تریدون ان تقتلوا و رسول الله حی انی اقضی بینکم بقضاء و ان رضیتم فهو القضاء و الا حجر بعضکم عن بعض حتی تاتو النبی صلی الله علیه وسلم فیکون هذا الذی یقضی بینکم فمن عدی بعد ذلك فلا حق له اجمعوا من قبائل هؤلاء الذین حفر و البئر ربع الدیة و ثلث الدیة و نصف الدیة و الدیة کاملة فللاول الربع لانه هلك بمن فوقه و للثانی ثلث الدیة و للثالث نصف الدیة و للربع الدیة فابوا ان یرضوا فاتو ا النبی و هو عند مقام ابراهیم فقصوا علیه القصة فقال انا اقضی بینکم و اجتبی فقال رجل من القوم ان علیا قضی فبینا فقصوا علیه فاجازه النبی و فی روایة فقال النبی القضاء کما قضی علی. (رواه الطیالسی و ابن شبیبة و احمد و ابن جریر و البیهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے یمن بھیجا جب ہم ایک قوم کے پاس پہنچے انہوں نے شیر پکڑنے کے لئے گڑھا کھودا تھا ایک آدمی گر پڑا اس نے دوسرے کو پکڑا اور اس نے ایک دوسرے کو پکڑا یہاں تک کہ اس میں چار آدمی گر گئے اور انہیں شیر نے زخمی کر دیا۔ سب اس کے زخم سے مر گئے۔ مقتول اول کے ساتھی مقتول ثانی کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ آپ نے فرمایا کیا تم آپس میں جدال و قتال کرو گے اور رسول اللہ صلعم حیات ہیں۔ میں تمہارے درمیان فیصلہ کروں گا اگر تم اس فیصلہ پر راضی ہو وہ تو وہ فیصلہ مان لو ورنہ ایک دوسرے سے الگ رہو۔ حتی کہ تم نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہو اور وہ تمہارے درمیان فیصلہ فرمائیں اور اس کے بعد اگر تم میں کوئی نافرمانی کرے اسے اس کا کوئی حق نہیں اس قبیلہ کے لوگوں نے کنواں کھودا ہے۔ دیت قبول کی جائے گی چوتھائی تہائی نصف اور پوری پہلے کے لئے چوتھائی کیوں کہ وہ ہلاک

اوپر والے کی وجہ سے اور دوسرے کے لئے تہائی دیت اور تیسرے کے لئے آدھی دیت اور چوتھے کے لئے چوتھائی دیت لیکن انہوں نے انکار کیا اور راضی نہ ہوئے پھر وہ نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ مقام ابراہیم کے پاس تھے لوگوں نے آپ سے پورا قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا تم میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا میں ہوں ان لوگوں میں سے ایک آدمی بولا حضرت علی نے ہمارے درمیان فیصلہ کردیا ہے۔ اور پورا فیصلہ بیان کیا رسول اللہ صلعم نے اسے پسند فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلعم نے فرمایا فیصلہ وہی ہے جو علی نے کیا۔ (طیالسی، ابن شیبہ، احمد، ابن جریر اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۳۷) عن علی قال انا یعسوب المومنین و المال یعسوب الظلمة و فی روایة ابی سعد قال دخلت علی علی و بین یدیه فقال انا یعسوب المومنین و هذا یعسوب المنافقین و قال بی یلوذ المومنون و بهذا یلوذ المنافقون. (رواه ابو نعیم)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں مومنوں کا سردار ہوں اور مال ظلمت کا سردار ہے اور ابی سعد کی روایت میں ہے کہ وہ حضرت علی کے پاس داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا میں مومنوں کا سردار ہوں اور یہ منافقوں کا سردار ہے اور فرمایا مومن میری پناہ ڈھونڈتے ہیں اور منافق اس کی پناہ ڈھونڈتے ہیں۔ (ابو نعیم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۳۸) عن علی قال لما مات ابوطالب اتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله ان عمك الشیخ الضال فقال انطلق فواره ثم لاتحدثن شینا حتی تاتینی فواریته ثم اتیته فامرنی فاغتسلت ثم دعالی بدعوات ما احب الا لی بهن ما علی الارض من شیء. (رواه الطیالسی و ابن شیبة و احمد، ابوداؤد، و النسائی، و المروزی و ابن ابی الجارود و ابن جریر)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب ابو طالب کی وفات ہوئی تو میں رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے چچا گم کردہ راہ تھے آپ نے فرمایا پانی گرم کرو اس کے بعد مجھ سے کوئی بات نہ کرنا جب تک کہ مجھے غسل کے پانی تک لے کر نہ آؤ چنانچہ میں اس کو آپ کے پاس لے آیا پھر آپ نے مجھے حکم دیا اور میں نے انہیں غسل دلایا اور اس کے بعد حضور صلعم نے میرے سامنے وہ دعائیں پڑھیں جو مجھے روئے زمین کی ہر چیز سے زائد محبوب

تھیں۔ (طیالسی، ابن شیبہ، احمد، ابوداؤد، نسائی، مروزی، ابن جارود اور ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۳۹) **عن علی قال آخی رسول الله صلی الله علیه وسلم بین عمر و ابی بکر و بین حمزة بن عبدالمطلب و زید بن حارثة و بین عبدالله ابن مسعود و زبیر بن العوام و بین عبدالرحمن بن عوف و سعد بن مالك و بینی و بین نفسه. (رواه الخلعی و البیهقی و ابن منصور)**

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے درمیان بھائی چارگی کرائی اور حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اور حضرت زید بن حارثہ کے درمیان حضرت عبداللہ ابن مسعود اور حضرت زبیر بن عوام کے درمیان حضرت عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن مالک کے درمیان اور میرے اور اپنے درمیان۔ (خلعی، بیہقی اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۴۰) **عن علی قال والذی خلق الجنة و برأ النسمة انه لعهد النبی الی ان لا یحبنی الا مومن ولا یبغضنی الا منافق. (رواه الحمیدی و ابن شیبة و احمد و العدنی و الترمذی و النسائی و ابن ماجة و ابن حبان و ابونعیم فی الحلیة و ابن عاصم)**

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے جنت پیدا کی اور روح کو وجود میں لایا کہ نبی کریم صلعم نے عہد کیا کہ مجھ سے محبت نہ رکھے گا سوا مومن کے اور مجھ سے بغض نہ رکھے گا سوائے منافق کے۔ (حمیدی، ابن شیبہ، احمد، عندی، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان اور ابو نعیم نے اسے حلیہ میں اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۴۱) **عن علی قال بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الیمن لاقضی بینهم فقلت یا رسول الله بعثتنی و انا شاب لا اعلم بالقضاء فضرب بیده علی صدری فقال اللهم اهد قلبه و سدد لسانه فماشککت فی قضاء بین اثنین حتی جلست مجلسی هذه. (رواه ابن سعد و ابن شیبة و البیهقی)**

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلعم نے مجھے یمن بھیجا تا کہ میں لوگوں کے درمیان

فیصلہ کروں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے بھیجتے ہیں جب کہ میں نوجوان ہوں علم قضا سے میں ناواقف ہوں۔ آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینہ پر مارا اور فرمایا اے اللہ اس کے قلب کو ہدایت بخش اس کی زبان کو ہدایت بنا اس کے بعد پھر کبھی دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں کوئی دشواری نہ ہوئی یہاں تک کہ میں اپنی مسند پر متمکن ہوا۔ (ابن سعد، ابن شیبہ اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۴۲) عن علی قال کنت اذا سئلت رسول الله صلی الله علیه وسلم اعطانی و اذا سکت ابتدأ لی. (رواه ابن شیبة و الترمذی و الشاشی و ابونعیم فی الحلیة و الدورقی و الحاکم و ابن منصور)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ صلعم سے کچھ مانگتا تو آپ مجھے عطا کرتے اور جب میں خاموش ہوتا تو آپ مجھ سے بات کرنے میں پہل فرماتے۔ (ابن شیبہ، ترمذی، شاشی، ابو نعیم نے اسے حلیہ میں اورقی، حاکم اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۴۳) عن عبدالرحمان بن ابی لیلی قال کان علی یخرج فی الشتاء فی ازار ورداء ثوبین خفیفین و فی الصیف فی القباء المحشو و الثیاب الثقیل فقال الناس لو قلت لابیك فانه یسمر معه فسئلت ابی فقلت ان النار قد روا من امیر المومنین شیئا استنکرواه قال و ما ذاك قالوا یخرج فی الحر الشدید فی القباء المحشو و الثوب الثقیل ولا یبالی ذلك و یخرج فی البرد الشدید فی الثوبین الخفین و المارتین لا یبالی ذلك ولا تبقی بردا فهل سمعت فی ذلك شیئا فقد امرونی ان اسئلك ان تسئله اذا سمرت عنده فسمر عنده فقال یا امیر المومنین ان الناس قد تفقدوا منك شیئا قال و ما هو قال تخرج فی الحر الشدید فی القباء المحشو و الثوب الثقیل و فی البرد الشدید فی الثوبین الخفیفین و فی الملاتین لا تباله ذلك ولا تتقی بردا قال او ما كنت معنا یا ابا لیلی بخیبر واللّه كنت معكم قال بلی و الله كنت معكم قال فان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث ابوبكر فسار بالناس فانهزم حتی رجع علیه و بعث عمر فانهزم بالناس حتی انتهی الیه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاعطین الرأیة رجلا یحب الله و رسوله و یحبه الله

و رسوله يفتح الله له ليس بفرار فارسل الى فدعانى فاتيته و انا ارمد لا ابصر شيئا فتفل فى عينى و قال اللهم اكفه الحر و البرد فما آذانى بعده حرا ولا بردا. (رواه ابن شيبة و احمد و ابن ماجة و البزار و ابن جرير و الطبرانى و الحاكم و البيهقى و الضيا فى المختارات)

عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جاڑوں میں ایک تہمد اور ایک چادر میں نکلا کرتے تھے بہت ہی ہلکے کپڑوں میں اور گرمیوں میں روئی دار اور بھاری کپڑوں میں لوگوں نے کہا تم کو یہ بات اپنے باپ سے پوچھنا چاہئے کیوں کہ وہ اکثر رات کو ان کے ساتھ رہتے تھے چنانچہ میں اپنے باپ سے سوال کیا کہ لوگ امیر المومنین کی بعض چیزیں ایسی دیکھتے ہیں جسے وہ برا سمجھتے ہیں انہوں نے کہا وہ شدید گرمی میں روئی دار قبا اور بھاری کپڑوں میں نکلتے ہیں اور انہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی ہے۔ اور نہ وہ سردی سے ڈرتے ہیں تو کیا آپ نے اس سلسلہ میں کچھ سنا ہے کیوں کہ لوگوں نے مجھے اس سلسلہ میں پوچھا ہے کیوں کہ لوگوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ سے اس بارے میں سوال کروں کہ آپ ان سے پوچھیں جب ان کے پاس رات گذاریں چنانچہ جب انہوں نے ان کے ساتھ رات گذاری تو عرض کیا یا امیر المومنین لوگ آپ کی ایک بات معلوم کرنا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا وہ کیا انہوں نے کہا آپ شدید گرمی میں روئی دار اور بھاری کپڑوں میں نکلتے ہیں اور شدید سردی میں بہت ہلکے کپڑوں میں اور ہلکی چادروں میں آپ کو نہ اس کی کوئی پرواہوتی ہے اور نہ آپ کو سردی ہی ستاتی ہے آپ نے فرمایا اے ابا لیلی کیا تم ہمارے ساتھ خیبر میں نہ تھے بخدا میں آپ کے ساتھ تھا آپ نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے حضرت ابو بکر کو بھیجا وہ لوگوں کے ساتھ گئے اور شکست کھا کر واپس ہوئے پھر حضرت عمر کو بھیجا وہ بھی شکست خوردہ واپس ہوئے تب رسول اللہ صلعم نے فرمایا یقیناً اب میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور وہ خود اللہ اور اس کے رسول کا محبوب ہے اللہ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا وہ فرار نہ ہوگا۔ پھر حضور نے مجھے بلا بھیجا میں حاضر ہوا اور مجھے آشوب چشم کا عارضہ تھا مجھے کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا آپ نے میری آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور فرمایا اے اللہ سردی اور گرمی کو اس سے دور رکھ اور اس کے بعد سے گرمی یا سردی نے مجھے پھر نہ ستایا۔ (ابن شیبہ، احمد، ابن ماجہ، بزار، ابن جریر، طبرانی، حاکم، بیہقی اور ضیا

نے مختارات میں اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰٤٤) عن عباد بن عبدالله قال سمعت عليا يقول انا عبدالله و اخو رسوله و انا الصديق الاكبر لا يقولها بعدى الا كذاب مفترى و لقد صليت قبل الناس سبع سنين. (رواه ابن شيبة و النسائى و ابن ابى عاصم و العقيلى و الحاكم و ابونعيم)

عباد بن عبداللہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی کو فرماتے سنا میں اللہ کا بندہ اور اس کے رسول کا بھائی ہوں اور میں صدیق اکبر ہوں میرے بعد اگر کوئی اس کا دعوی کرے تو وہ جھوٹا ہے اور یقیناً میں نے لوگوں سے سات سال قبل نماز پڑھی ہے۔ (ابن شیبہ، نسائی، ابن ابی عاصم، عقیلی، حاکم اور ابو نعیم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰٤٥) عن عتبة بن جوين قال قال على عبدت الله مع رسول الله صلى الله عليه وسلم سبع سنين قبل ان يعبده احد من هذه الامة. (رواه الحاكم و ابن مردوية)

عتبہ بن جوین سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلعم کے ساتھ اس امت میں کسی کے بھی عبادت کرنے سے سات سال قبل عبادت کی ہے۔ (حاکم اور ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰٤٦) عن حبة ان عليا قال اللهم انك تعلم انه لم يعبدك احد من هذه الامة قبلى و لقد عبدتك قبل ان يعبدك احد من هذه الامة ست سنين. (رواه الطبرانى)

حبہ سے مروی ہے کہ حضرت علی نے فرمایا اے اللہ تو جانتا ہے کہ اس امت میں مجھ سے پہلے کسی نے تیری عبادت نہیں کی ہے اور میں نے تیری عبادت کسی اور کے عبادت کرنے سے چھ سال پہلے سے کی ہے۔ (طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰٤٧) عن على قال انا اول رجل صلى مع النبى صلى الله عليه وسلم. (رواه الطيالسى و ابن شيبة و احمد و ابن سعد)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں میں پہلا شخص ہوں جس نے نبی صلعم کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ (طیالسی، ابن شیبہ، احمد اور ابن سعد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰٤٨) عن على قال دعانى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا على

ان فيك عيسىٰ مثل ابغضه اليهود حتى بهتوا امه و احبته النصاری حتى انزلوه بالمنزلة التى ليس بها. و قال على الا و انى يهلك فی رجلا محب مفرط لی يفرطنی بما ليس فی و مبغض مفتر يحمله شنآتی علی ان يبهتنی الا وانی لست بنبی ولا يوحی الی و لكنی اعمل بكتاب الله و سنة نبيه ما استطعت فما امرتكم من طاعة الله فحق عليكم طاعتی فيما احببتم و اكراهتم و ما امرتكم بمعصية انا و غيری فلا طاعة لاحد فی معصية الله انما الطاعة فی المعروف. (رواه عبدالله ابن احمد و العقيلی والاروقی و الحاكم و ابن ابی عاصم و ابن شاهين و ابن الجوزی و ابن جرير)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے بلوایااور فرمایا علی تمہاری مثال حضرت عیسیٰ کی سی ہے جن سے یہودیوں نے بغض رکھا حتی کہ ان کی ماں پر تہمت لگائی اور نصاری نے ان سے ایسی محبت کی کہ انہیں اس مقام پر پہنچادیا جس پر وہ نہ تھے اور حضرت علی نے فرمایا خبر دار ہو میرے معاملہ میں دو طرح کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے ایک تو مجھ سے بے افراط محبت کرنے والا جو میری محبت میں اپنی زیادتی کرے گا کہ مجھے اس سے منسوب کرے گا جو میں نہ ہوں گا اور بعض ایسے افترا پرداز ہوں گے جو مجھ سے بغض رکھیں گے اور مجھے مطعون کریں گے یقین رکھو نہ میں نبی ہوں اور نہ مجھ پر وحی آتی ہے لیکن میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے مطابق جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہے عمل کرتا ہوں توجو حکم میں تم کو اللہ کی اطاعت کا دوں اس کی اطاعت تم پر لازم ہے خواہ تمہیں وہ پسند ہو یا ناپسند اور اگر میں تم کو کسی گناہ کا حکم دوں یا میرے سوا کوئی یہ حکم دے تو اللہ کی معصیت میں کسی کی بھی اطاعت نہیں کرنا چاہئے بے شک اطاعت اچھے کام میں ہے۔ (عبداللہ بن احمد، عقیلی، اورقی، حاکم، ابن ابی عاصم، ابن شاہین، ابن جوزی اور ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٠٤٩) عن حبة العرنی قال رأيت عليا ضحك على المنبر لم اره ضحك ضحكا اكثر منه حتى بدت نواجذه ثم قال ذكرت قول ابی طالب ظهر علينا ابوطالب و انا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم و نحن نصلی ببطن نخلة فقال ماذا تصنعان يا ابن اخی فدعاه رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الاسلام فقال

وما بالذی تقولان لا بأس ولكني والله لا تعلمونی اسنی ابدا و ضحك تعجبا بقول ابيه ثم قال اللهم ما اعرف ان عبدا لك من هذه الامة عبدك قبلي غير نبيك ثلاث مرات لقد صليت قبل ان يصلي الناس سبعا. (رواه الطيالسی و احمد و العقیلی و الحاكم)

حبۃ العرنی سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت علیؓ کو منبر پر ہنستے ہوئے دیکھا اس سے پہلے میں نے کبھی آپ کو ایسے ہنستے نہیں دیکھا تھا ایسا کہ آپ کی کچلیاں دکھائی دینے لگیں اس کے بعد فرمایا مجھے ابو طالب کا قول یاد آ گیا حضرت ابو طالب ہمارے پاس آئے اور میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ بطن نخلہ میں نماز پڑھ رہا تھا انہوں نے پوچھا تم دونوں یہ کیا کر رہے ہو اے میرے بھتیجے رسول اللہ صلعم نے انہیں اسلام کی دعوت دی انہوں نے کہا جو کچھ تم دونوں کہہ رہے ہو اس میں تو کوئی ہرج نہیں لیکن بخدا میرے سرین اس طرح اونچے نہ ہو سکیں گے آپ اپنے والد کے قول سے تعجبا بہت ہنسے اس کے بعد فرمایا اے اللہ میں نہیں جانتا کہ اس امت میں تیرے کسی بھی بندے نے علاوہ تیرے نبی کے مجھ سے پہلے نماز پڑھی ہو تین مرتبہ یہ فرمایا میں نے لوگوں سے سات سال قبل نماز پڑھی۔ (طیالسی، احمد، عقیلی اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۵۰) عن علي قال جاء النبي صلى الله عليه وسلم اناس من قريش فقالوا يا محمد انا جيرانك و حلفاؤك و ان ناسا من عبادنا قد اتوك ليس بهم رغبة في الدين ولا رغبة في الفقه انما فروا من ضياعنا و اموالنا فارددهم الينا فقال لابي بكر ما تقول قال صدقوا انهم لجيرانك و احلافك فتغير وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال لعمر ما تقول قال صدقوا انهم لجيرانك و حلفاؤك فتغير وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا معشر قريش والله ليبعثن الله عليكم رجلا قد امتحن الله قلبه بالايمان فيضربكم على الدين او يضرب بعضكم فقال ابوبكر انا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لا ولكنه الذي يخصف النعل و كان اعطى عليا نعلا يخصفها. (رواه احمد و ابن جرير و ابن منصور)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلعم کے پاس قریش کے کچھ لوگ آئے اور انہوں نے عرض کیا اے محمد صلعم ہم آپ کے پڑوسی اور آپ کے حلیف ہیں اور ہمارے غلاموں میں بعض

لوگ ایسے آئے ہیں جنہیں نہ تو دین سے کوئی لگاؤ ہے اور نہ فقہ سے وہ ہمارا مال لے کر بھاگ گئے ہیں لہٰذا انہیں ہمیں لوٹا دیجئے حضور نے حضرت ابو بکر سے فرمایا تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا وہ سچ کہتے ہیں یقیناً وہ آپ کے پڑوسی اور حلیف ہیں یہ سن کر حضور کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اس کے بعد آپ نے حضرت عمر سے فرمایا تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے بھی کہا کہ وہ سچ کہتے ہیں وہ آپ کے پڑوسی اور حلیف ہیں پھر رسول اللہ صلعم کا چہرہ اقدس متغیر ہو گیا اور فرمایا اے گروہ قریش بخدا اللہ تمہاری طرف ایک ایسا آدمی جلد بھیجے گا جس کے قلب کو اللہ نے ایمان کے لئے پرکھ لیا ہے وہ دین کے معاملہ میں تم کو مارے گا یا یہ فرمایا کہ تم میں سے بعض کو مارے گا حضرت ابو بکر نے فرمایا کیا وہ میں ہوں یا رسول اللہ صلعم آپ نے فرمایا نہیں لیکن وہ شخص جو میرا جوتا سی رہا ہے اور اسی وقت حضور نے حضرت علیؓ کو اپنی نعلین مبارک دی تھی جو آپ سی رہے تھے۔ (احمد، ابن جریر اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۵۱) عن محمد بن سیرین قال لما توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقسم علی علی ان لا ارتدی برداء الا الجمعة حتی یجمع القرآن فی مصحف ففعل و ارسل الیہ ابوبکر بعد ایام اکرھت امارتی یا اباالحسن فقال لا واللہ الا انی قسمت ان لا ارتدی برداء الا الجمعة. فبایعه ثم رجع. (رواہ ابن ابی داؤد)

محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ جب نبی کریم صلعم نے وفات پائی تو حضرت علی نے قسم کھائی کہ میں جسم پر چادر نہ ڈالوں گا علاوہ جمعہ کے جب تک قرآن جمع نہ کر لوں گا۔ چند روز بعد حضرت ابو بکر نے ان کے پاس یہ پیغام بھیجا اے ابوالحسن کیا آپ کو میری امارت ناپسند ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں بخدا میں نے قسم کھائی ہے کہ میں علاوہ جمعہ کے چادر کاندھے پہ نہ ڈالوں گا اس کے بعد آپ نے بیعت کی پھر واپس ہوئے۔ (ابن ابی داؤد نے سے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۵۲) عن علی قال واللہ مانزلت آیة الا و قد علمت فیما نزلت و این نزلت و علی من نزلت ان ربی وھب لی قلبا عقولا و لسانا طلقا سئوالا. (رواہ ابن سعد و ابن عساکر)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں بخدا کوئی آیت ایسی نازل نہیں ہوئی جسے میں نہ جانتا ہوں کہ وہ کہاں نازل ہوئی اور کس پر نازل ہوئی بے شک میرے رب نے مجھے ایک عقلمند قلب اور تیز چلنے

والی اور سوال کرنے والی زبان عطا کی ہے۔(ابن سعد اور ابن عسا کرنے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۵۳)عن محمد بن عمر بن ابی طالب انه قیل لعلی مالك اکثر اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیثا فقال انی کنت اذا سئلته انبأنی و اذا سکت ابتدانی. (رواه ابن سعد)

محمد بن عمر ابن ابی طالب نے حضرت علیؓ سے پوچھا کیا بات جو اصحاب رسول میں آپ سب سے زیادہ حدیث بیان کرنے والے ہیں آپ نے فرمایا جب میں حضور سے کوئی بات پوچھتا تو آپ جواب دیتے اور جب کبھی میں خاموش ہوتا تو حضور مجھ سے بات کرنے میں ابتدا فرماتے۔(ابن سعد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۵٤) عن علی قال بعث النبی صلی الله علیه وسلم یوم الاثنین و اسلمت یوم الثلاثاء. (رواه العقیلی و ابوالقاسم و ابن الجراح فی امالیة)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلعم دوشنبہ کے روز مبعوث ہوئے اور منگل کے روز میں اسلام لایا۔(عقیلی، ابوالقاسم اور ابن جراح نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۵۵) عن علی قال لما نزلت هذه الآیة و انذر عشیرتك الاقربین جمع النبی من اهل بیته فاجتمع ثلاثون فاکلوا و شربوا فقال لهم من یضمن عنی دینی مواعیدی و یکون معی فی الجنة و یکون خلیفتی فی اهلی و قال رجل یا رسول الله انت کنت بحرا من یقوم بهذا ثم قال الآخر فعرض هذا علی اهل بیته واحدا واحدا فقال علی انا. (رواه احمد و ابن جریر و الطحاوی و الضیاء)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "وانذر عشیرتک الاقربین" تو نبی کریم صلعم نے اپنے خاندان والوں کو جمع کیا چنانچہ تیس آدمی جمع ہوئے جب وہ کھاپی چکے تو حضور صلعم نے فرمایا میرے دین کے مواعید پر کون میرا ساتھ دیتا ہے تاکہ میرے ساتھ جنت میں رہے اور میرے گھر والوں میں سے وہ میرا خلیفہ بنے ایک آدمی بولا یارسول اللہ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ اس بات پر کون کھڑا ہوگا پھر دوسرے نے یہی بات کہی اس کے بعد ایک ایک کرکے آپ نے اپنے گھر والوں کے سامنے یہ پیشکش کی تو حضرت علی بول اٹھے یارسول اللہ میں تیار ہوں۔(احمد، ابن جریر، طحاوی اور ضیا نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٠٥٦) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سئلت الله فیك خمسا فاعطانی اربعا و منعنی واحدة سألته انك اول من تنشق عنه الارض یوم القیامة و انت معی معك لواء الحمد و انت تحمله انك ولی المومنین من بعدی. (رواه ابن الجوزی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے اللہ سے پانچ چیزیں مانگیں اللہ نے مجھے چار عطا کیں اور ایک سے مجھے باز رکھا میں نے اس سے سوال کیا کہ تم پہلے شخص ہو جس کے لئے زمین شق ہو بروز قیامت اور اس وقت تم میرے ساتھ ہو گے تمہارے پاس حمد کا جھنڈا ہو گا جسے تم اٹھائے ہو گے تم میرے بعد مومنین کے ولی ہو۔ (ابن جوزی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٠٥٧) عن علی قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم توتی یوم القیامة بناقة من فوق الجنة و رکبتك مع رکبتی و فخذك مع فخذی حتی ندخل الجنة جمیعا. (رواه الحسن بن بدر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جنت کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ لایا جائے گا اور تمہارا گھٹنا میرے گھٹنا سے ملا ہو گا تمہاری ران میری ران پر ہو گی حتیٰ کہ ہم دونوں ایک ساتھ جنت میں داخل ہوں گے۔ (حسن بن بدر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٠٥٨)عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الست اولی بالمومنین من انفسهم قالوا بلی قال فمن کنت ولیه فهو ولیه. (رواه ابن ابی عاصم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کیا میں مومنین کے لئے ان کی جانوں سے بڑھ کر نہیں ہوں لوگوں نے کہا کیوں نہیں آپ نے فرمایا جس کا میں ولی ہوں یہ بھی اس کے ولی ہیں۔ (ابن ابی عاصم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٠٥٩) عن علی قال لما نزلت هذه الآیة و انذر عشیرتك الاقربین دعانی رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال یا علی ان الله امرنی ان انذر عشیرتی الاقربین فضقت بذلك ذرعا و عرفت انی مهما انادیهم بهذا الامر اری منهم ما

اکره فصحت علیها حتی جاء نی جبرئیل فقال یا محمد انك ان لم تفعل ما تومر به یعذبك ربك فاصنع لی صاعا من طعام و اجعل علیه رجل شاة و اجعل لنا عسا من لبن ثم اجمع لی بنی عبدالمطلب حتی اکلمهم و ابلغ ما امرت به ففعلنی ما امرنی به ثم دعوتهم و هم یومئذ اربعون رجلا یزیدون رجلا او ینقصونه فیهم اعمامهم ابوطالب و حمزة و العباس و ابولهب فلما اجتمعوا الیه دعانی بالطعام الذی ضعته لهم فجئت به فلما وضعته تناول النبی صلی الله علیه وسلم حسبت خبرته من اللحم فشقها بأسنا به ثم القاها فی نواحی الصحفة ثم قال کلوا بسم الله فاکل القوم حتی نهلوا عنه ما نری الآثار اصابعهم و الله ان کان الرجل الواحد منهم لیاکل مثل ما قدمت لجمعهم ثم قال اسق القوم یا علی فجئتهم بذلك العس فشربوا منه حتی رووا جمیعا و ایم الله ان کنا الرجل منهم یشرب مثله فلما اراد النبی ان یکلمهم فبدره ابولهب الی الکلام فقال لقد سحرکم صاحبکم فتفرق القوم و لم یکلمهم النبی صلی الله علیه وسلم فلما کان الغد قال یا علی ان هذا الرجل قد سبقنی الی ما سمعت من القول فتفرق القوم قبل ان اکلمهم فعدلنا مثل الذی صنعت بالامس من الطعام ثم اجمعهم ففعلت ثم جمعتهم ثم دعانی بالطعام فقربته ففعل به کما فعل بالامس فاکلو و شربوا حتی نهلوا ثم تکلم النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا بنی عبدالمطلب انی والله ما اعلم شابا فی العرب جاء قومه بافضل مما جئتکم به انی قد جئتکم بخیر الدنیا و الآخرة و قد امرنی الله ان ادعوکم الیه فایکم یوازرنی علی امری هذا فقلت و انا احدثهم سنا اور ارمصهم عینا و اعظمهم بطنا و احشمهم ساقا انا یا بنی الله اکون وزیرك علیه فاخذ برقبتی فقال ان هذا اخی و وصی و خلیفتی فیکم فاسمعوا له و اطیعوا فقام القوم یضحکون و یقولون لابی طالب قد امرك ان تسمع و تطیع لعلی. (رواه ابن اسحق و ابن جریر و ابی ابی حاتم و ابن مردویة و ابونعیم و البیهقی)

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وانذر عشیر تک الخ (اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے) تو رسول اللہ صلعم نے مجھ کو بلایا اور فرمایا اے علی بے شک اللہ نے مجھے حکم

دیا ہے کہ میں اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤں میں سمجھا کہ میں اس بات پر قدرت نہیں رکھتا ہوں اور میں نے جان لیا کہ اگر میں ان کو اس بات کی طرف بلاتا ہوں تو وہ میرے ساتھ ایسی معاملت کریں گے جو مجھے پسند نہ ہوگی خاموش رہا یہاں تک کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا اے محمد اگر آپ وہ نہیں کرتے جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے تو آپ کا رب آپ کو سزا دے گا لہٰذا اے علی ایک صاع کھانا تیار کرو اور بکری کے پائے اور ایک بڑے پیالہ میں دودھ تیار کرو اس کے بعد بنی عبد المطلب کو دعوت دو تاکہ میں ان سے بات کروں اور جو مجھے حکم ہوا ہے وہ میں ان تک پہنچاؤں اس کے بعد میں نے ان کو دعوت دی ان کی تعداد تقریباً چالیس یا اس سے کچھ زیادہ تھی اس میں آپ کے چچا حضرت ابو طالب حضرت حمزہ اور حضرت عباس اور ابو لہب تھے۔ جب سب لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے تو آپ نے مجھ سے وہ کھانا منگوایا جو میں نے ان لوگوں کے لئے تیار کیا تھا میں لے کر آیا جب میں لا کر رکھا تو نبی کریم صلعم نے جہاں تک میرا خیال ہے گوشت کی ایک ران اٹھالی اور اسے اپنے دندان مبارک سے چبایا بعد ازاں اسے اس بڑے پیالے میں ڈالا اور فرمایا اللہ کا نام لے کر کھاؤ لوگوں نے کھایا حتی کہ شکم سیر ہو گئے ان کی انگلیوں میں لگا کھانا ہم دیکھ رہے تھے بخدا ان میں کا ایک آدمی اتنا کھا رہا تھا جتنا میں نے کل آدمیوں کے لئے لگایا تھا اس کے بعد فرمایا علی لوگوں کو پلاؤ چنانچہ میں پیالہ لے کر آیا لوگوں نے اس میں سے پیا اور خوب سیراب ہوئے اور خدا کی قسم ان لوگوں نے پانی بھی اسی طرح پیا جب نبی کریم صلعم نے ان سے بات کرنا چاہی تو ابو لہب نے بات کی ابتدا کر دی اور کہا تمہارے ساتھی نے تم پر سحر کر دیا ہے۔ قوم تتر بتر ہونے لگی اور نبی کریم صلعم نے ان سے بات نہ کی جب صبح ہوئی تو فرمایا اے علی اس شخص نے میرے بات کرنے سے پہلے ہی بات شروع کر دی چنانچہ قوم میرے بات کرنے سے پہلے ہی منتشر ہو گئی۔ لہٰذا ہم پھر اسی طرح کریں گے جیسا کہ گزشتہ روز کھانے پینے کا انتظام کیا تھا اس کے بعد ان سب کو جمع کرو چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اس کے بعد ان لوگوں جمع کیا پھر آپ نے مجھ سے کھانا منگوایا میں لیکر آیا آپ نے گزشتہ روز ہی کے مثل عمل فرمایا لوگوں نے کھانا پیا اور سیراب ہوئے اس کے بعد رسول اللہ صلعم نے ان سے بات کی اور فرمایا اے بنی عبد المطلب بخدا میں نہیں جانتا کہ عرب کا کوئی نوجوان اپنی قوم کے لئے اس سے زیادہ افضل بات لے کر آیا ہو جیسی میں تمہارے لئے لے کر آیا بے شک میں تمہارے پاس دنیا و آخرت کی بھلائی لیکر آیا ہوں

اور اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم کو اس کی طرف بلاؤں تو تم میں سے کوئی ہے جو اس کام میں میرا ہاتھ بٹائے میں نے عرض کیا میں ان لوگوں میں سب سے کم سن ہوں اور مجھے آشوب چشم کا عارضہ ہے میرا پیٹ بڑا ہے میری پنڈلیاں پتلی ہیں لیکن پھر بھی اے اللہ کے نبی میں آپ کا وزیر ہونگا یہ سن کر آپ نے میری گردن پکڑی اور فرمایا بے شک یہ میرا بھائی میرا وصی اور تم لوگوں میں میرا خلیفہ ہے لہٰذا تم اس بات کو سنو اور اس کی اطاعت کرو یہ سن کر لوگ ہنستے ہوئے کھڑے ہوئے اور کہنے لگے ابو طالب کو حکم ہوا ہے کہ وہ علی کی بات سنیں اور اس کی اطاعت کریں۔ (ابن اسحاق، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردود، ابو نعیم اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۶۰) عن علی قال آخی رسول الله صلی الله علیه وسلم بین الناس و ترکنی فقلت یا رسول الله صلی الله علیه وسلم آخیت بین اصحابك و ترکتنی قال ولم ترکتك لنفسی انت و انا اخوك قال فان حاجك احد فقل انی عبدالله و اخو رسول الله لا یدعها احد بعدك الا کذاب. (رواه العقیلی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مواخات کرائی لوگوں کے درمیان اور مجھے چھوڑ دیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اپنے اصحاب کے درمیان مواخات کرائی اور مجھے چھوڑ دیا آپ نے فرمایا میں نے تمہیں اپنے لئے چھوڑ رکھا ہے میں اور تم بھائی بھائی ہیں آپ نے فرمایا اگر کوئی تم سے جھگڑا کرے تو اس سے کہہ دو کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اللہ کے رسول کا بھائی ہوں میرے بعد کوئی اس کا دعوی نہیں کر سکتا سوا کذاب کے۔ (عقیلی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۶۱) عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم حفر الشجرة بخم ثم خرج آخذا بید علی فقال ایها الناس الستم تشهدون ان الله ربکم قالوا بلیٰ قال الستم تشهدون الله و رسوله اولی بکم من انفسکم و ان الله و رسوله مولاکم قالوا بلی قال فمن کان الله و رسوله مولاه فان هذا مولاه و قد ترکت فیکم ما ان اخذتم به لن تضلوا بعده کتاب الله سببه بیده بایدکم و اهل بیتی. (رواه ابن جریر و ابن ابی عاصم و المحامل و صححه)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلعم نے خم میں درختوں کے لئے گڈھے کھودے

اس کے بعد حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے لوگو! کیا تم اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تمہارا رب ہے لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں آپ نے فرمایا کیا تم گواہی نہیں دیتے ہو کہ اللہ اور اس کا رسول تمہارے لئے تمہاری جانوں سے بڑھ کر نہیں ہے۔ اور اللہ اور اس کا رسول تمہارا مولی نہیں ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں تب حضور صلعم نے فرمایا جس کا مولی اللہ اور اس کا رسول اس کا مولی یہ بھی ہے اور میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر ان کو پکڑے رہو گے تو گمراہ نہ ہو گے ایک اللہ کی کتاب اس کا راستہ اس کے ہاتھ میں ہے۔ اور دوسرے میرے اہل بیت۔ (ابن جریر، ابن ابی عاصم اور محامل نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٠٦٢) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا دار الحکمة و علی بابها. (رواه الترمذی و ابن جریر و ابونعیم فی الحلیة.)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ۔ (ترمذی، ابن جریر اور ابو نعیم نے اسے حلیہ میں روایت کیا ہے۔)

(١٠٦٣) عن علی قال لما نزلت و انذر عشیرتك الاقربین قال رسول الله صلی الله علیه وسلم علی یقضی دینی و ینجز عدی. (رواه ابن مردویة)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "وانذر عشیرتک الخ" اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا علی میرا قرض ادا کریں گے اور میرا وعدہ وفا کریں گے۔ (ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٠٦٤) عن علی قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی انت اخی و صاحبی و رفیقی فی الجنة. (رواه الخطیب)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلعم نے فرمایا اے علی تم میرے بھائی اور میرے دوست اور میرے جنت کے ساتھی ہو۔ (خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٠٦٥) عن علی قال قال لی النبی صلی الله علیه وسلم یا علی اسبغ الوضوء و ان شق علیك ولا تاکل الصدقة ولا تنتری الحمر علی الخیل ولا تجالس اصحاب النجوم. (رواه الخطیب)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلعم نے مجھ سے کہا اے علی اچھی طرح وضو کرو خواہ

تم پر گراں کیوں نہ ہو اور صدقہ مت کھاؤ اور گدھے کی جفتی گھوڑے سے نہ لگاؤ اور نجومیوں کے پاس مت بیٹھو۔(خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۶۶) عن علی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ. (رواه ابن النجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم میرے لئے ایسے ہو جیسے موسیٰ کے لئے ہارون۔(ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۶۷) عن علی قال لما قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم اقسمت ان الا اضع ردائی عن ظهری حتی اجمع ما بین اللوحین فما وضعت ردائی عن ظهری حتی جمعت القرآن. (رواه ابونعیم فی الحلیة.)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلعم کی وفات ہوئی تو میں نے قسم کھائی کہ اپنی چادر پشت پر نہ ڈالوں جب تک کہ لوحین کے مابین جو کچھ ہے اسے جمع نہ کرلوں لہٰذا میں نے اپنی چادر پشت پر نہ ڈالی جب تک میں نے قرآن جمع نہ کرلیا۔(ابو نعیم نے اسے حلیہ میں روایت کیا ہے۔)

(۱۰۶۸) عن عبدالله ابن الحارث قال قلت لعلی اخبرنی بافضل منزلتك من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم بینا انا نائم عنده و هو یصلی فلما فرغ من صلاته قال یا علی ما سئلت الله من الخیر الا سئلت لك مثله و ما استعذت من الشر الا استعذت لك. (رواه المحافل)

عبداللہ بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلعم کے نزدیک آپ کا سب سے افضل مقام کون ہے آپ نے فرمایا ہاں میں بتاتا ہوں ایک بار میں آپ کے پاس سو رہا تھا اور حضور صلعم نماز پڑھ رہے تھے آپ آپ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اے علی مین نے اپنے لئے کوئی ایسی نیکی نہیں مانگی جس کے مثل تمہارے لئے نہ مانگی ہو اور میں کسی شر سے پناہ نہ مانگی لیکن یہ کہ تمہارے لئے بھی اس سے پناہ نہ مانگی ہو۔(محامل نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۶۹) عن شاذ ان انبأ نا ابو طالب عبد الله الکاتب البکری انبأنا

ابوالقاسم عبد الله بن محمد الخزاسانی حدثنا احمد بن سلیم الطائی حدثنا علی ابن موسی الرضا حدثنی ابوموسی حدثنی ابوجعفر حدثنی ابومحمد حدثنی الحسین حدثنی ابی علی ابن ابی طالب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی انی سئلت ربی عزو جل فیك خمس خصال فاعطانی فاما الاولی فانی سئلت ربی ان تنشق عنی الارض و انفض التراب عن رأسی و انت معی فاعطانی و اما الثانیة فسئلته ان یوفقنی عند کفة المیزان و انت معی فاعطانی و اما الثلاثة فسئلته ان یجعلك حامل لوائی و هو لواء الله الاکبر علیه المفلحون و الفائزون بالجنة فاعطانی و اما الرابعة فسئلت ربی ان تسقی امتی من حوضی فاعطانی و اما الخامسة فسئلت ربی ان یجعلك قائد امتی الی الجنة فاعطانی فالحمدلله الذی من به علی. و بهذا الاسناد.

شاذان سے مروی ہے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابو طالب عبداللہ کاتب البکری نے وہ کہتے ہیں ہمیں ابوالقاسم عبداللہ بن محمد خراسانی نے ہم سے حدیث بیان کی احمد بن عامر بن سلیم طائی نے ہم سے حدیث بیان کی علی بن موسیٰ رضا نے ہم سے حدیث بیان کی ابو موسیٰ نے ہم سے حدیث بیان کی ابو جعفر نے ہم سے حدیث بیان کی ابو محمد نے ہم سے حدیث بیان کی ہمارے باپ نے انہوں نے حدیث بیان کی حضرت حسین سے انہوں نے حدیث بیان کی حضرت علی ابن ابی طالب سے آپ فرماتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ”اے علی میں نے اپنے رب سے تیرے لئے پانچ صفتیں طلب کیں اور اس نے مجھے وہ عطا کیں جن میں پہلی یہ ہے کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ زمین میرے لئے شق کر دی جائے اور جب میرے سر پر مٹی ڈالی جائے تو تم میرے ساتھ ہو اس نے مجھے یہ چیز عطا کی اور دوسری یہ تھی کہ میں نے اس سے سوال کیا کہ وہ میری موافقت کرے ترازوئے اعمال کے وقت اور اس وقت تم میرے ساتھ ہو اس نے مجھے یہ بھی عطا کیا اور تیسری یہ تھی کہ میں نے اللہ سے سوال کیا کہ وہ تم کو میرا علم بردار بنادے وہ ”اللہ اکبر“ کا علم ہے جس پر فلاح پانے والے اور جنت میں فائز ہو جانے والے ہوں گے اس نے مجھے یہ بھی عطا کیا اور چوتھی یہ تھی کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میری امت کو حوض کوثر سے تم سیراب کراؤ گے اس نے مجھے وہ بھی عطا کی اور پانچویں یہ تھی کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا

کہ وہ تم کو جنت میں میری امت کا قائد بنادے اس نے مجھے یہ بھی عطا کیا لہٰذا شکر ہے اس اللہ کا جس نے مجھ پر اس کے ذریعہ احسان فرمایا اور ان ہی اسناد سے مروی ہے۔

(۱۰۷۰) عن علی قال قال رسول الله لولاك يا علی ما عرف المومنون من بعدی. و بهذه الاسناد.

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے علی اگر تم نہ ہوتے تو میرے بعد مومن پہنچانے نہ جاتے۔ اور ان ہی اسناد سے۔

(۱۰۷۱) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علی ليس فی القيامة راكب غيرنا و نحن اربعة فقام رجل من الانصار فقال فداك ابی و امی فمن هم قال انا على البراق و اخی صالح على ناقته التی عقرت و عمی حمزة على ناقتی الغضبا و اخی علی على ناقة من نوق الجنة بيده لواء الحمد ينادی لا اله الا الله محمد رسول الله فيقول الآدميون ما هذا الا ملك مقرب او نبی مرسل او حامل عرش فيعجبهم ملك من بطنان العرش يا معشر الآدمين ليس هذا ملكا مقربا ولا نبيا مرسلا ولا حامل عرش هذا الصديق الاكبر علی ابن ابی طالب.

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے علی! قیامت کے روز ہمارے سوا اور کوئی سوار نہ ہوگا اور ہم چار ہوں گے یہ سن کر ایک انصاری کھڑا ہوا اور بولا میری ماں اور باپ آپ پر قربان وہ کون کون ہیں آپ نے فرمایا میں براق پر ہوں گا اور میرے بھائی صالح جنت کے اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر ہوں گے جس کی کونچیں کاٹی گئی تھیں اور میرے چچا حمزہ اپنی اونٹنی غضبا پر ہوں گے اور میرے بھائی علی جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر ہوں گے ان کے ہاتھ میں حمد کا علم ہوگا وہ ندا کریں گے "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" لوگ کہیں گے یقیناً یہ کوئی مقرب فرشتہ ہے یا کوئی مرسل نبی ہے یا حامل عرش۔ آسمان کی بلندیوں سے ایک فرشتہ ندادے گا اے گروہ آدمیان نہ تو یہ کوئی مقرب فرشتہ ہے اور نہ ہی کوئی نبی مرسل اور نہ حامل عرش یہ صدیق اکبر علی ابن ابی طالب ہے۔

(۱۰۷۲) عن علی ابن ابی طالب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فی علی خمس خصال لم يعطها نبی فی احد من قبلی اما خصلة فانه

يقضى دينى و يوارى عورتى و اما الثانية فانه الذائد عن حوضى و اما الثالثة فانه مشكوٰة لى فى طريق الحشر يوم القيامة و اما الرابعة فان لوائى معه يوم القيامة و تحته آدم و ما ولد و اما الخامسة فانى لا اخشى ان يوكن زانيا بعد احصان ولا كافرا بعد ايمان. (رواه العقيلى و قال له اصل)

حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا علی میں پانچ خصلتیں ایسی ہیں جو مجھ سے پیشتر کے کسی نبی کو عطا ہی نہیں ہوئیں پہلی خصوصیت یہ کہ وہ میرا قرض ادا کرے گا اور میرا ستر ڈھکے گا اور دوسری یہ ہے کہ وہ میری حوض کوثر سے (منافقین کو) دھتکارے گا اور تیسری یہ ہیکہ وہ بروز قیامت حشر کی راہ میں میرے لئے چراغ ہوگا اور چوتھی یہ کہ قیامت کے دن اس کے پاس میرا علم ہوگا جس کے نیچے آدم اور ان کی اولاد ہوگی اور پانچویں یہ کہ مجھے اس کا خوف نہیں ہے کہ وہ پاکبازی کے بعد زانی ہوگا اور یہ کہ وہ ایمان کے بعد کافر ہوگا۔ (عقیلی نے کہا ہے کہ اس کی اصل ہے)

(۱۰۷۳) عن عمير بن سعد ان عليا جمع الناس فى الرحبة و انا شاهد فقال انشد الله رجلا سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كنت مولاه فعلى مولاه فقام ثمانية عشر رجلا فشهدوا انهم سمعوا النبى صلى الله عليه وسلم يقول ذلك و فى رواية آخر قام اثنا عشر رجل منهم ابوهريرة و ابوسعيد و انس بن مالك و شهدوا مع قول اللهم وال من والاه و عاد من عاداه. (هكذا فى رواية زيد بن ارقم رواه الطبرانى فى الاوسط و رواه البزار و ابن جرير و الخلعى عن ابى اسحاق عن عمر ذى مرو سعيد بن وهب وزيد بن سبع هذا الحديث قام بشهادته ثلاثة عشر رجلا كلهم قالوا ابعد من عاداه و احب من احبه و ابغض من ابغضه و انصر من نصره و اخذل من خذله و رواه احمد و ابن ابى عاصم عن ابى عمر هذا الحديث بشهادة ثلاثة عشر رجلا الى قول من كنت مولاه فعلى مولاه و رواه عبدالله بن احمد و العقيلى و ابن جرير و الخطيب و ابن منصور عن عبدالرحمن بن ابى ليلى بشهادة اثنا عشر بدريا قد نقلت الاحاديث فى هذا الباب من كتاب المناقب لمسمى به مناقب المرتضى من مواهب المصطفى)

عمیر بن سعد سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے لوگوں کو صحن مکان میں جمع کیا اور میں اس موقع پر موجود تھا آپ نے فرمایا میں اللہ کی قسم دیتا ہوں ان لوگوں کو جنہوں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا جس کا میں مولا علی بھی اس کا مولا۔ یہ سن کر اٹھارہ آدمی کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے نبی کریم صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے اور دوسری روایت یہ ہے کہ بارہ آدمی کھڑے ہوئے جن میں حضرت ابوہرہ ابوسعید اور انس بن مالک تھے اور انہوں نے گواہی دی رسول اللہ صلعم کے اس فرمان کی اے اللہ اسے دوست رکھ جو اسے دوست رکھے اور اسے دشمن رکھ جو اسے دشمن رکھے ایسا ہی زید بن ارقم کی روایت میں ہے طبرانی نے اسے اوسط میں روایت کیا ہے اور بزار، ابن جریر اور خلعی نے اسے روایت کیا ہے۔ ابی اسحٰق سے مروی ہے وہ عمر ذی و سعید بن وہب سے اور زید بن سبع سے کہ اس حدیث کی گواہی دینے کے لئے تیرہ آدمی کھڑے ہوئے ان سب نے کہا اسے دشمن رکھ جو اسے دشمن رکھے اور اس سے محبت رکھ جو اس سے محبت رکھے اور اس سے بغض رکھ جو اس سے بغض رکھے اور اس کی مدد فرما جو اس کی مدد کرے اور اسے رسوا فرما جو اسے رسوا فرمائے۔ (احمد اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے اس حدیث کو سعید بن وہب سے اور زید بن منیع سے کہ اس حدیث کی گواہی دینے کے لئے تیرہ آدمی کھڑے ہوئے ابی عمر سے تیرہ آدمیوں کی گواہی کے ساتھ من کنت مولاہ الخ (جس کا میں مولی علی بھی اس کا مولا) اس قول تک (عبداللہ بن احمد، عقیلی، ابن جریر خطیب اور ابن منصور نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے اسے روایت کیا ہے بارہ اصحاب بدر کی گواہیوں کے ساتھ۔ اس بارے میں احادیث رخصت سے بیان کی گئیں کتاب المناقب میں جس کا نام مناقب المرتضی من مواہب المصطفے ہے)

(۱۰۷٤) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الا ترضی یا علی اذا جمع اللہ الناس فی صعید واحد حفاۃ عراۃ مشاۃ قد قطع اعناقهم العطش فکان اول من یدعی ابراهیم فیکسی ثوبین ابیضین ثم کیقوم عن یمین العرش ثم یفجرلی شعب من الجنة الی حوضی و حوضی اعرض لما بین بصریٰ و صنعاء و فیه عدد نجوم السماء قد حان من فضته فاشرب و اتوضأ و اکسی ثوبین ابیضین ثم اقول عن یمین العرش ثم تدعنی و تشرب و تتوضأ فتکسی ثوبین ابیضین فتقوم معی ولا ادعی لخیر الا دعیت الیه قلت بلی. (رواه ابن شاهین و الطبرانی و ابونعیم

و ابو الحسن و العقیلی و الدار قطنی بتغیر الفاظ)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے مجھ سے فرمایا اے علی! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ جب لوگوں کو اللہ تعالیٰ ایک بلند مقام پر جمع کرے گا ننگے پاؤں ننگے بدن پیدل چلتے ہوئے ان کی گردنیں پیاس سے خشک ہوں گی سب سے پہلے جنہیں پلایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہوں گے جو دو سفید رنگ کے کپڑے پہنے ہوں گے وہ عرش کے دائیں طرف کھڑے ہوں گے اس کے بعد میرے لئے جنت کی ایک گھاٹی کھول دی جائے گی جو میری حوض تک ہوگی اور میری حوض بصریٰ اور صنعاء کے درمیان کا فاصلہ سے زائد چوڑی ہوگی اور اس میں متعدد آسمان کے ستارے ہوں گے اور چاندی کے دو پیالے ہوں ے میں اس میں سے پیوں گا اور وضو کروں گا اور میں دو سفید کپڑے پہنے ہوں گا پھر میں عرش کے داہنی طرف کھڑا ہو جاؤں گا اس کے بعد تم کو بلایا جائے گا تم پیو گے اور وضو کرو گے اور تم دو سفید کپڑے پہنے ہو گے تم میرے ساتھ کھڑے ہو گے اور میں جو بھی خیر کی دعا کروں گا وہ اس کے لئے بھی کروں گا تو میں نے عرض کیا "کیوں نہیں"۔ (ابن شاہین، طبرانی، ابو نعیم، ابو الحسن، عقیلی اور دار قطنی نے اسے الفاظ کے ردوبدل کے ساتھ روایت کیا ہے۔)

(۱۰۷۵) عن علی قال انی اذود عن حوض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی ہاتین القصیرتین الکفار و المنافقین کما یذود السقاۃ غریبۃ الابل عن فیاضھم. (رواہ الطبرانی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلعم کی حوض کوثر سے ان ہی دونوں چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے کفار اور منافقین کو ہنکاؤں گا جس طرح مسافر اپنے غیر مانوس اونٹوں کو اپنے پاؤں سے ہنکاتے ہیں۔ (طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۷۶) عن علی ان النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) قال خلفتك ان تکون خلیفتی قلت اتخلف عنك یا رسول اللہ قال الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی. (رواہ الطبرانی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے میں تمہیں اپنے بعد چھوڑ رہا ہوں کہ تم میرے خلیفہ ہو گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں آپ کا خلیفہ ہوں گا آپ نے

فرمایا کیا تم اس بات سے راضی نہیں کہ میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے موسیٰ کے لئے ہارون تھے لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔(طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۷۷) عن علی قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم حین رجعت من خیبر قولا ما احب لی به الدنیا جمیعاً. (رواه العقیلی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جب میں خیبر سے واپس ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایسی بات فرمائی جو مجھے دنیا کی ہر ایک بات سے زیادہ محبوب تھی۔(عقیلی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۷۸) عن علی قال طلبنی رسول الله صلی الله علیه وسلم فوجدنی فی جدول نائما فقال قم ما الیوم الناس یسمونك اباتراب فرآنی کانی وجدت فی نفسی من ذلك فقال قم والله لارضینك انت اخی و ابو ولدی تقاتل عن سنتی و تبرأ عن ذمتی من مات فی عهدی فهو کبر الله و من مات فی عهدك فقد قضی نحبه و من مات بحبك بعد موتك ختم الله له بالامن و الایمان ما طلعت شمس او غربت و من مات ببغضك مات میتة جاهلیة و حوسب بما عمل فی الاسلام. (رواه العقیلی و قال البوصری رواته ثقات)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے طلب فرمایا تو مجھے ایک چھوٹی نہر میں سوتے پایا تو فرمایا اٹھو آج سے لوگ تم کو ابو تراب کہنے لگیں گے پھر آپ نے مجھے دیکھا کہ مجھ پر اس بات کا کیا اثر ہے پھر فرمایا اٹھو! بخدا میں تم سے راضی ہو تم میرے بھائی اور میرے بچہ کے باپ ہو تم میری سنت کے مطابق قتال کرو گے اور میرا قرض ادا کرو گے جو میرے زمانہ میں مرے گا اللہ اسے بڑائی عطا کرے گا اور جو تمہارے زمانہ میں موت پائے وہ اپنی مراد کو پہنچے گا۔ اور جو تمہاری موت کے بعد تمہاری محبت پر مرے گا اللہ اس کا خاتمہ امن و ایمان پر کرے گا جب تک کہ سورج طلوع و غروب ہو اور جو شخص تم سے بغض کی حالت میں مرے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا اور اسکے اسلام کے اعمال کی جانچ کی جائے گی۔ (عقیلی نے اسے روایت کیا ہے اور بوصیری نے کہا ہے کہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔)

(۱۰۷۹) عن سعد قال لا اسب علیا ما ذکرت یوم خیبر حین قال رسول الله

صلی الله علیه وسلم لاعطین هذه الرأية غدا رجلا يحب الله و رسوله و يحبه الله و رسوله يفتح الله على يديه فتطاولوا لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اين على فقالوا هو رمد قال ادعوه ندعوه فبصق فى عينيه ثم اعطاه الرأية ففتح الله عليه. (رواه ابن جرير)

حضرت سعد کہتے ہیں میں علیؓ کو کبھی گالی نہ دوں گا کیا مجھے خیر کی بات یاد نہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ ورسول بھی اس سے محبت رکھتے ہیں اللہ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا لوگوں نے بڑا انتظار کیا کہ دیکھیں رسول اللہ صلعم کسے عطا فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا علی کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا انہیں آنکھوں کی تکلیف ہے آپ نے فرمایا اسے بلاؤ لوگوں نے آپ کو بلایا۔ حضورؐ نے ان کی دونوں آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اس کے بعد انہیں جھنڈا عطا فرمایا اور اللہ نے آپ کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائی۔ (ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۸۰) عن معاذة العدوية قال سمعت عليا وهو يخطب على منبر البصرة يقول انا الصديق الاكبر آمنت قبل ان يومن ابوبكر و اسلمت قبل ان يسلم. (رواه محمد بن ايوب الرازى و العقيلى)

معاذہ عدویہ سے مروی ہے انہوں نے سنا کہ حضرت علی بصرہ کے منبر پر خطبہ دے رہے تھے اور فرمارہے تھے میں صدیق اکبر ہوں میں ابو بکر سے پہلے ایمان لایا اور ان سے پہلے اسلام لایا۔ (محمد بن ایوب رازی اور عقیلی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۸۱) عن على قال نزلت هذه الآية على رسوله فى نعته انما وليكم الله و رسوله الى آخر الآية خرج النبى صلى الله عليه وسلم فدخل المسجد و جاء الناس يصلون بين راكع و ساجد و قائم يصلى فاذا سائل فقال يا سائل هل اعطاك احد شيئا قال لا الا ذاك الراكع لعلى اعطانى خاتمه. (رواه ابو الشيخ و ابن مردويه)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اللہ کے رسول اللہ صلعم پر ان کی تعریف میں انما الخ بے شک اللہ اور اس کا رسول تمہارا اولی ہے (آخر آیت تک) تو نبی کریم صلعم نکلے مسجد میں داخل ہوئے اور لوگ آکر نماز پڑھنے لگے کوئی رکوع میں تھا کوئی سجدہ میں کوئی

کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا تھا اتنے میں ایک سائل آ گیا حضور صلعم نے فرمایا اے سائل کیا آج تجھے کسی کے کچھ دیا اس نے جواب دیا نہیں علاوہ اس رکوع کرنے والے کے یعنی حضرت علی کے کہ آپ نے اپنی انگوٹھی اسے عطا فرمائی۔ (ابوالشیخ اور ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۸۲) عن ابی معتمر مسلم بن اوس و جارية بن قدامة السعدی انهما حضرا علی يخطب و هو يقول سلونی قبل ان تفقدونی فانی لا اسئل عن شیء دون العرش الا اخبرت عنه. (رواه ابن النجار)

ابی معتمر مسلم بن اوس اور جاریہ بن قدامة السعدی سے مروی ہے یہ دونوں موجود تھے جب حضرت علیؓ خطبہ دے رہے تھے آپ فرمارہے تھے مجھ سے اس سے پہلے کہ تم مجھے کھو دو کیوں کہ عرش کے نیچے کوئی ایسی چیز نہیں جس کے بارے میں میں نے پوچھا ہو اور مجھے اس کی خبر نہ دی گئی ہو۔ (ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۸۳) عن ابی صادق قال قال علی حسبی حب رسول الله صلی الله عليه وسلم و دينی دينه فمن تناول منی شيئا فانما تناوله من رسول الله صلی الله عليه وسلم. (رواه الخطيب و ابن عساكر)

ابی الصادق کہتے ہیں کہ مجھ سے فرمایا حضرت علیؓ نے مجھے رسول اللہ صلعم کی محبت کافی ہے اور میرا مذہب دین ہے جو آپ کا ہے جس نے مجھ سے کوئی چیز حاصل کی اس نے گویا رسول اللہ سے حاصل کی۔ (خطیب اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۸۴) عن علی قال وجعت وجعا فاتيب النبی صلی الله عليه وسلم فاما منی فی مكانه و قام يصلی و القی علی طرف ثوبه ثم قال برء ت يا ابن ابی طالب فلا بأس عليك ما سئلت الله لی شيئا الا سئلت لك مثله و لا سئلت الله شيئا الا اعطانيه غير قيل لی انه لا نبی بعدك فقمت فكأنی ما اشتكيت. (رواه ابن ابی عاصم و ابن جرير و الطبرانی و ابن شاهين)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں بہت شدید بیمار ہوا تو میں رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھے اپنی جگہ پر کھڑا کیا اور آپ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور اپنے کپڑے کا ایک سرا مجھ پر ڈالا پھر فرمایا اے ابن ابی طالب تم نے شفا پائی اب تمہیں کوئی مرض نہیں

میں نے اللہ سے اپنے لئے کوئی ایسی چیز نہیں مانگی جس کے مثل تمہارے لئے نہ مانگی ہو اور میں نے اللہ سے کوئی چیز نہ مانگی جو مجھے ملی نہ ہو۔ حضور صلعم نے مجھ سے یہ بھی فرمایا کہ مجھ سے کہا گیا کہ تمہارے بعد کوئی نبی نہیں۔ چنانچہ میں اٹھ کھڑا ہوا گویا میں کبھی بیمار ہی نہ تھا۔ (ابن ابی عاصم، ابن جریر، طبرانی اور ابن شاہین نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۸۵) عن علی قال انطلقت انا و النبی حتی اتینا الکعبة فقال لی رسول الله اجلس قال اصعد علی منکبی فذهبت لانهض به فرء ی منی ضعفا فنزل حتی جلس و صعد لی نبی الله و قال اصعد علی منکبی فصعدت علی منکبه فنهض بی فانه بخیل الی لو شئت لنلت افق السماء حتی صعدت علی البیت و علیه تمثال صفر او نحاس فجلعت ازاوله عن یمینه و عن شماله و بین یدیه و من خلفه و رسول الله یقول هیه هیه و انا عالجه حتی استمکنت منه قال لی رسول الله اقذف به فقذفت به تکسر کما تکسر القواریر ثم نزلت فانطلقت انا و رسول الله نستبق حتی توارینا بالبیوت خشیة ان یلقنا احد من الناس فلم یرفع علیها بعد. (رواه ابن شیبة و العقیلی و ابن جریر و الحاکم و صححه الخطیب)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں اور نبی صلعم باہر نکلے یہاں تک کہ ہم کعبہ کے پاس پہنچے رسول اللہ صلعم نے مجھ سے فرمایا بیٹھ جاؤ اور حضور میرے مونڈھوں پر سوار ہوئے اور میں نے اٹھنا چاہا حضور نے محسوس کیا کہ میں کمزور ہوں لہٰذا آپ اتر آئے اور رسول اللہ صلعم بیٹھ گئے اور مجھ سے فرمایا میرے مونڈھوں پر سوار ہو چنانچہ میں آپ کے مونڈھوں پر سوار ہوا اور حضور مجھے لیکر کھڑے ہوئے اور مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اگر میں چاہوں تو آسمان کی بلندیوں کو چھولوں میں بیت اللہ پر چڑھا اور اس میں تانبے اور پیتل کے بت تھے اور میں انہیں ہٹا رہا تھا آپ کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے سے اور رسول اللہ فرما رہے تھے اور میں یہ سخت کام کر رہا تھا یہاں تک کہ میں اس میں کامیاب ہو گیا۔ رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا اسے پھینک دو میں نے اسے پھینک دیا اور وہ ٹوٹ گیا جس طرح شیشے ٹوٹ جاتے ہیں اس کے بعد میں اتر آیا۔ پھر میں اور رسول اللہ تیزی سے نکل پڑے اور ہم گھروں کی آڑ لیتے ہوئے نکلے اس ڈر میں کہ لوگوں میں سے کوئی نہ مل جائے اور اس کے بعد بعد وہ (بت) پھر اٹھائے نہ گئے۔ (ابن شیبہ، عقیلی، ابن جریر اور حاکم نے

اسے روایت کیا ہے اور خطیب نے اسے صحیح کیا ہے۔)

(١٠٨٦) عن علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اراد ان یغزو غزوة له فدعا جعفرا فامره ان یتخلف علی المدینة فقال الا تخلف بعدك یا رسول الله ابدا فدعا نی رسول الله صلی الله علیه وسلم فعزم علی لما تخلفت قبل ان اتکلم فبکیت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما یبکیك یا علی قلت یا رسول الله یبکنی خصال غیر واحدة یقول قریش غدا ما سرع ما تخلف عن ابن عمه و خذله و یبکینی خصلة اخری کنت ارید ان اتعرض للجهاد فی سبیل لان الله یقول "ولا یطئون موطئا یغیظ بهم الکفار" الی آخر الآیة لکنت ارید ان اتعرض لفضل الله فقال رسول الله اما قولك یقول قریش ما اسرع ما تخلف عن ابن عمه و خذ له فان لك بی اسوة قالوا ساحر و کاهن و کذاب و اما قولك اتعرض للاجر من الله اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی و اما قولك تعرض لفضل الله فهذان بهاران من فلفل جاء نا من الیمن ضبعه و استمتع به انت و فاطمة حتی یوتیکم الله من فضله فان المدینة لا تصلح الا بی او بك. (رواه البزار و ابوبکر العاقونی و الحاکم و ابن مردویة.)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلعم نے غزوہ کا ارادہ فرمایا چنانچہ حضرت جعفر کو بلوایا اور انہیں حکم دیا کہ مدینہ میں وہ آپ کی نیابت کریں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں آپ کے بعد کبھی نیابت نہ کر سکوں گا رسول اللہ صلعم نے مجھے بلایا اور مجھے قسم دی کہ تم نے میرے بات کرنے سے پہلے قسم کیوں کھائی میں رو دیا۔ رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا تم کیوں رو رہے ہو اے علی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے صرف ایک ہی چیز نہیں رلا رہی ہے کل کو قریش کہیں گے انہوں نے جلدی نہ کی اپنے ابن عم کو نائب نہیں بنایا اور اسے رسوا کیا اور دوسری بات مجھے یہ رلا رہی ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں جہاد کی تیاری کر دوں کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور وہ ایسی جگہ چلتے ہیں کہ کافروں کو غصہ آئے، الخ" میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے کو پیش کر دوں اللہ کی رضا کے لئے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تمہاری یہ بات کہ قریش کہیں گے کہ انہوں نے جلدی نہ کی اپنے ابن عم کو اپنا نائب بنانے میں اور انہیں رسوا کیا اس سلسلہ میں میں تم کو تسلی دینے

کے لئے بتاتا ہوں کہ وہ کہیں گے وہ ساحر ہے اور کاہن اور کذاب۔ رہی تمہاری یہ بات کہ میں جہاد کے سبب اللہ کی رضا چاہتا ہوں تو کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے موسیٰ کے لئے ہارون مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور تمہاری یہ بات کہ تم اللہ کے فضل کے طالب ہو تو تو یہ دو مرچ کے پھول ہیں جو ہمارے پاس یمن سے آئے ہیں ان کو رکھو اور تم اور فاطمہ اس سے فائدہ اٹھاؤ حتی کہ اللہ تم کو اپنے فضل سے عطا کرے کیوں کہ مدینہ کی اصلاح ہی نہیں ہو سکتی بغیر میرے یا تمہارے۔ (بزار، ابو بکر عاقونی، حاکم اور ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۸۷) عن علی قال لما كان يوم الحديبية خرج الينا ناس من المشركين فيهم سهيل ابن عمرو و اناس من رؤساء المشركين فقالوا يا رسول الله خرج الينا ناس من ابنائنا و اخواننا و ارقائنا و ليس بهم فقه فی الدين و انما خرجوا فرارا من اموالنا و ضياعنا فاردوهم الينا فقال النبی يا معشر قريش لتنتهن او ليبعثن الله عليكم من يضرب رقابكم بالسيف على الدين قد امتحن الله قبله على الايمان قالوا من هو يا رسول الله و قال له ابوبكر من هو يا رسول الله و قال عمر من هو يا رسول الله قال هو خاصف النعل و كان اعطى عليا نعله يخصفها ثم قال على ان رسول الله قال من كذب على متعمدا فليتبوأ مقعده من النار. (رواه الترمذی و قال حسن صحيح غريب و صححه ايضا فی المختارات و هذا القصة يروی ابن جرير و ابن شيبة و الحاكم و يحيیٰ بن سعيد فی ايضاح الاشكال بزمان فتح مكة)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب حدیبیہ کا دن آیا تو مشرکین کے آدمی ہمارے خلاف نکلے جن میں سہیل بن عمرو تھے اور مشرکین کے سرداروں میں سے بعض لوگ اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے خلاف ہماری اولادوں ہمارے بھائیوں اور ہمارے غلاموں میں سے بعض لوگ نکلے ہیں جن کو دین کی کوئی واقفیت نہیں ہے اور وہ ہمارا مال و متاع اور ہماری جائداد لے کر بھاگ آئے ہیں لہٰذا ان کو ہمیں واپس کر دیجئے۔ نبی کریم صلعم نے فرمایا اے گروہ قریش تم اپنی حرکتوں سے باز آجاؤ ورنہ اللہ تم پر ایسے شخص کو مقرر فرمائے گا جو دین کے معاملہ میں تمہاری گردنیں تلوار سے مارے گا اس کے دل کو اللہ نے ایمان کے لئے پرکھ رکھا ہے لوگوں نے عرض

کیا وہ کون ہے یا رسول اللہ اور حضرت ابو بکر نے عرض کیا وہ کون ہے یا رسول اللہ اور حضرت عمر نے عرض کیا وہ کون ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا وہ میرا جوتا گانٹھنے والا ہے اور حضور صلعم نے اپنی نعلین مبارک حضرت علی کو گانٹھنے کے لئے دی تھی اس کے بعد حضرت علیؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو جان بوجھ کر میرے اوپر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔ (ترمذی نے اسے روایت کیا ہے۔ اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ضیا نے مختارات میں اس کی تصحیح کی ہے اور یہ قصہ ابن جریر ابن شیبہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ اور یحییٰ بن سعید نے ایضاح الاوسط میں فتح مکہ کے زمانہ میں اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۸۸) عن علی انه قال لما افتتح رسول الله مكة اتاها اناس من قريش فقال يا محمد انا حلفاؤك و قومك و انه لحق بك ارقائنا و ليس لهم رغبة فى الاسلام و انهم فروا من العمل فاردوهم علينا فشاوروا ابوبكر فى امرهم فقال صدقوا يا رسول الله و قال لعمر ما ترى فقال مثل قول ابى بكر فقال رسول الله يا معشر قريش الى آخر الحديث.

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلعم نے مکہ فتح فرمایا تو قریش کے کچھ لوگ آئے اور انہوں نے عرض کیا اے محمد ہم آپ کے ساتھی اور آپ کی قوم میں سے ہیں اور آپ کے پاس ہمارے غلام آگئے ہیں۔ انہیں اسلام سے کوئی رغبت نہیں ہے اور وہ عمل سے بھاگ کھڑے ہوئے ہیں لہذا ان کو ہمیں واپس کر دیجئے حضرت ابو بکر سے اس سلسلہ میں آپ نے مشورہ کیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ سچ کہتے ہیں اور حضرت عمر سے ان کی رائے لی گئی انہوں نے بھی حضرت ابو بکر کی طرح بات کہی تب رسول اللہ نے فرمایا اے گروہ قریش۔ (حدیث کے آخر تک)

(۱۰۸۹) عن علی قال انه قيل له كيف ورثت ابن عمك دون عمك فقال جمع رسول الله بنى عبدالمطلب و هم رهط كلهم ياكل الجذعة و يشرب الفرق فصنع لهم مدا من طعام فاكلوا حتى شبعوا و بقى الطعام كما هو كانه لم يمس او لم يشب فقال يا بنى عبدالمطلب انى بعثت اليكم و الى الناس و قد رأيتم من هذه الآية ما رأيتم فايكم يبايعنى على ان يكون اخى و صاحبى و وارثى فلم يقم اليه احد

فقمت اليه و كنت من اصغر القوم فقال لي اجلس ثم قال ثلاث مرات كل ذالك اقوم اليه فيقوم لي اجلس حتى كان في الثالثة ضرب بيده على يدى قال فذالك ورثت ابن عمي دون عمي. (ابن جرير و الضيا في المختارات)

حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کہ آپ بجائے اپنے چچا کے اپنے چچازاد بھائی کے لئے وارث کیسے ہوگئے یہ سن کر حضرت علی نے فرمایا ایک بار رسول اللہ صلعم نے بنو عبدالمطلب کو جمع کیا اور وہ ایک ایسا گروہ تھا جن میں کا ہر ایک درخت کی چھال کھاتا تھا اور ان کے لئے ایک مد کھانا تیار کرایا وہ لوگ کھاپی کر سیراب ہوئے لیکن کھانا اتنا بچ گیا گویا کہ چھوا ہی نہیں گیا اور پیا بھی نہیں گیا حضور نے فرمایا اے بنی عبدالمطلب میں خاص کر تمہاری طرف بھیجا گیا اور لوگوں کی طرف بھی اور اب تم نے یہ آیت دیکھ ہی لی ہے تو بولو اب تم میں سے کون ہے جو اس بات پر میری بیعت کرے کہ وہ میرا بھائی میرا دوست اور میرا وارث بنے لیکن کوئی بھی کھڑا نہ ہوا اور میں آپ کے لئے اٹھ کھڑا ہوا گو کہ میں لوگوں میں سب سے چھوٹا تھا۔ حضور صلعم نے مجھ سے فرمایا بیٹھ جاؤ اور یہ بات تین مرتبہ فرمائی ہر مرتبہ میں ہی کھڑا ہوتا تھا اور آپ مجھ سے فرماتے کہ بیٹھ جاؤ یہاں تک کہ تیسری بار میرے ہاتھ پر ہاتھ مارا اس کے بعد حضرت علی نے یہ فرمایا اسی وجہ سے میں اپنے چچازاد بھائی کا وارث ہوا بجائے اپنے چچا کے وارث ہونے کے۔ (احمد بن جریر اور ضیا نے مختارات میں اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۹۰) عن علي قال اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدى فقال ان موسى سأل ربه ان يطهر مسجدى بك و بذريتك ثم ارسل الى ابى بكر ان سد بابك فاسترجع ثم قال سمعا و طاعة فسد بابه ثم ارسل الى عمر ثم ارسل الى العباس بمثل ذلك ثم قال رسول ما انا سددت ابوابكم و فتحت باب علي ولكن الله فتح باب علي و سد ابوابكم. (رواه البزار)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا موسیٰ نے اپنے رب سے سوال کیا کہ ان کی مسجد کی تطہیر کرے ہارون کے ذریعہ اور میں نے اپنے رب سے سوال کیا وہ میری مسجد کی تطہیر کرے تیرے اور تیری ذریت کے ذریعہ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کے پاس آدمی بھیجا کہ اپنا دروازہ بند کردو انہوں نے یہ سن کر انا اللہ الخ

پڑھی اس کے بعد فرمایا جیسی حضور کی مرضی انہوں نے اپنا دروازہ بند کر لیا اس کے بعد حضرت عمر اور حضرت عباس کے پاس اسی طرح آدمی بھیجا پھر رسول اللہ صلعم نے فرمایا نہ میں نے تمہارے دروازے بند کروائے اور نہ علی کا دروازہ کھلوایا بلکہ اللہ نے علی کا دروازہ کھلوایا اور تمہارے دروازے بند کروائے۔ (بزار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۹۱) عن علی قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انطلق فمرھم فلیسدوا ابوابھم فقلت لھم ففعلوا الا حمزة فقلت یا رسول اللہ فعلوا الا حمزة فقال رسول اللہ قل لحمزة فلیحول بابه فقلت ان رسول اللہ یامرك ان تحول بابك فحوله فرجعت الیه و ھو قائم یصلی فقال ارجع الی بتیك. (رواہ البزار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جاؤ اور ان کے دروازے بند کرادو میں نے جاکر کہا اور سب نے ایسا کیا علاوہ حمزہ کے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ سب نے آپ کی تعمیل کی علاوہ حمزہ کے رسول اللہ صلعم نے فرمایا حمزہ سے جاکر کہو کہ وہ اپنا دروازہ تبدیل کردیں میں نے جاکر کہا رسول اللہ صلعم آپ کو حکم دیتے ہیں کہ اپنا دروازہ بدل دیجئے چنانچہ انہوں نے دروازہ بدل دیا اس کے بعد میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے فرمایا اب اپنے گھر واپس جاؤ۔ (بزار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۹۲) عن علی قال بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بیدی و نحن نمشی فی بعض سکك المدینة فمررنا بحدیقة فقلت یا رسول اللہ ما احسنھا من حدیقة قال لك فی الجنة احسن منھا حتی مررنا بالسبع حدائق کل ذلك اقول ما احسنھا و یقول لك فی الجنة احسن منھا فلما خلی له الطریق اعتنقنی ثم اجھش باکیا قلت یا رسول اللہ ما یبکیك قال صغائن فی صدور اقوام لا یبدونھا لك الا من بعدی قلت یا رسول اللہ فی سلامة من دینی قال فی سلامة من دینك. (رواہ البزار و العقیلی و الحاکم و ابوالشیخ و الخطیب و ابن الجوزی و ابن النجار)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم رسول اللہ صلعم کی خدمت میں بیٹھے تھے آپ نے ہمارا ہاتھ پکڑا اور ہم مدینہ کی بعض گلیوں میں گذر رہے تھے جب ہم ایک باغ کے پاس سے گزرے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ باغ کتنا خوبصورت ہے حضور نے فرمایا تمہارے لئے جو

باغ جنت میں ہے وہ اس سے زیادہ خوبصورت ہے حتی کہ یکے بعد دیگرے سات پھلواریوں کے پاس سے گزرے ہر ایک کے بارے میں میں کہتا کہ یہ کتنا خوبصورت ہے اور آپ یہ فرماتے جنت میں تمہارے لئے اس سے زیادہ حسین باغ ہے جب راستہ ختم ہوا تو آپ نے مجھے لپٹا لیا اس کے بعد آپ رو دیے میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کس وجہ سے رو رہے ہیں آپ نے فرمایا بعض لوگوں کے دلوں میں کینہ ہو گا وہ اسے تمہارے سامنے ظاہر نہ کریں گے مگر میرے بعد میں نے عرض کیا "یارسول اللہ اس میں میرے دین کی سلامتی مضمر ہو گی آپ نے فرمایا ہاں اس مین تمہارے دین کی سلامتی مضمر ہو گی۔ (بزار، عقیلی، حاکم، ابوالشیخ، خطیب، ابن جوزی اور ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٠٩٣) عن علي قال قلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم اوصيني قال قل ربي الله ثم استقم قلت وما توفيقي الا بالله عليه توكلت و اليه أنيب قال لينهك العلم ابا الحسن لقد شربت العلم شربا و نهلته نهلا. (رواه ابونعيم في الحلية)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے نصیحت کیجئے آپ نے فرمایا کہو "میرا رب اللہ ہے اس کے بعد اس پر قائم رہو" میں نے کہا "وما توفیقی الخ" "توفیق نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف میں لوٹوں گا۔" آپ نے یہ سن کر فرمایا اے ابوالحسن یقیناً علم تم کو قوت بخشے گا تم نے علم کو اچھی طرح پیا ہے اور اس سے بخوبی سیراب ہوئے ہو۔ (ابونعیم نے اسے حلیہ میں روایت کیا ہے۔)

(١٠٩٤) عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي ان الله امرني ان ادنيك و اعلمك لتعي و انزلت هذه الآية و تعيها اذن واعية" فانت اذن واعية لعلمي. (رواه ابونعيم في الحلية.)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے علی اللہ نے مجھ کو حکم دیا کہ میں تم کو دین سکھاؤں اور تم کو علم سکھاؤں تاکہ تم سنو اور یہ آیت نازل ہوئی ہے اور اسے سنیں گے سننے والے کان" تم ہو میرے علم کے۔ (ابونعیم نے اسے حلیہ میں نقل کیا ہے۔)

(١٠٩٥) عن علي في قوله و تعيها اذن واعية قال قال لي رسول الله صلى

الله عليه وسلم سألت الله ان تجعلها اذنك يا علی فما سمعت من رسول الله شيئا فنسيته. (رواه الضيا و ابن مردوية و ابونعيم)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں "اور سنیں گے سننے والے کان" کہ رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی ہے کہ اے علی وہ تمہارے کانوں کو ایسا بنادے اس کے بعد میں نے رسول اللہ صلعم سے کوئی بات ایسی نہ سنی جو مجھے یاد نہ رہی ہو۔ (ضیا، ابن مردویہ اور ابو نعیم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۰۹۶) عن الشعبی قال قال علی قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم مرحبا لسید المسلمین و امام المتقین قیل لعلی فما کان شکرك قال حمدت الله علی ما آتانی و سئلته الشکر علی ما ادلانی و ان یزید فی مما اعطانی. (رواه ابونعیم فی الحلیة)

شعبی سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول للہ صلعم میرے فرمایا "مرحبا سیدالمسلمین اور امام المتقین" حضرت علی سے سوال کیا گیا اس پر آپ نے کسطرح شکر ادا کیا آپ نے فرمایا میں نے اللہ کی تعریف کی اس نعمت پر جو اس نے مجھے عطا فرمائی اور میں نے سن کر شکر ادا کیا اس نعمت سے جس سے مجھ کو نوازا اور جو نعمت اس نے مجھے عطا فرمائی اس میں زیادتی کا میں نے سوال کیا۔ (ابو نعیم نے اسے حلیہ میں روایت کیا ہے۔)

(۱۰۹۷) عن الشعبی قال قال علی لما رجعت الی النبی صلی الله علیه وسلم وقد دفنته یعنی اباه قال لی قولا ما احب ان لی به الدنیا. (رواه الطیالسی و العقیلی و ابونعیم فی الحلیة.) (و بقیة الاحادیث التی یتعلق بالاحوال نقلت فی الجزء الثانی من هذا الکتاب)

شعبی سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت علیؓ نے جب میں نبیؐ کے پاس واپس ہوا اور میں اپنے باپ کو دفن کر چکا تھا تو آپ نے مجھ سے ایسی بات فرمائی جو مجھ کو دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب تھی۔ (طیالسی، عقیلی اور نعیم نے اسے حلیہ میں روایت کیا ہے۔ (آپ کے احوال سے متعلق بقیہ احادیث کتاب ہذا کے دوسرے حصہ میں نقل کی جاچکی ہیں۔)

فضل جامع الخلفاء

(۱۰۹۸) عن علی قال قال رسول اللہ یا علی ان اللہ امرنی ان اتخذ ابابکر والدا و عمر مشیرا و عثمان سندا و انت یا علی ظهرا فانتم اربعة قد اخذ اللہ میثاقکم فی الکتبا لا یحبکم الا مومن ولا یبغضکم الا فاجرا انتم خلائف نبوتی و عقد ذمتی و حجتی علی امتی لا تقاطعوا ولا تدابروا و تغافرو. (رواہ ابونعیم فی فضائل الصحابة عساکر لا یخفی علی الناظر فی هذا الحدیث سخافة الالفاظ و رکاکة المعنی لعل انہ موضوع لانہ ابوبکر اصغر من رسول اللہ و الاصغر لا یکون والدا.)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے علی اللہ تعالیٰ مجھے حکم دیا کہ میں ابو بکر کو والد اور عمر کو مشیر اور عثمان کو سند بناؤں اور اے علی تم میرے معین و محافظ ہو تم چار ہو اللہ نے اپنی کتاب میں تم سے عہد لیا ہے تم سے محبت نہ رکھے گا مگر مومن اور بغض نہ رکھے گا مگر فاجر تم میری نبوت کے خلیفہ ہو اور میرے ذمہ کا قرض ادا کرنے والے اور میری امت پر میری حجت تم آپس میں قطع رحمی نہ کرنا اور نہ آپس میں اختلاف کرنا اور ایک دوسرے کی مغفرت کی دعا کرنا۔ (ابو نعیم نے فضائل الصحابہ میں اسے روایت کیا ہے۔ ابن عساکر نے اس حدیث میں سخافت الفاظ اور رکاکت معنی قاری سے پوشیدہ نہیں شاید یہ موضوع ہے کیوں کہ ابو بکر رسول اللہ سے چھوٹے ہیں اور چھوٹا باپ نہیں ہو سکتا۔)

(۱۰۹۹) عن علی قال قال رسول اللہ ان تؤمروہ ابابکر تجدہ امینا زاهدا فی الدنیا راغبا فی الآخرة و ان تؤمروا عمر تجدوہ قویا امینا لا یخاف فی اللہ لومة لائم و ان تؤمروا علیا ولا اراکم فاعلین تجدوہ هادیا مهدیا یاخذ بکم الطریق المستقیم. (رواہ احمد و ابونعیم فی الحلیة و ابن عساکر و البیهقی و لہ شواهد مروی عن حذیفة)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اگر تم ابو بکر کو اپنا خلیفہ بناؤ گے تو انہیں امین اور دنیا سے کنارہ کش پاؤ گے آخرت کی طرف راغب اور اگر عمر کو امیر بناؤ گے تو انہیں قومی اور امین پاؤ گے وہ اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروانہ کریں گے اور اگر تم علی کو اپنا امیر بناؤ گے حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ تم ایسا نہ کرو گے تو اسے ہادی اور مہدی پاؤ گے وہ تمہیں سیدھے راستہ کی طرف لے جائیں گے۔ (احمد، ابو نعیم نے اسے حلیہ میں اور ابن

عساکر اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔ اور اس کے شواہد حذیفہ سے مروی ہیں۔)

(۱۱۰۰) عن علی قال قال رسول الله لما اسری بی الی السماء السابعة قال لی جبرئیل تقدم یا محمد فوالله ما نال هذه الکرامة ملك مقرب ولا نبی مرسل فوعیٰ الی ربی شیئا فلما ان رجعت نادی مناد من وراء الحجاب نعم الاب ابوك ابراهیم و نعم الاخ اخوك علی فاستوص به خیرا فقلت یا جبرئیل اخبر قریشا انی زرت ربی قال نعم قلت تکذبنی قریش قال جبرئیل کلا فیهم ابوبکر و هو مکتوب عندالله الصدیق و هو یصدقك یا محمد اقرأ عمر منی السلام. (رواه البیهقی فی فضائل الصحابة و ابن الجوزی فی الوهیات)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب مجھے ساتویں آسمان پر لیجایا گیا تو جبرئیل نے مجھ سے ذکر کیا اے محمدؐ آگے بڑھئے کیوں کہ بخدا یہ بزرگی نہ تو کسی مقرب فرشتہ کو عطا ہوئی ہے اور نہ کسی مرسل نبی کو اس کے بعد میں نے اپنے رب سے کوئی چیز قبول کی جب میں واپس لوٹا تو ایک ندا دینے والے نے پردہ کے پیچھے سے یہ ندا دی تمہارے باپ کتنے اچھے ہیں اور وہ باپ ابراہیم ہیں اور تمہارے بھائی کتنے اچھے اور وہ بھائی علی ہیں ان کو بھلائی کی نصیحت کیجئے پھر میں نے عرض کیا اے جبرئیل کو خبر دیجئے کہ میں نے اپنے رب کی زیارت کی ہے انہوں نے کہا جی اچھا میں نے قریش کہا قریش مجھے جھٹلائیں گے جبرئیل نے کہا ہرگز نہیں ان میں ابو بکر موجود ہیں جن کا نام اللہ کے ہاں صدیق لکھا ہوا ہے۔ اے محمد وہ آپ کی تصدیق کریں گے اے محمد! عمر کو میرا اسلام کہنا۔ (بیہقی نے اسے فضائل صحابہ میں روایت کیا ہے اور ابن جوزی نے وہیات میں)

(۱۱۰۱) عن علی قال قال رسول الله انا واقف بین یدی ربی عزوجل ما شاء الله ثم اخرج و قد غفر الله لی ثم ابوبکر یقف کما وقفت مرتین ثم یخرج و قد غفر الله له ثم عمر یقف کما وقف ابوبکر مرتین ثم یخرج و قد غفرالله له قیل و عثمان قال عثمان رجل ذو حیاء سألت ربی عزوجل الا یوقفه الحساب فشفعنی فیه. (رواه ابوالحسن الجوهری فی امالیة و ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے میں اپنے رب عزوجل کے سامنے کھڑا ہوں گا جب تک اللہ چاہے گا اسکے بعد میں باہر نکلوں گا اور اللہ مجھ کو بخشدے گا اسکے بعد ابو بکر کھڑے

ہوں گے جس طرح میں کھڑا ہوں گا اس کے بعد وہ بھی باہر نکلیں گے اور اللہ تعالیٰ انکو بھی بخش دے گا اسکے بعد عمر کھڑے ہوں گے جس طرح ابو بکر کھڑے ہوں گے پھر وہ بھی باہر نکلیں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا آپ سے حضرت عثمان کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا عثمان شرمیلے ہیں میں نے اللہ سے سوال کیا کہ ان کو حساب کتاب کیلئے نہ کھڑا کرے چنانچہ اس نے میری سفارش سن لی۔ (ابوالحسن جوہری نے اسے اپنی امالی میں اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۰۲) عن علی قال قال رسول الله رحم الله ابوبکر زوجنی ابنته و حملنی الی دارالهجرة و اعتق بلالا من ماله و ما نفعنی مال فی الاسلام ما نفعنی مال ابوبکر رحم الله عمر یقول الحق و ان کان مرا لقد ترکه الحق و ماله من صدیق رحم الله عثمان تستحییه الملائکة و جهز جیش العسرة و زاد فی مسجدنا حتی وسعنا رحما لله علیا اللهم ادر الحق معه حیث دار. (رواه الترمذی و البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اللہ رحم فرمائے ابو بکر پر انہوں نے اپنی بیٹی کی شادی میرے ساتھ کی اور مجھے دار ہجرت لے گئے اور بلال کو انہوں نے اپنے مال سے آزاد کیا مجھے کسی کے مال سے اسلام کے لئے اتنا فائدہ نہیں پہونچا جتنا ابو بکر کے مال سے اللہ عمر پر رحم فرمائے وہ حق بات کہتے ہیں خواہ وہ کڑوی کیوں نہ ہو حق کی وجہ سے ان کو چھوڑ دیا ان کا کوئی دوست نہیں اللہ عثمان پر رحم فرمائے جن سے فرشتے حیا کرتے ہیں جنہوں نے لشکر عسرہ کو آراستہ کیا اور ہماری مسجد میں توسیع کی۔ اللہ علی پر رحم فرمائے اے اللہ حق کو اس طرف گھما دے جس طرف یہ گھومیں۔ (ترمذی اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

فضل بقیة العشرة المبشرة المشهود لهم فی الجنة

بقیہ حضرات عشرہ مبشرہ کی فضیلت جن کو جنت کی خوشخبری دے دی گئی

طلحة بن عبید الله — طلحہ بن عبید اللہ

(۱۱۰۳) عن النزل بن سبرة قال قالوا العلی حدثنا عن طلحة قال ذاك امرء نزل فیه آیة من من کتاب الله فمنهم من قضیٰ نحبه و منهم من ینتظر" طلحة فیمن

قضیٰ نحبه لا حساب علیه فیما یستقبل. (رواه ابن عساکر)

زبیر بن العوام

زبیر بن عوام

(۱۱۰٤)عن ذر قال استأذن ابن جرموز قاتل الزبیر علی علی فقال علی لیدخلن قاتل ابن صفیة النار انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لکل نبی حواری و حواری الزبیر. (رواه الطیالسی و الشافعی و العقیلی و ابن جریر و صححه)

ذر سے مروی ہے کہ ابن جرموز نے جو زبیر کا قاتل تھا حضرت علیؓ سے اذن باریابی طلب کی تو حضرت علی نے فرمایا ابن صفیہ کا قاتل دوزخ میں داخل ہوگا یقیناً میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر ہیں۔ (طیالسی، شاشی، عقیلی اور ابن جریر نے اسے راویت کیا ہے۔ اور اس کی تصحیح کی ہے۔)

سعد بن ابی وقاص

سعد بن ابی وقاص

(۱۱۰٥)عن علی قال ما سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یفدی واحدا بابویه قاله الا سعد و انی سمعته یقول یوم احد ارم سعد فداك ابی و امی. (رواه الطیالسی، و ابن شیبة و احمد و العدنی و البخاری و المسلم و الترمذی و النسائی و ابن ماجة و ابوعوانة و العقیلی و ابن حبان و ابن جریر و ابن عساکر و فی روایة ابن شهاب قال له ارم ایها الغلام الحرور قال علی ولا اعلم قال النبی لاحد

ایها الغلام الحرور غیرہ)

حضرت علیؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلعم نے اپنے والدین پر کسی کو فدا ہو جانے کو کہا علاوہ سعد کے میں نے احد کے دن آپ کو فرماتے سنا اے سعد تیر چلاؤ میرے ماں اور باپ تم پر قربان۔ (طیالسی، ابن شیبہ، احمد، ابن حبان، ابن جریر اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے اور ابن شہاب کی روایت میں ہے تیر چلاؤ اے آزاد غلام حضرت علیؓ نے فرمایا نبی کریم صلعم نے کسی کو آزاد غلام نہیں فرمایا علاوہ ان کے۔)

عبدالرحمان بن عوف

عبدالرحمٰن بن عوف

(۱۱۰۶) عن ابراهيم بن قارظ قال سمعت عليا يقول حين مات عبدالرحمن بن عوف ادركت صفوها و سبقت رفقها. (رواه الحاكم و ابراهيم بن سعد في نسخته)

فضل الخلفاء

(۱۱۰۷) عن عبدالله بن خير قال خطب علي فقال ان افضل الناس بعد النبي ابوبكر و افضلهم بعد ابى بكر عمر و لو شئت ان اسمى الثالث فسئل عن الذى لو شئت ان تسميه قال المذبوح كما تذبح البقرة. (رواه العدنى و ابن داؤد و العقيلى و ابن عساكر و رواه هذا الحديث ابونعيم فى الحلية و ابن شاهين و ابن عساكر)

فضل الصحابة مجتمعا

صحابہ کے اجتماعی فضائل

(۱۱۰۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان کل نبی اعطی سبعة نجباء رفقاء و اعطیت انا اربعة عشر علی و الحسن و الحسین و جعفر و حمزة و ابوبکر و عمر و مصعب بن عمیر و بلال و سلمان و عمار و عبدالله ابن مسعود و المقداد و حذیفة بن الیمان. (رواه الترمذی و الحاکم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہر نبی کو سات نجیب اور رفیق عطا ہوئے اور مجھے چودہ عطا ہوئے علی حسن اور حسین، جعفر اور حمزہ اور ابو بکر و عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور عمار اور عبد اللہ بن مسعود اور مقداد اور حذیفہ بن یمان۔ (ترمذی اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۰۹) عن ابی البختری قال قیل لعلی حدثنا عن اصحاب محمد فقال عن ابهم فقالوا حدثنا عن عبدالله بن مسعود قال علم القرآن و السنة ثم انتهی و کفی بذلك علما فقالوا حدثنا عن ابی موسی قال صبغ فی العلم صبغة ثم خرج منه قالوا حدثنا عن عمار قال قالوا اخبرنا عن سلمان قال ادرك العلم الاول و العلم الآخر بحر لا ینزح قعره منها اهل البیت قالوا اخبرنا عنك قال ایها اردتم کنت اذا سألت اعطیت و اذا سکت ابتدت. (رواه ابن سعد و المروزی و الدورقی و ابن عساکر)

(۱۱۱۰) عن ابن عباس عن علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان

الجنة اشتاقت الی اربعة من اصحابی فامرنی ربی ان احبهم فانتدب صهیب الرومی و بلال بن ابی رباح و طلحة و الزبیر و سعد بن ابی وقاص و حذیفة بن الیمان و عمار بن یاسر فقالوا یا رسول الله من هؤلاء الاربعة حتی تحبهم قال رسول الله یا عمار عرفك الله المنافقین و اما هؤلاء الاربعة فاحدهم علی ابن ابی طالب و الثانی و المقداد و ابن الاسود الکندی و الثالث سلمان الفارسی و الرابع ابوذر الغفاری.
(رواه الطبری)

حضرت ابن عباس سے مروی ہے وہ حضرت علی سے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جنت میرے چار اصحاب کی مشتاق ہے میرے رب نے مجھے حکم دیا کہ میں ان سے محبت رکھوں اس فضیلت کی طرف پیش قدمی کی صہیب رومی، بلال بن ابی رباح، طلحہ، زبیر، سعد بن ابی وقاص، حذیفہ بن یمان اور عمار بن یاسر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ چار لوگ کون ہیں جن سے آپ محبت فرماتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے عمار اللہ نے تم کو منافقین کی پہچان کرادی ہے سن لو ان چار میں سے ایک علی ابن ابی طالب اور دوسرے مقدار بن اسود کندی اور تیسرے سلمان فارسی اور چوتھے ابوذر غفاری ہیں۔ (طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۱۱) عن علی قال اتی جبرئیل النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا محمد ان الله یحب من اصحابك ثلاثة فاحبهم علی و ابوذر و المقداد قال و اتاه جبرئیل فقال یا محمد ان الجنة تشتاق الی ثلاثة من اصحابك و عنده انس بن مالك فرجاء ان یکون لبعض الانصار فهبت ان اسئله فهل لك ان تدخل فتسئله فقال انی اخاف ان اسأله فلا اکون منهم فیشمت بی قومی ثم اتی عمر بن الخطاب فقال له مثل قول ابی بکر فلقی علیا فقال له علی نعم انا اسأله فان کنت منهم فاحمد الله و ان لم اکن منهم حمدت الله فدخل علی نبی الله فقال ان انسا حدثنی انه کان عندك آنفا و ان جبرئیل اتاك فقال ان الجنة تشتاق الی ثلاثة من اصحابك فقال من هم یا نبی الله قال انت منهم یا علی و عمار بن یاسر و سیشهد معك مشاهد بین فضلها عظیم خیرها و سلمان و هو منا اهل البیت و هو ناصح فاتخذوه لنفسك. (رواه العقیلی)

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ جبرئیل نبی کریم صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا

اے محمد صلعم! اللہ تعالیٰ آپ کے تین اصحاب سے محبت کرتا ہے آپ بھی ان سے محبت کیجئے علی، ابوذر اور مقداد۔ فرمایا اور حضرت جبرئیل آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے محمد! جنت آپ کے تینوں ساتھیوں کی مشتاق ہے اور آپ کے پاس انس بن مالک تھے ان کو اس کی امید تھی کہ اس میں کچھ انصار بھی ہوں گے میں نے ڈرتے ڈرتے سوال کیا کہ کیا آپ بھی اس میں شامل ہیں آپ حضور سے یہ پوچھئے انہوں نے کہا مجھے ڈر ہے کہ میں آپ سے سوال کروں اور میں ان میں سے نہ ہوں اور میری قوم مجھے برا بھلا کہے۔ اس کے بعد عمر بن خطاب آئے اور انہوں نے بھی ابوبکر کی طرح بات کہی اس کے بعد علی ان سے ملے اور انہوں نے ان سے فرمایا ہاں میں حضور سے یہ بات پوچھوں گا اگر میں ان میں سے ہوں گا تو اللہ کی حمد کروں گا اور اگر نہ بھی ہوا تو بھی اللہ کی حمد و ستائش کروں گا چنانچہ آپ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ انس نے مجھ سے سوال کیا کہ وہ اس وقت موجود تھے جب حضرت جبرئیل آپ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ جنت آپ کے تین اصحاب کی مشتاق ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون ہیں آپ نے فرمایا اے علی ان میں تم ہو اور عمار بن یاسر اور عنقریب ہی تمہارا ساتھ دیگا ایک اور شخص اس فضیلت پر اور اسی خیر عظیم میں اور یہ سلمان جو ہیں۔ ان کا شمار اہل بیت میں ہے لہٰذا تم انہیں اپنی ذات کے لئے لے لو۔ (عقیلی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۱۲) عن علي قال اتيت النبي انا و جعفر و زيد فقال لزيد انت اخونا و مولانا فحجل ثم قال لجعفر اشبهت خلقي و خلقي وراء حجل زيد ثم قال لي انت مني و انا منك فحجلت وراء حجل جعفر. (رواه ابن شيبة و العقيلي و البيهقي و احمد)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں جعفر اور زید نبی کریم صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نے زید سے فرمایا تم ہمارے بھائی اور ہمارے آزاد کردہ غلام ہو اس پر انہوں نے ایک خاص قسم کا رقص کیا بعد ازاں جعفر سے فرمایا تم صورت اور سیرت میں مجھ سے مشابہ ہو انہوں نے بھی زید کے پیچھے کھڑے ہو کر رقص کیا پھر مجھ سے فرمایا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے میں نے یہ سن کر خوشی میں جعفر کے پیچھے کھڑے ہو کر رقص کیا۔ (ابن شیبہ، عقیلی، بیہقی اور احمد نے اسے روایت کیا ہے۔)

فضل الصحابة متفرقا
متفرق صحابہ کے فضائل کا بیان

اصید بن سلمة
اصید بن سلمہ

(۱۱۱۳) عن علی قال بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم سریة فاسروا رجلا من بنی سلمة یقال له الاصید بن سلمة فلما رء اه رسول الله صلی الله علیه وسلم رق له و عرض علیه الاسلام فاسلم و کان له اب شیخ کبیر فبلغه ذلك فکتب الیه :

من راکب نحو المدینة سالما ☆ حتی یبلغ ما اقول الا صیدا
اترکت دین ابیك و الشیم العلی ☆ ادراء و بایعت الفداة محمدا

فی الابیات فاستأذن النبی فی جوابه فاذن له فکتب الیه فی الابیات :

ان الذی سمك السماء بقدرة ☆ حتی علی فی ملکه و توحدا
بعث الذی ما مثله فیما مضی ☆ و یدعو الرحمة النبی محمدا

فلما قرأ کتاب ولده اقبل الی النبی فاسلم. (رواہ ابوموسی فی الدلائل و ابو المنجابن اللیثی فی مشیخته)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ایک لشکر روانہ کیا اور اس نے وہاں بنی سلمہ کے ایک شخص اصید بن سلمہ کو قید کر لیا جب رسول اللہ صلعم نے اسے دیکھا تو آپ کا دل بھر آیا اور اسے اسلام کی دعوت دی اور وہ اسلام لے آیا اس کا باپ ایک بوڑھا تھا جب اسے یہ خبر معلوم ہوئی تو اس نے اسے خط لکھا اس سوار کی طرف سے جو مدینہ سے سالم آرہا ہے اس تک میری کہی ہوئی بات پہنچے، کیا تو نے اپنا آبائی امن ترک کر دیا اور علی کا ہو گیا تو نے فدا ہو کر محمد کی بیعت کر لی نبی کریم صلعم نے اسے جواب دینے کی فرمائش کی جو اس نے پوری کی اور اس نے بھی منظوم جواب لکھا جس نے اپنی قدرت سے آسمان کو ساکن کیا حتی کہ وہ اس کی ملکیت میں بلند بالا ہوا اور موحد، آپ کو بھی دعوت توحید بھیجی اور وہ محمد صلعم پر رحمت کی دعا کرتا ہے۔ جب اس نے اپنے لڑکے

کا خط پڑھا تو وہ بھی نبی کریم صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام لے آیا۔ (ابو موسی نے اسے دلائل میں اور ابو المجا بن اللیثی نے مشیخت میں اسے روایت کیا ہے۔)

بلال بن رباح

بلال بن رباح

(١١١٤) **عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان یوم القیامة حملت علی البراق و حملت فاطمة علی ناقتی القصواء و حمل بلال علی ناقته من نوق الجنة و هو یقول الله اکبر الله اکبر الی آخر الآذان لیسمع الخلائق.** (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے قیامت کے روز میں براق پر سوار ہوں گا اور فاطمہ میری اونٹنی قصوا پر سوار ہو گی اور بلال جنت کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ پر سوار ہوں گے۔ اور وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدا دیں گے اذان کے آخر تک جسے کل مخلوق سنے گی۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

جریر بن عبدالله

جریر بن عبداللہ

(١١١٥) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم جریر بن عبدالله منا اهل البیت ظهر لبطن ظهر لبطن ظهر. (رواه ابن عدی و الطبری و ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جریر بن عبداللہ سے ہمارے گھر والوں میں سے ہیں وہ ایسے ہیں جیسے پیٹ کے لئے پیٹھ وہ ایسے ہیں جیسے پیٹ کے لئے پیٹھ۔ (ابن عدی، طبرانی اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١١١٦) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم **لا تسبوا جریر بن عبدالله** ان جریرا منا اهل البیت. (رواه تمام و الخطیب و ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جریر بن عبداللہ کو گالی

مت دو کیوں جریہ ہمارے گھر والوں میں سے ہے۔ (تمام، خطیب اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

جعفر بن ابی طالب

جعفر بن ابی طالب

(۱۱۱۷) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سید الشهدا جعفر بن ابی طالب معه الملائکة لم ینحل ذلك احد ممن مضی من الامم غیره شیء اکرم الله به محمدا. (رواه ابو القاسم الخرقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے سید الشہدا جعفر بن ابی طالب ہیں ان کے ساتھ فرشتے ہیں ان کے علاوہ گزری ہوئی امتوں میں سے کسی کو یہ چیز نہیں دی گئی علاوہ اس چیز کے جس سے اللہ نے محمد کو مکرم فرمایا۔ (ابو القاسم خرقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۱۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عرفت جعفر فی رفقة من الملائکة یبشرون اهل بیته. (رواه ابن عدی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پہنچان لیا جعفر کو ملائکہ کی رفاقت میں وہ اپنے اہل بیت کو باران رحمت کی بشارت دیتے ہیں۔ (ابن عدی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۱۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لجعفر اشبهت خلقی و خلقی و انت من شجرة التی انا منها. (رواه الخطیب)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے حضرت جعفر سے کہ تم صورت و سیرت میں مجھ سے مشابہ ہو اور تم اسی شجرہ سے ہو جس سے میں ہوں۔ (خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۲۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لجعفر ابن ابی طالب جناحین یطیر بهما فی الجنة مع الملائکة. (رواه ابن سعد)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جعفر بن ابی طالب کے دو بازو ہیں

جن سے وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتے رہتے ہیں۔(ابن سعد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۲۱) عن علی قال قال صلی اللہ علیہ وسلم ما ادری بایھما انا اشد فرحا بفتح خیبر ام انا بقدوم جعفر. (رواہ ابن عدی و ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے میں نہیں سمجھ سکتا کہ میں کس بات سے زیادہ خوش ہوا فتح خیبر سے یا جعفر کے آنے سے۔(ابن عدی اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۲۲) عن علی قال بینما انا مع رسول اللہ فی خباء لابی طالب اذا شرف علینا فقربہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا عم الا تنزل فتصل معنا قال یا ابن اخی انی لاعلم انک علی الحق ولکنی اکرہ ان اسجد فتعلونی استی ولکن انزل یا جعفر فصل جناح ابن عمک فنزل جعفر فصلی عن یسار النبی فلما قضی النبی صلوتہ التفت الی جعفر فقال اما ان اللہ قد وصلک بجناحین تطیر بھما فی الجنۃ کما وصلت جناح ابن عمک. (رواہ الخطیب و اللالکائی و ابن الجوزی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ ابو طالب کے (اونٹوں کے بال کے) خیمہ میں تھا اتنے میں وہ ہمارے پاس آئے نبی کریم صلعم نے ان کو اپنے قریب کیا اور فرمایا چچا جان کیا آپ اتر کر ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھیں گے انہوں نے جواب دیا اے میرے بھتیجے میں جانتا ہوں کہ تم یقیناً حق پر ہو لیکن یہ بات مجھے اچھی نہیں لگتی کہ میں سجدہ کروں اور میرے سرین بلند ہوں لیکن اے جعفر تم اترو اور اپنے چچازاد بھائی کے بازو میں نماز پڑھو چنانچہ جعفر اترے اور انہوں نے نبی کریم صلعم کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھی جب نبی کریم صلعم نماز پڑھ چکے تو فرمایا آگاہ ہو یقیناً اللہ تعالیٰ تم تک دو بازو پہنچائے گا جن سے تم جنت میں پرواز کرو گے جس طرح تم اپنے چچازاد بھائی کے بازو تک پہنچ گئے۔(خطیب، لالکائی اور ابن جوزی نے اسے روایت کیا ہے۔)

جندب بن جنادۃ ابوذد الغفاری

جندب بن جنادہ ابوذر غفاری

(۱۱۲۳) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اظلت

الخضراء وا اقلت الغبراء من ذی لهجة اصدق من ابی ذر یطلب شیئا من الزهد عجز عنه الناس. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر ابوذر سے سچا کوئی نہیں وہ زہد میں اس چیز کے طالب ہیں جس سے لوگ مجبور ہیں۔(ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

جندب بن كعب زيد بن صوحان

جندب بن کعب زید بن صوحان

(١١٢٤) علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم جندب وما جندب زبد الخير وما زبد الخير انا احدهما فيضرب ضربة يفرق بين الحق و الباطل و الآخر يقال له زيد يسبقه عضو من اعضائه الى الجنة ثم يتبعه سائر جسده قال اما جندب فانه اتى بساحر عندالوليد ابن عتبة و هو يريهم انه يسحر فضربه باليسف فقتله و اما زيد فقطعت يده فى بعض مشاهد المسلمين ثم مع على فقتل زيد يوم الجمل مع على. (رواه ابن عساكر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جندب اور جندب کیا ہے مگر یہ کہ لوگوں میں بہترین اور لوگوں میں بہتر کون ہے وہ جس میں کا ایک میں ہوں۔ وہ ایک ضرب ایسی لگائیں گے کہ جو حق و باطل میں تفریق کرے گی اور دوسرے زید ہیں ان کے اعضا میں سے ایک عضو جنت میں پہلے داخل ہو گا اس کے بعد ان کا پورا جسم جنت جائے گا پھر آپ نے فرمایا جندب وہ ہے کہ ولید بن عتبہ کے پاس ایک جادوگر آیا اور وہ انہیں دکھاتا تھا کہ وہ جادو کر لیتا ہے اسے انہوں نے اس پر تلوار کا وار کر کے قتل کر دیا اور زید مسلمانوں کے کسی غزدہ میں اپنا ہاتھ کٹا آئے اس کے بعد وہ علی کی رفاقت میں رہے یہاں تک کہ جمل میں حضرت علی کے ساتھ شہید ہوئے۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

حمزة ابن عبدالمطلب

حمزہ ابن عبدالمطلب

(۱۱۲۵) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سید الشهدا عندالله یوم القیامة حمزة ابن عبدالمطلب. (رواه الطبرانی و رواه ابوالقاسم و ابوبکر فی الامالی)

حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے بروز قیامت اللہ کے نزدیک شہیدوں کے سردار حمزہ بن عبدالمطلب ہیں۔ (طبرانی نے اسے روایت کیا ہے اور ابوالقاسم اور ابو بکر نے اپنی امالی میں اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۲۶) عن علی قال آخی رسول الله صلی الله علیه وسلم بین حمزة و بین زید بن حارثة. (رواه الطبرانی)

حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے حمزہ اور زید بن حارثہ کے درمیان بھائی چارگی قائم کرائی۔ (طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔)

زیـــد بن حارثة

زید بن حارثہ

(۱۱۲۷) عن علی قال اسلم زید بن حارثة مولی رسول الله صلی الله علیه وسلم فکان اول ذکر اسلم و صلی. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ زید بن حارثہ جو رسول اللہ صلعم کے آزاد کردہ غلام تھے سب سے پہلے اسلام لائے وہ پہلے (غلاموں میں) مرد تھے جو اسلام لائے اور جنہوں نے نماز پڑھی۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

عباس بن عبدالمطلب

عباس بن عبدالمطلب

(۱۱۲۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعباس العباس

عمی و صنوالی فمن شاء فلیباهی بعمه. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے حضرت عباس سے کہ عباس میرے چچا اور میرے سگے چچا ہیں اور جس کا چچا ایسا ہو اسے اس پر فخر کرنا چاہئے۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۲۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم استوصوا بالعباس خیر فانه عمی و صنوا بی. (رواه ابن عدی و فی روایة احفظونی فی العباس)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے عباس کے ساتھ تم لوگ بھلائی کرو کیوں کہ وہ میرے چچا اور سگے چچا ہیں۔ (ابن عدی نے اسے روایت کیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ عباس کے معاملہ میں میرا خیال رکھو۔)

(۱۱۳۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم للعباس اما ان الایمان لا یدخل اجوافهم حتی یحبو کم لی. (رواه ابن عدی و ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے عباس سے خبردار ہو ایمان لوگوں کے اندر داخل ہی نہیں ہو سکتا ہے جب تک کہ وہ میری خاطر تم سے محبت نہ کریں۔ (ابن عدی اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۳۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم للعباس یا عم لا اخبرك الا اخبرك ان الله فتح هذا الامر بی و یختم بولاك. (رواه الخطیب و ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے عباس سے فرمایا چچا جان کیا میں آپ کو نہ بتاؤں کیا میں آپ کو نہ بتاؤں کہ اللہ نے اس امر کو میرے ذریعہ فتح کیا ہے اور اس کی تکمیل آپ کی ولایت سے ہو گی۔ (خطیب اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۳۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما علمت یا عمر ان الرجل صنو ابیه انا کنا احتجنا فاستسلفنا العباس صدقة عامین. (رواه البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے عمر کیا تم کو معلوم نہیں کہ یہ آدمی اپنے باپ کا سگا بیٹا ہے ہم لوگوں نے حج کیا تو عباس کو دو سال کا صدقہ پیشگی دے دیا۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۳۳) عن علی قال قلت للعباس سل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستعملک علی الصدقة فسئلہ فقا ل ما کنت لاستعملک علی غسالة ذنوب الناس.
(رواہ ابن سعد و الحاکم)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عباس سے کہا نبی کریم صلعم سے سوال کرو کہ وہ تمہیں صدقہ کے لئے عامل مقرر فرمادیں چنانچہ انہوں نے آپ سے اس کا سوال کیا آپ نے فرمایا میں آپ کو لوگوں کے گناہ دھونے پر مقرر نہ کروں گا۔ (ابن سعد اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۳٤) عن علی قال رأیت فی حیاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی منامی کأنی جالس انا و ابوبکر و عمر و عثمان اذ نزلت علینا مائدة من السماء حتی سارت فی ید ابی بکر فأکل منھا و تنحی فقدم عمر فأکل منھا ثم تنحی فقدم عثمان فأکل منھا ثم تنحی فقدمت فأکلت فبینا انا کذلک اذا انا بقومی فاقلبونی عنھا فما زلت اقاتلھم علی الطعام حتی غلبوا فأکلوا و اذا ابنی عمی العباس قد جاء وا فاقلبوھم عنھا و جلسوا فاکلوا منھا فکنت معھم علی القوم فاولت ذلک الخلافة و ان بنی عمی العباس تنالھم فاحفظوا عنی ذلک. (رواہ ابوالحسن، ابن بدر فی کتاب ما رواہ الخلفاء)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم کی حیات میں میں نے خواب دیکھا گویا کہ میں اور ابو بکر اور عمر و عثمان بیٹھے ہوئے ہیں اتنے میں ہم پر آسمان سے ایک خوان نعمت نازل ہوا اور ابو بکر کے ہاتھ میں آیا انہوں نے اس میں سے کھایا اور الگ ہٹ گئے۔ پھر عمر نے اس میں سے کھایا اور اس کے بعد ہٹ گئے پھر عثمان آگے بڑھے اور انہوں نے اس میں سے کھایا اس کے بعد وہ بھی الگ ہٹ گئے اس کے بعد میں آگے بڑھا اور میں نے اس میں سے کھایا میں کھا ہی رہا تھا کہ میری قوم نے اس کو الٹ دیا میں ان سے قتال کرتا رہا حتی کہ وہ غالب آگئے اور انہوں نے اس میں سے کھایا اتنے میں میرے چچا عباس کی اولاد آئی اور وہ بیٹھے اور بیٹھ کر کھایا اور میں ان کے

ساتھ اپنی قوم میں تھا تو میں نے ان سے خلافت کی تعبیر لی اور یہ کہ بنو عباس اسے حاصل کر لیں گے اس سلسلہ میں میری بات تم یاد رکھنا۔ (ابوالحسن، ابن بدر نے اپنی کتاب میں جہاں خلفاء کا ذکر کیا ہے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۳۵) عن علی قال قال العباس یا رسول الله ان قریشا تلقانا فیما بینهم بوجوه لا تلقاها بها فقال اما الایمان لا یدخل اجوافکم حتی یحبوکم لی. (رواه ابن عدی و ابن عساکر)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ بے شک قریش ہم سے اس طرح ملتے ہیں جیسا کہ ان کے دلوں میں آپ نے فرمایا ایمان تمہارے اندر داخل ہی نہیں ہو سکتا جب تک کہ میری وجہ سے تم سے محبت نہ کی جائے۔ (ابن عدی اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۳۶) عن علی قال لقی رسول الله العباس یوم فتح مکة و هو علی بغلته الشهباء فقال یا عم الا احبوك الا اخیرك قال بلی فداك ابی و امی یا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ان الله فتح هذا الامر لی و یختمه بولاك. (رواه ابوبکر فی الغیلانیات و الخطیب و ابن عساکر و ابن النجار)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز عباس سے ملاقات کی اور وہ اپنے خچر شہباء پر تھے آپ نے فرمایا" چچا جان کیا میں آپ سے محبت نہیں کرتا کیا میں نے آپ کے ساتھ نیکی نہیں کی انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں میرے ماں باپ یا رسول اللہ آپ پر قربان پھر آپ نے فرمایا بے شک اللہ نے اس امر کو میرے لئے فتح کر دیا اور اس کی تکمیل آپ کی ولایت سے ہو گی۔ (ابو بکر نے غیلانیات میں اور خطیب، ابن عساکر اور ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۳۷) عن علی انه قال لعمر اما تذکر حین بعثك رسول الله ساعیا علی الصدق فاتیت العباس تسئله زکوٰة ماله فمنعك الصدقة و اعلمك انه قد اعطالها النبی صلی الله علیه وسلم لسنتین فانطلقت الی رسول الله فقلت ان العباس منعنی الصدقة فقال ان عم الرجل صنوا ابیه. (رواه ابن جریر و ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا تم کو یاد نہیں کہ جب رسول اللہ نے آپ کو صدقہ کا عامل مقرر فرما کر بھیجا تو آپ عباس کے پاس ان کے مال کی زکوٰۃ طلب کرنے گئے۔ انہوں نے آپ کو صدقہ سے روکا اور میں آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ نبی نے ان کو دو سال کا پیشگی دے دیا تھا چنانچہ میں نبی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور میں نے عرض کیا کہ عباس نے مجھے صدقہ سے روکا ہے تو آپ نے فرمایا آدمی کا چچا اس کے باپ کا سگا بھائی ہوتا ہے۔ (ابن جریر اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۳۸) عن علی قال لما فتح الله علی رسوله مکة صلی بالناس الفجر من صبحة ذلك فضحك حتی بدت نواجذه فقالوا یا رسول الله ما رأیناك ضحکت مثل هذه الضحکة فقال و ما لی لا اضحك و هذا جبرئیل یخبرنی ان الله تعالی باهی بی و بعمی العباس و بأخی علی ابن ابی طالب سکان الهوی و حملة العرش و ارواح النبیین و ملائکة ست سماوات و باهی بامتی اهل سماء الدنیا. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جب اللہ نے اپنے رسول کو مکہ کی فتح عطا فرمائی تو آپ نے لوگوں کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی کافی بلند آواز سے اس کے بعد حضور ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں دکھائی دینے لگیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے کبھی آپ کو اس طرح ہنستے نہیں دیکھا تو آپ نے فرمایا میں کیوں نہ ہنسوں جبکہ جبرئیل مجھے بتا رہے ہیں کہ اللہ نے فخر کیا ہے مجھ پر اور میرے چچا عباس پر اور میرے بھائی علی ابن ابی طالب پر ان پر فخر کیا ہے ساکنان عالم بالا نے اور حاملان عرش نے اور انبیاء و ملائکہ شش آسمان نے اور آسمان دنیا کے باشندوں نے میری امت پر فخر کیا ہے۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۳۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو کنت مومرا علی امتی احدا من غیر مشورة منهم لامرت علیهم ابن ام عبد. (رواه احمد والترمذی و ابن ماجة و الحاکم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اگر میں اپنی امت پر بغیر ان کے مشورہ کے کسی کو امیر کرتا تو کسی ایسے غلام کو کرتا (ام عبد کے بیٹے کو کرتا)۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۴۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لم تضحکون
رجل عبدالله ابن ام عبد اثقل فی المیزان یوم القیامة من احد. (رواه احمد)
حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے تم کیوں مذاق اڑاتے ہوئے اس
شخص کا جو اللہ کا بندہ ہے جو ام عبد کا بیٹا ہے اس کے نامہ اعمال کا پلڑا قیامت کے روز احد پہاڑ سے
زیادہ ہے۔(احمد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۴۱) عن علی قال قال رسول الله لو کنت مستخلفا احد من غیر مشورة
لاستخلفت ابن ام عبد. (رواه ابن شیبة)
حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اگر میں بغیر مشورہ کے کسی کو خلیفہ
کرتا تو میں یقیناً ابن ام عبد کو خلیفہ کرتا۔(ابن شیبہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

عمار بن یاسر

عمار بن یاسر

(۱۱۴۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عمار خلط الله
الایمان ما بین قرنی الی قدمه و خلط الایمان بلحمه و دمه یزول مع الحق حیث زال
ولیس ینبغی للنار ان تأکل منه شیئا. (رواه ابن عساکر)
حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ نے عمار کے سر سے لے کر
پاؤں تک ایمان کو بھر دیا ہے ان کے گوشت و پوست اور ان کے خون میں ایمان رچا بسا ہوا ہے وہ
ہمیشہ حق پر قائم رہیں گے اور آگ کی یہ مجال نہیں کہ ان کا کوئی بھی حصہ کھا سکے۔(ابن عساکر
نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۴۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم دم عمار و لحمه
حرام علی النار ان تأکله او تمسه. (رواه ابن عساکر)
حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اللہ نے عمار کا خون اور ان کا گوشت
و پوست دوزخ پر حرام کیا ہے نہ وہ اس کو کھا سکتی ہے بلکہ چھو تک نہیں سکتی ہے۔(ابن عساکر نے
اسے روایت کیا ہے۔)

(١١٤٤) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان عمارا ملأ ایمانا الی مشاشه. (رواه ابن ماجة و ابونعیم فی الحلیة و ابویعلیٰ و ابن جریر و الطبرانی و ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ایمان رچا ہوا ہے عمار کی ہڈیوں میں۔ (ابن ماجہ اور ابو نعیم نے اسے حلیہ میں روایت کیا ہے۔ اور ابو یعلی، ابن جریر، طبرانی اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١١٤٥) عن علی قال ذکر رسول الله صلی الله علیه وسلم عمارا و قال اما انه سیشهد معك مشاهدا اجرها عظیم و ذکرها کبیر و ثناؤها حسن. (رواه ابو نعیم فی الحلیة.)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے عمار کا ذکر کیا اور فرمایا یہ تمہارے سامنے شہید ہوں گے ایک ایسے موقع پر جس کا اجر نہایت عظیم ہے۔ اور اس کا ذکر بہت بڑا ہے اس کی تعریف بہت اچھی ہے۔ (ابو نعیم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١١٤٦) عن علی قال کنا جلوسا عند النبی صلی الله علیه وسلم فجاء عمار یستأذن فعرف صوته فقال ایذنوا له فلما دخل قال مرحبا بالطیب المطیب. (رواه ابوداؤد و الطیالسی و ابن شیبة و احمد و الترمذی و ابن ماجة و ابویعلی و ابن جریر و الحاکم و الشاشی و ابونعیم فی الحلیة و ابن منصور)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلعم کے مابین بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں عمار آئے اور اجازت چاہی حضور نے ان کی آواز پہنچان لی اور فرمایا ان کو اندر آنے دو جب وہ داخل ہوئے تو فرمایا مرحبا ہو پاک اور پاکیزہ ہستی کو۔ (ابو داؤد، طیالسی، ابن شیبہ، احمد، ترمذی، ابن ماجہ، ابو یعلی، ابن جریر، حاکم، شاشی اور ابو نعیم نے حلیہ میں اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١١٤٧) عن سعد انبأنا محمد بن عمر و غیره قالوا قال علی حین قتل عمار ان امراء المسلمین لم یعظم علیه قتل ابن یاسر و یدخل علیه المصیبة الموجبة بغیر رشید رحم الله عمارا یوم قتل و رحم الله عمارا یوم یبعث حیا لقد رأیت عمارا وما یذکر من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم اربعة الا کان رابعا ولا خمسة

الا كان خامسا وما كان احد من قدماء اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يشك ان عمارا قد وجبت له الجنة في غير موطن ولا اشد تهينا لعمار بالجنة و لقد قيل ان عمارا مع الحق و الحق معه يدور عمار مع الحق اينما دار و قاتل عمار في النار. (رواه ابن عساكر)

سعد سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بتایا محمد بن عمرو غیرہ نے ان کا کہنا ہے کہ جب عمار قتل کے گئے تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عمار کے قتل کو بڑا نہ جانا اور اس پر یقینی مصیبت نازل ہو گی اور وہ ہدایت نہ پائے گا۔ اللہ رحم فرمائے عمار پر اس روز جس روز قتل کئے گئے اور اللہ عمار پر رحم کرے اس روز جس روز وہ زندہ اٹھائے جائیں گے میں نے دیکھا کہ اگر رسول اللہ صلعم کے چار اصحاب کا ذکر کیا جاتا تو وہ چوتھے ضرور ہوتے اور اگر ان میں سے پانچ کا ذکر کسی جگہ ہوتا تو وہ پانچویں ضرور ہوتے۔ اور رسول اللہ صلعم کے قدیم اصحاب میں سے کسی کو اس امر میں شک نہ تھا عمار کے لئے جنت واجب ہو گی پردیس میں اور نہ زیادہ خوشخبری دینے والا ہے عمار کے لئے جنت کی اور یہ فرمایا گیا ہے کہ عمار حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ ہے عمار اس طرف گھوم جاتے جدھر حق گھومتا ہے اور عمار کا قاتل دوزخ میں ہے۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

قثم ابن عباس
قثم ابن عباس

(۱۱۴۸) عن علی قال احدث الناس عهدا برسول الله صلى الله عليه وسلم قثم بن عباس. (رواه احمد و الضيا في المختارات)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلعم کے زمانے میں سب سے زیادہ حدیث بیان کرنے والے قثم بن عباس تھے۔ (احمد اور ضیا نے اسے مختارات میں روایت کیا ہے۔)

مصعب بن عمير
مصعب بن عمیر

(۱۱۴۹) عن محمد بن كعب القرظي قال حدثني من سمع علي بن ابي

طالب يقول انا لجلوس مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا طلع علينا مصعب بن عمير ما عليه الا بردة مرفوعة بفرد فلما رأه رسول الله صلى الله عليه وسلم بكى للذی كان فيه من النعيم و الذی هو فيه اليوم. (رواه ابونعيم فی الاربعين الصوفية.)

محمد بن کعب قرظی سے مروی ہے کہ میں نے سنا حضرت علی بن ابی طالب سے وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں مصعب بن عمیر آئے ان کے جسم پر علاوہ ایک کھال کی چادر کے اور کچھ نہ تھا۔ جب رسول اللہ صلعم نے انہیں دیکھا تو دیکھ کر آپ رو دیئے کہ وہ کیسے ناز و نعم میں تھے اور آج ان کا کیا حال ہے۔ (ابو نعیم نے اسے اربعین صوفیہ میں روایت کیا ہے۔)

ولید بن عقبة

ولید بن عقبہ

(۱۱۵۰) عن علی ان امرأة الوليد بن عقبه اتت النبی صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان الوليد يضربها قال قولی له ان رسول الله قد اجارنی فلم تلبث الا يسيرا حتى رجعت فقالت ما زادنی الا ضربا فقطع النبی صلى الله عليه وسلم هدية من ثوبه فدفعها اليها و قال قولی له هذه هدية من ثوبه ان رسول الله قد اجارنی فلم تلبث الا يسيرا حتى رجعت فقالت ما زادنی الا ضربا فرفع يديه و قال اللهم عليك الوليد اثم بی مرتين او ثلاثا. (رواه ابن شيبة و مسدد و عبدالله بن احمد و ابويعلىٰ و ابن جرير)

حضرت علی سے مروی ہے کہ ولید بن عقبہ کی عورت نبی کریم صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی یا رسول اللہ ولید اسے مارتا ہے آپ نے فرمایا اس سے جا کر کہہ دے کہ رسول اللہ نے مجھے پناہ دی ہے لہذا تو میرے لئے آسانی کا باعث بن اس کے بعد وہ پھر واپس ہوئی اور بولی اس نے پھر مجھے مارا ہے تب رسول اللہ صلعم نے اپنے پیراہن مبارک کا ایک پھندنا کاٹ کر اسے دیا اس ثبوت کے لئے رسول اللہ صلعم نے مجھے پناہ دی ہے لہذا میرے ساتھ نرمی سے پیش آ۔ اس نے پھر آکر عرض کیا اس نے پھر مجھے مارا تب رسول اللہ صلعم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند فرمائے

اور فرمایا اے اللہ ولید کا گناہ تیرے اوپر ہے۔ یہ جملہ دو تین بار فرمایا۔ (ابن شیبہ، مسدد، عبداللہ بن احمد، ابویعلیٰ اور ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے۔

فضائل الصحابة مجتمعة من ثلاثة الى عشرة
صحابہ کے اجتماعی فضائل تین سے دس تک

(۱۱۵۱) عن محمد بن علی بن الحسین عن ابیه عن جده عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اتانی جبرئیل فقال یا محمد ان الله یحب من اصحابك ثلاثة فاحبهم علی و ابوذر و المقداد بن الاسود یا محمد ان الجنة تشتاق الی ثلاثة من اصحابك علی و عمار و سلمان. (رواه ابویعلیٰ)

محمد بن علی بن حسین سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے اور وہ رسول اللہ صلعم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جبرئیل میرے پاس آئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کے اصحاب میں تین سے محبت رکھتا ہے لہٰذا آپ بھی ان سے محبت رکھیے۔ علی، ابوذر اور مقداد بن الاسود، اے محمد جنت تمہارے تین اصحاب کی مشتاق ہے۔ علی اور عمار اور سلمان۔ (ابویعلیٰ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۵۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا ان الجنة اشتاقت لاربعة من اصحابی علی و المقداد و سلمان و ابوذر. (رواه الطبرانی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے بے شک جنت میرے چار ساتھیوں کی مشتاق ہے۔ علی، مقداد، سلمان اور ابوذر۔ (طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۵۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من نبی الا قد اعطی سبعة نقباء وزراء نجباء رفقاء و اعطیت اربعة عشر وزیرا نقیبا نجیبا سبعة من قریش علی و الحسن و الحسین و حمزة و جعفر و ابوبکر و عمر و سبعة من المهاجرین عبدالله بن مسعود و سلمان و ابوذر و حذیفة و عمار و مقداد و بلال. (رواه احمد و تمام و ابن عساکر و خیثمة و ابونعیم فی الحلیة.)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کوئی نبی ایسا نہیں جسے سات نقیب

وزیر نجیب اور رفیق نہ عطا ہوئے ہوں اور مجھے چودہ وزیر نقیب اور نجیب عطا ہوئے ان میں سے سات قریش کے۔ علی، حسن، حسین، حمزہ، حذیفہ، جعفر، ابو بکر، عمر اور سات مہاجرین میں سے عبداللہ بن مسعود، سلمان، ابوذر، حذیفہ، عمار، مقداد اور بلال۔ (احمد، تمام، ابن عساکر، خیثمہ اور ابو نعیم نے اسے روایت کیا ہے۔)

اهل بدر

اہل بدر

(۱۱۵٤) عن علی قال قال رسول صلی الله علیه وسلم و ما یدریك لعل الله اطلع علی اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم. (رواه احمد و البیهقی و الترمذی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اور تم کو کیا خبر کہ اللہ تعالیٰ اہل بدر کے احوال سے واقف ہے اسی لئے اس نے فرمایا تمہارا جو جی چاہے کرو تم کو بخشا جا چکا ہے۔ (احمد، بیہقی اور ترمذی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۵۵) عن علی انه صلی علی سهل بن حنیف فکبر علیه ستا و قال انه شهد بدرا. (رواه البخاری و الطحاوی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آپ نے سہل بن حنیف کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان پر چھ تکبیریں پڑھیں اور فرمایا وہ بدر میں موجود تھے۔ شہید ہوئے۔ (بخاری اور طحاوی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۵٦) عن علی ان جبرئیل هبط علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال له خیرهم یعنی اصحابك فی اساری بدر القتل و الفداء علی ان یقتل منهم قابل مثلهم قالوا الفداء و یقتل منا. (رواه الترمذی و النسائی و ابن حبان و ابن منصور)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جبرئیل رسول اللہ صلعم پر نازل ہوئے اور فرمایا ان کو یعنی آپ کے اصحاب کو اختیار دے دیجئے بدر کے قیدیوں کے بارے میں چاہے قتل کر دیں یا اس شرط پر فدیہ لے لیں کہ آئندہ سال ان میں سے بھی قتل کئے جائیں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا ہم

فدیہ لیں گے اور شہادت کے لئے راضی ہیں۔(ترمذی، نسائی، ابن حبان، ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۵۷) عن علی قال قال النبی صلی الله علیه وسلم فی الاساری یوم بدر ان شئتم قتلتموهم و ان شئتم فادیتم و استمتعهم بالفداء و استشهد منکم بعدتهم فکان آخر السبعین ثابت بن قیس استشهد بالیمامة. (رواه الحاکم و ابن مردویه و البیهقی و الضیا فی المختارات.)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے جنگ بدر کے قیدیوں کے بارے میں فرمایا اگر تم چاہو تو انہیں قتل کر دو اور اگر چاہو تو ان سے دیت لے لو اور فدیہ سے فائدہ اٹھاؤ اور تم میں سے شہید کئے جائیں گے اتنے ہی کے بقدر تو ان ستر کے آخری حضرت ثابت بن قیس تھے جو یمامہ میں شہید ہوئے۔(حاکم، ابن مردویہ اور ضیا نے اسے مختارات میں روایت کیا ہے۔)

قریش
قریش

(۱۱۵۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قدموا قریشا و لا تقدموها و لو لا ان نبطر قریش لا خبرتهما بما لها عند الله. (رواه البزار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے قریش کو آگے کرو اور خود ان کے آگے نہ بڑھو اور اگر مجھے ان کے زیادہ نعمت میں اترانے کا ڈر نہ ہوتا تو میں ان کو ضرور بتاتا کہ اللہ کے ہاں تمہارا کیا مقام ہے۔(بزار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۵۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الائمة فی القریش ابرارها امراء ابرارها و فجارها امراء فجارها و ان امرت علیکم قریش عبدا حبشیا مجدعا فاسمعوا له و اطیعوا ما لم یخیر احدکم بین اسلامه و ضرب عنقه فان خیر بین اسلامه و ضربه عنقه فلیقدم عنقه. (رواه الحاکم و البیهقی و ابن شیبة)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے ائمہ قریش میں ہوں گے ان میں سے نیک نیکوکاروں کے امیر ہوں گے اور ان میں سے فاجر بدکاروں کے امیر ہوں گے اور اگر تم

پر قریش کا کوئی حبشی اور نکٹا غلام بھی حاکم کر دیا جائے۔ تو اس کی بات سنو اور اطاعت کرو جب تک کہ تم میں سے کسی کو اپنے ایمان اور خلیفہ کی گردن زدنی کے درمیان کسی ایک بات کو اختیار کرنے کا موقع نہ دیا جائے اب اگر ایسا موقع آپڑے تو پھر امیر کی گردن ہی ماری جائے گی۔ (حاکم، بیہقی اور ابن شیبہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۶۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الناس تبع لقریش صالحهم تبع لصالحهم و شرارهم تبع لشرارهم. (رواه عبدالله بن احمد)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگ قریش کے پیرو ہیں ان میں نیکو نیکو کاروں کے پیرو ہیں اور ان کے بدکار بدکاروں کے پیرو ہیں۔ (عبداللہ بن احمد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۶۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تؤموا قریشا و أتموها ولا تعلموا قریشا و تعلموا منها فان أمانة الامین من قریش تعدل امانة امنیین و ان علم عالم قریش مبسوط علی الارض. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے تم قریش پر حکومت نہ کرنا بلکہ ان کے محکوم بننا اور قریش کو کوئی بات سکھانا مت بلکہ خود ان سے سیکھنا کیوں کہ قریش کے ایک امین کی امانت دو امانت داروں کے برابر ہے اور بے شک قریش کے عالم کا علم پوری سرزمین پر پھیلا ہوا ہے۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۶۲) عن علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خطب الناس ذات یوم الا ان الامراء من قریش ما اقاموا بثلاث ما حکموا فعدلوا وما عاهدوا فوفوا وما استرحموا فرحموا فمن لم یفعل فعلیه لعنة الله والملائکة و الناس اجمعین. (رواه ابویعلی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایک دن خطبہ دیا لوگوں کو "خبردار ہو کہ امیر قریش ہی کے ہوں گے جب تک وہ ان تین باتوں پر قائم رہیں جب وہ حکومت کریں تو عدل کریں اور جب عہد کریں تو اسے پورا کریں اور جب لوگ ان سے مہربانی کی التجا کریں تو وہ ان پر مہربانی کریں جو ایسا نہ کرے اس پر اللہ اس کے ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ (ابویعلی نے

اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۶۳) عن علی قال خطب رسول الله صلی الله علیه وسلم بالجحفة فقال یا ایها الناس الست اولی بکم من انفسکم قالوا بلی قال فانی کائن لکم علی الحوض فرطا وسائلکم عن اثنتین عن القرآن و عن عترتی لا تقدموا قریشا فتهلکوا ولا تخلفوا عنها فتضلوا قوة الرجل من قریش قوة رجلین لا تفاقهوا قریشا فهی افقه منکم لو لا ان نبطر قریش لاخبرتهما بما لها عندالله خیار قریش خیار الناس و شرار قریش خیر من شرار الناس. (رواه ابونعیم فی الحلیة)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے جحفہ میں خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! کیا میں تم کو اپنی جانوں سے بڑھ کر عزیز نہیں ہوں انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں آپ نے فرمایا بیشک میں حوض پر تمہارے لئے موجود رہوں گا اور تم سے دو چیزوں کے بارے میں سوال کروں گا قرآن اور اپنی عترت کے بارے میں۔ تم لوگ قریش سے آگے مت بڑھو ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے اور ان کو چھوڑ مت دینا ورنہ تم گمراہ ہو جاؤ گے جان لو کہ قریش کے ایک آدمی کی طاقت دو آدمیوں کی قوت کے برابر ہے قریش کو فقہ سکھاؤ کیوں کہ وہ تم سے زیادہ فقیہہ ہیں اگر قریش کے بہکنے کا ڈر نہ ہوتا تو مین ان کو بتا دیتا ہے کہ تمہارا مقام اللہ کے ہاں کیا ہے۔ قریش کے بھلے لوگ اچھے ہیں اور قریش کے اشرار عام لوگوں کے اشرار سے بہتر ہیں۔ (ابو نعیم نے اسے حلیہ میں روایت کیا ہے۔)

بنوهاشم

بنی ہاشم

(۱۱٦٤) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کنا و انتم بنو عبد مناف فنحن الیوم بنو عبد الله. (رواه الشیرازی)

حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے ہم اور تم بنی عبد مناف تھے اور آج ہم بنو عبد اللہ ہیں۔ (شیرازی نے اسے روایت کیا ہے۔)

العرب

عرب

(١١٦٥) عن علی قال اسندت النبی صلی الله علیه وسلم الی صدری فقال یا علی اوصیك بالعرب خیرا. (رواه البزار و الطبرانی)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینہ سے ٹیک لگائی اور فرمایا اے علی میں تم کو وصیت کرتا ہوں عرب کے ساتھ بھلائی کرنے کی۔ (بزار اور طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١١٦٦) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر الناس العرب و خیر العرب قریش و خیر قریش بنوهاشم و خیر العجم فارس و خیر السودان النوبة و خیر الصبغ العصفر و خیر المال العقر و خیر الخضاب الحنا و الکتم. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے لوگوں میں بہترین عرب لوگ ہیں اور عرب میں بہترین قریش ہیں اور قریش کے بہترین بنوہاشم ہیں اور عجم میں بہترین فارس ہے اور بہترین رنگوں میں سے سب سے بہتر زرد رنگ ہے اور مال میں سب سے بہتر بلند عمارت ہے اور بہترین خضاب مہندی اور وسمہ ہے۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

فضائل اشخاص لیسوا من الصحابة

ان لوگوں کے فضائل کا بیان جو صحابی نہیں ہیں

اویس القرنی

اویس قرنی

(١١٦٧) عن علی قال خیر التابعین اویس القرنی. (رواه الحاکم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا تابعین میں بہترین اویس قرنی ہیں۔ (حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

عمر بن عبدالعزيز

عمر بن عبدالعزیز

(۱۱۶۸) عن علی قال لا تلعنوا بنی امية فان فيهم اميرا صالحا (يعنی عمر بن العزيز). (رواه عبدالله بن احمد فی الزهد.)

حضرت علیؓ سے مروی ہے فرمایا بنی امیہ پر لعنت نہ کرو کیوں کہ ان میں ایک صالح امیر ہو گا یعنی عمر بن عبدالعزیز۔ (عبداللہ بن احمد نے زہد میں اسے روایت کیا ہے۔)

محمد بن حنفية

محمد بن حنفیہ

(۱۱۶۹) عن علی قال قال النبی صلی الله عليه وسلم سيولد لك غلام بعدی قد نحلته اسمی و كنيتی. (رواه البيهقی و ابن الجوزی و ابن عساكر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا نبی کریم صلعم نے تمہارے ایک لڑکا پیدا ہو گا میرے بعد جس کو تم میرے نام اور میری کنیت سے منسوب کرو گے۔ (بیہقی، ابن جوزی اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۷۰) عن الربيع بن منذر عن ابيه و ابن الحنفية قال رفع بين طلحة و علی كلام فقال علی انك تسمی باسمه و تكنی بكنيته و قد نهی رسول الله صلی الله عليه وسلم عن ذلك ان يجمعا لاحد من امته فقال علی ان اجترىء من اجترأ علی الله و علی رسوله يا فلان ادع لی فلانا و فلانا فجاءه نفر من اصحاب رسول الله صلی الله عليه وسلم من قريش تشهدوا ان رسول الله رخص لعلی ان يجمعهما و حرمهما علی امته من بعده. (رواه ابن عساكر و ابن سعيد)

ربیع بن منذر سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے اور محمد بن حنفیہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں حضرت علیؓ و طلحہ کے درمیان تکرار ہوئی تو طلحہ نے حضرت علیؓ سے کہا تم حضور کے نام پر نام رکھتے ہو اور ان کی کنیت پر کنیت رکھتے ہو جبکہ رسول اللہ صلعم نے بھی اسے سے منع فرمایا کہ آپ کی امت کا کوئی فرد ان دونوں چیزیں کو جمع کرے یہ سن کر حضرت علیؓ نے فرمایا گستاخ

تو وہ ہے جس نے جرأت کی اللہ اور اس کے رسول کے اوپر اے فلاں! جاؤ اور فلاں فلاں لوگوں کو بلا لاؤ۔ رسول اللہ صلعم کے قریش کے اصحاب میں سے کئی لوگ حاضر ہوئے اور انہوں نے اس بات کی گواہی دی کہ رسول اللہ صلعم نے حضرت علیؓ کو ان دونوں چیزوں کے جمع کرنے کی اجازت عطا کی اور اس کے بعد ان دونوں کو اپنی ساری امت کے لئے حرام قرار دیا۔ (ابن عساکر اور ابن سعید نے اسے روایت کیا ہے۔)

ابو طالب

ابو طالب

(۱۱۷۱) عن علی قال لما مات ابو طالب اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فقلت ان عمك الشیخ الضال قد مات قال اذهب فواره ولا تحدث شیئا حتی تاتینی ففعلت الذی امرنی ثم اتیته و علمنی دعوات هی احب الی من حمر النعم. (رواه ابن حمدان و فی روایة ابن جریر قال الا اعلمك دعاء یغفر الله لك و ان کنت مغفورا لك فقلت یا نبی الله علمنی قال قل لا اله الا الله العلی العظیم لا اله الا الله الحکیم الکریم لا اله الا الله سبحان الله رب العرش العظیم الحمدلله رب العالمین. (هذه الراویة بتغیر الفاظ موجودة فی مسند الطیالسی و مصنف ابن ابی شیبة و مسند احمد و ابو داؤد و الترمذی و المروزی و ابن الجارود و ابویعلی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا جب حضرت ابو طالب کا انتقال ہوا تو میں نبی کریم صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ آپ کے چچا ایک گم کردہ راہ بوڑھے تھے ان کا انتقال ہو گیا۔ آپ نے فرمایا ان کے غسل کا انتظام کرو اور کوئی بات نہ کرو جب تک کہ میرے پاس آؤ چنانچہ میں نے آپ کے حکم کے مطابق عمل کیا اور اس کے بعد میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور صلعم نے مجھے ان کے لئے ایسی دعائیں بتائیں جو مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب تھیں۔ (ابن حمدان نے اسے روایت کیا ہے اور ابن جریر کی روایت میں یہ ہے کہ حضور صلعم نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی دعا نہ سکھاؤں جس سے تمہاری بخشش ہو جائے اگرچہ تمہاری بخشش ہو چکی ہے تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی مجھے سکھایئے وہ کلمات آپ نے فرمایا کہو لا

الا اللہ الخ نہیں ہے کوئی معبود سوااللہ کے جو عظیم اور بلند ہے نہیں ہے کوئی معبود سوااللہ کے جو حکیم و کریم ہے نہیں ہے کوئی معبود سوااللہ کے پاک ہے اللہ جو مالک ہے عرش عظیم کا سب تعریفیں ہیں اللہ کے لئے جو دونوں جہان کا پالنے والا ہے۔ یہ روایت الفاظ کے تغیر و تبدل کے ساتھ مسند طیالسی اور مصنف ابی ابی شیبہ، مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، مروزی، ابن جارود اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔)

فضل اهل البيت مجملا و مفصلا
حضرات اہل بیت کی مختصر اور مفصل فضائل کا بیان

فضلهم مجملا
مختصر افضائل

(۱۱۷۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صنع الی احد من اهل بیتی یدا کافئته علیها یوم القیامة. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے میرے اہل بیت میں سے کسی کی اپنے ہاتھ سے مدد کی اس کی مدد میں قیامت کے روز کروں گا۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۷۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من آذی شعرة منی فقد آذانی و من آذانی فقد آذی الله. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس نے میرے ایک روئیں کو بھی تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے ایذا پہنچائی اس نے اللہ کو ایذا پہنچائی۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۷٤) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اثبتکم علی الصراط اشدکم حبا لاهل بیتی و لاصحابی. (رواه ابن عدی والدیلمی فی فردوس الاخبار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے تم میں سب سے زیادہ ثابت قدم پل صراط پر وہ ہے جو میرے اہل بیت اور میرے اصحاب سے بہت زیادہ محبت کرے گا۔ (ابن عدی اور دیلمی نے اسے فردوس الاخبار میں اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۷۵) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احبنی و احب هذین و اباهما و امهما کان معی فی درجتی یوم القیامة. (رواه احمد و الترمذی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس نے مجھ سے اور ان دونوں سے محبت کی اور ان کے ماں باپ سے وہ قیامت کے دن میرے درجہ میں رہے گا۔ (احمد اور ترمذی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۷۶) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا و فاطمة و الحسن و الحسین مجتمعون و من احبنا یوم القیامة یأکل و یشرب حتی یفرق بین العباد. (رواه الطبرانی و ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے میں فاطمہ اور حسن و حسین ایک جگہ اکٹھے ہوں گے اور جو بروز حشر ہم سے محبت رکھے گا وہ کھائے پئے گا اور سیراب ہوگا یہاں تک کہ وہ بندوں سے جدا ہوں۔ (طبرانی اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۷۷) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اول من یدخل الجنة انا و انت و فاطمة و الحسن و الحسین قال علی فمحبونا قال من ورائکم. (رواه الحاکم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے سب سے پہلے جو جنت میں داخل ہوگا وہ میں اور تم اور فاطمہ اور حسن و حسین ہیں۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا ہم سے محبت رکھنے والوں کا کیا ہوگا۔ حضور نے فرمایا وہ تمہارے پیچھے رہیں گے۔ (حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۷۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اول من یرد علی الحوض اهل بیتی و من احبنی من امتی. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے سب سے پہلے جو حوض کوثر پر وارد

ہو گا وہ میرے اہل بیت ہوں گے اور جو مجھ سے محبت رکھنے والا ہو گا میری امت کا۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۷۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم شفاعتی لامتی من احب لاهل بیتی وهم شیعتی. (رواه الخطیب.)

حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میری شفاعت امت کے لئے اس کے حق میں ہو گی جو میرے اہل بیت سے محبت رکھے گا اور وہ میرے شیعہ ہوں گے۔ (خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۸۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اربعة انا لهم شفیع یوم القیامة المکرم لذریتی و القاضی لهم حوائجهم و الساعی لهم فی امورهم عند ما اضطرادا و المحب لهم بقلبه و لسانه. (رواه الدیلمی بروایة علی بن موسی الرضا عن آبائه علیهم السلام)

حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے میں چار آدمیوں کی شفاعت بروز حشر کروں گا ایک تو میری اولاد کی عزت کرنے والا اور ان کی ضروریات پوری کرنے والا، ان کے کاموں میں ان کی مدد کرنے والا جب وہ پریشان ہوں اور زبان و دل سے ان سے محبت رکھنے والا۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔ علی ابن موسیٰ رضا سے انہوں نے اپنے اجداد علیہم السلام سے)

(۱۱۸۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الجنة درجة تدعی الوسیلة فاذا سئلتم الی الوسیلة قالوا یا رسول الله من یسکن معك فیها قال علی و فاطمة و الحسن و الحسین. (رواه ابن مردویه)

حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جنت میں ایک درجہ ہے جو وسیلہ مانگتا ہے لہٰذا جب بھی تم اللہ سے کچھ مانگو تو میرے وسیلہ سے طلب کرو۔ لوگوں نے عرض کیا اس درجہ میں آپ کے ساتھ کون رہے گا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا علی، فاطمہ اور حسن و حسین۔ (ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۸۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احب هذین یعنی الحسن و الحسین و اباهما و امهما کان معی فی درجتی یوم القیامة. (رواه

الطبرانی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس نے ان دونوں سے محبت کی یعنی حسن و حسین سے اور ان کے ماں باپ سے وہ قیامت کے دن میرے درجہ مین رہے گا۔ (طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۸۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من آذانی فی اهلی فقد آذی الله. (رواه ابونعیم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے میرے اہل بیت کے سلسلہ میں مجھے ایذا پہنچائی اس نے اللہ کو ایذا پہنچائی۔ (ابو نعیم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۸٤) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من لم یعرف حق عترتی و الانصار و العرب فهو لاحدی ثلاث اما منافق و اما الزینة و اما امرء حملته امه بغیر ظهر. (رواه البارودی و ابن عدی و البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو میری عترت میرے انصار اور عرب کا حق نہیں پہچانتا وہ ان تین چیزوں میں سے ایک ضرور ہے یا تو وہ منافق ہے یا زانی یا ولدالحرام۔ (بارودی، ابن عربی اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۸۵) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی ان اربعة یدخلون الجنة انا و انت و الحسن و الحسین و ذراینا خلف ظهورنا و ازواجنا خلف ذراینا و شیعتنا عن ایماننا و عن شمائلنا. (رواه ابن عساکر و الحاکم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے علی چار آدمی ایسے ہین جو جنت میں داخل ہوں گے میں، تم اور حسن و حسین اور ہماری اولاد جو ہمارے بعد ہو گی اور ہماری بیویاں ہماری آل اولاد کے پیچھے ہوں گی اور ہمارے شیعہ ہمارے داہنے اور بائیں ہوں گے۔ (ابن عساکر اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۸٦) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی ان الاسلام عریان لباسه التقوی و ریاشه الهدی و زینته الحیاء و عماده الورع م ملاکه العمل الصالح و اساس الاسلام حبی و حب اهل بیتی. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے علی بے شک اسلام عریان ہے اس کا لباس تقویٰ ہے اور اس کا لباس فاخرہ ہدی اور اس کی زینت حیا اور اس کا ستون تقوی اور اس کی املاک عمل صالح ہے اور اسلام کی بنیاد میری اور میرے اہل بیت کی محبت ہے۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۸۷) عن علی قال زارنا رسول الله صلی الله علیه وسلم و بات عندنا و الحسن و الحسین قائمان فاستسقی الحسن فقام رسول الله الی قربه لنا فجعل یمصرها فی القدح و فی لفظ فقام لشاة لنا فجعلها فدرت ثم جاء لیسقیه فناول الحسن فتناول الحسین لیشرب فمنعه و فی لفظه فاهوی بیده الی الحسین و بدا بالحسن فقالت فاطمة یا رسول الله کانه احبهما الیك قال ولکنه استسقیٰ اول مرة ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا وایاك هذا الراقد یعنی علیا فی مکان واحد. (رواه الطیالسی و احمد و ابو یعلی و ابن ابی عاصم و الطبرانی و ابن النجار و الخطیب.)

حضرت علیؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم ہمارے پاس تشریف لائے اور رات ہمارے ساتھ گزاری اور حضرت امام حسن اور امام حسین دونوں کھڑے تھے۔ حسن کو پیاس لگی تو رسول اللہ صلعم کھڑے ہوئے اور وہاں رکھا ہوا مشکیزہ لیا اور اس میں سے پیالہ میں نچوڑنے لگے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ آپ وہاں موجود ایک بکری کے پاس تشریف لے گئے اور اسے دوہا پھر اسے لیکر حسن کو پینے کے لئے دیا انہوں نے وہ حسین کو دیا تو آپ نے منع کیا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے حسین کی طرف اشارہ کیا اور حسن سے شروع کیا تو فاطمہ بولیں یا رسول اللہ آپ کو توان دونوں ہی سے محبت ہے حضور نے فرمایا لیکن اسے پہلے پیاس لگی ہے اس کے بعد رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں تم اور یہ سونے والا یعنی علی ایک مکان میں ہوں گے۔ (طیالسی، احمد، ابو یعلی، ابن ابی عاصم، طبرانی، ابن نجار اور خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۸۸) عن علی قال ان النبی صلی الله علیه وسلم اخذ بید حسن والحسین فقال من احبنی و احب هذین و اباهما و امهما کان فی معی فی درجتی یوم القیامة. (رواه الترمذی و عبدالله ابن احمد و نظام الملك فی امالیه و ابن

النجار و ابن منصور)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلعم نے حسن اور حسین کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا جس نے مجھ سے محبت کی اور ان دونوں سے محبت کی اور ان کے ماں اور باپ سے وہ قیامت کے دن میرے درجہ میں رہے گا۔ (ترمذی، عبداللہ ابن احمد اور نظام الملک نے اپنی امالیہ میں اور ابن نجار اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۹۰) عن علی قال انه دخل علی النبی صلی الله علیه وسلم و قد بسط شمله فجلس علیها هو و علی و فاطمة و الحسن و الحسین ثم اخذ النبی صلی الله علیه وسلم بجامعه فقعد علیهم ثم قال اللهم ارض عنی کما انا عنهم راض. (رواه الطبرانی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آپ نبی کریم صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور نے اپنی چادر بچھائی اور آپ اس پر بیٹھ گئے اور حضرت علی اور فاطمہ اور حسن و حسین پھر نبی کریم صلعم ان کو جامع مسجد لے گئے اور آپ ان کے ساتھ بیٹھے پھر فرمایا اے اللہ ان سے راضی رہ جس طرح میں ان سے راضی ہوں۔ (طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔)

فضل اهل البیت مفصلا
اہل بیت کے مفصل فضائل

سیدنا الحسن علیه السلام
سیدنا امام حسن علیہ السلام

(۱۱۹۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احبنی فلیحب هذا یعن الحسن. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو مجھ سے محبت رکھے اسے چاہئے کہ اس سے محبت رکھے یعنی حسنؓ سے۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۹۲) عن ابی اسحاق قال قال علی و نظر الی وجه ابنه الحسن فقال ان

ابنی هذا سید کما سماه النبی صلی الله علیه وسلم سیخرج من سلبه رجل یسمی اسم نبیکم یشهه فی الخلق و لا یشبهه فی الخلق یملأ الارض عدلا. (رواه ابو داؤد و نعیم ابن حماد)

ابی اسحاق سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے اپنے صاحبزادے حسن کے چہرہ پر نظر ڈالی اور فرمایا یقیناً میرا یہ بیٹا سردار ہے جیسا کہ حضور صلعم نے فرمایا اس کے صلب سے ایک شخص ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کے نام سے ہوگا۔ وہ حضور کے مشابہ ہوگا خصائل میں اور صورۃً مشابہ نہ ہوگا وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ (ابوداؤد اور نعیم بن حماد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۹۳) عن علی قال دخل علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال این لکع ھھنا للکع فخرج علیه الحسن و علیه سنجاب قرنفل و هو ماد یدیه فمد رسول الله صلی الله علیه ولسم یده فالتزمه و قال بابی و امی احبنی فلیحب هذا. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا میرا نونہال کہاں ہے۔ یہیں میرا نونہال ہے؟ حضرت حسن آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے۔ رسول اللہ نے اپنی آغوش پھیلادی ارو آپ کو لپٹالیا پرھ فرمایا میرے ماں باپ قربان جو مجھ سے محبت رکھے وہ اس سے محبت رکھے۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

سیدنا الحسین علیه السلام

سیدنا امام حسین علیہ السلام

(۱۱۹٤) عن علی قال من احب هذا یعنی الحسین فقد احبنی. (رواه الطبرانی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا جس نے اس سے یعنی حسین سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی۔ (طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۹۵) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قام عندی

جبرئيل من قبل فحدثني ان الحسين يقتل بشط الفرات و قال هل لك ان اشتمك من تربة قلت نعم فمد يده فقبض قبضة من تراب فاعطانيها فلم املك عيني ان فاضتا. (رواه احمد و ابويعلیٰ و ابن سعد و الطبراني و في رواية) و في رواية اخبرني جبرئيل ان حسينا يقتل بشط الفرات. (رواه ابن سعد) و في رواية ابن شيبة و ابويعلیٰ و ابن منصور عن نجي فلما سار مع علي أنه حاذی نينوی و هو منطق الی صفين نادی اصبر ابا عبدالله بشط الفرات قلت و ما ذاك قال دخلت علی النبی ذات يوم و عيناه تفيضان قلت يا نبی الله اغضبك احد ما شان عيناك تفيضان قال بلی قام من عندی جبرئيل فحدثني ان الحسين يقتل بشط الفرات. (الی آخر الحديث)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جبرئیل میرے پاس آئے اور مجھ سے حدیث بیان کی کہ حسین ساحل فرات پر قتل کیا جائے گا اور کہا کیا میں ان کی خاک تربت آپ کو سنگھادوں میں نے کہا ہاں اور آپ نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور ایک مٹھی بھر مٹی مجھے دی تو میں اپنی آنکھوں پر قابو نہ رکھ سکا اور بہہ چلیں۔ (احمد، ابویعلی، ابن سعد اور طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے مجھے بتایا جبرئیل نے کہ حسین ساحل فرات پر قتل کئے جائیں گے۔ (ابن سعد نے اسے روایت کیا ہے۔) اور ابن شیبہ، ابویعلی، ابن منصور کی روایت میں ہے وہ نجی سے روای ہیں کہ وہ حضرت علی کے ساتھ گئے تو جب آپ نینوی پہنچے جو صفین کے قریب ہے تو ندا دی ''اے ابا عبداللہ تم فرات پر صبر کرنا میں نے عرض کیا کہ یہ آپ کیا فرمارہے ہیں تو آپ نے فرمایا میں نبی کی خدمت میں ایک دن حاضر ہوا اور حضور کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کسی نے آپ کو غصہ دلایا ہے حضور کی آنکھوں سے آنسوں بہہ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں جبرئیل میرے پاس سے اٹھ کر گئے ہیں اور مجھ سے یہ بتایا کہ حسین ساحل فرات پر قتل کئے جائیں گے۔ (آخر حدیث تک)

(١١٩٦) عن شيبان بن محرم قال قال انی لمع علی اذ اتی كربلاء فقال يقتل فی هذا الموضع شهداء ليس مثلهم شهداء الا شهداء بدر. (رواه الطبرانی)

شیبان بن محرم سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھا جب آپ کربلا

تشریف لائے تو فرمایا اس جگہ ایسے شہداء قتل کیے جائیں گے جن کے مثل کوئی شہدا نہ ہوں گے۔ علاوہ شہدائے بدر کے۔ (طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔)

فضائل الحسنين عليهما السلام

حضرات حسنین علیہما السلام کے فضائل کا بیان

(۱۱۹۷) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ابنائی هذان الحسن و الحسین سیدا شباب اهل الجنة و ابوهما خیرمنهما. (رواه ابن عساکر و الطبرانی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے میرے یہ دونوں بیٹے حسن اور حسین جوانان اہل جنت کے سردار ہیں اور ان کے باپ ان سے بہتر ہیں۔ (ابن عساکر اور طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۹۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الولد ریحانة و ریحانتی الحسن و الحسین. (رواه العسکری فی الامثال)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے لڑکا پھول کے مثل ہوتا ہے اور میرے دو پھول حسن اور حسین ہیں۔ (عسکری نے امثال میں اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۹۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لفاطمة ما من نبی الا ولد الانبیاء غیری و ان ابنیك سیدا شباب اهل الجنة الا ابنی الخالة یحییٰ و عیسیٰ. (رواه الطبرانی و ابونعیم فی فضائل الصحابة.)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے حضرت فاطمہ سے کہ نہیں ہے کوئی نبی انبیاء میں جس کے میرے مثل اولاد ہو اور تمہارے دونوں بیٹے نوجوانان اہل جنت کے سردار ہیں علاوہ دو خالاتی بھائیوں یحییٰ اور عیسی علیہم السلام کے۔ (طبرانی اور ابو نعیم نے فضائل صحابہ میں اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۰۰) عن علی قال من سره ان ینظر الی اشبه الناس برسول الله مابین عنقه الی وجهه فلینظر الی الحسن بن علی ومن سره ان ینظر الی اشبه الناس برسول

الله ما بين عنقه الی کعبه خلقا و لونا فلینظر الی الحسین بن علی. (رواه الطبرانی و ابونعیم و ابن ماجة و الطیالسی و احمد و الترمذی و ابن حبان و الاولالی و البیهقی و الضیا فی المختارات.)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جو محظوظ ہونا چاہے رسول اللہ کی شبیہہ کے نظارہ سے حضور کی گردن سے چہرہ اقدس تک وہ حسن بن علی کو دیکھ لے اور جو مسرور ہونا چاہے رسول اللہ صلعم کی شبیہہ کے نظارہ سے حضور کی گردن مبارک سے لے کر زانوئے اقدس تک خلق اور رنگ میں اسے حسین بن علی کو دیکھنا چاہئے۔ (طبرانی، ابونعیم، ابن ماجہ، طیالسی، احمد، ترمذی، ابن حبان، اولالی، بیہقی اور ضیا نے اسے مختارات میں روایت کیا ہے۔)

(۱۲۰۱) عن علی قال اما حسن و حسین و محسن فانما اسماهم رسول الله صلی الله علیه وسلم و عق منهم و حلق روؤسهم و تصدق بوزنها و امربهم فسردو و ختنوا. (رواه الطبرانی و ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا حسن حسین اور محسن ان سب کے نام رسول اللہ صلعم نے رکھے ان کا عقیقہ فرمایا ان کے سر منڈوائے اور ان کے بال کے وزن کے برابر صدقہ کیا۔ اور حکم دیا چنانچہ ایک ساتھ ان دونوں کا ختنہ کیا گیا۔ (طبرانی اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۰۲) عن علی قال لما ولد الحسن سمیته حربا فجاء رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ارونی ابنی ما سمیتموه فقلت سمیته حربا قال بل هو حسن فلما ولد حسین سمیته حربافجاء رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ارونی ابنی ما سمیتموه فقلت سمیته حربافقال بل هو حسن فلما ولد محسن سمیته حربا فجاء النبی صلی الله علیه وسلم ارونی ابنی ما سمیتموه فقلت سمیته حربا قال بل هو محسن ثم قال انی سمیتهم باسماء ولد هارون شبر و شبیر و مشبر. (رواه الطیالسی و احمد و ابن شیبه و ابن جریر و ابن حبان و الحاکم و الطبرانی و الاولالی و البیهقی و الضیا)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا جب حسن پیدا ہوئے تو میں نے آپ کا نام حرب رکھا

رسول اللہ صلعم تشریف لائے اور فرمایا مجھے اپنے بیٹے کو دکھاؤ تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے میں نے عرض کیا میں نے اسکا نام حرب رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں وہ حسن ہے پھر جب حسین پیدا ہوئے تو میں نے اس کا نام حرب رکھا رسول اللہ صلعم تشریف لائے تو فرمایا مجھے اپنے بیٹے کو دکھلاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے میں نے عرض کیا میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے آپ نے فرمایا نہیں وہ حسین ہے۔ پھر جب محسن پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام حرب رکھا نبی کریم صلعم تشریف لائے اور فرمایا مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے میں نے عرض کیا میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ وہ محسن ہے اس کے بعد فرمایا میں نے ان کے نام حضرت ہارون کے بیٹوں کے ناموں شبر شبیر اور مشبر پر رکھے ہیں۔ (طیالسی، احمد، ابن شیبہ، ابن جریر، ابن حبان، حاکم، طبرانی، اولالی، بیہقی اور ضیا نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۰۳) عن علی انه سمی ابنه الاکبر حمزة و سمی حسینا بعمه جعفرا فدعا رسول الله صلی الله علیه وسلم علیا فلما اتی قال انی قد غیرت اسم ابنی هذین قلت الله و رسوله اعلم فسماها حسنا و حسینا. (رواه احمد و ابویعلی و ابن جریر و الادلالی و البیهقی و الضیا)

حضرت علیؓ سے مروی ہے آپ نے اپنے بڑے صاحبزادے کا نام حمزہ رکھا اور حسین کا نام اپنے چچا کے نام پر جعفر رکھا تو رسول اللہ صلعم نے حضرت علیؓ کو بلایا جب آپ تشریف لائے تو حضور صلعم نے فرمایا میں نے ان دونوں کے نام بدل دیے ہیں میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والا ہے تب آپ نے ان دونوں کے نام حسن اور حسین رکھے۔ (احمد، ابویعلی، ابن جریر، اولالی، بیہقی اور ضیا نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۱۸٤) عن علی ان النبی صلی اللهع لیه وسلم کان قاعدا فی موضع الجنائز فطلع الحسن و الحسین فاغترکا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم حابس و بها حسین قد حسنا فقلت تولب علی حسن و هو اکبرهما یا رسول الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا جبرئیل قائم و هو یصلی و بها حسن و خذ حسینا. (رواه ابن شاهین.)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلعم ایک جنازہ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں حسن و

حسین علیہم السلام آئے اور وہ دونوں گرتے پڑتے تھے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اور وہیں علی بیٹھے تھے ان کے پاس حسین تھے حسن کو سنبھالو میں نے عرض کیا آپ حسن کے لئے جلدی فرمارہے ہیں حالانکہ ان دونوں میں وہ تو بڑا ہے یارسول اللہ۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا دیکھو یہ جبرئیل کھڑے ہیں اور حسن ان کے پاس ہے حسین کو سنبھالو۔ (ابن شاہین نے اسے روایت کیا ہے۔)

سیدتنا فاطمة الزهرا صلوات الله عليها

سیدہ فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا

(١٢٠٥) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان یوم القیامة نادی مناد من وراء الحجب یا اهل الجمع اغضوا ابصارکم عن فاطمة بنت محمدحتی تمر. (رواه التمام و الحاکم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب قیامت کا دن ہوگا تو حجابات کے پیچھے سے ایک منادی ندا کرے گا اے مجمع والو اپنی نگاہیں نیچی کرلو فاطمہ بنت محمد صلعم سے تاکہ وہ گزر جائیں (تمام اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٢٠٦) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا فاطمة ان الله لیغضب لغضبك و یرضی لرضاك. (رواه ابویعلی و الطبرانی و الحاکم و ابونعیم و الدیلمی و ابن عساکر و ابن النجار.)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے فاطمہ بے شک اللہ غضبناک ہوتا ہے تمہارے غضب سے اور خوش ہوتا ہے تمہاری مرضی ہے۔ (ابویعلی، طبرانی، حاکم، ابونعیم، دیلمی، ابن عساکر اور ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٢٠٧) عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لفاطمة الا ترضین ان تکونی سیدة نساء اهل الجنة و ابنیك سیدا شباب اهل الجنة. (رواه البزار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلعم نے حضرت فاطمہ سے فرمایا کیا تم راضی نہیں ہو کہ تم جنتی عورتوں کی سردار ہو اور تمہارے دونوں بیٹے جنت والوں کے سردار ہیں۔ (بزار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۰۸) عن علی انه لما تزوج فاطمة قال له النبی صلی الله علیه وسلم اجعل عامة الصداق فی الطیب. (رواه ابن راهویه)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جب حضرت فاطمہ کی شادی ہوئی تو نبی کریم صلعم نے آپ سے فرمایا جاؤ مہر اور کچھ خوشبو کا انتظام کرو۔ (ابن راہویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۰۹) عن علی انه لما تزوجت فاطمة قلت یا رسول الله صلی الله علیه وسلم ما ابیع فرسی او درعی قال بع درعك فبعتها بثنتی عشرة اوقیة و کان ذالك مهر فاطمة. (رواه ابویعلی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب میری حضرت فاطمہ سے شادی ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کیا چیز بیچ دوں اپنا گھوڑا یا اپنی زرہ۔ حضور صلعم نے فرمایا اپنی زرہ بیچ ڈالو میں نے اسے بارہ اوقیہ میں بیچ ڈالا اور یہی حضرت فاطمہ کا مہر تھا۔ (ابو یعلی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۱۰) عن علی قال لما تزوجت فاطمة قلت یا رسول الله صلی الله علیه وسلم ابن الی قال اعطها شیئا قلت ما عندی شیء قال فامن درعك الحطمیة قلت هی عندی قال فاعطاها اياه. (رواه النسائی و ابن جریر و الطبرانی و البیهقی و الضیا)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جب حضرت فاطمہ کے ساتھ میری شادی طے ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اپنی فرزندی اپنے میں لے لیں۔ آپ نے فرمایا اسے کچھ دے دو میں نے عرض کیا میرے پاس کچھ نہیں ہے حضور صلعم نے فرمایا تمہاری زرہ کہاں ہے میں نے عرض کیا یہ رہی میرے پاس آپ نے فرمایا یہ اسے دے دو۔ (نسائی، ابن جریر، طبرانی، بیہقی اور ضیا نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۱۱) عن علباء ابن احمر قال قال علی خطبت الی النبی صلی الله علیه وسلم ابنته فاطمة قال فباع علی درعه و بعض ما باع من متاعه فبلغ اربعمأة و ثمانین درهما قال و امر النبی صلی الله علیه وسلم ان یجعل ثلثیه فی الطیب و ثلثا فی الثیاب و فی جرة من ماء فامرهم ان یغتسلوا به و امرها ان لا تستبقه برضاع ولدها تسبقته برضاع الحسین و اما الحسن فانه صلی الله علیه وسلم صنع فی فیه

شيئا لا يدرى ما هو فكان اعلم الرجلين. (رواه ابويعلىٰ و ابن منصور)

علباء بن احمر سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ فرمایا حضرت علیؓ نے میں نے رسول اللہ کی صاجزادی فاطمہ سے نکاح کیا اور اپنی زرہ اور اپنا کچھ سامان بیچا جس سے چار سو اسی درہم وصول ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلعم نے حکم دیا کہ ایک تہائی خوشبو کے لئے اور ایک تہائی کپڑوں کے لئے اور ایک گھڑے میں پانی منگوایا پھر انہیں حکم دیا کہ اس سے غسل کریں اور حضرت فاطمہ کو حکم دیا کہ وہ اپنے بچے کو دودھ پلانے میں جلدی نہ کریں اور (اس سے پہلے) آپ حضرت حسن کے منہ میں کوئی چیز دے چکے تھے۔ چنانچہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ صاحب علم تھے۔ (ابو یعلیٰ اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۱۲) عن علی قال زوجنی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاطمة علی درع حدید حطمیةو كان سلخينها فقال ابعث بها اليها كللها بها فبعثت اليها والله ما ثمنها كذا و اربعماۃ درهم. (رواه ابويعلىٰ و ابوعبيد فى كتاب الاموال و قال كان الدرهم فى عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ستة دوانيق.)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فاطمہ سے میری شادی ایک لوہے کی حطمی زرہ کے عوض فرمائی اور فرمایا اسے بھیجو ان کے پاس میں نے ان کے پاس بھیجا بخدا اس کی قیمت چار سو درہم تھی۔ (ابو یعلی اور ابو عبیدہ نے اسے کتاب الاموال میں روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ درہم رسول اللہ صلعم نے زمانے میں چھ دانگ کا تھا۔)

(۱۲۱۳) عن علی قال لما خطبت فاطمة قال النبى صلى الله عليه وسلم هل لك من مهر قلت معى راحلتى و درعى قال فبعها باربع ماۃ و قال اكثر و الطيب لفاطمة فانها امرأة من النساء. (رواه البيهقى)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں جب میری شادی فاطمہ کے ساتھ ہوئی تو نبی کریم صلعم نے فرمایا کیا تمہارے پاس مہر کے لئے کچھ ہے میں نے عرض کیا میرے پاس میری سواری اور میری زرہ ہے آپ نے فرمایا اسے چار سو کی بیچ دو اور فرمایا فاطمہ کو خوشبو زائد سے زائد لا کر دینا کیوں کہ وہ عورتوں میں سے ایک عورت ہے۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۱٤) عن الشعبى قال قال على لقد تزوجت فاطمة بنت محمد و ما لى و

بها فراش غير جلد كبش فنام عليه بالليل و نعلف عليه ناضحنا بالنهار و مالي خادم غيرها. (رواه هناد و الدينوري)

شعبی سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت علیؓ نے میری شادی فاطمہ بنت محمدؐ سے ہوئی اور میرے اور ان کے پاس کوئی بستر علاوہ مینڈھے کی کھال کے نہ تھا اسی پر ہم رات کو سوتے اور اسی پر دن کو اپنے جانور کے لئے چارہ ڈالتے اور میرے پاس ان کے علاوہ کوئی نوکر نہ تھا۔ (ہناد اور دینوری نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۱۵) عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم حیث زوج فاطمة دعا بماء فسجمه ثم ادخله معه فرشه فی جیبه و بین کتفیه دعوذه بقل هوالله احد و المعوذتین. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا جب نبی کریم صلعم نے حضرت فاطمہ کی شادی کرائی تو پانی منگایا اور اسے ان کے اوپر بہایا پھر پانی میں ہاتھ ڈالا اور اسے ان کے دامن اور مونڈھوں کے درمیان چھڑکا اور آپ کا تعوذ کیا قل ہو اللہ احد اور معوذتین سے۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۱٦) عن علی قال خطبت فاطمة الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت لی مولاة لی هل علمت ان فاطمة خطبت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت لا قالت خطبت فما یمنعك ان تأتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فیزوجك فقلت و عندی شیء اتزوج به فقالت انك ان جئت رسول الله صلی الله علیه وسلم زوجك فوالله ما زالت ترجینی حتی دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم و کان لرسول الله صلی الله علیه وسلم هیبة و جلالة فلما قعدت بین یدیه افحمت فوالله ما استطعت ان اتکلم فقال رسول الله ما جاء بك الك حاجة فسکتت فقال لعلك جئت تخطب فاطمة فقلت نعم فقال هل عندك من شیء تستحلها به فقلت لا والله یا رسول الله فقال ما فعلت درع سلحتکها فوالذی نفس علی بیده انها لحطمیة ما ثمنها اربع ماة درهم فقال زوجتك فابعث بها الیها

تستحلها بها فان كانت لصداق فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم. (رواه البيهقي و الاولالى)

حضرت علیؓ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں میں نے فاطمہ کا پیغام رسول اللہ صلعم کو بھیجا تو میری ایک لونڈی نے کہا کیا آپ کو علم ہے کہ فاطمہ نے رسول اللہ صلعم سے بات کی ہے میں نے کہا مجھے علم نہیں اس نے کہا کیا آپ نے پیغام دیا ہے پھر آپ کو کون چیز مانع ہے رسول اللہ صلعم کے پاس جانے سے تاکہ وہ آپ کی شادی کردیں میں نے کہا اور میرے پاس کوئی چیز بھی ہے جس کی وجہ سے وہ میرے ساتھ شادی کردیں وہ بولی۔ اگر آپ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوں تو وہ آپ کی شادی ضرور کردیں گے بخدا وہ مجھے امید دلاتی رہی حتی کہ میں رسول اللہ صلعم کے پاس حاضر ہوا اور رسول اللہ صلعم کی ذات اقدس میں ایک رعب و جلال تھا جب میں حضور صلعم کے سامنے بیٹھا تو میں بالکل خاموش رہا اور خدا کی قسم میں بات نہ کرسکا تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم کیوں آئے ہو کیا تم کو کچھ ضرورت ہے میں خاموش رہا تو آپ نے فرمایا شاید تم فاطمہ کا پیغام لے کر آئے ہو میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ ہے جس سے تم اس کا مہر ادا کرسکو میں نے عرض کیا نہیں بخدا یا رسول اللہ صلعم۔ حضور صلعم نے فرمایا تمہاری وہ زرہ کہاں ہے جو میں نے تم کو دی تھی۔ اس کی قسم جس کے قبضہ میں علی کی جان ہے وہ حطمی ہے اس کی قیمت صرف چار سو درہم ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے اس کی شادی تمہارے ساتھ کردی لہٰذا اس کے پاس اس کا مہر بھیج دو فاطمہ بنت رسول اللہ کا مہر۔ (بیہقی اور اولاری نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۱۷) عن علی قال جهز رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة في خميل و قربة و وسادة ادم حشوها اذخر. (رواه البيهقي)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے حضرت فاطمہ کو جہیز میں ایک چادر ایک مشکیزہ ایک چمڑہ کا تکیہ جس میں اذخر کی گھاس بھری ہوئی تھی عطا فرمایا۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

فضل ازواج النبی صلی الله علیه وسلم
نبی صلعم کی ازواج کے فضائل کا بیان

ام المومنین خدیجة بنت خویلد
ام المومنین حضرت خدیجہ بنت خویلد

(۱۲۱۸) عن علی قال بشر رسول الله خدیجة بنت خویلد ببیت فی الجنة من قصب مفصل من الذهب بعید من اللهب لا یسمع فیه اذی ولا نصب. (رواه ابوعبدالله محمد بن ابراهیم الجرجانی فی امالیه)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ بنت خویلد کو بشارت دی جنت میں زبرجد اور یاقوت کے محل کی جو سونے سے ملا ہوا ہوگا اور شعلوں سے دور ہوگا جس میں نہ تو کوئی درد ہوگا اور نہ کوئی علت۔ (ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم جرجانی نے اپنی امالیہ میں اسے ذکر کیا ہے۔)

(۱۲۱۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر نساء الجنة مریم بنت عمران و خیر نساء الجنة خدیجة بنت خویلد. (رواه ابن جریر و البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جنت کی بہترین عورتوں میں مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد ہیں۔ (ابن جریر اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

فضل الابدال
ابدال کے فضائل کا بیان

(۱۲۲۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الابدال بالشام یکونون و هم اربعون رجلا بهم تقون الغیث و بهم تنصرون علی اعداء کم و یصرف عن اهل الارض البلاء و الغرق. (رواه ابن عساکر و فی روایة کلما مات رجل ابدل الله مکانه رجل یسقی بهم الغیث و ینتصر بهم علی الاعداء و یصرف

عن اهل الشام.)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ابدال شام کی سرزمین میں ہوں گے اوران کی تعداد چالیس ہوگی ان کی بدولت تم بارش کی شدت سے محفوظ ہوگے اوران کی وجہ سے تم اپنے دشمنوں پر فتحیاب ہوگے اور وہ دنیاوالوں سے بلااور سیلاب کو دور رکھیں گے۔(ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے اور احمد کی روایت میں ہے کہ جب کبھی ان میں کا کوئی شخص وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ پر ایسے آدمی کا بدل مہیا کرتا ہے جو انہیں بارش سے سیراب کرتا ہے اور دشمنوں پر ان کو فتحیاب کرتا ہے اور اہل شام سے بلاؤں کو دور کرتا ہے۔)

(۱۲۲۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الابدال ستون رجلا لیسوا بالمنتطعین ولا بالمبتدعین ولا بالمتعمقین ولا بالمعجبین لم ینالوا ما نالوا بکثرة صیام ولا صلوٰة ولا صدقة ولکن بسکاء الانفس وسلامة القلوب و النصیحة لائمتهم انهم یا علی فی امتی اقل من الکبریت الاحمر. (رواه ابن ابی الدنیا)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے ابدال ساٹھ آدمی ہیں نہ تو وہ مبالغہ آمیز باتیں کرنے والے ہیں اور نہ بدعتی اور نہ چرب زبان اور نہ متکبر انہوں نے یہ مراتب کثرت نماز روزہ وصدقہ سے نہیں حاصل کیا ہے بلکہ سخاء انفس سلامتی قلوب اور اپنے ائمہ سے وعظ و نصیحت کے ذریعہ اے علی! میری امت میں ان کی تعداد کبریت احمر سے بھی کم ہے۔(ابن ابی الدنیا نے اسے روایت کیا ہے۔)

فضائل الامکنة و الازمنة

مکة المکرمة

مکہ معظمہ

(۱۲۲۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اول مسجد وضع فی ارض الکعبة ثم بیت المقدس و کان بینهما مأة عام. (رواه ابن منده)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین کی پہلی مسجد کعبہ ہیں اس کے بعد بیت المقدس میں ہے اور ان کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے۔ (ابن مندہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۲۳) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتي الركن يوم القيامة بالحجر الاسود و له لسان ذلق يشهد لمن استلمه بالتوحيد. (رواه الحاكم و البيهقي)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکن کو حجر اسود کے ساتھ لایا جائے گا قیامت کے روز اور اس کے ایک تیز زبان ہو گی وہ گواہی دے گا کہ کس نے اسے توحید کے ساتھ چوما ہے۔ (حاکم اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۲٤) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بني عبدالمطلب سقايتكم و لو لا ان يغلبكم عليها الناس لنزعت. (رواه احمد و الترمذي)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے بنی عبدالمطلب سقا گیری تمہاری ہے اور اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ لوگ تم پر غالب آ جائیں گے تو میں یقیناً ڈول کھینچتا۔ (احمد و ترمذی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۲۵) عن علی قال قلت للعباس سل لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم لحجابة نسأله قال اعطيكم ما هو خير لكم منها السقاية تزروكم ولا تزروها. (رواه ابن سعد و الحاكم و ابن شيبه و ابن راهويه و ابن منيع و البزار و ابويعلىٰ و ابن جرير)

حضرت علیؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے عباس سے کہا کہ رسول اللہ صلعم سے ہمارے لئے سوال کیجئے انہوں نے کہا آپ نے فرمایا میں تم کو وہ دوں گا جو اس سے بہتر ہو گا وہ حرم کی سقا گیری ہو گی لوگ تم سے اسے چھینیں گے لیکن تم اس کو نہ چھوڑنا۔ (ابن سعد، حاکم، ابن شیبہ، ابن راہویہ، بن منیع، بزار، ابو یعلیٰ اور ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۲٦) عن علی قال لما انهدم البيت بعد خبرهم فتنبه قريش فلما ارادوا

وضع الحجر تشاجروا من يضعه فاتفقوا انه يضعه اول من يدخل هذا الباب فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم من باب بنى شيبة فامر بثوب فوضع فاخذ الحجر فوضعه فى وسطه و امر كل فخذ ان يأخذ و الطائفة من الثوب فيرفعوه و اخذوه رسول الله صلى الله عليه وسلم فوضعه. (رواه الحاكم و الدورقى)

حضرت علیؓ فرماتے کہ جب بیت اللہ کو مہندم کیا گیا تو اس کی خبر دور تک گئی اور اسے قریش نے بنانا شروع کیا جب حجر اسود کو نصب کرنے کا موقع آیا تو لوگ آپس میں جھگڑنے لگے کہ کون رکھے آخر کار سب لوگ اس پر متفق ہوئے کہ وہی رکھے جو سب سے پہلے اس دروازہ میں داخل ہوا اتنے میں رسول اللہ صلعم باب نبی شیبہ سے اندر داخل ہوئے آپ نے ایک کپڑا منگایا اسے بچھایا اور پتھر اٹھا کر اس کے درمیان میں رکھ دیا اور ہر قبیلہ کو حکم دیا کہ کپڑے کا ایک کونہ پکڑ لے اور انہوں نے اس کو اٹھایا تب رسول اللہ صلعم نے اسے اٹھا کر نصب فرمایا۔ (حاکم اور اورقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۲۷) عن على فى حديث حدث به عن النبى صلى الله عليه وسلم قال افاض رسول الله صلى الله عليه وسلم فدعا بسجل من ماء زمزم فتوضأ ثم قال انزعوا عن سقايتكم ولو لا ان تغلبوا عليها لنزعت معكم. (رواه الدورقى)

حضرت علیؓ اپنی ایک مرویہ حدیث رسول میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم تشریف لائے آپ نے زمزم کا ایک ڈول منگوایا اس سے وضو فرمایا پھر فرمایا اپنی حوض کے لئے ڈول کھینچو اور اگر تم اتنے نہ کھینچ سکو تو میں تمہارے ساتھ کھینچوں۔ (اورقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

المدينة المنورة

مدینہ منورہ

(۱۲۲۸) عن على قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم ان ابراهيم كان عبدك و خليك دعاك لاهل مكة بالبركة و انا محمد عبدك و رسولك ادعوك لاهل المدينة ان تبارك لهم فى مدهم و صاعهم مثل ما باركت لاهل مكة مع البركة لبركتين. (رواه الترمذى)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے اللہ بیشک ابراہیم تیرے بندے اور تیرے خلیل تھے جنہوں نے اہل مکہ کو برکت کی دعا دی اور میں محمد ہوں تیرا بندہ اور تیرا رسول میں تجھ سے مدینہ والوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ تو برکت دے ان کے مد میں اور ان کے صاع میں اسی طرح جس طرح تو نے اہل مکہ کو برکت عطا کی ایک برکت کے ساتھ دو برکتیں۔ (ترمذی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۲۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم ان ابراهیم حرم مکة و انی احرم المدینة و هی حرام ما بین لابیتها. (رواه الشیرازی فی الالقاب)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اللہ ابراہیم نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں اور وہ حرم ہے۔ جو کچھ ان دونوں لابوں کے درمیان ہے۔ (شیرازی نے القاب میں اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۳۰) عن علی ما کتبنا عن رسول الله صلی الله علیه وسلم الا القرآن و ما فی هذه الصحیفة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المدینة حرام ما بین عیر الی ثور لا یختلی خلدها ولا ینفر صیدها ولا یلتقط لقطها الا لمن اشار بها ولا یصلح لرجل ان یحمل فیها السلاح لقتال ولا یصلح ان یقطع منها شجرة الا ان یعلف الرجل بعیره فمن احدث حدثا او آوی محدثا فعلیه لعنة الله و الملائکة و الناس اجمعین لا یقبل منه صرف ولا عدل ذمة المسلمین واحدة یسعیٰ ایها ادنا فمن احقر مسلما فعلیه لعنة الله و الملائکة و الناس اجمعین. (رواه الطیالسی و عبدالرزاق و احمد و البخاری و الترمذی و النسائی و ابوداؤد و ابویعلیٰ و ابن خزیمة و ابوعوانة و الطحاوی و ابن حبان و البیهقی و ابونعیم و ابن جریر باختلاف یسیر.)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلعم کی کوئی بات نہیں لکھی علاوہ قرآن کے اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے مدینہ حرم ہے عیر سے لے کر ثور تک نہ اس کا گھاس کاٹی جائے اور نہ اس کا شکار دوڑایا جائے اور نہ وہاں کی گری پڑی کوئی چیز اٹھائی جائے علاوہ

اس کے جس کی نشاندہی ہو جائے اور یہ درست نہیں ہے کہ آدمی اس میں ہتھیار اٹھائے لڑائی کے لئے اور درست نہیں ہے کہ اس کے درخت کو کاٹ دیا جائے علاوہ اس کے جو آدمی اپنے اونٹ کے چارے کے لئے اس میں سے لے اور جو بھی اس میں کوئی نئی بات ایجاد کرے اس پر اللہ اور اس کے فرشتے اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے نہ اس کا کوئی فرضی عمل قبول ہوگا اور نہ نفل جو کسی مسلمان کو حقیر سمجھے اس پر اللہ اس کے فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ (طیالسی عبدالرزاق، احمد، بخاری، ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابویعلی، ابن خزیمہ، ابو عوانہ، طحاوی، ابن حبان بیہقی، ابونعیم اور ابن جریر نے ان سب کو معمولی فرق کے ساتھ روایت کیا ہے۔)

جزيرة العرب

جزیرہ عرب

(١٢٣١) عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یترك بارض العرب دینان دین مع الاسلام. (رواه ابن جریر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلعم نے فرمایا سرزمین عرب میں دو دین نہ چھوڑے جائیں گے کوئی بھی دین اسلام کے ساتھ۔ (ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٢٣٢) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ولیت هذا الامر من بعدی فاخرج اهل نجران من جزیرة العرب. (رواه ابن ابی عاصم)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے مجھ سے فرمایا اگر میرے بعد تم کو خلافت ملے تو تم نجران والوں کو جزیرہ عرب سے نکال دینا۔ (ابن ابی عاصم نے اسے روایت کیا ہے۔)

القزوين

قزوین

(١٢٣٣) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ستفتح الاسکندریة و قزوین علی امتی و انهما بابان من ابواب الجنة من رابط فیهما او في احدهما لیلة واحدة خرج من ذنوبه کیوم ولدته امه. (رواه الرافعی و الخلیلی

ابو حفص عمر بن زادان و ابویعلیٰ الحسن العطار باختلاف الالفاظ)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے عنقریب اسکندریہ فتح کیا جائے گا اور قزوین اور وہ دونوں جنت کے دروازے ہیں جو کوئی ان دونوں میں متعلق رہے گا یا دونوں میں سے کسی ایک میں اس کے گناہ اس طرح ختم ہوں گے جیسے کہ وہ ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ (رافعی، خلیلی، ابو حفص، عمر بن زادان، ابویعلیٰ الحسن عطار ان سب نے الفاظ کے اختلاف سے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۳۴) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اربعة ابواب من ابواب الجنة مفتحة فی الدنیا الاسکندریة و عسقلان و قزوین و عبادان و فضل جدة علی هؤلاء کفضل بیت الله الحرام علی سائر البیوت. (رواه ابن حبان و الدیلمی و الرافعی و الخطیب)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جنت کے دروازوں میں سے چار دنیا کیطرف کھلے ہوئے ہیں اسکندریہ، عسقلان، قزوین اور آبادان اور جدہ کو ان سب پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسے بیت اللہ کو تمام گھروں پر۔ (ابن حبان، رافعی اور خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

الرستاق

رستاق

(۱۲۳۵) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الرستاق حظیره من حظائر جهنم لیس فیها حد ولا جمعة ولا جماعة صبیهم عارم و شبانهم شیاطین و شیوخهم جهال المومن انتن فیهم من الجیفة. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے رستاق جہنم کے خطیروں میں سے ایک خطیرہ ہے، نہ تو اس میں حد ہے اور نہ جمعہ یا جماعت ان کے بچے موذی ہیں اور ان کے جوان شیاطین اور ان کے بڈھے جاہل ان میں مردار کی بدبو ہے۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

فضل الازمنة من الايام و الشهور
زمانہ کی فضیلت دنوں اور مہینوں کی

یوم الجمعة و لیلتها
جمعہ کا دن اور اس کی رات

(۱۲۳۶) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله عزوجل ینزل کل لیلة جمعة من اول اللیل الی آخره الی السماء الدنیاو فی سائر اللیالی فی ثلث الآخر من اللیل فیأمر ملکا ینادی هل من سائل فأعطیه هل من تائب فأتوب علیه هل من مستغفر فاغفرله یا طالب الخیر اقبل و یا طالب الشر اقصر. (رواه الدار قطنی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اللہ تعالیٰ ہر شب جمعہ شروع سے آخر تک آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور بقیہ تمام راتوں میں رات کے آخری تہائی حصہ میں اور وہ ایک فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ وہ ندا کرے "ہے کوئی مانگنے والا جسے میں عطا کروں، ہے کوئی توبہ کرنے والا جس کی توبہ میں قبول کروں، ہے کوئی بخشش چاہنے والا جسے میں بخش دوں، اے بھلائی کے طالب آگے بڑھ اور اے برائی کے طالب پیچھے ہٹ۔ (دار قطنی نے اسے روایت کیا ہے۔)

المحرم　　ماہ محرم

(۱۲۳۷) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المحرم شهر الله تاب فیه علی قوم و یتوب فیه علی اقوم. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے محرم اللہ کا مہینہ ہے جس میں اس نے ایک قوم کی توبہ قبول فرمائی اور اس ماہ میں دوسری قوموں کی توبہ بھی قبول فرمائے گا۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۳۸) عن علی قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یصوم عاشوراء و یأمر به. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلعم عاشوراء کے دن روزہ رکھتے اور لوگوں کو اس کا

حکم دیتے۔(ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۳۹) عن علی قال سئل رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و انا قاعد فقال یا رسول اللہ ای شهر تأمرنی ان اصوم بعد شهر رمضان قال ان کنت صائما بعد شهر رمضان فصم المحرم فانه شهر اللہ و فیه یوم تاب اللہ فیه علی قوم و یتوب فیه علی آخرین. (رواہ الدارمی و الترمذی و عبداللہ بن احمد و ابویعلی و البیهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلعم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک آدمی نے حضور صلعم سے پوچھا یا رسول اللہ ماہ رمضان کے بعد آپ مجھے کس مہینے میں روزہ رکھنے کا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم رمضان کے بعد کسی مہینے میں روزہ رکھنا چاہو تو محرم میں روزے رکھو کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور اس میں ایک روزہ ایسا ہے جس میں اللہ نے ایک قوم کی توبہ قبول فرمائی اور اس میں دوسروں کی بھی توبہ قبول فرمائے گا۔(دارمی، ترمذی، عبداللہ بن احمد، ابویعلی اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

الشاة و الغنم
بکری اور بھیڑ

(۱۲۴۰) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان فی بیته شاة تحلب جاءه اللہ برزقها و کانت فی بیته برکة و قدس کل یوم تقدیسه و انتقل عنه الفقر مرحلة و من کانت عنده شاتان یحلبهما جاءه اللہ برزقهما و انتقل الفقر عنه مرحلتین و قدس کل یوم تقدیستین و من کان فی بیته ثلاث شیاة یحلبهن جاءه اللہ برزقهن و کانت فی بیته ثلاث برکات و قدس کل یوم ثلاث تقدیسات و انتقل عنه الفقر ثلاث مراحل. (رواہ ابن جریر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس کے گھر میں ایک بکری ہے اور وہ اس کا دودھ دوہتا ہے اللہ تعالیٰ اس بکری کا رزق اس کے پاس بھیجتا ہے اور اس کے گھر میں برکت اور پاکیزگی ہوتی ہے ہر روز وہ پاکیزگی رہتی ہے اور محتاجگی کو اس سے ایک مرحلہ دور کردیا جاتا ہے اور جس شخص کے پاس دو بکریاں ہوتی ہیں جنہیں وہ دوہتا ہے اللہ ان دونوں کا رزق اسے

بھیجتا ہے اور محتاجگی کو اس سے دو مرحلہ بھر دور رکھتا ہے اور روزانہ دو پاکیزگیاں اسے عطا فرماتا ہے اور جس کے گھر میں تین بکریاں ہوتی ہیں اور انہیں وہ دوہتا ہے اللہ تعالیٰ ان کا رزق اسے بھیجتا ہے اور اس کے گھر میں تین برکتیں موجود رہتی ہیں اور روزانہ تین پاکیزگیاں اسے عطا فرماتا ہے۔ اور فقر کو اس سے تین مرحلہ بھر دور رکھتا ہے۔(ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۴۱) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشاة فی البيت بركة و الشاتان بركتان و الثلاث ثلاث بركات.

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے گھر میں بکری کا ہونا باعث برکت ہے اور دو بکریوں میں دو برکتیں ہیں اور تین بکریوں میں تین برکتیں ہیں۔

الحمام حمام

(۱۲۴۲) عن علی قال كان النبی صلى الله عليه وسلم يعجبه النظر الی الحمام الاحمر و الاترج. (رواه ابن حبان و ابن السنی و ابونعيم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلعم کو اچھا لگتا تھا سرخ کبوتر اور لیمو کے درخت پر نظر ڈالنا۔(ابن حبان، ابن سنی اور ابو نعیم نے اسے روایت کیا ہے۔)

البرغوث
پسو

(۱۲۴۳) عن علی قال نزلنا منزلا فآذيتنا البراغيث فسببناهاققال رسول الله لا تسبوها فنعمت الدابة فانهاايقظكم لذكر الله (رواه الطبرانی وفی رواية العقيلی وابن الجوزی فبتنا تلك الليل متهجدين)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک منزل پر اترے وہاں ہمیں پسوؤں سے تکلیف پہنچی چنانچہ ہم نے انہیں برا بھلا کہا تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا اسے برامت کہو کیوں کہ یہ کتنا اچھا جانور ہے جس نے تم کو اللہ کے ذکر کرنے کے لئے بیدار کیا۔(طبرانی نے اسے روایت کیا ہے اور عقیلی اور ابن جوزی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ رات ہم نے پوری تہجد میں گزاری)

فصل النباتات
نباتات کی فضیلت کا بیان

نضوح الرمان — انار کا رس

(۱۲۴۴) عن اسید بن جعفر بن محمد عن آبائه عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کلوا الرمان فانه لیس فیها من حبة الا و فیها من ماء الجنة و لیس فیها من حبة تقع المعدة الا انارت القلب و احرست الشیاطین اربعین لیلة و فی روایة علیکم بالرمان فکلوه بسحمة فانه دباغ المعدة و ما من حبة تقع فی جوف رجل الا انارت قلبه و حرست الشیاطین الوسوسة اربعین یوما. (رواهما الصقلی و عبدالله ابن احمد و الدینوری و ابن السخا و ابونعیم و البیهقی باختلاف یسیر)

اسید بن جعفر بن محمد سے مروی ہے وہ اپنے آباءواجداد سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت علیؓ سے آپ فرماتے ہیں کہ فرمایارسول اللہ صلعم نے انار کھاؤ کیوں کہ اس کا کوئی دانہ ایسا نہیں ہے جس میں جنت کا پانی نہ ہوااور اس کا کوئی دانہ ایسا نہیں ہے جو معدہ میں جاتے ہی قلب کو منور نہ کردے اور چالیس راتوں تک شیاطین سے محفوظ نہ رکھے اور ایک روایت میں ہے کہ تم کو انار کا استعمال لازم ہے تم اسے کھاؤ مع اس کے باریک چھلکے کے کیوں کہ وہ مقوی معدہ ہے اور اس کا جو بھی دانہ انسان کے پیٹ میں جاتا ہے وہ قلب کو منور کرتا ہے۔ اور چالیس روز تک شیاطین کے وسوسہ سے محفوظ رکھتا ہے۔ (ان دونوں روایتوں کو صقلی عبداللہ بن احمد، دینوری، ابن سخا اور ابونعیم اور بیہقی نے معمولی سے فرق کے ساتھ روایت کیا ہے۔)

التمر — کھجور

(۱۲۴۵) عن علی قال جاء جبرئیل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا محمد خیر تمراتکم البرنی. (رواه ابونعیم)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جبرئیل نبی کریم صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے محمد آپ کی کھجوروں میں بہترین برنی کھجوریں ہیں۔ (ابونعیم نے اسے روایت کیا ہے۔)

جامع الفضائل
اجتماعی فضائل کا بیان

(١٢٤٦) عن علی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سید الناس آدم و سید العرب محمد و سید الروم صهیب و سید الفرس سلمان و سید الحبشة بلال و سید الجبال طور سیناء و سید الشجر السدر و سید الاشهر المحرم و سید الایام الجمعة و سید الکلام القرآن و سید القرآن البقرة و سید البقرة آیة الکرسی اما ان فیها خمس کلمات فی کل کلمة خمسون برکة. (رواه الدیلمی فی فردوس الاخبار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے لوگوں کے سردار حضرت آدم ہیں اور عرب کے سردار محمد صلعم ہیں اور روم کے سردار صہیب ہیں اور فارس کے سردار سلمان ہیں اور حبشہ کے سردار بلال ہیں، پہاڑوں کا سردار طور سینا ہے، درختوں کا سردار سدرۃ المنتہی ہے مہینوں کا سردار محرم ہے اور ایام کا سردار جمعہ ہے اور کلام کا سردار قرآن ہے اور قرآن کا سردار سورہ بقرہ ہے اور سورہ بقرہ کا سردار آیۃ الکرسی ہے اس میں پانچ کلمے ایسے ہیں جس کے ہر کلمہ میں پچاس برکتیں ہیں۔ (دیلمی نے اسے فردوس الاخبار میں روایت کیا ہے)

"حرف القاف" حرف قاف

کتاب القیامة قیامت کا بیان

باب فی الامور الواقعة و بیان قرب وقوعها و ما یتعلق بها فی خروج الکذاب طلحة بن خویلد

قیامت سے پہلے پیش آنے والے واقعات اور قرب قیامت اس سے متعلق باتوں کا بیان اور کذاب طلحہ بن خویلد کے خروج کا بیان

(١٢٤٧) عن علی بن ربیعة الوالی قال خدمت علیا بامر طلحة و اخبرته ا سیفه کامن یقال له الجراز و اخبرته خبر مخیف و ضربته ایاه بالجزار و نبو الجزار عنه قال وقع بنا الخبر بضربة طلیحة و بنو الجزار عنه فقال انها مامورة

نقدشجي و ان كان الجزار قد بنا عنه. (رواه ابن عساكر)

علی بن ربیعہ والبی سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ طلحہ کے حکم سے حضرت علیؓ کی خدمت بجا لاتا تھا

الاشتراط الصغریٰ و الكبریٰ

قیامت صغریٰ اور قیامت کبری کی نشانیاں

(١٢٤٨) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اقتراب الساعة اذا كثر خطاء منابركم و ركن علماء كم الی ولاتكم فاحلوا لهم الحرام و حرموا عليهم الحلال فاتوهم بما يشتهون و تعلم علمائكم ليحلوا به دنانيركم و دراهمكم و اتخذتم القرآن يتبارون تجارة الحديث. (رواه الديلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے قرب قیامت کی نشانی یہ ہے جب منبر پر بیٹھنے والے غلطی کریں اور تمہارے حاکموں کی طرف مائل ہوں اور ان کے لئے حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار دیں اور ان کے پاس اپنی خواہشات لے کر جائیں اور تمہارے علماء اس لئے علم حاصل کریں تاکہ اس سے تمہارے درہم و دینار حاصل کر سکیں اور تم قرآن کو تجارت حدیث کے تجربہ کے لئے حاصل کرو گے۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٢٤٩) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقوم الساعة حتی يلتمس الرجل من اصحابی كما يلتمس الضالة فلا يوجد. (رواه احمد)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے قیامت نہ قائم ہو گی جب تک کہ آدمی میرے اصحاب سے طلب کرتا رہے گا جس طرح گمراہ تلاش کرتا ہے لیکن وہ پاتا نہیں ہے۔ (احمد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٢٥٠) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا عملت امتی

خمس عشرة خصلة حل لهم قيل و ما هی یا رسول الله قال اذا اتخذوا لفیء دولاد
و الامانة مغنما و الزکوة مغرما و اطاع الرجل زوجته وجفا اباه و عق امه و بر
صديقه و شربت الخمور و لبست الحرير و الدیباج و اتخذوا المعازف و القينات
و اكرم الرجل مخافة شره و كان زعيم القوم ارذلهم و لعن آخر هذه الامة اولها
وارتفعت الاصوات فی المساجد فليتوقعوا خلالا ثلاثا ريحا حمراء و خسفا و
مسخا. (رواہ الترمذی و ابن ابی الدنیا و البیهقی اور ابن الجوزی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب میری امت یہ پندرہ چیزیں کرنے لگے گی تو خدا کا حکم ان پر واجب ہو جائے گا میں نے عرض کیا وہ کون سی چیزیں ہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب لوگ مال غنیمت کو اپنا ذاتی مال سمجھنے لگیں اور امانت میں خیانت ہونے لگے اور زکوۃ شوقیہ لی جانے لگے اور آدمی اپنی بیوی کا کہنا مانے اور اپنے باپ پر ظلم کرے، ماں کی نافرمانی کرے اور دوست کے ساتھ نیکی کرے، شراب پی جائے، ریشمی کپڑے پہنے جائیں، گانے بجانے کے آلات استعمال کئے جائیں اور گانے بجانے والی لونڈیاں رکھی جائیں اور آدمی کی عزت اس کے شر کی وجہ سے جائے اور قوم کا سردار سب سے زیادہ رذیل ہو جائے اور اس امت کے اگلے لوگ پچھلے لوگوں پر لعنت بھیجیں اور مسجدوں میں لوگوں کی آوازیں بلند ہوں اس وقت تم امید کرو کہ تین چیزوں میں سے کسی ایک کی یا تو سرخ آندھی یا زمین کا دھنس جانا یا صورتوں کا مسخ کر دیا جانا۔ (ترمذی اور ابن ابی الدنیا، بیہقی اور ابن جوزی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۵۱) عن علی قال صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوٰۃ الصبح فلما قضی صلوته ناداہ رجلا متی الساعة فزبرہ رسول الله و انتهرہ و قال له اسکت حتی اذا اسفر رفع طرفه الی السماء فقال تبارك رافعها و مدبرها ثم رمیٰ ببصرہ الی الارض فقال تبارك و داحیها و خالقها ثم قال این السائل عن الساعة فجثی الرجل عل رکبتیه فقال انی بابی و امی سألتك قال ذلك عند حیف الامة و تصدیق بالنجوم و تکذیب بالقدر حین تتخذ الامانة مغنما و الصدقة مغرما و الفاحشة زنا حرة فعند ذلك هلاك قومك. (رواہ البزار)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے صبح کی نماز پڑھی جب آپ نماز سے فارغ

ہو چکے تو ایک شخص نے آواز دی قیامت کب ہے یہ سن کر رسول اللہ صلعم نے اسے ڈانٹا اور جھڑکا اور فرمایا خاموش رہ یہاں تک کہ دن نکل آیا تب آپ نے اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی اور فرمایا پاک ہے اسے بلند کرنے والا اس کے بعد نظر زمین کی طرف ڈالی اور فرمایا پاک ہے اس کو پھیلانے والا اور اس کو پیدا کرنے والا اس کے بعد فرمایا کہاں ہے سوال کرنے والا قیامت کا یہ سن کر وہ آدمی اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور عرض کیا میں حاضر ہوں حضور صلعم پر میرے ماں باپ قربان ہوں میں نے حضور صلعم سے سوال کیا تھا۔ آپ نے فرمایا وہ جب ہو گی جب لوگ نہتوں پر ظلم کریں گے، لوگ نجوم کی تصدیق کریں گے اور قضا و قدر کی تکذیب اس وقت امانت لوٹ لی جائے گی اور صدقہ شوقیہ لیا جائے گا زنا اور فحاشی عام ہو گی اس وقت اپنی قوم کی ہلاکت کا شمار کر لینا۔ (بزار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۵۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یخرج الدجال و معه سبعون الفا من الحاكه علی مقدمة الشعر من فیهم یقول بدوبد و. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے دجال نکلے گا اور اس کے ساتھ ستر ہزار۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۵۳) عن علی قال قال النبی صلی الله علیه وسلم یخرج رجل من وراء النهر یقال له الحارث حراث علی مقدمته رجل یقال له المنصور یوطیء او یمکن لآل محمد کما مکنت قریش لرسول الله وجب علی کل مومن نصره او قال اجابته. (رواه ابو داؤد)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا نبی کریم صلعم نے ماوراء النہر سے ایک آدمی نکلے گا جس کا نام حارث ہو گا اس کے آگے ایک شخص ہو گا جس کا نام منصور ہو گا وہ آل محمد کی موافقت کرے گا یا تمکین کرے گا جس طرح قریش نے رسول اللہ صلعم کی تمکین کی تھی ہر مومن پر اسکی مدد واجب ہو گی یا یہ فرمایا کہ اس کی بات کو قبول کرنا۔ (ابو داؤد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۵٤) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اقتراب الساعة اذا رأتیم الناس اضاعوا الصلوٰة و اضاعوا الامانة و استحلوا الکبائر و اکلوا

الربا و اخذوا الرشا و شيدوا لبنا و اتبعوا الهوى و باعوا الدين بالدنيا و اتخذوا القرآن مزامير و اتخذوا جلود السباع صفافا و المساجد طرقا و الحرير لباسا و كثر الجور و فشاء الزنا و تهاونوا بالطلاق ايتمن الخائن و خون الامين و صار المطر قيظا و الوالد غيظا و امراء فجرة و وزراء كذبة و امناء خونة و عرفاء ظلمة و قلت العلماء و كثرت القراء و قلت الفقهاء و حليت المصاحف و زخرفت المساجد و طولت المنابر و فسدت القلوب و اتخذوا القينات و استحلت المعارف و شربت الخمور و عطلت الحدود و نقضت الشهور و نقضت المواثين و شاركت المرأة زوجها فی التجارة و ركب النساء البراذين و تشبهت النساء بالرجال و الرجال بالنساء و يحلف لغير الله و يشهد الرجل من غير ان يستشهد و كانت الزكوٰة مغرما و الامانة مغنما اطاع الرجل امرأته و عق امه و اقصى اباه و صارت الامارات مواريث و سب آخر هذه الامة اولها و اكرم الرجل انقاء شره و كثرت الشرط و صعدت الجهال المنابر و لبس الرجل الشيجال و ضيقت الطرقات و شيد البناء و استغنى الرجال بالرجال و النساء بالنساء و كثرت خطباء منابركم و ركن علمائكم الی ولاتكم فاحلوا لهم الحرام و حرموا عليهم الحلال و افتوهم بما يشتهون و تعلم علمائكم العلم ليجلبوا به دنانيركم و دراهمكم و اتخذتم القرآن تجارة و ضيعتم حق الله فی اموالكم و صارت اموالكم عند شراركم و قطعتم ارحامكم و شربتم الخمور فی ناديكم و لعبتم بالميسر و ضربتم بالكبر و المعرفة و المزامير و منعتم محاويجكم زكواتكم و رأيتموها مغرما و قتل البرى ليغيظ العامة بقتله و اختلفت اهوائكم و صار العطاء فی العبيد و السقاط و ظففت الميكائيل و الموازمين و وليت اموركم السفهاء. (رواه ابوالشيخ و عويس و الديلمی)

حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے قیامت کی نشانی یہ ہے کہ جب تم دیکھو کہ لوگوں نے نماز کو ترک کردیا ہے اور امانت میں خیانت کی ہے گناہ کبیرہ کو جائز کر رکھا ہے سود خواری اور رشوت ستانی اختیار کی ہے، بلند عمارتیں بننے لگی ہیں لوگوں نے خواہشات کی پیروی کی ہے اور دین کو دنیا کے عوض بیچ ڈالا ہے قرآن کو مزامیر بنا رکھا ہے اور درندوں کی

کھالوں کو صف بنالیا ہے اور مسجدوں سے راستہ بنا رکھا ہے، ریشمی کپڑوں کو پہننا شروع کر دیا ہے، ظلم وجور کی کثرت ہو گئی ہے زناکاری عام ہو گئی ہے طلاق کو لوگوں نے بہت آسان سمجھ لیا ہے اور بے ایمان ایمان داری کرنے لگا اور امانت دار بے ایمان ہو گیا بارش شدید گرمی کی نذر، لڑکے سخت غصہ ور اور امراء بدکار اور وزراء جھوٹے ہو گئے ہیں ایماندار بے ایمان اور عرفاء ظالم ہو گئے ہیں اور عالم کم رہ گئے ہیں اور پڑھنے والوں کی کثرت ہو گئی ہے فقہاء بہت تھوڑے رہ گئے ہیں اور قرآن آراستہ کرنے لگے ہیں اور مسجدیں آراستہ اور منبر دراز کر دیئے گئے اور لوگوں کے قلوب فاسد ہو گئے اور لوگوں نے گانے والیوں کو رکھ لیا ہے اور شراب خوری عام ہو گئی ہے اور حدود معطل ہو گئی ہیں اور عورتیں کاروبار میں اپنے شوہر کے ساتھ شریک ہونے لگیں، عورتیں گھوڑوں پر سوار ہونے لگیں اور عورت مرد سے اور مرد عورت سے مشابہ ہو جائیں غیر اللہ کی قسمیں کھائی جانے لگیں اور آدمی بغیر دیکھے ہوئے شہادت دینے لگے زکوٰۃ شوقیہ لی جائے اور امانت کو مال غنیمت سمجھا جائے آدمی اپنی بیوی کی فرمانبرداری کرنے لگے اور ماں کی نافرمانی اور امارت وحکومت موروثی ہو کر رہ جائے اس امت کے موخرین متقدمین کو برا کہیں اور آدمی کی عزت محض اس کے شر کی وجہ سے کی جائے شرط کی زیادتی ہو جائے اور جاہل لوگ منبروں پر چڑھنے لگیں لوگ تاج پہننے لگیں اور گلیاں تنگ ہو جائیں اور اونچی اونچی عمارتیں بننے لگیں آدمی آدمیوں سے بے نیاز ہو جائے اور عورتیں عورتوں سے، منبر کے خطیبوں کی کثرت ہو جائے اور تمہارے علماء تمہارے حاکموں کی طرف مائل ہوں اور حرام کو حلال اور حلال کو حرام کرنے لگیں اور اپنی خواہش کے مطابق فتوے دینے لگیں اور تمہارے عالم علم اس وجہ سے حاصل کریں کہ تاکہ تم سے درہم و دنیار حاصل کر سکیں اور تم لوگ قرآن کو تجارت کا ذریعہ بنالو گے اور اپنے مال و دولت میں اللہ کے حق کو ضائع کرو گے اور مال و دولت تم میں سے بدترین لوگوں کے ہاتھ میں چلا جائے اور تم لوگ آپس میں قطع رحمی کرنے لگو گے اور تم لوگ اپنی مجلسوں میں شراب خوری کرو گے تم لوگ جوا کھیلنے لگو گے اور گانے بجانے کے آلات سے کھیلو گے اور تم اپنے ضرور تمندوں سے زکوٰۃ روک رکھو گے اور اسے شوقیہ سمجھو گے اور نیکوں کو قتل کیا جائے گا تاکہ عالم لوگوں کو ان کے قتل سے غصہ آوے۔ اور احمق لوگ تم پر حاکم کر دیئے جائیں۔ (ابوالشیخ، عولیس، دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۵۵) عن علی قال قال رجل یا رسول الله متی الساعة فزبره رسول الله الی آخر الحدیث مذکور سابقا فی هذه الروایة تخاطب لعمربن الخطاب و تغایر خفیف فی الالفاظ فی المعانی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے سوال کیا یارسول اللہ قیامت کب ہے رسول اللہ صلعم نے اسے جھڑکا یہ روایت اس سے پہلے روایت کی جاچکی ہے۔ جو عمر بن خطاب سے خطاب ہے الفاظ میں ضرور کچھ ردوبدل ہے لیکن معنی میں نہیں۔)

ظهور المهدی

امام مہدی علیہ السلام کا ظہور

(۱۲۵۶) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المهدی من اهل البیت یصلحه الله فی لیلة. (رواه احمد و ابن ماجة)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی اہل بیت میں سے ہوگا اللہ تعالیٰ اس کی بدولت اصلاح فرمائے گا ایک ہی رات میں۔ (احمد اور ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۵۷) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لولم یبق من الدهر الا یوم یبعث الله تعالیٰ رجلا من اهل بیتی یملأها عدلا کما ملئت جورا. (رواه احمد و ابو داؤد)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب زمانہ کے خاتمہ میں صرف ایک دن باقی رہے گا تو اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (احمد اور ابوداؤد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۵۸) عن علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یکون فی آخر الزمان فتنة تحصل الناس کما یحصل الذهب فی المعدن فلا تسبوا اهل الشام و لکن سبوا شرارهم فان فیهم الابدال یوشك ان یرسل علی اهل الشام سبب من السماء ففرق جماعتهم حتی لوقاتلهم الثعالب غلبتهم فعند ذلك یخرج خارج من

اهل بیتی فی ثلاث رایات المکثر یقول خمسة عشر الفا و المقلل یقول هم اثنا عشره الفا امارتهم امت امت یلقون سبع رایات تحت کل رایة منها رجل یطلب الملك فیقتلهم الله جمیعا و یرد الله الی المسلمین الفتهم و قاسیتهم و دانیتهم. (رواه الطبرانی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے آخر زمانہ میں فتنہ اٹھ کھڑا ہو گا جس میں لوگ اس طرح اکھٹے کئے جائیں گے جس طرح کہ سونا کان سے نکالا جاتا ہے۔ لہٰذا تم اہل شام کو برامت کہنا بلکہ ان میں کے برے لوگوں کو برا کہو کیوں کہ ان میں ابدال بھی ہیں ہو سکتا ہے کہ اہل شام پر آسمان سے کوئی ایسا فتنہ نازل ہو جس سے ان کی جماعتوں میں تفرقہ پڑ جائے اگر لومڑیاں بھی ان سے جنگ کریں تو ان پر غالب آجائیں گی۔ ایک شخص خروج کرے گا تین جھنڈے لئے ہوئے اکثروں کا کہنا ہے کہ اس کے ساتھ پندرہ ہزار آدمی ہوں گے اور دوسرے لوگ کہتے ہیں بارہ ہزار آدمی ہوں گے ان کے مقابل کل سات جھنڈے ہوں گے۔ اس میں سے ہر جھنڈے کے نیچے ایک آدمی ہو گا جو ملک کا طالب ہو گا اللہ تعالیٰ ان سب کو قتل فرمائے گا اور مسلمانوں کو انکی الفت اور انکی نعمت عطا فرمائے گا۔ (طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۵۹) عن علی قال لا یخرج المهدی حتی یبصق بعضهم فی وجه بعض و اذا نادی مناد من السماء ان الحق فی آل محمد فعند ذلك یظهر المهدی علی افواه الناس و یشربون حبة فلا یکون لهم ذکره غیره. (رواه ابو نعیم، ابن حماد و ابن المنادی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا مہدی کا خروج اس وقت تک نہ ہو گا جب تک کہ لوگ ایک دوسرے کے منہ پر تھوکنے نہ لگیں اور جب ایک منادی ندا کرے گا کہ حق آل محمد کا ہے اس وقت مہدی کا ظہور ہو گا لوگوں کی زبانوں پر ان کا چرچہ ہو گا جو لوگ ان کی مئے محبت نوش کریں گے اور ان کی زبانوں پر علاوہ ان کے ذکر کے اور کچھ نہ ہو گا۔ (نعیم بن حماد اور ابن منادی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۶۰) عن علی قال المهدی مولده بالمدینة من اهل بیت و اسمه اسم نبی و مهاجره بیت المقدس کث اللحیة اکحل العینین براق الثنا یا فی وجهه خال فی

کتفه علامة النبی یخرج برایة النبی من مرط و معلمة سوداء مربعة فیها حجر لم تنشر منذ توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا تنشرحتی یخرج المهدی به بثلاثة آلاف من الملائکة یضربون وجوه من خالفهم وادبارهم و یبعث هو ما بین الثلاثین الی الاربعین.(رواه نعیم ابن حماد)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مہدی کا مولد مدینہ شریف ہوگا آپ نبی کریم صلعم کے اہل بیت ہوں گے انکانام نامی نبی کریم صلعم کے اسم مبارک پر ہوگا وہ بیت المقدس ہجرت کر جائیں آپ گھنی ڈارھی سرگیں آنکھوں اوور سفید دانتوں والے ہوں گے چہرہ پر ایک تل ہوگا آپ کے شانے پر مہر نبوت ہوگی آپ خروج کریں گے نبی کریم صلعم کے علم کو لئے ہوئے جو ریشمی سیاہ رنگ کا ہوگا اور اس پر جنگ کا نشان بنا ہوگا اس میں پتھر ہوگا وہ مربع ہوگا وہ منتشر نہ ہوگا لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور نہ منتشر ہوگا جب تک مہدی اپنا ہاتھ نہ نکالیں گے آپ کے ساتھ تین ہزار فرشتے ہوں گے وہ وہی ہوگا لیکن جب رسول اللہ صلعم نے وفات پائی جو مخالفین کے چہروں اور پشت پر ماریں گے آپ مبعوث کئے جائیں گے جس وقت آپ کا سن تیس سے چالیس سال کے درمیان ہوگا۔ (نعیم بن حماد نے اسے روایت کیا ہے۔

فی الشفاعة

شفاعت کا بیان

(۱۲۶۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم شفاعتی لامتی من احب اهل بیتی. (رواه الخطیب)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے میری شفاعت میری امت کے ان لوگوں کے لئے ہے جو میرے اہل بیت سے محبت رکھیں۔ (خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۶۲) عن حرب بن شریح قال قلت لابی جعفر محمد بن علی بن الحسین علیهم السلام جعلت فداك ارأیت هذه الشفاعة التی یتحدث بها بالعراق احق هی قال شفاعة ماذا قلت شفاعة محمد قال حق والله ای والله لحدثنی عمی محمد بن علی الحنفیة عن علی ابن ابی طالب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم

قال اشفع لامتی حتی ینادینی ربی فیقول ارضیت یا محمد فاقول نعم رضیت ثم اقبل علی فقال انکم تقولون یا معشرالعراق ان ارجی آیة فی کتاب اللہ یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا ان ارجی آیة فی کتاب اللہ و لسوف یعطیك ربك فترضیٰ و هی الشفاعة (رواہ ابن مردویہ)

حرب بن شریح سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابی جعفر محمد بن علی بن حسین علیہم السلام سے عرض کیا میں آپ پر صدقے جاؤں کیا جس شفاعت کا عراق والے ذکر کرتے ہیں وہ برحق ہے انہوں نے کہا کس چیز کی شفاعت میں نے عرض کیا "محمدؐ کی شفاعت" آپ نے فرمایا بخدا وہ برحق ہے خدا کی قسم مجھ سے میرے چچا محمد بن حنفیہ نے حدیث بیان کی انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب سے فرمایا رسول اللہ صلعم نے میں شفاعت کروں گا اپنی امت کی حتی کہ میرا رب مجھے پکارے گا اور فرمائے گا اے محمد کیا آپ خوش ہیں میں جواب دوں گا جی ہاں میں خوش ہوں یہ فرما کر حضرت علیؓ آگے بڑھے اور فرمایا اے عراق والو تم کہتے ہو کہ میں کتاب اللہ کی اس آیت کو موخر کردوں اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنے نفس پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحم سے ناامید مت ہو یقیناً اللہ تعالیٰ سب گناہ بخشتا ہے اور وہ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے" میں نے عرض کیا ہم بھی یہی کہتے ہیں لیکن ہم اہل بیت ہیں آپ فرماتے ہیں کہ کتاب اللہ کی اس آیت کو موخر کردیں "ولسوف الخ" اور جلد ہی آپ کا رب آپ کو وہ عطا فرمائے گا جس پر آپ راضی ہوں گے اور اس سے مراد آپ کی شفاعت ہوگی۔ (ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

الحوض
حوض کوثر

(۱۲۶۳) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مثل ما بین ناحیتی حوضی مثل ما بین المدینة و صنعاء او مثل ما بین المدینة و عمان. (رواہ عبداللہ ابن احمد بن حنبل)

حضرت علیؓ سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے میری حوض کے دونوں کناروں کی

مثال اس مسافت کی ہے جو مدینہ اور صنعا کے درمیان ہے یا مدینہ اور عمان کے برابر۔ (عبد اللہ ابن احمد بن حنبل نے اسے روایت کیا ہے)

الجنة

جنت

(١٢٦٤) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان فی الجنة لسوقا ما فیها شراء ولا بیع الا الصور من الرجال و النساء فاذا اشتهی الرجل صورة دخل فیها. (رواه الترمذی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جنت میں ایک بازار ہے جس میں نہ خرید ہے نہ فروخت علاوہ مردوں اور عورتوں کی صورتوں کے جب کوئی شخص کسی صورت کی طرف راغب ہوتا ہے تو اس میں داخل ہو جاتا ہے۔ (ترمذی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٢٦٥) عن الاصبغ بن نباته قال سمعت علیا یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حبة عدن قضیت غرسه الله بیده ثم قال کن فکان. (رواه ابن مردویه)

اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ سے سنا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جنت عدن کی شاخ کا ذکر کیا جسے اللہ نے اپنے ہاتھ سے نصب فرمایا اس کے بعد یہ فرمایا کہ ہو جا چنانچہ وہ ہو گیا۔ (ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٢٦٦) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان المومنین و اولادهم فی الجنة و ان المشرکین و اولادهم فی النار. (رواه عبدالله ابن حنبل)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے بے شک مومنین اور ان کی اولادیں جنت میں ہیں اور مشرکین اور ان کی اولادیں دوزخ میں ہیں۔ (عبد اللہ بن حنبل نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٢٦٧) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان فی الجنة لمجتمعا للحور العین یرفعن باصوات لم یسمع الخلائق مثلها یقلن نحن الخالدات

فلا نبيذ و نحن الناعمات فلا يبائس و نحن الراضيات فلا نسخط طوبى لمن كان لنا و كنا له. (رواه الترمذی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے بے شک جنت میں ایک جمع ہونے کی جگہ ہے حوروں کے لئے جن میں بلند ہیں ان کی آوازیں جن کے مثل مخلوق نے کبھی نہیں سنی ہیں وہ کہتی ہیں ہم زندہ جاوید ہیں لہٰذا ہم ہلاک نہ ہوں گے۔ اور ہم آسودہ حال ہیں ہم غمگین نہیں ہوتے اور ہم ہر وقت خوش رہتے ہیں غصہ نہیں ہوتے مبارک ہے وہ شخص جو ہمارے لئے ہے اور ہم اس کے لئے۔ (ترمذی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۶۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل موذ فی النار. (رواه الخطیب و ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے ہر موذی دوزخ میں ہے۔ (خطیب اور ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۶۹) عن علی قال قلت یا رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم نحشر المتقین الی الرحمان و قد اقلت کلهم رکبانا قال یا علی و الذی نفسی بیده انهم اذا خرجوا من قبورهم استقبلوا بانیق علیها رجال الذهب اشرك نعالهم یتلألأ فیسرون علیها حتی ینتهوا الی باب الجنة فاذا حلقة من یاقوت علی صفائح الذهب و اذا عند باب الجنة شجرة یتبع من اصلها عینا فیشربون من احدی العینین فاذا بلغ الشراب الصدر اخرج الله ما فی صدورهم من غل او حسد او بغی و ذلك قول الله تعالیٰ و نزعنا ما فی صدورهم من غل اخوانا علی سرر متقابلین فلما انتهی الشراب الی البطن طهرهم من دنس الدنیا و قذرها و ذلك قول الله تعالیٰ و سقاهم ربهم شرابا طهورا ثم اغتسلوا من الاخری فجرت علیهم نضرۃ النعیم فلا تشعث ابدانهم ولا تغیر الوانهم ابدا فیضربون بالحلقة علی الصفائح فیسمع لذك طنین فلیبلغ کل حوراء ان زوجها قدم فتبعت بقیها فلولا انه عرفه نفسه لخر له ساجدا من النور و البهاء و الحسن فیقول یا ولی الله انما انا قیمك الذی و کلت بمنزلك فینطلق و هو بالاثر حتی ینتهی به الی قصر من فضة شرفه الذهب یری ظاهره من باطنه و باطنه من

ظاهره فيقول لمن هذا فيقول الملك هو لك قال رسول الله لو مات احد من الفرح لمات فيريد ان يدخله فيقول له امامك فلا يزال يمر به على قصوره و على خيامه و على انهاره حتى يمر به على غرفة من ياقوتة من اسفلها الى اعلاها مأة الف ذراع قد نبيت على حبال الدر و الياقوت بين ابيض و احمر و اخضر و اصفر ليس منها طريقة تشاكل صاحبتها فى الغرفة بعضها فوق بعض فرشه لون و سريره لون و على رأس ولى الله تاج لذلك التاج سبعون ركنا فى كل ركن منها ياقوته تضى مسيرة ثلاث للمعتب و وجهه مثل القمر ليلة البدر و عليه طوق و وشاحان له نور يتلألأ و فى يده ثلاثة اسورة سوار من ذهب و سوار من فضة و سوار من لؤلؤ و ذلك قوله "يحلون فيها من اساور من ذهب و لؤلؤ" عليه سبعون حلة من حرير مختلفة الالوان على رقة شقائق النعمان و ذلك قوله تعالىٰ " ولباسهم فيها حرير" يهتز السرير فرحا و شوقا الى ولى الله فاتضع له حتى استوى عليه وينظر الى اساطن جنيانه يسترقه مخافة ان يلتمع ذلك النور بصره فبينما هو كذلك اذا قبلت حوراء عيناء معها سبعون جارية و سبعون غلاما و عليها سبعون حلة يرى مخ ساقها من وراء الحلل و لجلد و العظم كما يرى الشراب الاحمر فى الزجاجة البيضاء و كما يرى السلك فى الدرة الصافية فلما عانيها نسى كل شيء عاينه قبلها فتسوى على السرير معه فيضرب بيده الى نحرها فيقرأ ما فى كبدها فاذا هو مكتوب انا حبك و انت حتى اليك انتهت نفسى و ذلك قوله كأنهن الياقوت و المرجان" يشبه فى بياض الؤلؤ فيمتعهم معها سبعين سنة لا تنقطع شهوتها ولا شهوته فبينما هم كذالك اقبل الملائكة و للغرفين سبعون بابا او سبعون الف باب على كل باب حاجب فتقول الملائكة استأذنوا على ولى الله فتقول الحجة ليتما ظلمنا ان تستأذن لكم انه مع ازواجه فيقولون الملائكة بالباب يساذنون عليك فيقول ايذنوا لهم ثم تلى النبى صلى الله عليه وسلم "والملائكة يدخلون عليها من كل باب سلام عليكم بما صبرتم فنعم عقى الدار" و اذا رأيت ثم رأيت نعيما و ملكا كبيرا فلا تدخل الملائكة عليهم الا باذن والانهار تطرد و من تحت ساكنه و الثمار متدلية عليه ان تناولها لفيه

و ان شاء تناولها متكئا و ان شاء تناولها قاعدا و ان شاء تناولها قائما و انهار من ماء غير آسن ليس فيما الدر و الآسن يتغير كما يتغير ماء الدنيا و انهار من لبن لم يخرج من بين الفرث و الدم لا من فروع الماشية و انهار من خمر يطأها الرجال بارجلها لذة للشاربين لا تصدع رؤسهم ولا تغلبهم على عقولهم و انهار من عسل مصفى من لوم العسل لم يخرج من بطون النحل فبينما هو كذالك مرة ينتعم مع ازواجه و مرة يوتى بغذائه و مرة يوتى بشرابه مرة تساذن عليه الملائكة و مرة يزور به فيتكلمه عزوجل و مرة يزور الاخوان فى الله فبينا هو كذلك اذ نور قد غشية فقال بعضهم ما هذا النور الذى غشى اهل الجنة فيقول الملائكة هذه حوراء اشرفت من ختيمها فرحا و شوقا اليك فما غشيك من نور فهو من نور ثغورها. (رواه ابن مردويه و يزيد بن ابن سنان)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم یہ جو آیت ”جس دن ہم متقیوں کو رحمان کے یہاں لے جائیں گے“ آپ نے فرمایا اے علی قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جب وہ لوگ اپنی قبروں سے نکلیں گے تو ان کے مقابل ایک خوبصوت باغ ہوگا جس میں سونے کے آدمی ہوں گے جن کے جوتوں کے تسمے موتی کی طرح دمکتے ہوں گے اور وہاں خوش خوش رہیں گے یہاں تک کہ وہ جنت کے دروازوں تک پہنچیں گے اور وہاں یاقوت کا ایک حلقہ ہوگا اور جنت کے دروازے کے قریب ایک درخت ہوگا جس کی جڑ سے دو چشمے جاری ہوں گے اور جنتی لوگ ان میں سے ایک چشمے سے نوش کریں گے اور جب وہ مشروب ان کے سینوں تک پہنچے گا تو اللہ ان کے دلوں سے کینہ حسد اور کھوٹ نکال پھینکا گے اور وہ اللہ کے اس فرمان کی روشنی میں ہوگا ”ونزعنا الخ“ اور ہم نے نکال پھینکے اس کینہ کو جو ان کے دلوں میں اپنے بھائیوں کی طرف سے تھا وہ خوش خوش آمنے سامنے ہیں“ اور جب وہ مشروب ان کے پیٹ میں جائے گا تو وہ دنیاوی آلودگی اور کثافت سے ان کو پاک کردے گا اور وہ اس فرمان الٰہی کی روشنی میں ہوگا ”وسقاہم الخ“ اور ان کے رب نے ان کو شراب طہور پلوادی اس کے بعد وہ غسل کریں گے دوسرے چشمے سے پھر ان کے لئے جنت نعیم کی نعمتیں جاری ہو جائیں گی۔ چنانچہ نہ ان کے جسم پراگندہ ہوں گے اور نہ ان کا رنگ متغیر ہوگا کبھی بھی پھر وہ حلقہ پر ماریں گیا ور اس کی آواز سنائی

دے گی اور ہر حور کو یہ خبر پہنچ جائے گی کہ اس کا شوہر آگیا ہے چنانچہ وہ اس کے آگے خیر مقدم کو بڑھے گی اور اگر وہ اسے دیکھ لے اسکے نور خوبصورتی اور حسن کے آگے سجدہ کر بیٹھے کہ وہ کہے گی اے اللہ کے دوست میں تیری ساتھی ہوں اس جگہ میں تیرے مقرر کی گئی ہوں چنانچہ وہ اس کے پیچھے پیچھے ہولے گا حتی کہ وہ پہنچے گا چاندی کے محل کے قریب جس کے پاس ہی ایک محل سونے کا ہوگا جس کا باہری حصہ اندر سے دکھائی دے اور اندر کا حصہ باہر سے وہ پوچھے گا کہ یہ کس کا ہے فرشتہ کہے گا وہ تمہارا ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اگر کوئی شخص خوشی خوشی موت پاوے گا اور وہ اس میں داخل ہونا چاہے گا تو وہ کہے گا " اپنے سامنے چنانچہ وہ گزرتا رہے گا اپنے محلات اور اپنے خیموں کے پاس سے اور اپنی نہروں کے پاس سے حتی کہ وہ گزرے گا یاقوت کے ایک کمرہ سے جس کی لمبائی نیچے سے اوپر تک ایک لاکھ گز ہوگی جو بنا ہوگا یاقوت اور موتی کا سرخ سفید ہرا اور پیلا کوئی صورت ایسی نہ ہوگی جس سے وہ اپنے ساتھی سے مشابہ ہو کمرہ میں ایک پلنگ ہوگا جس کی چوڑائی ایک فرسخ ہوگی اور لمبائی ایک میل ہوگی۔ اس میں فرش ہوگا ستر کمروں کی مقدار بھر جس میں کا ایک کمرہ دوسرے کے اوپر ہوگا وہ فرش ایک رنگ کا ہوگا اور پلنگ دوسرے رنگ کا ہوگا اور ولی اللہ کے سر پر تاج ہوگا اس تاج میں ستر رکن ہوں گے ہر رکن یاقوت کا ہوگا اور اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کے مثل چمکتا ہوگا اور اس کے اوپر ایک طوق اور دو جڑاؤ پٹیاں ہوں گی نور کی کی جو مثل دودھ کے چمکتی ہوں گی اور اس کے ہاتھ میں تین سواریاں ہوں گی ایک سواری سونے کی اور ایک چاندی کی اور ایک سواری موتی کی اور یہ اس فرمان الہٰ کے مطابق ہوگا وہ سوار ہوں گے اس میں سونے اور موتی کی سواریوں پر " اور اس پر مختلف رنگ کے ستر ریشمی حلے ہوں گے اور وہ اس فرمان الٰہی کے مطابق ہوگا " ولباسھم " یعنی ان کے لباس اس میں حریر کے ہوں گے تخت حرکت کرے گا خوشی اور شوق سے اللہ کے ولی کے لئے پھر میں اس پر ہاتھ رکھوں گا یہاں تک کہ وہ قائم ہو جائے گا اور وہ عمارت کی بنیاد کو دیکھے گا وہ چرائی ہوئی آنکھوں سے اس طرف دیکھے گا اس ڈر میں کہ کہیں وہ نور اس کی آنکھوں کو چکا چوندھ نہ کردے اتنے میں ایک حور عین آئیں گی جس کے ساتھ ستر لونڈیاں ہوں گی اور ستر غلام اور وہ ستر حلے پہنے ہوں گے جن حلوں سے اس کی پنڈلی کا مغز کھال اور ہڈی دکھائی دے گی جس طرح سفید شیشے میں سرخ شراب دکھائی دیتی ہے اور جس طرح صاف موتیوں میں دھاگے کی لڑی دکھائی دیتی ہے جب وہ اس کا معاینہ

کرے گی تو سب کچھ بھول جائے گی وہ پلنگ پر اس کے برابر بیٹھے گی اور وہ اپنا ہاتھ اس کے گلے پر رکھے گا اور جو کچھ اس کے دل میں ہو گا اسے پڑھ لے گا اور اس میں لکھا ہو گا کہ میں تیری محبوب ہوں اور تو میرا محبوب ہے تیری طرف میرا دل راغب ہے اور یہ اس فرمان الٰہی کے مطابق ہو گا "کانہن" گویا وہ یاقوت اور مرجان کی طرح ہونگی وہ مشابہ ہوں گی موتی کی جھلملاہٹ کے وہ اس کے ساتھ عیش کرے گا ستر سال نہ تو اس کی خواہش منقطع ہو گی اور نہ اس کی وہ دونوں اسی حالت پر رہیں گے اتنے میں فرشتے آئیں گے اور اس کے لئے ستر یا ستر ہزار دروازے ہوں گے ہر دروازہ پر ایک دربان ہو گا فرشتے کہیں گے اللہ کے دوست کو اجازت باریابی دو پھر ہم نے تم کو اپنی بیویوں کے ساتھ رہنے کی اجازت دے کر پھر وہ یہ کہیں گے فرشتے دروازے پر ہیں اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں وہ کہے گا انہیں اجازت دے دو اس کے بعد نبی کریم صلعم نے یہ آیت پڑھی "والملائکۃ الخ" اور فرشتے ان کے پاس جائیں گے ہر دروازے سے یہ کہتے ہوئے کہ تم پر سلامتی ہو اس صبر کی وجہ سے جو تم نے کیا ہے دار عاقبت کیا ہی اچھا ٹھکانہ ہے آپ فرماتے ہیں اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی "اور جب تم نے دیکھا نعمتوں اور عظیم ملک کو جہاں فرشتے بلا اجازت داخل نہیں ہو سکتے اور نہریں اس کے رہنے والوں کے نیچے جاری ہوں گی اور س کو پھل پیش کئے جائیں گے خواہ بیٹھ کر کھائے خواہ ٹیک لگا کر کھائے اور خواہ کھڑے ہو کر کھائے اور پانی کی ایسی نہریں جو کبھی متغیر نہ ہوں گی نہ اس میں میل کچیل ہو گا اور نہ وہ اس دنیاوی پانی کی طرح متغیر ہو گا اور اس میں دودھ کی نہریں ہوں گی چوپاؤں کے خون اور گوبر کے درمیان سے نکلا ہوا نہ ہو گا اور اس میں شراب کی نہریں جن کو آدمیوں نے اپنے پیروں سے روند کر نہ بنایا ہو گا وہ پینے والوں کو مزہ دے گا نہ ان کے سر میں درد ہو گا اور نہ ان کے ہوش و حواس پر اثر ہو گا اور صاف شفاف شہد کی نہریں شہد کی کثافت سے پاک و صاف جو شہد کی مکھیوں کے پیٹ سے نہ نکلا ہو گا اس درمیان کہ کبھی وہ اپنی ازواج کے ساتھ عیش کرے گا اور کبھی کھانا کھائے اور کبھی شراب طہور پئے گا کبھی فرشتے اس سے اجازت طلب کریں گے اور کبھی وہ اللہ عزوجل سے بات کرے گا اور کبھی اپنے بھائیوں سے ملاقات کرے اسی اثنا میں ایک نور اسے ڈھانپ لے گا بعض لوگ کہیں گے یہ کیسا نور ہے جس نے جنت والوں کو ڈھانپ لیا ہے فرشتے کہیں گے یہ حور ہے جو اپنے خیمے سے تمہارے شوق و سرور میں آئی ہے اور جس نور نے تم کو ڈھانپ لیا ہے وہ اس کے دندان آبدار

کا نور ہے۔(ابن مردویہ اور یزید بن سنان نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۷۰) عن علی قال صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات یوم یغلس و کان مما یغلس و یضر و یقول ما بین هذین و قلت لکیلا یختلف المومنون فصلی بنا ذات یوم لغلس فلما قضی الصلوٰة التفت الینا کان وجهه ورقة مصحف فقال افیکم من رأی اللیلة شیئا قلنا لا یارسول الله قال ولکنی رأیت ملکین ایتانی اللیلة شیئا قلنا لا یا رسول الله قال ولکنی رأیت ملکین ایتانی اللیلة فاخذا ابضبعی فانطلقا بی الی المساء الدنیا فمررت بملك و امامه آدمی و بیده صخرة فیضرب بها هامة الآدمی فیقع دماغه جانبا و تقع الصخرة جانبا قلت ما هذا قالا لی امضه فمضیت فاذا انا بملك و امامه آدمی و بیده الملك کلوب من حدید فیضعه فی شدقه الایمن حتی انتهی الی اذنه ثم یاخذ فی الایسر فلیام الایمن قلت ما هذا قالا لی امضه فمضیت فاذا انا بنهر من دم یمور کمور المرجل علی فیه قوم عراة علی حافة النهر ملائکة بایدهم مدرتان کلما طلع طالع قذخوه فیقع فی فیه و ینتقل الی اسفل ذلك النهر قلت ما هذا قالا لی امضه فمضیت فاذا انا ببیت اسفله اضیق من اعلاه فیه قوم عراه توقد من تحتهم النار فامسکت علی انفی من نتن ما اجد ریحهم قلت من هؤلاء قالا لی امضه فمضیت فاذا نقبل اسود علیه قوم محتلین تنفح النار من فی ادبارهم فتخرج من افواههم و مناخرهم و آذانهم و اعینهم قلت ما هذا قالا لی امضه فمضیت فاذا انا بنار مطبقة موکل بها ملك لا یخرج منها شیء الا اتبعه حتی یعیده فیها قلت ما هذا قال امضه فمضیته فمضیت فاذا انا بروضة شیخ جمیل لا اجمل منه و اذا حوله الولدان و اذا شجرة ورقها کآذان القبلة فصعدت ما شاء الله من تلك الشجرة و اذا انا بمنازل لا احسن منها من زمردة جوفاء و زبرجدة خضراء و یاقوته حمراء قلت ما هذا قال امضه فمضیت فاذا انا بنهر من علیه جبران من ذهب و فضة علی حافتی النهر منازل لا منازل احسن منها من درة جوفاه و زبرجدة خضراء و یاقوته حمراء و فیه قد حان و اباریق تطرد قلت ما هذا قال لی انزل فنزلت فضربت بیدی الی اناء منها فغرفت ثم شربت فاذا احلی من العسل و اشد

بياضا من اللبن و الين من الزبد فقالا لى اما صاحب الصخرة التى رأيت يضرب بها هامة الآدمى فيقع دماغه جانبا و تقع الصخرة فى جانب فاولئك الذين كانوا نياهون عن صلوة الآخر العشاء و يصلون الصلوٰة غير مواقيتها يضربون بها حتى يصيروا الى النار و اما صاحب الكلوب الذى رأيت ملكا موكلا بيده كلوب من حديد يشق شدقة الايمن حتى ينتهى الى اذنه ثم ياخذ فى الايسر فيلتام الايمن فاولئك الذين يمشون بين المومنين بالنميمة فيفسدون بينهم فهم يعذبون بها حتى يسيروا الى النار و اما ملائكة بايديهم مدرتان من النار كلما طلع طالع قذخوه بمدرة فتقع فيه فينتقل الى اسفل ذلك النهر فاولئك آكلة الربا يعذبون حتى يصيروا الى النار و اما البيت الذى رأيت اسفله اضيق من اعلاه فيه قوم عراة يتوقد تحتهم النار امسكت على انفك من نتن ما تجد من ريحهم فاولئك الزناة و ذلك نتن فروجهم يعذبون حتى يصيروا الى النار و اما التل الاسود الذى رأيت عليه محتلين تنفخ النار فى ادبارهم فتخرج من افواههم و مناخرهم و اعينهم و آذانهم فاولئك الذين يعلمون عمل قوم الفاعل و المفعول به فهم يعذبون حتى يصيروا الى النار و اما النار المطبقة التى رأيت ملكا موكلا بها كلما خرج منها شيء اتبعه حتى يعيده فيها فتلك جهنم تفرق من بين اهل الجنة و اهل النار و اما الروضة التى رأيتها فتلك جنة الماوى و اما الشيخ الذى رأيت و من حوله من الولدان فهو ابراهيم وهم بنوه و اما الشجرة التى رأيت فطلعت اليها فيها منازل لا منازل احسن منها من زمردة جوفاء و زبرجدة خضراء و ياقوتة حمراء فتلك منازل اهل عليين من النبيين و الصديقين و الشهداء و الصالحين و حسن اولئك رفيقا و اما النهر فهو نهرك الذى اعطاك الله الكوثر و هذه منازل لك و لاهل بيتك قال فنويت من فوقى يا محمد صلى الله عليه وسلم يا محمد سل تعطه فارتعدت فرائصى و زحف فوادى و اضطرب كل عضو منى و لم استطع ان اجيب شيئا فاخذ احد الملكين يده اليمنى فوضعها فى يدى و اخذ الآخرة يده اليمنى فوضعها فى كتفى فسكن ذلك منى ثم نوديت يا محمد سل تعطه قلت اللهم انى اسئلك ان تثبت شفاعتى و ان تلحق بى اهل بيتى و ان القاك ولا ذنب لى ثم ولى

بی و نزلت علی هذہ الآیة انا فتحنا لك فتحا مبینا لیغفر لك الله ما تقدم من ذنبك و ما تأخر الی قوله صراطا مستقیما فقال رسول الله فی رجل امسك رجلا و قتله اعطا فیها انشاء الله تعالیٰ. (رواہ ابن عساکر)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلعم نے ہم کو فجر کی نماز پڑھائی آخر شب کی تاریکی میں اور میں نے یہ بات اس لئے کہی تاکہ موسموں میں اختلاف نہ پیدا ہو جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ کا چہرہ مبارک قرآن پاک کے ورق جیسا تھا حضور نے فرمایا کیا تم سے کوئی ایسا ہے جس نے رات کو کچھ دیکھا ہو ہم نے عرض کیا جی نہیں اے رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا مگر میں نے دیکھا کہ دو فرشتے رات کو میرے پاس آئے انہوں نے میرے بازو پکڑے اور مجھے لیکر آسمان دنیا کی طرف گئے میں ایک فرشتہ کے پاس سے گذرا جس کے آگے ایک آدمی تھا اور اس فرشتہ کے ہاتھ میں ایک پتھر تھا اور اسے وہ اس آدمی کے سر پر مارہا تھا اس کے دماغ کے ایک سمت مارتا اور دوسری سمت سے مارتا مین نے کہا یہ کیا ہے وہ دونوں بولے آگے بڑھنے چنانچہ میں آگے بڑھا ایک فرشتہ کے پاس پہنچا جس کے آگے ایک آدمی تھا اور فرشتہ کے ہاتھ میں لوہے کی میخ تھی اور اسے وہ اس کے داہنے جبڑے پر مارتا تھا جو اس کے کان تک نکل جاتی تھی اس کے بعد وہ اسے بائیں سمت میں مارتا جو داہنی سمت نکل جاتی میں نے کہا یہ کیا ہے وہ دونوں بولے آگے بڑھئے چنانچہ میں آگے بڑھا اور وہاں ایک نہر خون کی جو دیگچی کی طرح ابل رہی تھی جس میں کچھ لوگ تھے ننگے بدن اور نہر کے کنارے فرشتے تھے جن کے ہاتھوں میں مٹی کے ڈھیلے تھے جب بھی کوئی شخص اس میں سے اوپر نکل کر آتا وہ اسے ڈھکیل دیتے اور وہ اس میں گر پڑتا اور اس نہر کی تہہ تک پہنچ جاتا میں نے سوال کیا یہ کیا ہے وہ دونوں بولے آگے بڑھئے چنانچہ میں آگے بڑھ وہاں ایک گھر تھا جس کا نچلا طبقہ اوپر سے تنگ تھا اس میں کچھ لوگ تھے جو ننگے بدن تھے جن کے نیچے آگ سلگائی جارہی تھی۔ میں نے اس شدید تعفن کی وجہ سے اپنی ناک بند کرلی اور پوچھا یہ کون لوگ ہیں وہ دونوں بولے آگے بڑھئے اور میں آگے بڑھا اور ایک سیاہ ٹیلے کے پاس سے گذرا جس میں ایسے لوگ تھے جو نیچے اتر رہے تھے جن کے پشت سے آگ پھونکی جارہی تھی جن کی تپش ان کے منہ نتھنوں کان اور آنکھوں سے نکل رہی تھیں میں نے پوچھا یہ کیا ہے وہ دونوں بولے آگے بڑھئے چنانچہ میں آگے بڑھا اور دیکھا کہ آگ جل رہی ہے جس پر

ایک فرشتہ مقرر ہے اس میں سے جو چیز بھی نکلتی ہے اسے وہ اس میں واپس کر دیتا ہے میں نے پوچھا یہ کیا ہے وہ بولا آگے بڑھئے چنانچہ میں آگے بڑھا اور ایک باغ پہنچا وہاں ایک حسین و جمیل بزرگ تھے جن کے حسن و جمال کا جواب نہیں اور ان کے ادھر ادھر دو لڑکے تھے اور وہیں ایک درخت تھا جس کے پتے ہاتھی کے کان کے برابر ہیں میں اس درخت کے اوپر اتنی دور تک چڑھا جتنا اللہ نے چاہا اور میں ایسے گھروں کے پاس پہنچا جن سے خوبصورت ممکن نہیں جو زمرد کے ہری زبرجد اور سرخ یاقوت کے ہیں میں نے کہا یہ کیا ہے وہ بولا آگے بڑھیے میں آگے بڑھا ایک نہر ملی جس پر دو پل تھے سونے اور چاندی کے اس نہر کے کنارے ایسے گھر تھے جن کے مثل خوبصورت گھر ہونا ناممکن ہے موتی ہری زبرجد اور سرخ یاقوت کے تھے اس مین دو پیالے اور دو لوٹے تھے میں نے پوچھا یہ کیا ہے وہ بولے اس مین اترئے چنانچہ میں اترا میں نے اپنا ہاتھ ایک برتن کی طرف بڑھایا اور اس میں سے چلو بھر لیکر میں نے پیا تو وہ شہد سے زیادہ شیریں اور دودھ سے زائد سفید اور مکھن سے زیادہ نرم تھا اور وہ دونوں مجھ سے بولے وہ بدکار جن کے سر پر ایک سمت مارا جاتا ایک طرف ان کا بھیجہ گرتا اور وہ دوسری طرف پھر وہ لوگ وہ تھے جو نماز آخری یعنی عشاء سے غفلت برتتے اور نمازوں کو بغیر اوقات کے ادا کرتے تھے ان کو اسی طرح مارا جاتا رہے گا حتی کہ وہ داخل جہنم ہوں گے اور وہ شخص جس کے داہنے جبڑے پر میخ مارتے ہوئے آپ نے دیکھا جو اس کا داہنا جبڑا چیر کر کان تک نکل جاتی تھی ایک فرشتہ مقرر تھا جس کے ہاتھ میں لوہا تھا وہ لوگ وہ تھے پھر وہ بائیں طرف ایسا کرتے تھے جو داہنا جبڑا چیر کر نکل جاتا تھا۔ وہ لوگ تھے جو مومنوں کے درمیان چغلخوری کرتے تھے اور ان میں فساد ڈلواتے تھے ان کو عذاب دیا جاتا رہے گا جب تک کہ وہ دوزخ میں نہ داخل کیے جائیں اور وہ فرشتے جن کے ہاتھوں میں آگ کے ڈھیلے تھے اور جب بھی کوئی شخص اوپر آتا ہے اسے وہ اس ڈھیلے کے ذریعہ ڈبو دیتے اور وہ اس میں گر پڑتا اور اس نہر کی تہہ تک پہنچ جاتا تھا وہ لوگ وہ تھے جو سود خوار رہے ہیں انہیں عذاب میں مبتلا رکھا جائے گا تاوقتیکہ وہ دوزخ میں نہ جائیں اور وہ گھر جسے آپ نے دیکھا کہ اس کا نچلا طبقہ اوپری سے زیادہ تنگ ہے جس میں لوگ ننگے ہیں اور اس کے نیچے آگ سلگائی جا رہی ہے اور جہاں کے تعفن کی وجہ سے آپ نے اپنی ناک بند کر لی تھی وہاں زانی لوگ تھے اور وہ ان کی شرمگاہوں کا تعفن تھا ان کو عذاب دیا جاتا رہے گا حتی کہ وہ داخل نار ہوں گے اور وہ سیاہ ٹیلہ جس سے آپ نے آدمیوں

کو اترتے دیکھا جن کے ادبار میں آگ پھونکی جاتی ہے اور وہ ان کے منہ ناک آنکھوں اور کانوں سے نکلتی ہے وہ لوگ وہ ہیں جو فاعل و مفعول والا عمل کرتے تھے وہ مبتلائے عذاب رہیں گے حتی کہ داخل نار ہوں اور وہ جلتی ہوئی آگ جس پر آپ نے ایک فرشتہ کو مقرر پایا جس مین سے جب بھی کوئی ابھرتا اسی جہنم میں جھونک دیا جاتا وہ دوزخ تھی جو الگ کرتی ہے جنتیوں کو دوزخیوں سے اور جو باغ آپ نے دیکھا وہ جنت ماوی ہے اور جن بزرگ کو آپ نے دیکھا جن کے گرد دو لڑکے تھے وہ حضرت ابراہیم اور ان کی اولادیں تھیں اور جس درخت کو آپ نے دیکھا اور آپ اس پر چڑھے جس میں اتنی حسین منزلیں ہیں جس سے زیادہ خوبصورت ممکن نہیں وہ مکان زمرد سبز زبرجد اور سرخ یاقوت کے ہیں وہ علیین والوں کے مکان ہیں نبیین صدیقین شہداء اور صالحین کے اور وہ بہترین رفیق ہیں اور وہ نہر وہ آپ کی حوض کوثر ہے جو آپ کو عطا کی گئی اور یہ محل آپ کے اہل بیت کے ہیں۔ حضور صلعم فرماتے ہیں اس کے بعد اوپر سے پکارا گیا اے محمد! اے محمد! مانگئے آپ کو ملے گا میں گھبرا گیا اور میرا دل شل ہو گیا میرے جسم کا ہر عضو بے چین ہو گیا اور میں جواب نہ دے سکا تو ان دونوں فرشتوں میں سے ایک نے اپنا داہنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیا اور دوسرے نے اپنا داہنا ہاتھ میرے شانہ پر رکھا اور اس سے مجھے سکون ہوا پھر مجھے پکارا گیا اے محمد! مانگئے آپ کو عطا کیا جائے گا میں نے کہا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری شفاعت کو ثابت کردے اور میرے اہل بیت کو مجھ سے ملا دے اور میں تجھ سے ایسی حالت میں ملوں کہ میرا کوئی گناہ نہ ہو۔ پھر اس نے مجھے حاکم مقرر بنا دیا اور یہ آیت نازل ہوئی "انا فتحنا لک الخ" بے شک ہم نے تم کو فتح مبین عطا کی تاکہ اللہ تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کردے (آخر تک) رسول اللہ صلعم نے فرمایا ایک ایسے شخص کے بارے میں جس نے ایک شخص کو پکڑ لیا اور اسے قتل کر دیا۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

کتاب القصاص

قصاص کا بیان

(۱۲۷۱) عن الاحنف بن قیس عن علی و عمر فی الحر یقتل العبد قالا فیه ثمنه ما بلغ. (رواه احمد و الدار قطنی و البیهقی)

احنف بن قیس سے مروی ہے وہ حضرت علیؓ اور حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں اس آزاد کے بارے میں جو غلام کو قتل کرے۔ دونوں نے فرمایا اس کی امتی کی جو بھی قیمت ہو وہ ادا کی جائیگی۔ (احمد، دار قطنی اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۷۲) عن علی قال قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی رجل مسك رجلا و قتله الآخر فقال يقتل القاتل و يحبس الممسك. (رواه الدارقطنی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اس آدمی کے حق میں جس نے ایک شخص کو پکڑ لیا اور دوسرے نے اسے قتل کر دیا یہ فیصلہ فرمایا کہ قاتل قتل کر دیا جائے پکڑنے والے کو قید کیا جائے۔ (دار قطنی نے اسے روایت کیا ہے۔)

قصاص العبد

غلام کے قصاص کا بیان

(۱۲۷۳) عن علی اتی رسول الله برجل قتل عبده متعمدا فجلده رسول الله مأة و نفاه سنة و مماسهمه من المسلمين و لم تعده به. (رواه ابن شيبه و ابن ماجه و ابويعلىٰ و الحارث و الحاكم و البيهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے اپنے غلام کو عمداً قتل کر دیا تھا آپ نے اسے سو کوڑے لگوائے ایک سال کی قید کی سزا دی اور اس کے مسلمانوں کے حصہ کو ختم کر دیا۔ جو بعد میں اسے واپس نہ ہوا۔ (ابن شیبہ، ابن ماجہ، ابو یعلی، حارث، حاکم اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

قتل الموذیات

موذی چیزوں کے قتل کا بیان

(۱۲۷٤) عن علی قال امرنی النبی صلی الله علیه وسلم بقتل الجان من التفتين و الابتر و بقتل الاسود البهيم ذی العرنين. (رواه العقيلی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلعم نے مجھے حکم دیا قتل کا جاندار چیزوں میں اور

زہریلے سانپ، سیاہ سانپ دو ناکوں والا اور بچھو۔ (عقیلی نے اسے روایت کیا ہے۔)

فی الدیات

دیت کا بیان

(۱۲۷۵) عن علی ان یھودیة کانت تشتم النبی و تقع فیھا فخنقھا رجل حتی مات فابطل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیتھا. (رواہ ابوداؤد و البیھقی و ابن منصور)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی عورت نبی کریم صلعم کو گالیاں دیتی تھی یہی اس کا کام تھا ایک آدمی نے اس کا گلا دبادیا اور وہ اسی میں مر گئی رسول اللہ صلعم نے اس کی دیت باطل کردی۔ (ابوداؤد، بیہقی اور ابن منصور نے اسے روایت کیا ہے۔)

کتاب القصص

قصوں کا بیان

(۱۲۷۶) عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما نفر ثلاثة یمشون اذ اخذھم صخرة فآووا الی غار فی جبل فانحطت علیھم فی غارھم صخرة من الجبل فاطبقت علیھم بعض الغار فقال بعضھم انظروا اعمالا عملتموھا للہ صالحة فادعوہ بھا فدعوا اللہ فقال بعضھم اللھم انه کان لی ابوان شیخان کبیران و امرأة و صبیان فکنت ارعی علیھم فاذا رجعت الیھم حلبت لھم فبدأت بوالدی اسقیھما قبل بنی و انه نای بی الشجر فلم آت حتی امسیت فوجدتھما قد ناما فحلبت کما کنت احلب فجئت فقمت عند رؤسھما اکرہ ان اوقظھما من نومھما و اکرہ ان ابدء بالصبیة قبلھما فجعلوا یتضاغون عند قدمی فلم ازل کذلك و کان دابھم حتی طلع الفجر فان کنت تعلم انی جعلت ذلك ابتغاء وجھك فاخرج لنا فرجة نری منھا السماء ففرج اللہ لھم فرجة و قال الآخر اللھم انی استأجرت اجیرا فلما قضی عمله قال اعطنی حقی فاعرضت عنه فترکته و رغب عنه حتی اشتریت بقرا رعیتھا له

فجاء بعد حين فقال اتق الله و لا تظلمني و اعطني حقي فقلت اذهب الى تلك البقر و راعيها فخذه فهو لك فقال اتق الله والا تستهزأ بي فقلت اني لا استهزأبك فخذ تلك البقر و راعيها فاخذ و ذهب فان كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فاخرج لنا ما بقي ففرجها الله عنهم. (رواه الخرائطي)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلعم نے فرمایا تین آدمی کسی جگہ جارہے تھے اچانک بارش شروع ہوگئی اور انہوں نے ایک پہاڑ کی کھوہ میں پناہ لی اتنے میں پہاڑ پر سے ایک پتھر ٹوٹ کر اس غار پر آرہا جس سے راستہ بند ہوگیا ان میں سے کسی نے یہ کہا کہ اپنا کوئی اچھا عمل یاد کرو جو خالصتاً للہ رہا ہو اور اسی کو وسیلہ بنا کر دعا مانگو چنانچہ انہوں نے دعا مانگی ایک نے کہا یا اللہ میرے بوڑھے والدین تھے اور بیوی بچے میں ان کے لئے جانور چراتا اور جب ان کے پاس جاتا اور ان کے لئے دودھ دوہتا تو میں شروع کرتا اپنے ماں باپ سے ان کو پلاتا اپنے بچوں سے پہلے۔ لہٰذا میں نہ آسکا یہاں تک کہ شام ہوگئی اور میں نے دیکھا کہ وہ دونوں سوچکے ہیں میں نے حسب معمول ان کے لئے دودھ دوہا پھر میں ان کے سرہانے جاکر کھڑا ہوگیا اور مجھے اچھا نہ معلوم ہوا کہ میں ان کو سوتے سے اٹھاؤں اور یہ بھی اچھا نہ معلوم ہوا کہ میں بچوں کو ان سے پہلے پلاؤں۔ جب کہ بچے میرے پیروں کے قریب روتے رہے لیکن میں اپنی جگہ پر قائم رہا اور وہ برابر کوشش کرتے رہے یہاں تک کہ سورج نکل آیا اگر تو سمجھتا ہے کہ میں نے یہ فعل تیری رضا کے لئے کیا ہے تو تو اس پتھر کو ہمارے لئے کھول دے جس سے ہم آسمان دیکھ سکیں چنانچہ اللہ نے اسے کھول دیا۔

دوسرا بولا اے اللہ! میں نے ایک شخص کو مزدوری پر لگایا جب اس کا کام ختم ہوگیا تو اس نے مجھ سے کہا میری مزدوری مجھ کو دے دو میں نے اس کیطرف سے منہ پھیر لیا اس کو چھوڑ دیا اور اسے ٹال دیا یہاں تک کہ میں نے ایک گائے خریدی اور اسے اس کے لئے پال لیا کچھ روز بعد وہ میرے پاس دوبارہ آیا اور بولا اللہ سے ڈرو مجھ پر ظلم نہ کرو اور میری مزدوری دیدو میں نے اس سے کہا جاؤ وہ گائے اور اس کا گلہ لے لو کیوں کہ وہ سب تمہارے ہیں اس نے کہا خدا سے ڈرو اور مجھ سے مسخراپن مت کرو میں نے کہا میں تم سے قطعی مذاق نہیں کر رہا ہوں جاؤ اور جاکر یہ گائے اور اس کا جوڑ لے لو وہ لے کر چلا گیا۔ چنانچہ اگر تو سمجھتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری خوشنودی کے لئے کیا ہے تو پتھر کا بقیہ حصہ ہٹا دے پھر اللہ تعالیٰ نے اس پتھر کو پوری طرح ان کی راہ سے ہٹا دیا۔

(خرائطی نے اسے روایت کیا ہے۔)

كتاب اللقطة و اللقيط
گری پڑی چیز اور یافتہ بچہ کا بیان

(۱۲۷۷) عن علی قال کان للمغیرة بن شعبة رمح فکنا اذا خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غزاة خرج به معه فیرکزه الناس علیه فیحملونه فقلت لئن اتیت النبی صلی الله علیه وسلم لاخبرته فقال لا تفعل فانك ان فعلت لم ترفع ضالتك فترکته. (رواه احمد و ابن ماجه و ابن جریر و ابویعلی و الاورقی و الضیاء)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ کے پاس اک نیزہ تھا اور جب ہم رسول اللہ کے ساتھ کسی غزوہ میں جاتے تو وہ اسے ساتھ لیکر نکلتے اور اسے زمین میں گاڑ دیتے تو میں نے کہا اگر میں نبی کریم صلعم کے پاس آتا تو میں ضرور بتاتا انہوں نے کہا ایسا نہ کرو اگر تم ایسا کرو گے تو اپنی کھوئی ہوئی چیز نہ پاسکو گے لہٰذا میں نے اسے چھوڑ دیا۔ (احمد، ابن ماجہ، ابن جریر، ابویعلی، اورقی اور ضیاء نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۷۸) عن علی انه التقط دینارا فاشتری به دقیقا فعرفه صاحب الدقیق فرد علیه الدینار فاخذه فقطع منه قیراطین فاشتری به لحما. (رواه ابوداؤد و البیهقی و زاد ابن شبیه ثم اتی به فاطمة فقال اصنعی لنا طعاما ثم انتقل الی النبی صلی الله علیه وسلم فدعاه فاتاه و من معه فاتاهم بجفنة فلما رأها النبی صلی الله علیه وسلم انکرها فقال ما هذا قال اللقطة اللقطة الی القیراطان صنعوا ایدیکم بسم الله.)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ان کو ایک دینار پڑا ہوا ملا جس کا آپ نے آٹا خریدا آٹے والے کو یہ علم ہو گیا اور اس نے آپ کو وہ دنیار واپس کر دیا آپ نے اسے لے لیا اور اس میں سے دو قیراط کاٹ لئے اور اس کا گوشت خریدا۔ (ابوداؤد اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے اور ابن شیبہ نے یہ الفاظ بھی شامل کئے ہیں آپ اسے لیکر حضرت فاطمہ کے پاس آئے اور فرمایا ہمارے لئے کھانا پکاؤ اس کے بعد اسے لیکر نبی کریم صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر آپ نے ان کو بلایا اور وہ حاضر

ہوئے بعض لوگوں کے ساتھ ایک بڑا پیالہ لئے ہوئے جب رسول اللہ صلعم نے اسے دیکھا تو اسے پسند نہ فرمایا اور پوچھا یہ کیا ہے آپ نے جواب دیا یہ پڑا ہوا ملا تھا جس میں دو قیراط کاٹ لئے گئے اسے تم نے اپنے ہاتھ سے تیار کیا ہے لہٰذا شروع کرو اللہ کے نام سے۔)

(۱۲۷۹)عن علی انه وجد دینارا علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فذكره للنبی صلی الله علیه وسلم فامره ان یعرفه فلم یعرف فأمره ان يأكله ثم جاء صاحبه و امره ان یغرمه. (رواه الشافعی و البیهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلعم کے عہد میں ایک دینار پایا آپ نے اس کا ذکر نبی کریم صلعم سے کیا تو نبی کریم صلعم نے حکم دیا کہ معلوم کیا جائے یہ کس کا ہے مگر پتہ نہ چلا پھر آپ نے حکم دیا کہ اسے استعمال کر لیا جائے اس کے بعد اس کا مالک آگیا اور رسول اللہ صلعم نے حکم دیا کہ اس کا قرض ادا کر دیا جائے۔ (شافعی اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۸۰) عن عطاء قال كان نبئت ان علیا قال مكثنا لیس عندنا شیء ولا عند النبی صلی الله علیه وسلم فخرجت فاذا انا بدینار مطروح علی الطریق فمكثت هنیئة اوامر نفسی فی اخذه او تركه ثم اخذته لما بنا من الجهد فاتیت به الضفاطین فاشتریت به دقیقا ثم اتیت به فاطمة فقلت اعجنی و اخبزی فجعلت تعجن ان لتضرب حرف الجفنة من الجهد الذی بها ثم خبزت فاتیت النبی صلی الله علیه وسلم فاخبرته فقال كلوه فانه رزق رزقكموه الله عز و جل. (رواه هناد)

عطاء سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں مجھے خبر ملی کہ فرمایا حضرت علیؓ نے ایک بار ایسا ہوا کہ ہمارے پاس کچھ نہ تھا اور نہ نبی کریم صلعم ہی کے پاس کچھ تھا چنانچہ میں باہر نکلا راستہ میں مجھے ایک دینار پڑا ہوا ملا میں تھوڑی دیر رکا رہا کہ اسے اٹھالوں یا چھوڑ دوں بعد میں میں نے اسے لے لیا اس مشقت کے سبب جو مجھ پر تھی میں نے اس سے آٹا خریدا پھر میں فاطمہ کے پاس آیا میں نے کہا آٹا گوندھو اور روٹی پکاؤ چنانچہ وہ آٹا گوندھنے لگیں پھر انہوں نے روٹی پکائی اور میں لے کر نبی کریم صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا حضور صلعم نے فرمایا کھاؤ کیوں کہ وہ رزق ہے جسے اللہ عزوجل نے مقدر فرمایا ہے۔ (ہناد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۸۱) عن محمد بن كعب القرظی ان اهل العراق اصابتهم ازمة فقام

بينهم فقال يا ايها الناس ابشروا فى الله انى لا ارجوا ان لا يمر عليكم الا يسير حتى تروا ما يسركم من الرخاء و اليسر قد رأيتنى مكثت ثلاثة ايام من الدهر ما اجد شيئا آكله حتى خشيت ان يقتلنى الجوع فارسلت فاطمة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم تستطعمه لى فقال يا بنية والله ما فى البيت طعام يأكله ذو كبد الا ما ترين بشيء قليل بين يديه و لكن ارجعنى فيسرزقكم الله فلما جاء تنى فاخبرتنى و انفلت و ذهبت حتى آتي بنى قريظة فاذا يهودى على شقة بئر فقال يا عربى هل لك ان تسقى لى نخلى و اطعمك قلت نعم فبايعته على ان انزع كل دلو بتمرة فجعلت انزع فكلما نزعت دلوا اعطانى تمرة حتى اذا امتلأت يدى من التمر قعدت فاكلت و شربت من الماء ثم قلت يالك بطنا لقد لقيت اليوم ضرا ثم نزعت مثل ذلك لابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم وضعت ثم انفلت راجعا حتى اذا كنت ببعض الطريق اذا انا بدينار ملقى فلما رأيته وقفت انظر اليه و اوأمر نفسى آخذه ام آذره فابت نفسى ان آخذه و قلت استشير رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخذته فلما جئتها اخبرتها الخبر قالت هذا رزق من الله فانطلق فاشترلنا دقيقا فانطلقت حتى جئت السوق فاذا يهودى من يهود فدك جمع دقيقا من دقيق الشعير فاشتريت منه فلما اكتلت منه قال ما انت من ابى القاسم قلت ابن عمى و ابنة امرأتى فاعطانى الدينار فجئتها فاخبرتها الخبر فقالت هذا رزق من الله عزوجل فاذهب به فارهنه بثمانية قيراط ذهب فى لحم ففعلت ثم جئتها به فقطعته لها و نصبت ثم عجنت و خبزت ثم صنعنا طعاما و ارسلتها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء نا فلما رأى الطعام قال ما هذا لم تأتينى آنفا تسئلنى فقلنا بلى اجلس يا رسول الله نخبرك الخبر فان رأيته طيبا اكلت و اكلنا فاخبرناه الخبر فقال هو طيب فكلوا بسم الله ثم قام رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج فاذا هو باعرابية تشتد كأنه نزع فوادها فقالت يا رسول الله انى بدينار فقط منى والله ما ادرى اين سقط فانظر بابى و امى ان يذكرلك فقال رسول الله ادعى لى على فجئته فقال اذهب الى الجزار فقل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان قراريطك على فارسل بالدنيا فارسل به

فاعطاه الاعرابية فذهبت به. (رواه العدنی)

محمد بن کعب قرظی کہتے ہیں کہ عراق والوں بشارت سنو توان کے درمیان حضرت علیؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو اللہ کی طرف سے یہ بشارت سنو، مجھے امید نہیں ہے کہ تمہارے اوپر علاوہ آسودگی کے اور کوئی دور گزرا ہو حتی کہ تم خود دیکھ رہے ہو کہ کس فارغ البالی اور آسودگی سے تم گزار رہے ہو اور تم نے مجھے بھی دیکھا ہے کہ میرے ساتھ ایسا بھی ہوا کہ تین روز گزر گئے اور میرے پاس کچھ بھی کھانے کو نہ تھا یہاں تک کہ مجھے ڈر ہوا کہ بھوک مجھے مار ڈالے گی تب میں نے فاطمہ کو رسول اللہ صلعم کی خدمت میں بھیجا کہ میرے لئے کچھ کھانے کو لے آویں۔ حضور انور صلعم نے فرمایا "اے میری پیاری بیٹی خدا کی قسم گھر میں کچھ بھی نہیں جسے کوئی جاندار کھا سکے علاوہ اس کے لیکن تم لوٹ جاؤ جلد ہی اللہ تم کو رزق عطا فرمائے گا" جب وہ واپس ہوئیں اور مجھے بتایا تو میں قسم کھا کر باہر نکلا یہاں تک کہ میں قبیلہ بنی قریظہ پہنچا وہاں ایک یہودی کو کنویں پر دیکھا وہ بولا اے عرب کیا تم میرا باغ سینچ دو گے اور میں تم کو کھانا کھلا دوں گا میں نے کہا اور اس سے طے کیا کہ میں ایک ڈول کے عوض ایک کھجور لوں گا چنانچہ میں ڈول کھینچنے لگا ور جب بھی ایک ڈول کھینچتا وہ مجھے ایک کھجور دے دیتا یہاں تک کہ میرا انجرا کھجور سے بھر گیا تو میں نے بیٹھ کر کھجوریں کھائیں اور پانی پیا پھر میں نے کہا اے پیٹ آج تیری وجہ سے مجھے نقصان ہوا اس کے بعد میں نے رسول اللہ صلعم کی صاحبزادی کے لئے اسی طرح ڈول بھرے بعد ازاں میں نے ڈول رکھدیا اور میں واپس ہوا میں اثنائے راہ میں تھا کہ مجھے ایک دینار پڑا ہوا ملا جب میں نے اسے دیکھا تو کھڑے ہو کر اسے دیکھتا رہا اور اپنے دل سے یہ فیصلہ کرتا رہا کہ اسے اٹھاؤں یا چھوڑ دوں میرے جی نے اسے اٹھانے سے انکار کیا اور میں نے کہا میں رسول اللہ صلعم سے مشورہ کروں پھر میں نے اسے اٹھایا اور لیکر حضور صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بات بتائی آپ نے فرمایا یہ روزی ہے جو منجانب اللہ ہے جاؤ اور ہمارے لئے آٹا خرید کر لاؤ چنانچہ میں چلا اور بازار گیا وہاں رک کے ایک یہودی نے جو کا آٹا رکھ چھوڑا تھا میں نے اسے خرید لیا جب میں اسے تولا چکا تو وہ لا کیا تم ابوالقاسم (حضور صلعم) کے بھیجے ہوئے ہو میں نے کہا ہاں وہ میرے چچازاد بھائی اور سسر اس نے وہ دینار مجھے دے دیا میں اسے لیکر حضور صلعم کے پاس گیا اور بتایا آپ نے فرمایا یہ اللہ طرف سے ملا ہوا رزق ہے اسے لیجاؤ اور اسے رہن رکھدو آٹھ قیراط گوشت کے عوض پھر میں

اسے لے کر گیا پھر میں نے آٹا گوندھا اور روٹی پکائی اس کے بعد ہم نے کھانا پکایا اور رسول اللہ صلعم کی خدمت میں ان کو بھیجا اور حضور تشریف لائے جب آپ نے کھانا دیکھا تو پوچھا یہ کیا ہے تم مجھ سے اس کے بارے میں پہلے ہی کیوں نہ پوچھ گئے ہم نے عرض کیا حضور تشریف رکھئے ہم آپ کو پوری بات بتائیں اگر آپ اسے اچھا سمجھیں تو ہم بھی کھائیں اور حضور بھی پھر ہم نے حضور کو پوری بات بتادی آپ نے سن کر فرمایا وہ پاک ہے لہٰذا اللہ کا نام لے کر کھاؤ اس کے بعد رسول اللہ صلعم کھڑے ہوئے اور باہر نکلے وہاں ایک عرب عورت ایسے چیخ چلا رہی تھی گویا کہ اس کا کلیجہ نکلا جارہا ہے وہ بولی یارسول اللہ! میرے پاس صرف ایک دینار تھا جو گر گیا بخدا مجھے نہیں معلوم کہ وہ کہاں گر گیا میرے ماں باپ حضور پر قربان حضور نظر عنایت فرمائیں کہ وہ یاد آجائے یہ سن کر حضور صلعم نے فرمایا میرے پاس علی کو بلا کر لاؤ وہ مجھے لے کر آئی حضور نے فرمایا قصاب کے پاس جاؤ اور کہو کہ رسول اللہ صلعم کہہ رہے ہیں کہ تمہارے قیراط میرے ذمہ ہیں لہٰذا دینار دے دو اس نے دے دیا آپ نے اسے اس عرب عورت کو عطا فرمایا وہ اسے لیکر چلی گئی۔ (عدنی نے اسے روایت کیا ہے۔)

كتاب اللعان

لعان کا بیان

(۱۲۸۲) عن علی قال لما كان شان المتلاعنين عند النبی صلی الله علیه وسلم قال ما احب ان اكون اول الاربعة. (رواه عبدالرزاق و ابن راهويه)

كتاب اللهو و اللعب و التغنى

لہو ولعب اور گانے بجانے کا بیان

(۱۲۸۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یأتی علی الناس زمان يلعبون بها و لا یلعب بها الا كل جبار و الجبار فی النار یعنی بالشطرنج ولا یوقر

فيه الكبير ولا يرحم فيه الصغير يقتل بعضهم بعضا على الدنيا قلوبهم قلوب الاعاجم و السنتهم السنة العرب لا يعرفون معروفا ولا ينكرون منكرا ممشى الصالح فيهم مستخف اولئك شرار خلق الله لا ينظر الله اليهم يوم القيامة. (رواه الديلمي)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایالوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جب کہ وہ اس سے کھلیں گے (یعنی شطرنج) اور اس سے کوئی نہ کھیلے گا علاوہ ظالم و جابر کے اور جبار دوزخی ہے اس زمانہ میں نہ بڑے کی عزت کی جائے گی اور نہ چھوٹے پر رحم کیا جائے گا ایک دوسرے کو دنیا کے عوض قتل کرے گا لوگوں کے دل عجمی ہوں گے اور ان کی زبانیں عربی ہوں گی نہ وہ بھلائی کو اچھا سمجھیں گے اور نہ برائی کو برا سمجھیں گے صالح آدمی لوگوں میں بے وقعت ہوگا۔ وہ لوگ اللہ کی مخلوق کے بدترین لوگ ہوں گے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی سمت دیکھے گا بھی نہیں۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٢٨٤) عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال تمسخ طائفة من امتی قردة و طائفة خنازیر و یخسف لطائفة و یرسل علی طائفة منهم الریح العقیم بانهم شربوا الخمور و لبسوا الحریر و اتخذوا القیان و ضربوا بالدفوف. (رواه ابن ابی الدنیا و ابوالشیخ)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے میری امت کا ایک گروہ مسخ کیا جائے گا بندر کی شکل میں اور ایک گروہ سور کی شکل میں اور ایک گروہ دھنسا دیا جائے گا اور ایک گروہ پر زبردست آندھی کا عذاب مسلط ہوگا کیوں کہ انہوں نے شراب پی تھی اور ریشمی کپڑے پہنے تھے گانے والیوں کو بٹھالیا تھا اور دف بجائے تھے۔ (ابن ابی الدنیا اور ابوالشیخ نے اسے روایت کیا ہے۔)

الغنـــــــا گانے بجانے کا بیان

(١٢٨٥) عن علی قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المغنیات و عن النواحات و عن شراء هن و عن بیعهن و التجارة فیهن قال و کسبهن حرام. (رواه ابویعلیٰ)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا گانے والیوں سے اور نوحہ

کرنے والیوں سے ان کی خرید و فروخت سے اور ان کی تجارت کرنے سے آپ نے منع فرمایا اور ان کی کمائی حرام ہے۔(ابو یعلی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۸۶) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث بکسر المزامیر و اقسم ربی عزوجل لا یشرب عبد فی الدنیا خمر الا سقاه الله یوم القیامة حمیما معذبا باهواء و مغفورا له ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کسب المغنی و المغنیة حرام و کسب الزانیة سحت و حق علی الله ان لا یدخل الجنة بدنا بنیت من السحت. (رواه ابوبکر الشافعی و النسائی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجھے مزامیر توڑنے کے لئے بھیجا گیا اور میں اپنے بزرگ و برتر رب کی قسم کھاتا ہوں کہ نہیں ہے دنیا میں کوئی ایسا بندہ جو شراب پیئے اور قیامت کے دن اسے گرم پانی نہ پلایا جائے خواہ وہ عذاب یافتہ ہو خواہ مغفور اس کے بعد رسول اللہ صلعم نے فرمایا گانے والے اور گانے والی عورت کی کمائی حرام ہے۔ اور زانیہ عورت کی کمائی حرام و نجس ہے اور اللہ تعالیٰ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس جسم کو جنت میں نہ داخل فرمائے جو حرام و نجس سے بنا ہو۔(ابو بکر شافعی اور نسائی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۸۷) عن علی قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ضرب الدف و لعب الصبح و صوت الزمارة. (رواه الدار قطنی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا دف بجانے سے اور خوبصورت امرد کے ساتھ کھیل کود اور بانسری کی آواز سے۔(دار قطنی نے اسے روایت کیا ہے۔)

حرف میم حرف میم

کتاب المعیشة و العادات

معیشت اور عادات کا بیان

باب فی آداب الاکل و مباحه و محظوراته

کھانے کے آداب اس کی جائز اور ناجائز باتوں کا بیان

(۱۲۸۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی ان تلقی

النواة على الطبق الذى يوكل منه الرطب او التمر. (رواه الشيرازی)
حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے منع فرمایااس برتن میں گٹھلی ڈالنے سے جس میں سے کھجور کھائی جائے۔(شیرازی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۸۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کلوا الثوم و تداووا به فان فیه شفاء من سبعین داء و لو لا ان الملائکة یاتینی لأكلته. (رواه الدیلمی و الخطیب)
حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے لہسن کھاؤاور اس سے علاج کرو کیوں کہ اس میں ستر بیماریوں سے شفا ہے اور اگر فرشتے میرے پاس نہ آتے تو میں اسے ضرور کھاتا۔(دیلمی اور خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۹۰) عن علی قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الضب و الضبع وعن الكلب و كسب الحجام و مهر البغی. (رواه الدورقی)
حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا گوہ، بجّو اور کتے سے اور پچھنے لگانے والے کی کمائی سے اور فاحشہ عورت سے نکاح کرنے سے۔(دورقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۹۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سید الطعام الدنیا و الآخرة اللحم. (رواه ابو نعیم)
حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے دنیا و آخرت کے کھانے کا سردار گوشت ہے۔(ابو نعیم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۹۲) عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اللحم بالبر مرقة الانبیاء. (رواه ابن النجار بروایة جعفر الصادق عن آبائه علیهم السلام)
حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلعم نے فرمایا گوشت گیہوں کے ساتھ استعمال کرنا انبیاء کا سالن ہے۔(ابن نجار نے اسے امام جعفر صادق سے انہوں نے اپنے اجداد علیہم السلام سے روایت کیا ہے۔)

باب فی آداب الشرب و مباحه و محظوراته

پینے کے آداب اس کے جائز اور ناجائز کا بیان

(۱۲۹۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا شربتم الماء فاشربوه مصا و لا تشربوه عبا فان العب یورث الاکباد. (رواه الدیلمی فی فردوس الاخبار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم پانی پیو تو چسکی لے کے پیو اور منھ لگا کر ایکدم سے نہ پیو کیوں کہ ایکدم سے منھ لگا کر پانی پینے سے جگر کی بیماری ہوتی ہے۔ (دیلمی نے اسے فردوس الاخبار میں روایت کیا ہے۔)

(۱۲۹٤) عن علی قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن آنیة الذهب و الفضة ان یشرب فیها و ان یوکل فیها و نهی عن القسی و المیثرة و عن ثیاب الحریر و خاتم الذهب. (رواه الدارقطنی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا سونے اور چاندی کے برتن کے استعمال سے نہ اس میں کھایا جائے اور نہ پیا جائے اور منع فرمایا ریشمی کپڑے پہننے اور سونے کی انگوٹھی کے استعمال سے۔ (دار قطنی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۹۵) عن میسرة قال رأیت علیا یشرب قائما فقلت له اتشرب قائما قال اشرب قائما فقدر رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یشرب قائما و ان اشرب قاعدا فقد رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یشرب قاعدا. (رواه ابن شیبه و العدنی و الحسن ابن سفیان و ابن جریر و الطحاوی و ابونعیم فی الحلیة و البیهقی)

میسرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو کھڑے ہو کر پانی پیتے دیکھا تو میں نے ان سے کہا کیا آپ کھڑے کھڑے پانی پیتے ہیں تو آپ نے فرمایا میں کھڑے ہو کر پانی پیتا ہوں کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو کھڑے کھڑے پانی پیتے دیکھا ہے اور میں بیٹھ کر بھی پانی پیتا ہوں کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو بیٹھ کر پانی پیتے دیکھا ہے۔ (ابن شیبہ، عدنی، حسن بن سفیان، ابن جریر، طحاوی اور ابو نعیم نے حلیہ میں اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۹٦) عن علی قال نهانی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اشرب فی

اناء من فضة. (رواه الطبرانی)
حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے چاندی کے برتن میں پانی پینے سے منع فرمایا۔ (طبرانی نے اسے روایت کیا ہے)

باب فی آداب اللباس و محظوراته و ما یتعلق بها

لباس کے آداب اور اس کے ممنوعات اور اس سے متعلق باتوں کا بیان

(۱۲۹۷) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتخذوا السراویلات فانها من استر ثیابکم و حسنوا بها نساؤکم اذا خرجن. (رواه ابن عدی و العقیلی و البیهقی)
حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا پائجامے استعمال کرو کیوں کہ وہ کپڑوں میں سب سے زیادہ بدن کو چھپانے والا ہے اور اس سے اپنی عورتوں کو زینت دو جب وہ باہر نکلیں۔ (ابن عدی، عقیلی اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۹۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الحمد لله الذی رزقنی من الریاش ما اتجمل فی الناس و اواری به عورتی. (رواه هناد)
حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے فاخرانہ لباس عطا کیا جس سے میں لوگوں کے درمیان زینت حاصل کرتا ہوں اور اپنا ستر ڈھانپتا ہوں۔ (ہناد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۲۹۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم العمائم تیجان العرب و الاحتباء حیطانها و جلوس المومن فی المسجد رباطه. (رواه القضاعی)
حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے عمامے عرب کے تاج ہیں اور مومن کا مسجد میں بیٹھنا اس کی منزل ہے۔ (قضاعی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۰۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایتوا المساجد حسرا و معصبین فان العمائم تیجان المسلمین. (رواه ابن عدی)
حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مسجدوں میں جاؤ چہرہ کھول کر اور

سر پر پگڑی باندھ کر کیوں کہ عمامے مسلمانوں کے سروں کے تاج ہیں۔(ابن عدی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۰۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم علامة المنافق تطویل سراویله فمن طول سراویله حتی یدخل تحت قدمیه فقد عصی الله و رسوله و من عصی الله و رسوله فله نار جهنم. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے منافق کی پہنچان لمبے پیجامے پہننا ہے اور جو اپنا پائجامہ اتنا نیچا رکھے کہ اس کے پیروں کے نیچے پہنچے اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اس کے لئے دوزخ کی آگ ہے۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۰۲) عن ابی مطر ان علیا اتی غلاما حدثا فاشتری منه قمیصا و لبسه بین الرسفین الی الکعبین و قال حین لبسه الحمد لله الذی رزقنی من الریاش ما اتجمل به فی الناس و اواری به عورتی فقیل هذا شیء ترد به عن نفسك او عن نبی الله قال هذا شیء سمعته من رسول الله یقول عندالکسوة الحمد لله رزقنی من الریاش ما اتجمل به فی الناس و اواری به عورتی. (رواه احمد و هناد و ابویعلیٰ)

ابی مطر سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ ایک نوجوان لڑکے کے پاس تشریف لے گیے آپ نے اس سے ایک قمیص خریدی اور اسے پہنا پاؤں سے لے کر گٹوں تک اور زیب تن کرتے ہوئے فرمایا الحمد للہ الخ (سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے لباس فاخرہ عطا فرمایا جس سے میں لوگوں میں سجا سنورتا ہوں اور اس سے اپنا تن ڈھانکتا ہوں" آپ سے پوچھا گیا اس قول کو آپ اپنے دل سے کہہ رہے ہیں کہ یا آپ نے نبی کریم صلعم سے اسے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے میں نے رسول اکرم صلعم سے سنا ہے جب آپ لباس تبدیل کرتے تو فرماتے الحمد للہ الذی الخ"۔ (احمد، ہناد اور ابویعلی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۰۳) عن علی قال کنت قاعدا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم عند البقیع فی یوم مطیر فمرت امرأة علی حمار و معها مکار فمرت فی دهدة من الارض فسقطت فاعرض عنها بوجهه فقالوا یا رسول الله انها مسترولة فقال اللهم

اغفر للمسترولات من امتی یا ایها الناس اتخذوا السراویلات فانها من استرثیابکم و حصنوا بها نساء کم اذا خرجن. (رواہ البزار و العقیلی و ابن عدی و البیھقی والدیلمی و ابن الجوزی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلعم کے پاس بیٹھا ہوا تھا بقیع میں بارش کے دنوں میں سے کسی ایک کو اتنے میں ایک عورت گذری جو گدھے پر سوار تھی اور وہ گیروے کپڑے پہنے تھی وہ زمین کے ایک گڑھے کے پاس سے گذری اور وہ اسمیں گر پڑی آپ نے اپنا چہرہ اس کی طرف سے موڑ لیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ پائجامہ پہنے ہوئے ہے آپ نے فرمایا اے اللہ میری امت کی پائجامہ پہننے والی عورتوں کو بخش دے۔ اے لوگو! پائجامے پہنا کرو کیوں کہ وہ کپڑوں میں سب سے اچھا ستر چھپانے والا ہے اور جب تمہاری عورتیں باہر نکلیں تو اسی سے ان کو محفوظ کرو۔ (بزار، عقیلی، ابن عدی، بیہقی، دیلمی اور ابن جوزی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۰٤) عن علی قال کنت انا و النبی وقوفان فسقطت امرأة فاعرضنا عنها فقال لنا انسان ان علیها سرواایل فقال النبی اللهم ارحم المسترولات. (رواہ المحامل)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں اور نبی کریم صلعم کھڑے ہوئے تھے کہ ایک عورت گر پڑی ہم نے یہ دیکھ کر اپنا منہ پھیر لیا اتنے میں ایک آدمی نے ہم سے کہا یہ عورت پائجامے میں ملبوس ہے نبی کریم صلعم نے فرمایا اے اللہ پائجامہ پہننے والی عورتوں پر رحم فرما۔ (محامل نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۰۵) عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال له اذا کان ازارك واسعا فتوشح به و اذا کان ضیقا فانتزر به. (رواہ ابوالحسن و الدیلمی و ابن النجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا آپ سے اگر تمہارا ازار لمبا ہو تو اسے بغل سے نکال کر کندھے پر ڈال لو اور اگر تنگ ہو تو اسے باندھ لو۔ (ابوالحسن اور دیلمی اور ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۰٦) عن ابی مطر ان علیا اشتری قمیصا بثلاثة دراهم فلبسه و قال

الحمد لله الذی کسانی من الریاش ما اواری به عورتی و اتجمل به فی حیاتی ثم قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا لبس ثوبا جدیدا قال هکذا. (رواه ابویعلی)

ابی مطر سے مروی ہے کہ حضرت علی نے ایک قمیص خریدی تین درہم کی آپ نے اسے پہنتے وقت فرمایا الحمد للہ الذی الخ اس کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ صلعم جب نیا کپڑا زیب تن فرماتے تو یہی فرماتے۔ (ابو یعلی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۰۷) عن علی قال نهانی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن خاتم الذهب و لبوس القسی و المعصفر و قرأة القرآن و انا راکع و کسانی حلة من مبراء فخرجت فیها فقال لی یا علی لم اکسکها لتلبسها فرجعت الی فاطمة فاعطیتها طرفها کانها تطوی معی فشققتها فقالت تربت یدیك یا ابن ابی طالب ماذا جئت به قلت نهانی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان البسها فالبسها و اکسی نساؤك (رواه ابن جریر و ابویعلی و الطحاوی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی اور ریشمی کپڑے سے اور زرد رنگ کے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے اور رکوع کی حالت میں قرآن پڑھنے سے اور آپ نے مجھے سہرا کا ایک حلہ پہنایا میں اسے پہن کر نکلا تو حضور صلعم نے مجھ سے فرمایا اے علی میں نے تم کو اس لئے نہیں دیا کہ تم اسے خود پہنو میں یہ سن کر فاطمہ کے پاس گیا اور میں نے انہیں ایک طرف کا سرا دیا گویا کہ وہ میرے ساتھ اسے لپیٹ لیں انہوں نے اسے چاک کیا اور بولیں تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں اے ابن ابی طالب میرے لیے کیا لے آئے تو میں نے کہا رسول اللہ صلعم نے مجھے خود اس کے پہننے سے، منع فرمایا لہٰذا تم اس کو پہنو کیوں کہ حضور صلعم نے فرمایا کہ اسے اپنی عورتوں کو پہناؤ۔ (ابن جریر ابو یعلی اور طحاوی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۰۹) عن سعید بن سفیان القاری قال سئلت عن الرجل الذی یحاذینی قیل هو علی ابن ابی طالب فاتیته فی منزله فقلت ما رأیت منی فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اوشك ان تستحل امتی فروج النساء و الحریر و هذا اول حریر رأیته علی احد من المسلمین فخرجت من عنده فبعته. (رواه ابن

عساکر)

سعید بن سفیان کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ وہ کون شخص ہے جو میرے سامنے ہے اس نے کہا وہ علی بن ابی طالب ہیں چنانچہ میں آپ کے گھر گیا اور میں نے آپ سے کہا آپ نے میری کیا بات دیکھی ہے آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ فرماتے تھے مجھے شک ہے کہ میری امت عورتوں کی شرمگاہیں اور ریشمی لباس حلال کرلے گی اور یہ پہلا ریشمی لباس ہے جو میں نے کسی مسلمان کے جسم پر دیکھا ہے پھر میں آپ کے پاس سے اٹھا اور اس کو بیچ ڈالا۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۱۰) عن علی قال اهدی لرسول الله صلی الله علیه وسلم حلة مسرة بحریر سداها حریر و الحمتها حریر فارسل بیا الی فاتیته فقلت ما اصنع بها البسها قال لا انی لا ارضی لك ما اكره لنفسی و لكن شققها خمر الفلانة و فلانة فذكر فیهن فاطمة فشققتها اربعة اخمرة. (رواه ابن شیبه و الدورقی و البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشمی حلہ تحفہ میں بھیجا گیا جس کا تانا اور بانا دونوں ریشمی تھے آپ نے اسے مجھے بھیجا میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں اسکا کیا کروں کیا اسے میں پہنوں آپ نے فرمایا نہیں میں تمہارے لئے وہ چیز کبھی پسند نہ کروں گا جو اپنے لئے پسند نہیں کرتا بلکہ فلاں اور فلاں کے دوپٹے بنالو جس میں ایک نام فاطمہ کا بھی لیا چنانچہ میں نے چار دوپٹے پھاڑ کر بنائے۔ (ابن شیبہ، اورقی اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۱۱) عن علی قال اهدیت للنبی صلی الله علیه وسلم حلة سبراء فارسل بها الی فرحت فیها فرأیت فی وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم الغضب و قال انی لم ابعث بها الیك لتلبسها فقسمتها بین نسائی. (رواه الطیالسی و احمد و البخاری و المسلم و ابوعوانة و الطحاوی و البیهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلعم کی خدمت میں ایک سبراء کا ایک حلہ بھیجا گیا آپ نے اسے مجھے بھیج دیا میں اسے پہن کر آپ کی خدمت میں گیا تو میں نے رسول اللہ صلعم کے چہرہ مبارک پر غصہ کے آثار پائے اور آپ نے فرمایا میں نے اس کو اسلئے میں بھیجا کہ تم اسے نہیں پہنو

چنانچہ یں نے اسے گھر کی عورتوں میں تقسیم کردیا۔(طیالسی، احمد، بخاری، مسلم، ابوعوانہ، طحاوی اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۱۲)عن علی ان اکید رومة اهدی للنبی حلة او ثوب حریر فاعطانیه و قال شققه خمرابین النسوة. (رواه عبدالله ابن احمد و ابویعلیٰ و ابونعیم فی الحلیة)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ شاہ روم نے نبی صلعم کو تحفہ میں ایک حلہ بھیجایاایک ریشمی کپڑا حضور نے اسے مجھے عطا فرمایااور فرمایااسے پھاڑ کر عورتوں کی اوڑھنیاں بنادو۔(عبداللہ بن احمد، ابویعلی اور ابونعیم نے اسے حلیہ میں روایت کیا ہے۔)

(۱۳۱۳) عن علی قال اخذ النبی صلی الله علیه وسلم حریرا فجعله فی یمینه فاخذا ذهبا فجعله فی شماله ثم رفع بهما یدیه و قال ان هذین حرام علی ذکور امتی حل لاناثهم. (رواه احمد و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجة و الطحاوی و الشاشی و ابن حبان و البیهقی و الضیاء)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلعم نے ریشمی کپڑے کو داہنے ہاتھ میں لیا اور سونے کو بائیں ہاتھ میں اس کے بعد اپنے دونوں ہاتھ بلند فرمائے اور فرمایایہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں کے لئے حرام ہیں اور عورتوں کے لئے حلال۔(احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، طحاوی، شاشی، ابن حبان، بیہقی اور ضیا نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۱٤) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی انی احب لك ما احب لنفسی و اکره لك ما اکره لنفسی لا تلبس المعصفر ولا تختم بالذهب و لا تلبس القسی و لا ترکبن علی مثیرة حمراء فانها من میاثر ابلیس لعنه الله. (رواه ابواسحاق ابراهیم روی المسلم و البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایااے علی میں تمہارے لئے وہی چیز پسند کرتا ہوں جو خود اپنے لئے پسند کرتا ہوں اور تمہارے لئے ناپسند کرتا ہوں وہ چیز جو میں خود اپنے لئے ناپسند کرتا ہوں دیکھو تم زرد رنگے ہوئے کپڑے مت پہننااور نہ سونے کی انگوٹھی نہ ہی ریشمی کپڑے اور نہ سرخ ریشمی کپڑے کی زین پر سوار ہونا کیوں کہ وہ ابلیس لعین کی سواری ہے۔

(ابو اسحاق، ابراہیم رودی، مسلم اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۱۵) عن ابی بردة عن علی قال نهانی النبی صلی الله علیه وسلم عن القسة و المیسرة قال ابوبردة قلت لعلی ما القسیة قال ثیاب من الشام او مصر مضلعة فیها حریر امثال الاترج و المیثرة شیء كانت تصنعه النساء لبعولتهن امثال القطائف یضعونها علی الرجال.

ابی بردہ سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قسیہ اور میسرہ پہننے سے منع فرمایا ابو بردہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا قسی کیا چیز ہے تو آپ نے فرمایا شام یا مصر کا ایک کپڑا جس میں ریشمی دھاریاں ہوتی ہیں لیمو کے درخت کی شکل کی اور میثرہ وہ ہے جسے عورتیں اپنے شوہروں کو دکھانے کے لئے بنائیں مخملی چادر کی طرح وہ سواریوں پر رکھتے ہیں۔

(۱۳۱۶) عن علی قال نهانی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المعصفر و عن القسی و خاتم الذهب و عن المكفف بالدیباج ثم قال و اعلم انی لك من الناصحین. (رواه البیهقی و ابن النجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے زرد رنگ کے کپڑے کے استعمال سے منع فرمایا اور ریشمی کپڑے سونے کی انگوٹھی اور دیباج کی گوٹ لگے ہوئے کپڑے سے اس کے بعد فرمایا جان لو میں تم کو اچھی بات کی طرف آمادہ کرنے والا ہوں۔ (بیہقی اور ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۱۷) عن علی قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یستمتع من الحریر بشیء. (رواه ابن عساكر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ریشمی کپڑے سے کسی بھی طرح سے فائدہ اٹھانے سے منع فرمایا۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۱۸) عن علی قال كسانی النبی صلی الله علیه وسلم بردین من حریر فخرجت فیهما الی الناس لینظروا الی كسوة النبی صلی الله علیه وسلم علی فرآهما علی فامر بنزعهما فاعطی احدهما فاطمة و شق الآخر باثنین لبعض نسائه. (رواه

ابن عساکر)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلعم نے مجھے دو ریشمی چادریں پہنائیں میں ان کو پہن کر نکلا تا کہ لوگ دیکھیں کہ میں نبی کریم صلعم کی پوشاک پہنے ہوئے ہوں آپ نے مجھے وہ پہنے دیکھا اور مجھے حکم فرمایا کہ میں انہیں اتار دوں ایک تو آپ صلعم نے فاطمہ کو دے دی اور دوسری پھاڑ کر دو حصوں میں کرلی اپنی بعض بیویوں کے لئے۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۱۹) عن علی قال اهدی للنبی صلی الله علیه وسلم حلة مکفوفة بحریر اما سداها و اما لحمهتا فارسل بها لی فاتیته فقلت یا رسول الله صلی الله علیه وسلم ما اصنع بها البسها قال لا ولکن اجعلها خمرا بین الفواطم. (رواه ابن ماجه)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلعم کی خدمت میں ایک ریشمی حلہ بھیجا گیا جس کا تانا اور بانا دونوں ریشمی تھے آپ نے اسے مجھے بھیج دیا میں اسے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں ان کو پہنوں یا نہیں آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس کی اوڑھنیاں بنا دو عورتوں کے لئے۔ (اب ماجہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۲۰) عن علی قال عمنی رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم غدیر یرخم بعمامة فسد لها خلفی و فی روایة فسدل طرفیها علی منکبی ثم قال ان الله ایدنی یوم بدر و حینی بملائکة یعتمون هذه العمة و قال ان العمامة حاصره بین الکفر و الایمان و فی روایة بین المسلمین و المشرکین و رای رجلا یرمی بقوس فارسیة فقال ارم بها ثم نظر الی قوس عربیة فقال علیکم بهذه و امثالها و رماح القنا فان بهذه یمکن الله لکم فی البلاد و یوید لکم النصر. (رواه ابن شیبه و الطیالسی و ابن منیع و البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے غدیر خم کے روز میرے عمامہ باندھا اور اسکا شملہ میری پشت پر ڈالا اور ایک روایت میں ہے کہ ایک سمت کندھے پر ڈالا اس کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ نے بدر و حنین کے روز میری تائید فرمائی ان فرشتوں سے جو یہ عمامہ باندھے تھے اور فرمایا بے شک عمامہ کفر و ایمان کے درمیان فاصلہ کرنے والا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ مشرکین اور مسلمین کے درمیان اور حضور نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ فارسی کمان سے تیر چلا رہا

تھا آپ نے فرمایا اس سے تیر چلاؤ اس کے بعد عربی کمان کو دیکھا اور فرمایا تمہیں اس قسم کی استعمال کرنا چاہئے اور عربی نیزہ کیوں کہ اس کے ذریعہ اللہ اس سرزمین میں تمہاری عزت بڑھائے گا اور تمہاری امداد و تائید فرمائے گا۔ (ابن شیبہ، طیالسی، ابن منیع اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۲۱) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عممه بیده فذهب للعمامة من ورائه و من بین یدیه ثم قال له النبی ادبر فادبر ثم قال له اقبل فاقبل علی اصحابه فقال النبی هكذا تكون تیجان الملائكة. (رواه ابن شاذان)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلعم نے اپنے دست مبارک سے عمامہ باندھا عمامہ کا شملہ پیچھے کی سمت ہوا اس کے بعد سامنے کی سمت اس کے بعد آپ نے فرمایا آگے بڑھو چنانچہ آپ آگے اپنے سا۔۔۔ں کی طرف بڑھے پھر نبی کریم صلعم نے فرمایا فرشتوں کے تاج اسی طرح کے ہوتے ہیں۔ (ابن شاذان نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۲۲) عن علی قال كان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا انقطع سشع نعله مشی فی نعل واحدة و الاخری فی یده حتی یجد شسعا فیلبسها. (رواه الطبرانی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلعم کے پاپوش مبارک کا تسمہ جب ٹوٹ جاتا تو آپ ایک جوتا پہن کر چلتے اور دوسرا آپ کے ہاتھ میں ہوتا اور جب آپ تسمہ لگواتے تو پھر اسے پہن لیتے۔ (طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۲۳) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنی جبرئیل ان انام الا علی قرأة حٰم السجدة و تبارك الذی بیده الملك. (رواه الدیلمی فی فردوس الاخبار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جبرئیل نے مجھے ہدایت کی کہ میں سوؤں علاوہ حم سجدہ اور تبارک الذی بیدہ الملک کی قرأت کے علاوہ کسی اور سورت میں۔ (دیلمی نے اسے فردوس الاخبار میں روایت کیا ہے۔)

(۱۳۲٤) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقی اللہ فا طمة ادی فریضة ربك و اعملی عمل اهلك و اذا اخذت مضجعك فسبحی ثلاثا و ثلاثین و احدی ثلاثا و ثلاثین و كبری اربعا و ثلاثین فتلك مأة فهی خیرلك من

خادم. (رواه ابوداؤد و فی روایة احمد و البیهقی و الترمذی الا ادلکما علی خیر مما سألتماه اذا اخذتما مضاجعکما فکبرالله اربعا و ثلاثین و احمد ثلاثا و ثلاثین و سبحا ثلاثا و ثلاثین فان ذلك خیر لکما من خادم هکذا. (رواه ابن حبان و البخاری و المسلم فی روایة الشیخین)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے فاطمہ اللہ سے ڈرتی رہو اور اپنے رب کے فریضہ کی ادائیگی کرتی رہو اور اپنے گھر کا کام کیا کرو اور جب اپنے بستر پر جاؤ تو تینتیس بار تسبیح پڑھو اور تینتیس بار تحمید کرو اور چونتیس بار تکبیر کہو اس طرح ان کی تعداد سو مرتبہ ہو جائے گی۔ یہ تمہارے لئے کسی بھی خادم سے بہتر ہے۔ (ابوداؤد نے اسے روایت کیا ہے اور احمد، بیہقی ترمذی نے اس طرح روایت کیا ہے کیا میں تم کو تمہارے سوال کا عمدہ جواب نہ دوں سنو! جب تم اپنی آرامگاہ جاؤ تو ۳۴ بار تکبیر کرو اور اس کے بعد پھر ۳۳ مرتبہ تحمید اور پھر ۳۳ مرتبہ تسبیح پڑھو کیوں کہ یہ تمہارے لئے کسی بھی خادم سے بہتر ہے۔ ابن حبان، بخاری اور مسلم نے اسے شیخین سے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۲۵) عن ابی لیلی حدثنی علی ان فاطمة اشتکت ما تلقی من اثر الرحی فی یدها و اتی النبی سبی فانطلقت فلم تجده و اخبرت عائشة فلما جاء النبی اخبرته عائشه بمجیء فاطمة الیها فجاء الینا النبی و قد اخذنا مضاجعنا فذهبنا لنقوم فقال النبی علی مکانکما فقعد بیننا حتی وجدت برد قدمه فی صدری (هذه الحدیث مرویة بطرق کثیرة فی الصحاح الستة و المسانید و السنن و المعاجم کابی جریر و البیهقی و ابوعوانة و الطحاوی و حلیة الاولیاء لابی نعیم و الحاکم و ابویعلی و ابن شیبة و الحمیدی و عبدالرزاق و العدنی و الشاشی و العسکری و المختارات للضیاء و سمویه و مسند عبدالله ابن احمد بعبادات مختلفة طویلة و قصیره مع واقعة و ارشاد متحدة مرکم خوف لا لطویل و التکرار)

ابی لیلے کہتے ہیں حضرت علیؓ نے مجھ سے بیان کیا ایک بار فاطمہ کے ہاتھ میں تکلیف پیدا ہو گئی اور وہ نبی کریم صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئیں لیکن حضور صلعم نہ ملے اور انہوں نے یہ بات عائشہ کو بتادی جب نبی کریم صلعم تشریف لائے تو عائشہ نے فاطمہ کے آنے کا حال بتایا۔ نبی

کریم صلعم ہمارے پاس آئے اور ہم لوگ لیٹ چکے تھے ہم حضور صلعم کو دیکھ کر کھڑے ہوئے نبی کریم صلعم نے فرمایا تم لوگ اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ جاؤ۔ حضور صلعم ہمارے درمیان بیٹھ گئے ایسا کہ میں نے آپ کے قدم مبارک کی ٹھنڈک اپنے سینہ پر محسوس کی۔ (یہ حدیث بہت سے طریقوں سے صحاح ستہ میں اور تمام مسانید اور حدیث کی کتابوں میں جیسے ابن جریر، بیہقی، ابو عوانہ، طحاوی، حلیۃ الاولیا، ابی نعیم اور ضیا کی مختارات میں اور سمویہ میں اور عبداللہ بن احمد کے مسند میں مختلف طویل اور مختصر عبارتوں کے ساتھ مع واقعہ اور ارشادات کے جو کو طوالت اور تکرار کے ڈر سے حذف کر دیتا ہوں)

(۱۳۲۶) عن ابی اسحاق الهمدانی عن ابیه قال کتب علی کتابا قال امرنی به رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا اخذت مضجعك فقل اعوذ بوجهك الکریم و کلمات التامة من شر ما انت آخذ بناصیة اللهم انت تکشف المغرم و المائم اللهم لا یهزم جندك ولا یخلف وعدك ولا ینفع ذاالجد منك سبحانك و بحمدك. (رواه ابن ابی الدنیا و ابوداؤد و النسائی و ابن جریر عن علی قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یقول عند مضجعه هذا.)

ابی اسحاق ہمدانی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں حضرت علیؓ نے ایک خط لکھا اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے مجھے حکم دیا کہ جب لیٹنے کے لئے جاؤ تو یہ کہہ لیا کرو "اعوذ بوجہک الکریم الخ" میں پناہ مانگتا ہوں تیرے بزرگ چہرہ کی اور تیرے کلمات تامات کی اس شر سے جو تمہاری پیشانی کو پہنچے اے اللہ تو ہی قرض اور گناہوں کو صاف کرنے والا ہے اے اللہ نہ تو تیرا لشکر شکست کھاتا ہے اور نہ تیرا وعدہ غلط ہوتا ہے اور نہ کوئی عظمت والا بغیر تیری مرضی کے نفع پا سکتا ہے کیوں کہ عظمت تیری ہی عطا کی ہوئی ہے تو پاک ہے اور تعریفیں تجھ ہی کو سزاوار ہیں۔ (ابن ابی الدنیا، ابوداؤد، نسائی، ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلعم سوتے وقت یہ پڑھا کرتے تھے۔)

(۱۳۲۷) عن علی قال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم بارتاج الباب و ان نخمر الاناء و نوکی السقاء و ان نطفی السراج. (رواه الطبرانی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ہم کو دروازہ بند کر لینے برتن کو ڈھکنے مشک

کا منہ باندھ دینے اور چراغ گل کر دینے کا حکم دیا ہے۔ (طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۲۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کذب فی حلمه کلف یوم القیامة عند شعیرة و فی روایة فلیتبوا مقعده من النار. (رواه احمد و الترمذی و الحاکم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے جھوٹا خواب بیان کیا قیامت کے روز اس کی پلک کی گہرائی کو عذاب دیا جائے گا۔ اور ایک روایت میں ہے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں ڈھونڈ لے۔ (احمد، ترمذی اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۲۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لله بقاعا تمسی المنقمات فاذا کسب الرجل من الحرام سلط الله علیه الماء و الطین ثم لا یمنعه. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں دلدل ہے جس کا نام منقمات ہے (یعنی سزا دینے والی ہے)۔ جب آدمی حرام سے پیسہ کماتا ہے تو اللہ اس پر پانی اور مٹی مسلط فرماتا ہے۔ پھر اسے باز نہیں رکھتا ہے۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۳۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اوجزوا لبیوتکم نصیبا من القرآن فان البیت اذا قری فیه انس علی اهله و کثر خیره و کان سکانه مومنی الجن و اذا لم یقرأ فیه اوحش علی اهله و قل خیره و کان سکانه کفرة الجن. (رواه ابن النجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اپنے گھروں کو زینت بخشو قرآن کے حصہ سے کیوں کہ جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے اس کے مکینوں کو انس ہوتا ہے اور خیر کی کثرت ہوتی ہے اور اس کے ساکن جنات سے محفوظ رہتے ہیں اور جب کسی گھر میں تلاوت نہ کی جائے تو اس ساکن متوحش ہوتے ہیں اور خیر کی قلت ہوتی ہے اور وہ کافر جناتوں کا مسکن ہو جاتا ہے۔ (ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۳۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المعاملة لاهل الذمة لا تصافحوا ولا تبدؤهم بالسلام ولا تعودوا مرضاهم ولا تصلوا علیهم

و الجئوهم الى مضائق الطريق و صغروهم كما صغرهم الله. (رواه البيهقي)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ذمیوں کے بارے میں فرمایا ان سے مصافحہ نہ کرو اور نہ سلام میں پہل کرو نہ بیماروں کی عیادت کرو اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھو اور انہیں تنگ گلیوں میں ہانک دو ان کو اسی طرح ذلیل کرو جس طرح انہوں نے اللہ کو ذلیل کیا ہے۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۳۲) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه ليس لنبي ان يدخل بيتا مزوقا. (رواه البيهقي)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کسی نبی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی ایسے گھر میں داخل ہو جو سجایا ہوا ہو۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۳۳) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تدخل الملائكة بيتا فيه صورة ولا كلب ولا جنب. (رواه ابوداؤد و النسائي و ابن ماجه و الحاكم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا فرشتے داخل نہیں ہوتے اس گھر میں جس میں کوئی تصویر کوئی کتایا کوئی ناپاک ہو۔ (ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۳٤) عن علی قال قلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم الا احمل لك حمارا على فرس فتنتج لك بغلا فقال انما يفعل ذلك الذين لا يعلمون. (رواه ابوداؤد و النسائي)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم میں ایک گدھے کو گھوڑی سے جوڑا لگواؤں تاکہ حضور کی خاطر خچر پیدا ہو آپ نے یہ سن کر فرمایا نہیں یہ تو وہ لوگ کرتے ہیں جو کچھ جانتے نہیں۔ (ابوداؤد اور نسائی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۳۵) عن علی قال كنت رجلا نؤما و كنت اذا صليت المغرب و على ثيابي نمت ثم فانام قبل العشاء فسئلت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فرخص له. (رواه احمد)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آپ فرماتے ہیں میں ایک بہت جلد اونگھ جانے والا انسان تھا چنانچہ جب میں مغرب کی نماز پڑھ لیتا تو کپڑوں میں ہی سو رہتا۔ میں نے رسول اللہ صلعم سے اس کی اجازت چاہی تو حضور صلعم نے مجھے اس کی اجازت دے دی۔ (احمد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۳۶) عن علی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یساووهم فی المجالس یعنی الکفار و لا تعودوا مرضاهم ولا تشهدوا جنائزهم. (رواه ابن جریر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا ان کو اپنے برابر نہ بٹھاؤ یعنی کفار کو نہ ان کے بیماروں کی عیادت کرو نہ ہی ان کے جنازوں میں جاؤ۔ (ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۳۷) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی مر نساؤك لا یصلین عطلا و ان یتقلدن سبرا. (رواه الطبرانی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے علی اپنی عورتوں کو حکم دو کہ وہ نماز پڑھیں اور (طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۳۸) عن علی انه شکی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم الوحدة فقال النبی لو اتخذت زوجا من حمام فآنست و اکلت من فراخة و اتخذت دیکا فآنست و ایقظك للصلوٰة. (رواه وکیع و العقیلی و ابن عدی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے تنہائی کی شکایت کی تو نبی کریم صلعم نے فرمایا اگر تم ایک جوڑا کبوتر پال لو تو وہ تم سے مانوس ہو جائے گا اور تم اس کے چوزے بھی کھا سکو گے اور مرغ پال لو وہ بھی تم سے ہل جائے گا اور تم کو نماز کے لئے اٹھا دے گا۔ (وکیع، عقیلی اور ابن عدی نے اسے روایت کیا ہے۔)

کتاب المزارعة　کھیتی کا بیان

(۱۳۳۹) عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جده عن علی ابن ابی طالب قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن جذاذ اللیل و حصاد اللیل. (رواه الدورقی

و ابوبکر الشافعی و ابن منده)

حضرت جعفر بن محمد سے مروی ہے آپ اپنے والد سے آپ اپنے دادا سے آپ علی بن ابی طالب سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا رات کو پھل توڑنے اور رات کو فصل کاٹنے سے۔ (اورقی، ابوبکر شافعی اور ابن مندہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۴۰)عن علی قال امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم بالجماجم ان ینصب فی الزرع قیل من اجل ماذا قال من اجل العین. (رواه البزار و الدارقطنی و البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے حکم دیا کہ کھیتی میں کھوپڑیاں لگائی جائے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ کس لئے تو فرمایا کہ نظر بد لگنے کی وجہ سے۔ (بزار، دار قطنی اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

کتاب الموت و الاحوال تقع بعده

موت اور اس کے بعد پیش آنے والے احوال کا بیان

(۱۳۴۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ایها الناس انکم فی دار هذنة و انتم علی ظهر و ایسر بکم سریع فاعدوا الجهاد لبعد المفازات. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے لوگو! تم لوگ آرام و سکون کی جگہ پر ہو اور تم لوگ حالت سفر میں ہو اور تمہارا سفر عاجلانہ ہے لہٰذا تم جہاد کے لئے تیار رہو جو تمہاری نجات و کامیابی کا سبب ہے۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۴۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قال عند وفاته لا اله الا الله الکریم ثلاث مرات و الحمدلله ثلاث مرات تبارك الذی بیده الملك و یحیی و یمیت و هو علی کل شیء قدیر دخل الجنة. (رواه الخرائطی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس نے اپنی وفات کے وقت لا الہ الا اللہ تین بار اور الحمد للہ تین بار اور تبارک الذی بیده الملک و یحیی و یمیت و ہو علی کل شئی قدیر

تین بار پڑھا وہ جنت میں داخل ہوا۔ (خرائطی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۴۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان آدم غسلته الملائکة بماء و سدر و کفنوه و الحدوا له و دفنوه و قالوا هذه سنتکم یا بنی آدم فی موتاکم (رواه الطبرانی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے بے شک حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے غسل دیا سو ڈول اور بیری سے اور کفن پہنایا ان کے لئے قبر کھودی اور انہیں دفن کیا اور کہا اے اولاد آدم یہ طریقہ ہے تمہارے مردوں کی تجہیز و تکفین کا۔ (طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۴۴) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا مت فاغسلونی بسبع قرب من بئری عرس. (رواه ابن ماجه)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب میں موت پاؤں تو مجھے میرے کنویں بئر عرس کے سات مشکیزوں سے غسل دینا۔ (ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۴۵) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اولی الناس بالرجل یلی من القبر و ان اولی الناس بالمرأة یلی موخرها من القبر. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کے بہتر یہ ہے کہ اس کا اگلا حصہ قبر سے متصل رہے اور عورت کا پچھلا حصہ قبر سے متصل رہے۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۴۶) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی کنت نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها فانها تذکرکم الآخرة و نهیتکم عن الاوعیة فاشربوا فیها و اجتنبوا کل مسکر و نهیتکم عن لحوم الاضاحی ان تمسکوها بعد ثلاث فاحبسوا ما بدالکم. (رواه احمد)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے میں نے تم لوگوں کو پہلے زیارت قبور سے منع کیا تھا لیکن اب تم لوگ زیارت قبور کیا کرو کیوں کہ وہ تم کو آخرت کی یاد دلاتی ہے اور پہلے میں نے تم کو جن برتنوں کے استعمال سے روکا تھا اب ان میں پانی پیو اور تم لوگ بچو ہر نشہ والی

چیز سے اور پہلے میں نے تم کو روکا تھا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ روکو لیکن اب تم اسے روکو جب تک چاہو۔ (احمد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۴۷) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال اذا مر بالمقابر السلام علی اهل لا اله الا الله من اهل لا اله الا الله کیف وجدتم قول لا اله الا الله یا لا اله الا الله بحق لا اله الا الله اغفر لمن قال لا اله الا الله و احشرنا فی زمرة من قال لا اله الا الله غفر الله له ذنوب خمسین سنة قال لوالدیه و لقرابته و العامة المسلمین. (رواه الدیلمی و الرافعی و ابن النجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس نے قبروں کے پاس سے گزرتے وقت یہ الفاظ کہے "السلام علی اہل لا الہ الا اللہ من اہل لا الہ الا اللہ کیف وجدتم قول لا الہ الا اللہ یا لا الہ الا اللہ بحق لا الہ الا اللہ اغفر لمن قال لا الہ الا اللہ واحشرنا فی زمرۃ من قال لا الہ الا اللہ" اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سالہ گناہ معاف فرمائے گا۔ لوگوں نے عرض کیا جس کے پچاس سال کے گناہ نہ ہوں آپ نے فرمایا اس کے والدین اس کے رشتہ داروں اور تمام مسلمانوں کے لئے۔ (دیلمی، رافعی اور ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۴۸) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مر علی المقابر فقرأ فیها احدی عشرة مرة قل هو الله احد ثم وهب اجره الاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات. (رواه الشافعی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص قبروں کے پاس سے گزرا اور وہاں گیارہ بار قل ہو اللہ احد پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو بخش دیا اسے مردوں کی تعداد کے برابر اجر ملے گا۔ (رافعی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۴۹) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى یحب ابناء السبعین و یستحیی من ابناء الثمانین. (رواه ابو نعیم فی الحلیة)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے بے شک اللہ تعالیٰ ستر سال کی عمر والوں سے محبت کرتا ہے اور اسی سال والوں سے اسے شرم آتی ہے۔ (ابو نعیم نے اسے حلیہ میں روایت کیا ہے۔)

(۱۳۵۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ای الناس اکیس قلت الله و رسوله اعلم قال ان اکیس الناس اکثرهم للموت ذکرا و احسنهم له استعدادا. (رواه علی المتقی فی کنز الاعمال)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے آدمیوں میں کون سب سے زیادہ عقلمند ہے میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والا ہے۔ حضور صلعم نے فرمایا لوگوں میں سب سے زیادہ عقلمند وہ ہے جو موت کو سب سے زیادہ یاد رکھنے والا ہے اور جو سب سے زیادہ استعداد والا ہے۔ (علی متقی نے اسے کنزالاعمال میں روایت کیا ہے۔)

(۱۳۵۱) عن علی قال دعانی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا علی اذا صلیت علی جنازة رجل فقل اللهم هذا عبدك ابن عبدك ابن امتك ماض فیه حکمك خلقته و لم یك شیئا مذکورا انزل بك و انت خیر منزول به اللهم لقنه حجته و الحقه نبیه محمد و ثبته بالقول الثابت فانه افتقر الیك و استغیث عنه کان یشهد ان لا اله الا الله فاغفر له و ارحمه ولا تحرمنا اجره ولا تفنا بعده اللهم ان کان زاکیا فزکه و ان کان خاطئا فاغفر له. (رواه علی المتقی فی کنز العمال)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ مجھے بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا اے علی جب تم کسی شخص کے جنازہ کی نماز پڑھو تو کہو اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندہ کا بیٹا ہے اور تیری باندی کا بیٹا ہے۔ اس کے سلسلہ میں اپنا حکم نافذ فرما تو نے اسے پیدا فرمایا حالانکہ وہ کوئی قابل ذکر چیز ہی نہ تھا وہ تیرے پاس حاضر ہوا ہے اور تو سب سے بہتر ہے جس کے پاس حاضر ہوا جائے اور اسے اے اللہ اس کے نبی سے ملادے اور اسے قول ثابت پر قائم رکھ کیوں کہ وہ تیرا ہی محتاج تھا اور تو اس سے بے نیاز تھا وہ گواہی دیتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں لہٰذا تو اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما اور اس کا اجر ہم پر حرام نہ کر اور اس کے بعد ہم کو فتنہ میں مت ڈال اے اللہ اگر وہ پاک و صاف ہو تو اسے مزکی فرما اور اگر وہ گناہ گار ہو تو اسے بخشدے۔ (علی متقی نے اسے کنز العمال میں روایت کیا ہے۔)

(۱۳۵۲) عن ابی سعید الخدری قال سألت علی ابن ابی طالب فقلت یا ابا الحسن ایهما افضل المشی خلف الجنازة او امامها فقال یا ابا سعید و مثلك لسیئل

عن هذا قلت ومن يسأل عن هذا الا مثلي رأيت ابابكر و عمر يمشيان امامهما فقال رحمهما الله و غفرلهما و الله لقد سمعا كما سمعنا و لكنهما كانا سهيلين يحبان السهولة يا ابا سعيد اذا مشيت خلف اخيك المسلم فانصف و فكر في نفسك كانك قد صرت مثله اخوك كان يشاحنك على الدنيا خرج منها ضرينا فليبالس له الا ما تزود من عمل صالح فاذا بلغت القبر فجلس الناس فلا تجلس ولكن قم على شفير قبره فاذا ولي في قبره فقل بسم الله و في سبيل الله و على ملة رسول الله اللهم عبدك انزل بك و انت خير من نزل به خلف الدنيا و خلف ظهره فاجعل ما قدم عليه خيرا مما خلف فانك قلت و قولك الحق ما عند الله خير للابرار ثم احث اليه ثلاث حثيات. (رواه البزار)

ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں نے علی ابن ابی طالب سے پوچھا کہ اے ابوالحسن جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے یا آگے آپ نے فرمایا اے ابو سعید تم جیسا شخص مجھ سے یہ سوال کر رہا ہے میں نے عرض کیا مجھ جیسے کے علاوہ اور کون ایسا سوال کر سکتا ہے میں نے ابو بکر و عمر کو جنازہ کے آگے چلتے دیکھا ہے آپ نے فرمایا اللہ ان دونوں پر رحم کرے اور ان کو بخشدے بخدا انہوں نے بھی وہی سنا ہوگا جیسا کہ ہم نے سنا لیکن وہ دونوں آسانی پسند تھے اے ابو سعید! جب تم اپنے مسلمان بھائی کے پیچھے چلو تو انصاف کرو اور اپنے دل میں سوچو کہ تم بھی اپنے اس بھائی کی طرح ہو تمہارا بھائی جو تم سے بغض رکھتا تھا دنیاوی معاملات میں دنیا سے نکلا رنجیدہ اور غمگین اس کے پاس کوئی سرمایہ نہیں علاوہ نیک عمل کے اور جب تم قبر تک پہنچو اور لوگ بیٹھ جائیں تو تم مت بیٹھو بلکہ اس کی قبر کے کنارے کھڑے ہو جاؤ اور جب وہ اپنی قبر میں اتارا جائے تو کہو بسم اللہ و فی سبیل اللہ و علی ملۃ رسول اللہ اے اللہ تیرا بندہ تیرے پاس آیا ہے اور تو بہتر ہے جس کے پاس وہ آیا اس نے دنیا چھوڑی اپنی پشت کے پیچھے جس جگہ وہ آرہا ہے اس کو اس سے بہتر بنا جس کو اس نے چھوڑا ہے کیونکہ تو نے فرمایا ہے اور تیرا فرمان سچا ہے اللہ کے پاس جو ہے وہ نیکوں کے لئے بہتر ہے اس کے بعد اس پر تین بار مٹی ڈالے۔ (بزار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۵۳) و عنه قال قلت لعلي المشي امام الجنازة افضل فقال ان فضل المشيء خلفها على المشيء امامها كفضل صلوة المكتوبة على التطوع قلت

برأيك تقول قال بل سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم غير مرة و لا مرتين حتى بلعغ سبع مرارا. (رواه ابن الجوزی)

اورانہی سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے حضرت علی سے کہا کیا جنازہ کے آگے چلنا افضل ہے آپ نے فرمایا اس کے پیچھے چلنا آگے چلنے سے افضل ہے جیسے کہ فرض نماز نفل سے افضل ہے میں نے کہا کہ آپ اپنے خیال سے فرمار ہے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلعم سے یہ بات ایک دو بار نہیں بلکہ سات بار سنی ہے۔(ابن جوزی نے اسے روایت کیا ہے)

(۱۳۵٤)عن علی قال رأینا رسول الله صلى الله عليه وسلم قام فی الجنازہ فقمنا ثم رأیناہ قعد فعقدنا. (رواہ الطیالسی و احمد و العدنی و المسلم و ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجه و ابویعلی و ابن الجارود و الطحاوی و ابن حبان و ابن جریر)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ رسول اللہ صلعم ایک جنازہ کے لئے کھڑے ہوئے چنانچہ ہم بھی کھڑے ہوئے اس کے بعد ہی ہم نے دیکھا کہ آپ بیٹھ گئے لہٰذا ہم بھی بیٹھ گئے۔(طیالسی، احمد، عدنی، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابویعلیٰ، ابن جارود، طحاوی، ابن حبان اور ابن جریر نے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۵۵)عن علی قال انما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم فی الجنازہ مرۃ واحدۃ ثم لم یعد بعد. (رواہ الحمیدی و العدنی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم کھڑے ہوئے کسی جنازہ کے لئے ایک باراس کے بعد پھر اس کا اعادہ نہ کیا۔(حمیدی اور عدنی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۵٦) عن علی قال کان رسول الله صلى الله عليه وسلم یامر بالقیام فی الجنازۃ ثم جلس بعد ذلك و امرنا بالجلوس. (رواہ ابن وھب و احمد و العدنی و ابویعلیٰ و ابن حبان و البیھقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم جنازہ کے لئے قیام کا حکم دیتے تھے اس کے بعد آپ بیٹھ گئے اور ہمیں بیٹھنے کا حکم دیا۔(ابن وہب، احمد، عدنی، ابویعلیٰ، ابن حبان اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۵۷) عن علی قال ما قام رسول الله صلی الله علیه وسلم مع الجنازه حتی توضع و قام الناس معه ثم قعد بعد ذلك و امرهم بالقعود. (رواه البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ صلعم اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک کہ جنازہ رکھ نہ دیا جاتا اور لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے رہتے پھر جب آپ بیٹھنے لگے تو لوگوں کو بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۵۸) عن عبدالله بن شخیر قال مر علی علی بجنازة فذهب اصحابه یقولون فقال لهم ما یحملکم علی هذا قالوا ان ابا موسی اخبرنا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا مرت به جنازة قام حتی تجاوزه فقال ان ابا موسی لا یقول شیئا لعل رسول الله صلی الله علیه وسلم فعل ذلك مرة و ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یحب ان یتشبه باهل الکتاب فیما لم ینزل علیه شیء فاذا نزل علیه ترکه. (رواه النسائی و ابن ماجه و رواه مسدد بلفظ فقال علی ما فعل رسول الله قط غیر مرة واحد الیهودیّ من اهل الکتاب ثم لم یعد و کان اذا نهی انتهی و رواه الطیالسی ان اباموسی الاشعری حدثنا ان رسول الله قال اذا مرت بکم جنازة رجل مسلم او یهودی او نصرانی فقوموا لها فانا لسنا نقوم لها ولکن نقول لمن معها من الملائکة فقال علی ما فعلها رسول الله الا مرة و کانوا اهل کتاب یتشبه بهم فی الشیء فاذا نهی انتهی.)

عبداللہ بن شخیر کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا رو آپ کے اصحاب کھڑے ہوگئے آپ نے فرمایا تم کو اس بات پر کس نے آمادہ یا لوگوں نے عرض کیا ابو موسیٰ نے ہم کو بتایا کہ جب رسول اللہ صلعم کے پاس سے کوئی جنازہ گزرتا تو آپ کھڑے ہو جاتے جب تک کہ وہ گزر نہ جاتا انہوں نے کہا ابو موسیٰ خود کچھ نہیں کہتے شاید رسول اللہ نے ایک بار ایسا کیا ہے بے شک رسول اللہ اہل کتاب کی تقلید فرماتے تھے اس معاملہ میں جس کے بارے میں کوئی آیت نازل نہ ہوئی ہوتی تھی اور جب آیت نازل ہوتی تو آپ اس کو ترک فرمادیتے۔ (نسائی، ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے۔ اور مسدد نے یہ الفاظ بڑھائے ہیں حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ایسا صرف ایک بار کیا ایک اہل کتاب یہودی کے ساتھ اس کے بعد پھر آپ نے اعادہ

نہیں کیا اور جب حضور صلعم نے منع فرمادیا تو وہ بات ختم ہو گئی۔ طیالسی نے روایت کیا ہے اشعری نے ہم کو بتایا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اگر تمہارے پاس سے کوئی جنازہ گزرے تو کھڑے ہو جایا کرو خواہ وہ مسلمان کا ہو خواہ یہودی کا خواہ نصرانی کا کیوں کہ ہم اس کے لئے کھڑے نہیں ہوتے بلکہ ہم ان فرشتوں کے احترام میں کھڑے ہوتے ہیں جو اس جنازہ کے ساتھ ہوتے ہیں۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ایسا صرف ایک بار کیا اور آپ تقلید فرماتے تھے اہل کتاب کی اس کے بعد جب اس کی ممانعت ہو گئی تو آپ نے اسے ترک فرمایا۔)

(۱۳۵۹) عن عمر بن سعید قال صلیت خلف علی علی ابن المکلف فکبر علیه اربعا و سلم واحدة ثم ادخله قبره فقال اللهم عبدك و ولد عبدك نزل بك و انت خیر منزول به اللهم وسع له مدخله و اغفر له ذنبه فانا لا نعلم الا خیرا و انت اعلم كان یشهد ان لا اله الا انت و ان محمدا رسول الله. (رواه البیهقی)

عمر بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کے پیچھے ابن مکلف کی نماز جنازہ پڑھی آپ نے چار تکبیریں کہیں اور ایک سمت سلام پھیرا اس کے بعد اسے قبر میں اتار اور فرمایا اے اللہ یہ تیرا بندہ اور تیرے بندہ کا بیٹا ہے تیرے پاس حاضر ہوا ہے اور تو ان میں بہترین ہے جن کے پاس حاضر ہوا۔ اے اللہ اس کے داخل ہونے کی جگہ کو کشادہ فرمادے اس کے گناہ بخشدے کیوں کہ ہم تجھ سے علاوہ بھلائی کے اور کچھ نہیں چاہتے تو جانتا ہے کہ وہ گواہی دیتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلعم اللہ کے رسول ہیں۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۶۰) عن علی قال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ندفن موتانا وسط قوم صالحین فان الموتی یتاذن بجار السوء كما یتاذی به الاحیاء. (رواه المالینی فی الموتلف و المختلف)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ نے حکم دیا کہ ہم اپنے مردوں کو صالحین کے درمیان دفن کریں کیوں کہ مردوں کو بھی برے ہمسایوں سے اسی طرح تکلیف ہوتی ہے جس طرح زندوں کو۔ (مالینی نے اسے موتلف اور مختلف میں روایت کیا ہے۔)

(۱۳۶۱) عن علی قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا نسوة جلوس قال ما یجلسكن قلن ننتظر الجنازة قال هل تغسلن فیمن یغسل قلن لا قال

تحملن قلن لا قال هل تدلين فيمن يدلي قلن لا و في رواية فتحثن فيمن يحثو قلن لا فارجعن ماذا اردت غيط ما جوارك. (رواى ابن الجوزى)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار تشریف لے گئے وہاں آپ نے دیکھا کہ کچھ عورتیں بیٹھی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیوں بیٹھی ہو وہ بولیں ہم ایک جنازہ کے انتظار میں ہیں آپ نے فرمایا کیا تم اسے نہلاتی ہو جب وہ نہلایا جاتا وہ بولیں جی نہیں آپ نے فرمایا کیا تم اسے کاندھا دیتی جب اسے کاندھا دیا گیا وہ بولیں جی نہیں آپ نے فرمایا کیا تم اس کے لئے پانی بھرتی ہو جب پانی بھرا جاتا ہے انہوں نے جواب دیا جی نہیں اور ایک روایت میں ہے کہ کیا تم اسے مٹی دیتی ہو جب اسے مٹی دی جاتی ہے وہ بولیں جی نہیں آپ نے فرمایا بس اب تم لوٹ جاؤ عورتوں کے لئے زیارت اموات جائز نہیں۔ اور نہ انہیں کوئی اجر ملے گا۔ (ابن جوزی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۶۲) عن علی ابن ابی طالب انه قیل له ما ترکت مجاورة قبر رسول الله صلی الله علیه وسلم و جاورت المقابر یعنی البقیع فقال وجدتهم جیران صدق یکفون السیئة و یذکرون الآخرة. (رواه البیهقی)

حضرت علی ابن ابی طالب سے پوچھا گیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مزار اقدس کی مجاوری کیوں ترک فرمادی اور بقیع کی قبروں پر آپ بیٹھنے لگے تو آپ نے فرمایا میں نے ان لوگوں کو سچے پڑوسی پایا اور وہ برائی سے بچاتے اور آخرت کی یاد لاتے ہیں۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

كتاب المواعظ و الرقائق و الخطب و الحكم

وعظ و نصیحت غلام خطبوں اور فیصلوں کا بیان

(۱۳۶۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من عال اهل بیت من المسلمین نومهم و لیلتهم غفر الله له ذنوبه. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس شخص نے مسلمان کے گھر والوں کی کفالت کی سوتے جاگتے اور رات دن اللہ اس کے گناہ بخشدے گا۔ (ابن عساکر نے اسے

روایت کیا ہے۔)

(۱۳۶۴) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الله عزوجل یا ابن آدم اختر الجنة علی النار و لا تبطلوا اعمالکم فتقدموا فی النار خالدین فیها ابدا. (رواہ الرافع)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ عزوجل فرماتا ہے اے بنی آدم دوزخ کے مقابلہ میں جنت کا انتخاب کرو اور اپنے اعمال کو ملیامیٹ نہ کرو کہ تم دوزخ میں اندھے منہ جھونک دیئے جاؤ اور ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہو۔ (رافع نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۶۵) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الله تعالیٰ یا ابن آدم ما تنصفنی اتحبب الیك بالنعم تنقمت الی بالمعاصی خیری الیك منزل و شرك الی صاعد و لا یزال ملك کریم یاتینی عنك کل یوم و لیلة بعمل قبیح یا ابن آدم لو سمعت وصفك من غیرك و انت لا تعلم من الموصوف لسارعت الی مقته. (رواہ الدیلمی و الرافعی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تیرا کیسا انصاف ہے میں تو تیرے لئے نعمتیں پسند کرتا ہوں اور تو نے اس کے عوض میرے گناہ کئے تیری نیکی مجھ تک پہنچتی ہے اور تیرا شر مجھ تک پہنچتا ہے اور اے بنی آدم ہر رات اور ہر دن ایک بزرگ فرشتہ میرے پاس تیری بداعمالیاں لے کر آتا ہے اگر تو اپنا وصف کسی اور سے سنے اور تو نہ جانے کہ موصوف کون ہے تو تو یقیناً فوری طور پر اس سے نفرت کرنے لگے گا۔ (دیلمی، رافعی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۶۶) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا ادلکم علی من یکفر الخطایا و الذنوب اسباغ الوضوء علی المکارہ و انتظار الصلوٰة بعد الصلوٰة فذلك الرباط. (رواہ یعقوب، ابن شیبه و ابن جریر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جو غلطیوں اور گناہوں کا کفارہ ہو اچھی طرح وضو کرنا مصائب پر اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کیونکہ یہ قلعہ ہے۔ (یعقوب ابن شیبہ اور ابن جریر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۶۷) عن علی قال اشد الاعمال ثلاثة ذکر الله علی کل حال و الانصاف من نفسك و مواساة الاخ فی المال. (رواه ابونعیم فی الحلیة موقوفا و الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اعمال میں تین سب سے زبردست ہیں ہر حال میں ذکر الٰہی اور انصاف اپنے نفس سے اور مال و دولت میں اپنے بھائی کی غمگساری۔ (ابونعیم نے اسے حلیہ میں روایت کیا ہے۔ اور دیلمی نے)

(۱۳۶۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا ادلکم علی اکرم اخلاق الدنیا و الآخرة تعفوا عمن ظلمك و تعطی من حرمك و تصل من قطعك. (رواه البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے کیا میں تمہیں دنیا و آخرت کے سب سے اچھے اخلاق نہ بتاؤں تم اسے معاف کر دیا کرو جو تم پر ظلم کرے اور اسے عطا کرو جو تمہیں محروم کرے اور اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو جو تمہارے ساتھ قطع رحمی کرے۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۶۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاث من لم یکن فیه فلیس منی ولا من الله حلم یرد بها جهل الجاهل و حسن خلق یعیش به فی الناس و ورع یحجزه عن معاصی الله. (رواه الرافع)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس شخص میں یہ تین باتیں نہ ہوں وہ مجھ سے نہیں ہے اور نہ اللہ سے ایک حلم جس سے وہ جاہل کی جہالت کو دور کرے دوسرے حسن اخلاق جسے وہ لوگوں سے برتے اور ایسا زہد جو اسے اللہ کی نافرمانیوں سے روکے۔ (رافع نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۷۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من رأی نعمة فیتحمد الله و من استبطاء الرزق فلیستغفر الله و من خرفه امر فلیقل لا حول و لا قوة الا بالله. (رواه الحاکم و الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جسے کوئی نعمت ملے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جسے رزق میں تنگی ہو وہ اللہ سے مغفرت طلب کرے اور جس کا کوئی کام خراب ہو وہ لا

حول ولا قوۃ الا باللہ کہے۔(حاکم اور دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۷۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لابی بکر یا ابابکر اذا رأیت الناس یسارعون فی الدنیا فعلیك بالآخرة و اذکر الله عند کل حجر و مدر و یذکرك اذا ذکرته ولا تحقرن احدا من المسلمین فان صغیر المسلمین کبیر عندالله. (رواه السلمی و الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے ابو بکر سے اے ابو بکر جب تم دیکھو کہ لوگ دنیا کی طرف سبقت کررہے ہیں تو تم آخرت کو اپنے اوپر لازم کرلینا اور ہر شہر اور دیہات میں اللہ کا ذکر کرنا کیوں کہ اگر تم اس کو یاد رکھو گے تو وہ بھی تم کو یاد رکھے گا اور مسلمانوں میں سے کسی کو حقیر مت سمجھنا کیوں کہ مسلمانوں کا چھوٹے سے چھوٹا آدمی اللہ کے نزدیک بڑا ہے۔(سلمی، دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۷۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی ثلاث لا تؤخروها الصلوٰة اذا اتت و الجنازة اذا حضرت و الایم اذا وجدت لها کفوا. (رواه الحاکم و البیهقی و العسکری)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے تین چیزوں میں تاخیر مت کرنا۔ نماز میں جب اس کا وقت آجائے اور جنازہ جب وہ موجود ہو اور بیوہ جب اسے کفو مل جائے۔ (حاکم، بیہقی اور عسکری نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۷۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اول شیء کتبه الله فی اللوح المحفوظ بسم الله الرحمان الرحیم انی انا الله لا اله الا انا لا شریك لی انه من استسلم بقضائی و صبر علی بلائی و رضی بحکمی کتبته صدیقا و بعثته مع الصدیقین یوم القیامة. (رواه ابن النجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے پہلی چیز جو اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں لکھی وہ یہ ہے بسم اللہ الرحمان الرحیم بے شک میں اللہ ہوں نہیں ہے کوئی معبود سوا میرے میرا کوئی شریک نہیں جو شخص میری قضا و قدر پر راضی ہوا میری دی ہوئی تکلیفوں پر اس نے صبر کیا اور میرے فیصلہ پر وہ راضی ہوا اسے میں صدیق کی فہرست میں لکھوں گا اور قیامت کے

دن صدیقین کے ساتھ اس کا حشر کروں گا۔ (ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۷۴) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اربعة من کنز الجنة اخفاء الصدقة و کتمان المصیبة و صلة الرحم و قول لا حول ولا قوة الا بالله. (رواه الخطیب)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا چار چیزیں جنت کے خزانوں میں سے ہیں صدقہ کو چھپا کر دینا، مصیبت کو چھپانا، صلہ رحمی کرنا اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا۔ (خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۷۵) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اشتاق الی الجنة سارع الی الخیرات و من اشفق من النار نهی عن الشهوات و من ترقب الموت هانت علیه اللذات و من زهد فی الدنیا هانت علیه المصیبات. (رواه البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو جنت کا مشتاق ہوتا ہے وہ بھلائیوں میں عجلت کرتا ہے اور جو دوزخ سے ڈرتا ہے وہ خواہشات سے اپنے کو روکے رہتا ہے اور جو موت کی فکر میں رہتا ہے اس کے لئے تمام لذات بے قیمت ہوتی ہیں اور جو دنیا سے بے رغبتی کرتا ہے اس کے لئے تمام مصیبتیں آسان ہو گئیں۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۷۶) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان فی الجنة غرفا یری ظاهرها من باطنها و باطنها من ظاهرها اعد الله تعالی لمن اطعم الطعام و الان الکلام و تابع الصیام و صلی باللیل و الناس نیام. (رواه الترمذی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جنت میں ایک کھڑکی ہے جس کا باہری حصہ اندر سے دکھائی دیتا ہے اور اندرونی حصہ باہر سے دکھائی دیتا ہے اسے اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے تیار کیا ہے جو دوسرے کو کھانا کھلاوے اور شیریں گفتاری کرے روزے رکھے۔ اور رات کو اس وقت نماز پڑھے جب لوگ سو رہے ہوں۔ (ترمذی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۷۷) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اربع انا لهم شفیع یوم القیامة المکرم لذریتی و القاضی لهم حوائجهم و الساعی لهم فی امورهم عند

ما اضطروا اليه و المحب لهم بقلبه و لسانه. (رواه الديلمی من طريق عبدالله ابن احمد ابن عامر عن ابيه عن علی بن موسى الرضا عن آبائه عن علی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے میں چار آدمیوں کا سفارشی ہوں بروز قیامت ایک تو وہ جو میری اولاد کی عزت و تکریم کرے اور ان کی ضروریات پوری کرے اور ان کے امور میں ان کی قدر کرنے والا جب وہ پریشان ہوں اور انہیں دل اور زبان سے چاہنے والا۔ (دیلمی نے اسے عبداللہ بن احمد بن عامر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے علی بن موسی رضا سے انہوں نے اپنے آباء کرام سے انہوں نے حضرت علیؓ سے)

(۱۳۷۸) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان فی الجنة لشجرة يخرج من اعلاها الحلل و من اسفلها خيل بلق من ذهب مسرحه تلحمته بالدر و الياقوت لا تروث ولا تبول ذوات اجنحة الذين اسفل منهم يا اهل الجنة فاشفونا يا رب ما بلغ هؤلاء هذه الكرامة فقال الله انهم كانوا يصومون و كنتم تفطرون و كانوا يقومون الليل و كنتم تنامون و كانوا ينفقون و كنتم تبخلون و كانوا يجاهدون العدو و كنتم تجنبون. (رواه ابو الشيخ و الخطيب)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جنت میں ایک درخت ہے جس کے اوپری حصہ سے حلے نکلتے ہیں اور اس کے نچلے حصہ سے ابلق گھوڑے سونے کے کنگھی کیے ہوئے موتی اور یاقوت سے آراستہ نہ وہ پیشاب کریں گے اور نہ لید وہ پروالے ہوں گے ان پر اولیاء اللہ بیٹھیں گے اور وہ اسے جہاں چاہیں گے اڑا کر لے جائیں گے جو لوگ نیچے ہوں گے وہ کہیں گے اے جنت والو! اے ہمارے پرودگار ہم کو بتا کہ ان لوگوں کو یہ بزرگی کیوں کر عطا ہوئی؟ اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا یہ لوگ روزہ رکھتے تھے جب تم کھانا کھاتے تھے اور یہ رات کو عبادت کرتے تھے جب کہ تم سوتے تھے اور وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے تھے جب کہ تم کنجوسی کرتے تھے اور وہ دشمن سے جہاد کرتے تھے جب کہ تم اس سے پہلو تہی کرتے تھے۔ (ابوالشیخ اور خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۷۹) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما جرع عند جرعتين احب الله عزوجل من جرعة غيظ يكظمهابحلم و حسن عفو و جرعة

مصيبة مخزنة موجعة ردها بصبر و حسن عزاء و ما خطا عبد خطوتين احب الى الله تعالى عزوجل منه الى صلة رحم يصلها او الى فريضة يوديها. (رواه ابن عدل)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ عزوجل کو دو گھونٹ سب سے زیادہ محبوب ہیں ایک تو غصہ کا گھونٹ جسے آدمی پی لے حلم اور حسن عفو سے اور ایک مصیبت ناگہانی اور رنج و غم کا گھونٹ جسے وہ صبر و شکر اور حسن جزا سے جھیل لے اور دو چیزوں کی طرف قدم بڑھانا اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے ایک صلہ رحمی جب انسان اس تک پہنچے دوسرے ادائیگی فرض کے لئے جب وہ جاوے۔ (ابن عدل نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۸۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی کن سخیا فان الله تعالیٰ یحب السخی و کن شجاعا فان الله یحب الشجاع و کن غیورا فان الله یحب الغیور و ان امرأ سألك حاجة فان لم یکن بها اهلا کنت انت لها اهلا. (رواه ابن ابی الدنیا)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی سخی بنو کیوں کہ اللہ تعالیٰ سخی کو دوست رکھتا ہے اور بہادر بنو کیوں کہ اللہ تعالیٰ بہادر کو دوست رکھتا ہے اور غیرت دار بنو کیوں کہ اللہ تعالیٰ غیرت دار کو دوست رکھتا ہے اور اگر کوئی شخص تم تک کوئی ضرورت لے کر آوے اور وہ اس کا اہل نہ بھی ہو تو تم تو اس کے اہل ہو ہی۔ (ابن ابی الدنیا نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۸۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من بط رجاه و کف غضبه و بذل معرفه و ادی امانته و وصل رحمه فهو فی نور الله الاعظم. (رواه ابن ابی الدنیا و الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس شخص نے اپنی خواہشات کو چیر دیا اور اپنا غصہ برداشت کیا اور اچھائی برتی اور امانت کی ادائیگی کی صلہ رحمی کی وہ اللہ بزرگ و برتر کے نور میں رہے گا۔ (ابن ابی الدنیا اور دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۸۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم العدل حسن و لکن فی الامراء احسن السخاء حسن و لکن فی الاغنیاء احسن الورع حسن ولکن

فی العلماء احسن الصبر حسن و لکن فی الفقراء احسن التوبة حسن و لکن فی الشباب احسن الحیاء حسن و لکن فی النساء احسن. (رواہ الدیلمی فی فردوس الاخبار و الدیلمی الکبیر فی مسند الفردوس)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عدل اچھی چیز ہے لیکن حاکموں کے لئے زیادہ بہتر ہے سخاوت اچھی چیز ہے لیکن مالداروں کے لئے اور زیادہ بہتر ہے تقویٰ اچھی چیز ہے لیکن عالموں کے لئے اور اچھا ہے صبر اچھی چیز ہے لیکن فقراء کے لئے زائد بہتر ہے توبہ اچھی چیز ہے لیکن عالم شباب میں زیادہ اچھی ہے۔ شرم و حیا اچھی چیز ہے لیکن عورتوں کے لئے زیادہ اچھی ہے۔ (دیلمی نے فردوس الاخبار میں اور دیلمی کبیر نے مسند الفردوس میں روایت کیا ہے۔)

(۱۳۸۴) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما تکون الضبعة الی ذی دین او حسب او جهاد الضعفاء و جهاد المرأة حسن النعل لزوجها و التودد نصف الدین و ما عال امراء اقتصد و استنزلوا الرزق بالصدقة و الی اللہ ان یحمل ارزاق عباده المومنین من حیث یحتسبون. (رواہ البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اور کمزوروں کا جہاد حج ہے عورتوں کا جہاد اپنے شوہر کی فرمانبرداری ہے اور محبت آدھا دین ہے اور اللہ اپنے مومن بندوں کو رزق عطا کرتا ہے جس طرح وہ گمان کرتے ہیں۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۸۵) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالیٰ انما اتقبل الصلوٰة ممن تواضع لعظمتی و لم یتکبر علی خلقی و قطع نهاره بذکری و لم یتب صرا علی خطیئته یطعم الجامع و یودی الغریب و یرحم الصغیر و یوقر الکبیر فذالك الذی یسئلنی فاعطه و یدعونی استجب له و یتضرع الی فارحمه فمثله عندی کمثل الفردوس فی الجنان لا تنسی ثمارها ولا تیغیر حالها. (رواہ الدار قطنی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یقیناً میں اس کی نماز قبول کرتا ہوں جو میری عظمت کے آگے جھکے اور میری مخلوق میں تکبر نہ کرے اپنا دن میری یاد

میں گزارے اور رات سو کر نہ گذارے ایسی حالت میں کہ اپنے گناہوں پر قائم رہے آسودہ حال کو کھانا کھلادے اور غریب کا حق ادا کرے چھوٹے پر رحم کرے بڑے کی عزت کرے ایسا شخص مجھ سے جو کچھ مانگے گا اسے عطا کروں گا اس کی دعا قبول کروں گا اور جب وہ مجھ سے الحاح وزاری کرے تو میں اس پر رحم کروں اس کی مثال میرے لئے ایسی ہی ہے جیسے جنت میں فردوس بریں جن کے پھل کا مزہ نہ تو بھلایا جائے گا اور نہ ان کی ماہیت تبدیل ہو گی۔ (دار قطنی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۸۶) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اخوف مااخاف علیکم طول الامل و اتباع الهوی فاما اتباع الهوی فیضل عن الحق و اما طول الامل فینسی الآخرة لا وان الدنیا قد ترحلت مدبرة والآخرة قد ترحلت مقبلة و لکل بنون فکونوا من ابناء الآخرة و لا تکونوا من ابناء الدنیا فان الیوم عمل ولا حساب و غدا حساب ولا عمل. (رواه ابن عساکر و فی روایة ابن النجار ان اشد ما اتخوف علیکم خصلتان اتباع الهوی و طول الامل فاما اتباع الهوی فانه یعدل عن الحق و اما طول الامل فالحب اللدنیا.)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے میں تم کو اس چیز سے ڈراتا ہوں جس کا مجھے تمہارے لئے خوف ہے لمبی چوڑی آرزوئیں اور خواہشات کی پیروی کیوں کہ خواہشات کی پیروی حق سے گمراہ کرتی ہے اور طول امل آخرت کو بھلادیتی ہے اور بے شک دنیا اور ہر ایک کے بیٹے ہوتے ہیں تو تم آخرت کے بیٹے بنو اور دنیا کے لیے مت بنو کیوں کہ آج عمل اور حساب نہیں ہے اور کل حساب ہو گا اور عمل نہ ہو گا۔ (ابن عساکر اور ابن نجار کی روایت میں ہے سب سے زبردست دو خصلتیں جن کی وجہ سے مجھے تمہاری طرف سے ڈر ہے خواہشات کی پیروی اور طول امل خواہشات کی پیروی تو حق سے ہٹادیتی ہے۔ اور طول امل سے دنیا کی محبت پیدا ہوتی ہے۔)

(۱۳۸۷) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یدخل الجنة عاق ولا مد خمر. (رواه البیهقی و الخطیب)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جنت میں داخل نہ ہو گا عاق شدہ اور

نہ شرابی۔ (بیہقی، خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۸۸) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث كيس لاحد من الناس فيهن رخصة برالوالدين مسلما كان او كافرا و الوفاء بالعهد كان المسلم او كان كافرا و اداء الامانة الى مسلم كان او كافر. (رواه البيهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تین چیزیں خواہ کسی بھی شخص کے ساتھ ہوں ان کی اجازت ہے والدین کے ساتھ نیکی خواہ وہ مسلمان ہوں خواہ کافر اور وعدہ کی وفا خواہ وہ مسلم سے ہو خواہ کافر سے اور امانت کی ادائیگی خواہ وہ مسلم سے ہو خواہ کافر سے۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۸۹) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يبغض الغنی الظلوم و الشيخ الجهول و الغامل المختال. (رواه الطبرانی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے بے شک اللہ تعالی نفرت کرتا ہے ظالم مالدار جاہل بوڑھے اور متکبر فسادی سے۔ (طبرانی نے سے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۹۰) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ابغض المسلمون علمائهم و اظهروا عمارة اسواقهم و تالبوا على جمع الدارهم رماهم الله باربع خصال بالقحط من الزمان و الجور من السلطان و الخيانة من ولاة الحكام و الصولة من العدو. (رواه الحاكم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب مسلمان اپنے علماء سے بغض رکھیں اور بازاروں کو آباد کرنے میں محبت کرنے لگیں پیسہ جوڑنے میں اکٹھا ہو جائیں تو اللہ ان پر چار قسم کے عذاب مسلط فرماتا ہے زمانہ کا قحط، بادشاہ کا ظلم، حکام کی بے ایمانی اور دشمن کا غلبہ۔ (حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۹۱) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اوصيك ان لا تشرك بالله شيئا و ان قطعت او حرقت بالنار ولا تعقن والديك و ان اراداك ان تخرج من دنياك فاخرج ولا تسب الناس و اذا لقيت اخاك فاتقه مبشر حسن وصب له من فضل دلوك. (رواه الديلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ تم اللہ کے ساتھ شرک مت کرنا خواہ تم کو کاٹ ڈالا جائے یا آگ میں پھونک دیا جائے اور اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرنا خواہ وہ تم کو تمہای دنیا سے نکال ہی کیوں نہ دیں بلکہ تم بے چوں وچرا نکل آنا اور لوگوں کو گالی مت دینا اور جب بھی اپنے بھائی سے ملنا تو اس سے خندہ پیشانی سے ملنا اور اسے اپنی مہربانی کے ڈول سے سیراب کرنا۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۹۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایاکم و عقوق الوالدین فان الجنة یوجد ریحها من مسیرة الف عام و لا یجد ریحها عاق ولا قاطع رحم ولا شیخ زان ولا جار ازاره خیلاء انما الکبریاء لله عزوجل. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا خبردار والدین کی نافرمانی نہ کرنا کیوں کہ جنت کی خوشبو ہزار سال کی مسافت کے فاصلہ سے سونگھی جاسکتی ہے لیکن اس کی خوشبو عاق شدہ کو نہ پہنچے گی اور نہ قطع رحمی کرنے والے تک اور نہ بوڑھے زانی اور نہ ایسے پڑوسی کو جس کا ازار اپنے پڑوسی کی بیوی کے لئے کھلے۔ بے شک عظمت زندگی اللہ بزرگ وبرتر کے لئے ہی ہے۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۹۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی احب لك ما احب لنفسی و اکره ما اکره لنفسی لا تلبس المعصفر ولا تختم بالذهب ولا تلبس القسی و لا ترکبن علی میثرة حمراء فانها من میاثر ابلیس. (رواه القاضی عبدالجبار فی امالیه)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں تمہارے لئے وہ چیز پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں اور وہ چیز تمہارے لئے ناپسند کرتا ہوں جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہوں دیکھو تم کبھی رنگے ہوئے کپڑے مت پہننا اور نہ سونے کی انگوٹھی اور نہ ریشمی لباس نہ ہی سرخ رنگ کی ریشمی زین پر سوار ہونا کیوں کہ وہ ابلیس کی ہے۔ قاضی عبدالجبار نے اسے امالیہ میں نقل کیا ہے۔)

(۱۳۹۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی اسبغ الوضوء و ان شق علیك ولا تاکل الصدقة ولا تنزی الخیل علی الحمر و لا تجالس

اصحاب النجوم. (رواه احمد و ابویعلیٰ و الخطیب)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے علی وضو اچھی طرح کیا کرو خواہ تم کو گراں کیوں نہ گزرے اور نہ صدقہ کھانا نہ ہی گھوڑے کو گدھے پر چھوڑنا اور نہ نجومیوں کے پاس بیٹھنا۔(احمد، ابویعلیٰ، خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۹۴) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ستة لعنهم الله و لعنهم و کل نبی مجاب الزائد فی کتاب الله و المکذب بقدر الله و الراغب عن سنتی الی بدعة و المستحل من عترتی ما حرم الله و المتسلط علی امتی بالجبروت لیعز من اذل الله ویذل من اعز الله و المر تد اعرابیابعد هجرته. (رواه الدار قطنی و الخطیب)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے چھ آدمیوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے اور ہر نبی نے بھی اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اضافہ کرنے والا قضاو قدر کو جھٹلانے والا اور میری سنت سے بدعت کی طرف منہ موڑنے والا اور میری اولاد کے ساتھ ایسا سلوک کرنے والا جو اللہ نے حرام کیا ہو اور میری امت پر اپنی طاقت کے بل بوتے پر مسلط ہونے والا کہ وہ اللہ کے ذلیل کئے ہوئے کو عزت بخشے اور اس کے عزیز کئے ہوئے کو ذلیل کرے اور وہ اعرابی جو ہجرت کے بعد مرتد ہو جائے۔(دار قطنی اور خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۹۵) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا معشر المسلمین احذروا البغی فانه لیس من عقوبة هی احضر من عقوبة بغی و صلوا ارحامکم فانه لیس من ثواب اعجل من صلة الرحم و ایاکم و عقوق الوالدین فان ریح الجنة توجد من مسیرة الف عام ولا یجد ریحها عاق ولا قاطع ولا شیخ زان ولا جار ازاره خیلاء انما الکبریاء لله رب العالمین و الکذب کله آثم الا ما نفعت به مسلما او دفعت به عن دین الله و ان فی الجنة لسوق الا یباع فیه ولا یشتری الا المصور من الرجال و النساء یتوافون علی مقدار کل یوم من ایام الدنیا یمر بهم اهل الجنة فمن اشتهی صورة دخلت فیها من رجل او امرأة فکان هو تلك الصورة. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے گروہ مسلمان! بغاوت سے بچو کوئی بھی سزا بغاوت سے بڑھ کر نہیں اور صلہ رحمی کرو کیوں کہ صلہ رحمی سے بڑھ کر کوئی بھی ثواب کا کام نہیں اور تم جھوٹی قسم سے بچو کیوں کہ جھوٹی قسم اس سرزمین کو اپنے باشندوں سے ویران کردیتی ہے اور تم والدین کی نافرمانی سے بچو کیوں کہ جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کے فاصلہ سے محسوس ہوتی ہے لیکن اس کی خوشبو نہ پہنچے گی عاق شدہ کو نہ ہی قطع رحمی کرنے والے کو نہ بوڑھے زناکار کو اور نہ ایسے پڑوسی کو جس کا ازار اپنے پڑوسی کے لئے کھلا رہے یقیناً عظمت اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام عالم کا پالنے والا ہے اور ہر جھوٹ گناہ ہے علاوہ اس کے جس سے کسی مسلمان کو نفع پہنچے یا جس سے اللہ کے دین سے کوئی مصیبت دفع کی جاوے بے شک جنت میں ایک بازار ہے جس میں خرید و فروخت نہیں ہوتی علاوہ مردوں اور عورتوں کی صورتوں کے جن کے پاس سے جنتی لوگ گزریں گے اور جو شخص مردوں یا عورتوں میں سے جس صورت خواہشمند ہوگا اسے وہ صورت عطا ہو جائے گی۔ (ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۹۶)عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الله تعالیٰ انی انا رب قضیت الخیر و الشر فویل لمن قضیت علی یدیه الشر و طوبی لمن قضیت علی یدیه الخیر. (رواه ابن النجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "بیشک میں رب ہوں میں نے خیر و شر کو مقدر کردیا لعنت ہے اس شخص پر جس کے لئے میں نے برائی مقدر کردی اور مبارک ہے وہ شخص جس کے لئے میں نے بھلائی مقدر کردی۔ (ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۹۷) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم آفة الظرف الصلف و آفة الشجاعة البغی و آفة السماعة المن و آفة الحال الخیلاء و آفة العبادة الفترة و آفة الحدیث الکذب و آفة العلم النسیان و آفة الحلم السفه و آفة الحسب الفخر و آفة الجود السرف و آفة الدین الهوی. (رواه ابن لال والقضاعی و البیهقی والدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے ظرف کی آفت ڈینگ ہے اور

شجاعت کی آفت بغاوت ہے اور سماعت کی آفت احسان جتانا ہے اور حال کی آفت خود پسندی اور غرور ہے اور عبادت کی آفت سستی و کمزوری ہے۔ اور بات کی آفت جھوٹ ہے اور علم کی آفت نسیان ہے اور حلم کی آفت بیوقوفی ہے اور حسب کی آفت فخر ہے۔ اور سخاوت کی آفت فضول خرچی ہے اور دین کی آفت خواہشات کی پیروی ہے۔ (ابن لال، قضاعی، بیہقی، دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۳۹۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا فقر اشد من الجهل ولاغنی اعود من العقل ولا عبادة كالتفكر. (رواه ابن كامل فی معجمه و ابن النجار، وفی رواية البيهقی لا مال اعود من العقل ولا فقر اشد من الجهل ولا وحدة اشد من العجب ولا مظاهرة اوثق من المشاورة ولا عقل كالتدبير و لا حسب كحسن الخلق ولا درع كالكف ولا عبادة كالتفكر و آفة الجمال البغی و آفة الشجاعة الفخر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کوئی بھی محتاجی جہالت سے سخت نہیں نہ ہی کوئی غنا عقل سے زائد مفید ہے۔ اور نہ ہی کوئی عبادت تفکر کے برابر ہے۔ (معجم، ابوبکر بن کامل اور ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔ اور بیہقی کی روایت میں ہے کوئی بھی مال عقل سے بڑھ کر نہیں اور نہ جہالت سے بڑھ کر کوئی محتاجگی ہے اور نہ تکبر سے بڑھ کر کوئی چیز ہے باہمی مشاورت سے بڑھ معتبر کوئی مظاہرہ نہیں اور تدبر سے بڑھ کر کوئی ذہانت نہیں اور کوئی حسب و نسب، حسن اخلاق سے بڑھ کر نہیں اور کوئی عبادت تفکر سے بڑھ کر نہیں ہے اور کوئی خوبصورتی کی بدکاری ہے اور شجاعت کی آفت اس پر فخر و گھمنڈ ہے۔)

(۱۳۹۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم القريب من قربة المودة و ان بعد تسبه و البعيد من باعدته البغضاء و ان قرب نسبه ولا شیء اقرب من يد الی جسد و ان اليد اذا غلت قطعت و اذا قطعت سمت. (رواه ابونعيم و الديلمی و ابن النجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا عزیز قریب وہ ہے جو محبت کے قریب ہو خواہ اس کا نسب دور ہی کا کیوں نہ ہو اور دور وہ ہے جسے اس کا بغض دور کر دے خواہ اس کا

نسب ہی کا کیوں نہ ہو اور کوئی چیز قریب نہیں ہے ہاتھ سے جتنا کہ جسم اور ہاتھ جب دھوکہ دیتا ہے تو وہ کاٹ دیا جاتا ہے اور جب وہ کاٹ دیا جاتا ہے تو پھر اسے داغ دیا جاتا ہے۔ (ابو نعیم، دیلمی اور ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۴۰۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کثر همه سقم بدنه و من ساء خلقه عذب نفسه و من لاحی الرجال سقطت مروته و ذهبت کرامته. (رواه ابوالحسن و ابن عملیق و الخطیب.)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس کی فکریں زیادہ ہوئیں اس کا بدن بیمار ہو گیا اور جس کا اخلاق خراب ہوا اس نے اپنے اوپر عذاب مسلط کر لیا اور جس نے آدمیوں سے جھگڑنا اختیار کیا اس کی مروت ختم ہو گئی اور اس کی بزرگی جاتی رہی۔ (ابوالحسن، ابن عملیق اور خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۴۰۱) عن علی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یخطب علی اصحابه فقال یاایها الناس کان الموت علی غیرنا فیها کتب و کان الحق علی غیرنا وجب و کان الذی یشبع من الاموات سفر عما قلیل الینا راجعون نادیهم اجداثهم و ناکل تراثهم کانامخلدون قد نسینا کل واعظة و آمنا کل جائحة طوبی لمن شغله عیبه عن عیوب الناس طوبی لمن طاب کسبه و صلحت سریرته و حسنت علانیته و استقبلت طریقته طوبی لمن تواضع لله من غیر منقصته و انفق مالا جمعه من غیر معصیة و خالط اهل الفقه و الحکمة و رحم اهل الذل و المسکنة طوبی لمن انفقك الفضل من ماله و امسك الفضل من قوله و وشعته السنة و لم یعد عنها لی بدعة ثم نزل. (رواه ابونعیم وفی الحلیة.)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنے اصحاب کو خطبہ دے رہے تھے آپ نے فرمایا اے لوگو! ہمارے علاوہ اور لوگوں کی موت لکھ دی گئی ہے اور ہمارے علاوہ لوگوں پر حق واجب کر دیا گیا ہے۔ بہت کم لوگ ہماری طرف لوٹنے والے ہیں ہم ان کو پکاریں گے ان کی قبر سے ہم نے فراموش کر دی ہر نصیحت اور ہم تابعدار ہو گئے ہر بلا و آفت کے مبارک ہے وہ شخص جسے اپنے عیب کی بدولت دوسروں کے عیوب نہ دکھائی دیں

مبارک ہے وہ جس کی کمائی پاک ہے اور جس کا باطن آراستہ ہے جس کا ظاہر حسین ہے اور مبارک ہے وہ جو اللہ کے لئے انکساری کرے بغیر کسی نکتہ چینی کے اور اس مال کو خرچ کرے جسے اس نے بغیر کسی گناہ کے کمایا ہو اور اہل فقہ اور اہل حکمت والوں سے میل جول رکھے اور عاجزوں اور مسکینوں پر رحم کرے مبارک ہے وہ جس نے اپنے مال سے فضیلت حاصل کی اور اپنے قول سے فضیلت پائی اور اپنے کو سنت سے وسعت دی اور بدعت کی طرف نہیں لوٹا۔ (ابو نعیم نے اسے حلیہ میں نقل کیا ہے۔)

(۱۴۰۲) عن علی قال قام فینا رسول الله صلی الله علیه وسلم خطیبا فقال یا ایها الناس انکم فی دار هدنة و انتم علی ظهر السفر السیر بکم سریع فاعدوا الجهاز لبعد المسافة. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم ہم لوگوں کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا بے شک تم آرام کی جگہ ہو اور تم حالت سفر میں ہو تمہاری روانگی فوری ہے لہٰذا اتنے لمبے سفر کے لئے سامان سفر کی تیاری کئے رہو۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۴۰۳) عن علی قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال اوصنی و اوجز قال هئی جهازك و اصلح زادك و کن وصی نفسك فانه لیس من الله عوض ولا بقول الله خلف. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی مجھے ایسی نصیحت فرمایئے جو مختصر اور بلیغ ہو آپ نے فرمایا سامان سفر تیار رکھو اور زاد راہ ٹھیک کر رکھو اور اپنے نفس کے وصی بن جاؤ کیوں کہ اللہ کی طرف سے بدلہ نہیں ہے اور اللہ کے فرمان میں اختلاف نہیں ہے۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۴۰۴) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعبدالله بن عباس احفظ الله یحفظك احفظ الله تجده امامك تعرف الی الله فی الرخاء یعرفك فی الشدة و اذا سئلت فأسئل الله و اذا استغیث فاستعن بالله جف القلم بما هو کائن الی یوم القیامة فلو جهد الخلائق ان ینفعوك بشیء لم یکتبه الله لك لم یقدروا علیك و لو اجتمعوا ان یضروك بشیء لم یکتب الله علیك لم یقدروا فان استطعت

ان تعمل لله بالرضاء و اليقين فاعمل و ان لم تستطع فان فی الصبر علی ما تكره خیرا كثیرا و اعلم ان النصر مع الصبر و ان الفرج مع الكرب و ان مع العسر یسرا. (رواہ ابن بشران)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے بن عباس سے فرمایا تو اللہ کی حفاظت کر اللہ تیری حفاظت فرمائے گا تو اللہ کو محافظ پا کر اسے اپنے سامنے پائے گا تو حالت کشادگی میں اللہ تعالیٰ کو پہنچان وہ حالت شدت میں تجھے پہنچاتا رہے گا اور جب بھی تجھے کچھ مانگنا ہو تو اللہ سے مانگ اور جب تجھ کو مدد درکار ہو تو اللہ سے ہی مدد مانگ قلم خشک ہو گیا اگر تمام مخلوق تم کو کسی معاملہ میں نفع پہچانا چاہے اور اللہ نے وہ نفع تمہاری قسمت میں نہ لکھا ہو تو وہ ایسا نہیں کر سکتے اور اگر وہ سب مل کر کسی معاملہ میں تم کو نقصان پہنچانا چاہیں اور اللہ نے تمہارے مقدر میں وہ نقصان نہ لکھا ہو تو وہ تم کو نقصان نہیں پہنچا سکتے اگر تم اللہ کے لئے رضا و یقین سے عمل کر سکے تو کرو اور اگر تم ایسا نہ کر سکو تو صبر جسے تم ناپسند کرتے ہو اس میں بڑی خوبیاں ہیں اور جان لو کہ مدد صبر کے ساتھ ساتھ ہے اور خوشی کرب کے ساتھ ہے اور بے شک تکلیف کے ساتھ ہی آسانی ہے۔ (ابن بشران نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٤٠٥) عن عمیر قال خطبنا علی علی منبر الكوفة قال كنت ان لم اسئل النبی صلی الله علیه وسلم ابتدأنی و ان سألته عن الخیر انبأنی و انه حدثنی عن ربه عزوجل قال یقول الله عزوجل و ارتفاعی فوق عرشی و ما من اهل قریة ولا اهل بیت ولا رجل ببادیه كانوا ما كرهت من معصیتی ثم تحولوا عنها الی ما احببت من طاعتی الا تحولت لهم عما یكرهون من عذابی الی ما یحبون من رحمتی و ما من اهل قریة ولا اهل بیت ولا رجل ببادیه كانوا علی ما احببت من طاعتی الا تحولت لهم عما یحبون من رحمتی الی ما یكرهون من غضبی. (رواه ابن مردویه)

عمیر کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے کوفہ کے منبر پر ہم کو خطبہ دیا اور فرمایا اگر میں نبی سے کوئی سوال نہ کرتا تو حضور جو مجھ سے بات میں پہل فرماتے اور اگر میں آپ سے کسی نیکی کے بارے میں پوچھتا تو آپ مجھے بتاتے اور حضور نے مجھے بتایا اپنے بزرگ و برتر رب سے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور میری بلندی میرے عرش کے اوپر ہے اور نہیں ہے کوئی گاؤں والا اور نہ کوئی گھر والا اور نہ کوئی

آدمی پھر انہوں نے رخ کیا میری اس عبادت کی طرف جو مجھے محبوب ہے یہ کہ میں بھی تبدیل کردوں ان کے لئے کیوں کہ وہ میرے عذاب کو ناپسند کرتے ہیں اور میری رحمت کو محبوب رکھتے ہیں اور نہیں ہے کوئی بھی گاؤں والا نہ ہی کوئی گھروالا اور نہ کوئی۔ آدمی جو جنگل میں رہنے والا ہو جب بھی اس چیز پر جو مجھے محبوب ہے یعنی میری اطاعت پھر اس کی اطاعت سے میری ناپسندیدہ چیز یعنی میری معصیت کی طرف لوٹ جائیں گے مگر میں لوٹ جاؤں گا اس چیز سے جس کو وہ پسند کرتے ہیں یعنی میری رقت اس چیز کی جانب جس کو ماہ ناپسند کرتے ہیں یعنی میرا غضب۔(ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٤٠٦) عن علی بن ابی حنظلة مولی علی ابن ابی طالب عن ابیه عن علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان اشد ما الخوف علیکم خصلتان اتباع الهوی و طول الامل فاما اتباع الهوی فانه یعدل عن الحق و اما طول الامل فالحب للدنیا ثم قال الا ان الله تعالیٰ یعطی الدنیا من یحب و من یبغض و اذا احب عبدا اعطاه الایمان الا ان للدین ابناء و للدنیا ابناء فکونوا من ابناء الدین و لا تکونوا من ابناء الدنیا الا ان الدنیا قد ارتحلت مولیة و الآخرة قد ارتحلت مقبلة الا و انکم فی یوم عمل لیس فیه حساب الا و انکم توشکون فی یوم حساب و لیس فیه عمل.
(رواه ابن ابی الدنیا و نصر المقدسی فی امالیة)

علی بن ابی حنظلہ سے جو علی بن ابی طالب کے غلام تھے مروی ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت علیؓ سے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجھے تمہاری طرف سے سب سے زیادہ ڈر دو خصلتوں کا ہے ایک تو خواہشات کی پیروی دوسرے لمبے چوڑے منصوبے باندھنا کیوں کہ خواہشات کی پیروی راہ حق سے ہٹا دیتی ہے اور طول امل سے دنیا کی محبت پیدا ہوتی ہے پھر فرمایا آگاہ ہو بیشک اللہ تعالیٰ دنیا عطا کرتا ہے اسے بھی جو اسے محبت رکھتا ہے اور اسے بھی جو اس سے بغض رکھتا ہے اور جب وہ کسی بندہ سے محبت رکھتا ہے تو اسے ایمان عطا فرماتا ہے خبردار ہو دین کے بھی بیٹے ہیں اور دنیا کے بھی لہٰذا تم دین کے بیٹے بنو اور دنیا کے بیٹے نہ بنو خبردار ہو کہ دنیا تمہارے پیچھے سے آتی ہے اور آخرت آگے سے آئی ہے آج تم ایسی حالت میں ہو کہ عمل ہے اور حساب نہیں اور تم عنقریب ایک ایسی جگہ ڈالے جاؤ گے جہاں حساب ہوگا اور عمل نہ ہوگا۔(ابن

ابی الدنیا، امالی نصر مقدسی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٤٠٧) عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال فی خطبة ایها الناس قد بین الله لکم فی محلکم کتابه ما احل لکم و ما حرم علیکم فاحلوا حلاله و حرموا حرامه و آمنوا بمتشابهه و اعملوا بمحکمه و اعتبروا بامثاله. (رواه ابن النجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلعم نے اپنے خطبہ میں فرمایا اے لوگو! تمہارے لئے اپنی کتاب محکم میں وہ چیز واضح کردی ہے جو تمہارے لئے حلال ہے اور وہ بھی جو تمہارے لئے حرام ہے لہذا حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھو اور ایمان لاؤ اور اس کے حکم کے مطابق عمل کرو اور اس کی مثالوں سے عبرت حاصل کرو۔ (ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٤٠٨) عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جده قال اجتمع علی و ابوبکر و عمر و ابوعبیدة ابن الجراح فتماروا فی شیء فقال لهم علی انطلقوا بنا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فسئله فلما وقفوا علیه قالوا یا رسول الله جئنا نسئلك عن شیء قال ان شئتم سألتمونی و ان شئت اخبرتکم بما جئتم له قالوا حدثنا عن الضنعة قال لا یبغی ان یکون الصیغة الا الذی حسب او دین جئتم تسئلونی عن البر و ما علیه العیاذ فاستنزلوه بالصدقة و جئتم تسئلونی عن جهاد المرأة جهاد المرأة حسن التبعل لزوجها جئتم تسئلونی عن الرزق من این یأتی الی الله ان یرزق عبده المومن الا من حیث لا یعلم. (رواه ابن حبان و العقیلی و ابن الجوزی و الدار قطنی)

محمد بن جعفر سے مروی ہے وہ اپنے دادا سے وہ اپنے باپ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ اور حضرت ابوبکر و عمر اور ابوعبیدہ بن الجراح جمع ہوئے اور کسی چیز کے بارے میں ان میں اختلاف ہوگیا حضرت علیؓ نے ان سے فرمایا ہمارے ساتھ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں چلو اور آپ سے پوچھو چنانچہ جب وہ جاکر کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ہم آپ سے ایک چیز کے بارے میں پوچھنے آئے ہیں۔ حضور صلعم نے فرمایا اگر تم چاہو تو مجھ سے پوچھو اور اگر میں چاہوں تو تم کو بتادوں کہ تم کس واسطے میرے پاس آئے ہو لوگوں نے عرض کیا ہمیں احسان کے بارے میں بتلایئے حضور نے فرمایا تم مجھ سے پوچھنے آئے ہو نیکی کے بارے میں اور اس کو تم صدقہ کے ذریعہ

اتار دو اور تم مجھ سے عورت کے جہاد کے متعلق پوچھنے آئے ہو۔ عورت کا جہاد اپنے شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا ہے اور تم مجھ سے رزق کے بارے میں پوچھنے آئے ہو کہ وہ اللہ کے پاس کہاں سے آتا ہے سنو اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندہ کو اس طرح رزق دیتا ہے کہ اسے اس کا علم بھی نہیں ہو پاتا ہے۔ (ابن حبان، عقیلی، ابن جوزی، دار قطنی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۴۰۹) عن علی عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال بعث اللہ یحییٰ بن زکریا الی بنی اسرائیل بخمس کلمات و کان یحییٰ تعجبه البریة ان یکون فیها فلما بعث اللہ عیسی بن مریم قال یا عیسیٰ قل لیحیی اما ان یبلغ ما ارسلت به الی بنی اسرائیل و انا فخرج یحییٰ حتی اتی الی بنی اسرائیل فقال ان اللہ یامرکم ان تعبدوه ولا تشرکوا به شیئا و مثل ذالک مثل رجل اعتق رجلا و احسن الیه رزقه واعطاه فانطلق و کفر ولاء نعمته و تولی غیره و ان اللہ یأمرکم ان تقیموا الصلوٰة و مثل ذلک کمثل رجل دخل علی ملک من ملوک بنی آدم فسئله فان شاء اعطاه و ان شاء منعه و ان اللہ یامرکم ان توتوا الزکوٰة و مثل ذلک مثل رجل اسره العدو فارادوا قتله فقال لا تقتلونی فان لی کنز ارانا فدی به نفسی فاعطاه کنز و نجا بنفسه و ان اللہ یامرکم ان تصوموا و مثل ذلک رجل مشی الی عدو و قد اعتد للقتال فلا یبالی من حیث اتی و ان اللہ یامرکم ان تقرءوا الکتاب و مثل ذلک کقوم فی حضهم سار الیهم عدوهم و ذلک مثل من قرأ القرآن لا یزالون فی حرز و حصن حصین. (رواه العسکری و ابونعیم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ نے یحییٰ بن زکریا کو بنی اسرائیل کے پاس پانچ کلمات لے کر بھیجا اور مخلوق پسند کرتی تھی کہ یحییٰ ان میں موجود ہوں پھر جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ بن مریم کو مبعوث فرمایا تو فرمایا اے عیسیٰ یحییٰ سے کہہ دو کہ کیا تم نے وہ پیغام بنی اسرائیل کو پہنچادیا جس کے لئے میں نے تم کو بھیجا تھا چنانچہ یحییٰ نکلے اور بنی اسرائیل کے پاس آئے اور فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور اس کی مثال ایک ایسے شخص کی سی ہے جس نے کسی آدمی کو آزاد کیا اور اسے اچھی روزی عطا کی لیکن بعد میں اس نے اپنے ولی نعمت کی ناشکری کی اور اس کے علاوہ کسی اور اسے مدد چاہی اور

اللہ تعالیٰ تم کو نماز کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے اور اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو بنی آدم کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کے پاس گیا اور اس سے کوئی چیز مانگی تو اگر اس نے چاہا تو اسے عطا کیا اور اگر نہ چاہا تو نہ دیا اور بے شک اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ تم زکوٰۃ ادا کرو اور اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جسے اس کے دشمن نے قید کر لیا اور قتل کر دینے کا ارادہ کیا تو وہ بولا مجھے قتل نہ کرو کیوں کہ میرے پاس خزانہ ہے جسے میں اپنی جان کے فدیہ میں دے دوں گا اس نے اسے وہ خزانہ دیکر اپنی جان بچائی اور اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ تم روزہ رکھو اور اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو دشمن کی طرف بڑھا اور جہاد کے لئے آمادہ ہوا اسے پروا نہیں کہ وہ کہاں سے آیا۔ اور اللہ تم کو قرآن پڑھنے کا حکم دیتا ہے اور اس کی مثال اس قوم کی سی ہے جو کسی قلعہ مین ہو اور دشمن ان کی طرف آوے اور یہ مثال اس کی ہے جس نے قرآن پڑھا اور وہ لوگ ہمیشہ محفوظ مقام اور مضبوط قلعہ میں ہیں۔ (عسکری اور ابو نعیم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۴۱۰) عن علی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انما اهلك الله الامم السابقة قبلکم الامر بالمعروف و النهی عن منکر یقول الله عزوجل کانوا لا یتناهون عن المنکر فعلوه لبئس ما کانوا یفعلون و ان الامر بالمعروف و النهی عن المنکر لخلقان خلق الله وما اعمال البر و الجهاد فی سبیله عند الامر بالمعروف و انهوا عن المنکر الا لبقعة فی بحر لجیی فمروا بالمعروف و انهوا عن المنکر فان الامر بالمعروف و النهی عن المنکر لا یقربان من اجل ولا ینقصان من رزق.

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے میں نے سنا بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے پچھلی امتوں کو ہلاک کیا ان کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک کر دینے سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ برائیوں سے نہیں روکتے تھے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر دو ایسی عادتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا جو ان کو اپناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے اور جو انہیں ترک کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرتا ہے اور اچھے اعمال اور جہاد فی سبیل اللہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے وقت لہٰذا اچھی بات کا حکم دو اور برائی سے روکو کیوں کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر۔ لہٰذا اچھی بات کا حکم دو اور بری بات سے روکو کیونہ اچھی بات کا حکم دینا اور برائی

سے روکنا

(۱۴۱۱) عن علی قال سمعت صلی الله علیه وسلم یقول ان احادیث ستظهر بعدی حتی یقول قائلهم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم و سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم کل ذلك افتراء علی و الذی بعثنی بالحق لتفرقن امتی علی اصل دینها و جماعتها علی ثنتین و سبعین فرقة کلها ضالة مضلة تدعوا الی النار فاذا کان ذلك فعلیکم بکتاب الله عزوجل فان فیه نبأ من کان قبلکم و نبأ ما یأتی بعدکم و الحکم فیه بین من خالفه من الجبابرة قصمه الله و من ابتغی العلم فی غیره اضله الله فهو حبل الله المتین و نور المبین و شفاء ه النافع عصمة لمن تسمك به و النجاة لمن تبعه.

حضرت علیؓ سے مروی ہے فرمایا میں نے سنا رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے کہ میرے بعد بعض حدیثیں ایسی سامنے آئیں گی کہ کہنے والا کہے گا فرمایا رسول اللہ صلعم نے" اور "میں نے سنا رسول اللہ صلعم کو فرماتے" اور سب مجھ پر بہتان ہوگا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق پر مبعوث فرمایا میری امت نے دین اور جماعت میں بہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی جس میں ہر فرقہ گمراہ ہوگا جو دوزخ کی طرف دعوت دے گا اور جب ایسا ہو تو تم پر لازم ہے اللہ کی کتاب کو پکڑے رہنا کیوں کہ اس میں تم سے پہلے والوں کی بھی اور تم سے بعد والوں کی بھی خبریں ہیں اور اس میں بہت واضح حکم ہے ظالموں میں سے جس نے اس کی مخالفت کی اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کرے گا اور جس کسی شخص نے اس کے سوا کوئی اور علم تلاش کیا اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کرے گا کیوں کہ علم اللہ کی مضبوط رسی ہے اور نور متین ہے اور شفائے نافع ہے وہ اس کی حفاظت کرتا ہے جو اسے مضبوطی سے پکڑے اور اسے نجات ہے جو اس کی پیروی کرے۔

(۱۴۱۲) قال انه لما نزلت هذه الآیة من قوله عزوجل الٓمّٓ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا و هم لا یفتنون" علمت ان الفتنة لا تنزل بنا و رسول الله حیی بین اظهرنا فقلت یا رسول الله ما هذه الفتنة التی اخرجك الله بها فقال یا علی ان

امتی سیفتنون من بعدی قلتِ یا رسول الله او لیس قد قلت لی یوم احد حیث استشهد من استشهد من المسلمین و حزنت علی الشهادة من ورائك فقال لی فان ذلك كذلك فكیف صبرك اذا خضبت هذه من هذا و اهوی بیده الی لحیتی و رأسی فقلت بأبی و امی یا رسول الله لیس ذلك كذلك من مواطن الصبر و لكن من مواطن البشری و الشكر فقال لی اجل ثم قال یا علی انك باق بعدی و مبتلی بأمتی و مخاصم یوم القیامة بین یدی الله تعالیٰ فاعدد جوابا فقلت بابی و انت امی بین لی ما هذه الفتنة الی یبتلون بها و علی ما اجاهدهم بعدك فقال انك ستقاتل بعدی الناكثة و القاسطة و المارقة و جلدهم و سماهم رجلا رجلا ثم قال لی و تجاهد امتی علی كل من خالف القرآن ممن یعمل فی الدین بالرأی و لا رأی فی الدین انما هو امر من الرب و نهیه فقلت یا رسول الله فارشدونی الی الفلج یوم القیامة فقال نعم اذا كان ذلك فاقتصر الی الهدیٰ اذا قومك عطفوا الهدی علی العمیٰ و عطفوا القرآن علی الرای فتاولوه برأیهم تتبع الحجج من القرآن بمشتبهات الاشیاء الكاذبة عند الطمانینة الی التهالك و التكاثر فاعطف انت الرأی علی القرآن اذا قومك حرفوا الكلم عن مواضعه عند الاهواء الساهیة والامر الصالح و الهرج الآثم و القادة الناكثة و الفرقة القاسطة و الاخری المارقة اهل الافك المروئی و الهوی المطفیء و الشبهة الحالقة فلا تتكلن عن فضل الغافیة فان العاقبة للمتقین و ایاك یا علی ان یكون خصمك اولی بالعدل و الاحسان و التواضع لله و الاقتداء بسنتی و العمل بالقرآن منك فان من فلج الرب علی العبد یوم القیامة ان یخالف فرض الله و سنة سنها نبی او یعدل عن الحق و یعمل بالباطل فعند ذلك یملی لهم فیزدادوا اثما یقول الله انما نملی لهم لیزداداو اثما فلا یكونن الشاهدون بالحق و القوامون بالقسط عندك كغیرهم یا علی ان القوم سینقمون و یفتخرون باحسابهم و اموالهم و یزكون انفسهم و یمنون دینهم علی ربهم و یتمنون رحمته و یأمنون عقابهم و یستحلون حرامه بالمشتبهات الكاذبة فیستحلون الخمر بالنبیذ و السحت بالهدیة و البروا بالبیع و یمنعون الزكوٰة و یطلبون البر و یتخذون فیما بین ذلك اشیاء من الفسق لا

توصف صفتها و يلى امرهم السفهاء و يكثر تبعهم على الجور و الخطاء فيصير الحق عندهم باطلا و الباطل حق و يتعاونون عليه و يرمونه بالسنتهم و يعيبون العلما و يتخذونهم سخريا قلت يا رسول الله فبأية المنازل هم اذا فعلوا ذلك بمنزلة فتنة او بمنزلة ردة قال بمنزلة فتنة ينقذهم الله بنا اهل البيت عند ظهورنا السعداء من اولى الالباب الا ان يدعوا الصلوٰة و يستحلون الحرام فى حرم الله فمن فعل ذلك منهم فهو كافر يا على بنا فتح الله الاسلام و نبيا يختمه بنا اهلك الاوثان و من يعبدها و بنا يقصم كل جبار و كل منافق حتى انا لنقتل فى الحق مثل من قتل فى الباطل يا على انما مثل هذه الامة مثل حديقة اطعم منها فوجا عاما ثم فوجاعا ما فلعل آخرها فوجا ان يكون اثبتها اصلا و احسنها فرعا و احلاها جنا و اكثرها خيرا و اوسعها عدلا و اطولها ملكا يا على كيف يهلك الله امة انا اولها و مهدينا اوسطها و المسيح بن مريم آخرها يا على و فى تلك الامة يكون الغلول و الخيلاء و انواع المثلاث ثم تعود هذه الامة الى ما كان عليه خيار اوائلها فذلك من بعد حاجة الرجل الى قوت امرأته يعنى عزلها حتى ان اهل البيت ليذبحون الشاة فيقنعون منها برأسها و يواسعون بقبتها من الرافة و الرحمة بينهم. (رواہ وکیع)

فرمایا جب یہ آیت نازل ہوئی الم الخ کیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ چھوڑ دیئے جائیں گے جب وہ یہ کہیں گے کہ ہم ایمان لے آئے اور وہ فتنہ میں نہ پڑیں گے تو میں نے سمجھ لیا کہ فتنہ ہم پر نازل نہیں ہو سکتا جب تک رسول اللہ صلعم ہمارے درمیان حیات ہیں۔ لہٰذا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسا فتنہ ہے جس کی اللہ نے آپ کو خبر دی ہے۔ حضور انور صلعم نے فرمایا اے علی! بے شک میری امت میرے بعد فتنہ میں پڑے گی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے احد کے دن جب مسلمانوں میں سے کوئی شہید ہوا اور آپ اس کی شہادت پر غمگین ہوئے تھے مجھ سے نہیں فرمایا تھا اور مجھے اس بات سے تکلیف ہوئی تھی تو آپ نے مجھ سے فرمایا تھا اے صدیق تجھے خوشخبری ہو کیوں کہ شہادت تیرے سامنے ہے تو حضور صلعم نے مجھ سے فرمایا جب ایسا ہو گا تو کیسے صبر کرے گا جب اس چیز سے یہ چیز رنگین ہو گی اور اپنے دست مبارک سے میری داڑھی اور میرے سر کی طرف اشارہ کیا فرمایا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر

قربان یہ تو صبر کا مقام نہیں بلکہ خوشخبری اور شکر کا مقام ہے۔ حضور صلعم نے فرمایا بے شک اے علی تم میرے بعد رہو گے اور میری امت تم کو پریشان کرے گی بروز قیامت تم اللہ کے روبر جھگڑا کرو گے لہٰذا اس کا جواب تیار کر رکھو میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان مجھ کو وضاحت سے بتایئے کہ وہ کس قسم کا فتنہ ہو گا جس میں وہ لوگ مبتلا کریں گے اور کس سبب سے میں ان سے جہاد کروں گا آپ کے بعد۔ حضور اکرم صلعم نے فرمایا بے شک تم جنگ کرو گے میرے بعد بیعت شکنوں ظالموں اور خارجیوں سے اور آپ نے انہیں میں سے ایک شخص کا مجھے نام بتایا پھر مجھ سے فرمایا اور تم میری امت کے ہر اس شخص سے جہاد کرو گے جو قرآن کا مخالف ہو گا اور جو دین میں اپنی رائے سے کام کرے جب کہ دین میں اپنی رائے کا کوئی دخل نہیں بلکہ وہ تو اللہ کی طرف سے امر اور نہی ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ہدایت فرمایئے۔ آپ نے فرمایا ہاں جب ایسا ہو تو اکتفا کرنا ہدایت پر جب کہ تمہاری قوم مائل ہو جائے ہدایت کے بعد گمراہی کی طرف اور قرآن کو اپنی رائے سے جوڑ دے اس وقت تم ان کی رائے کو معلوم کرنا اور قرآن کے دلائل کی پیروی کرنا جھوٹی چیزوں کی متشابہات سے سکون کے وقت اور اس وقت تم اپنی رائے کو قرآن سے جوڑ دینا جب تمہاری قوم قرآن کے کلمات میں تحریف کرے اور اچھے کام اور گناہ اور فتنہ وفساد کا کیوں کہ عاقبت ان کے لئے ہے جو اللہ سے ڈریں اور خبردار ہو اے علیؑ ایسا نہ ہو کہ تمہارا فریق مخالف عدل واحسان اور اللہ کے ساتھ تواضع میری سنت کی اقتدا اور قرآن پر عمل میں تم سے بڑھ کر ہو کیوں کہ بندہ ہر اللہ بروز قیامت یہ ہو گی کہ وہ اللہ کی فرض کی ہوئی چیزوں کی مخالفت کرنے اور حق سے پہلو تہی کرے اور باطل پر عمل کرے تو اس وقت اللہ تعالیٰ ان کو مہلت دے گا ایسا کہ ان کے گناہوں کی کثرت ہو جائے گی اور اس وقت وہ لوگ نہ تو حق کو دیکھیں گے اور نہ عدل وانصاف پر قائم رہیں گے تیرے معاملہ میں دوسروں کے مقابلہ میں اے علی! بے شک قوم فتنہ برپا کریگی اور اپنے حسب نسب اور مال ودولت پر فخر کرے گی۔ اور وہ اپنے دین کی وجہ سے اپنے رب پر احسان جتلادیں گے اور اس کے رحمت کے متمنی ہوں گے اور اس کے عذاب سے بے خوف ہوں گے حرام کو جھوٹے مشتبہات سے حلال کرلیں گے چنانچہ وہ شراب کو نبیذ کہہ کر حلال کرلیں گے اور رشوت کو تحفہ کا نام دیں گے اور سود کو خرید وفروخت کہیں گے وہ زکوٰۃ سے لوگوں کو روک لیں گے نیکی طلب کریں گے اور اسی میں سے بدکاریوں کی

صورت پیدا کرلیں گے جس کی صفت بیان ہی نہیں کی جاسکتی ان میں سے احمق لوگ حاکم بن جاویں گے اوران کے اکثر پیروکار ظلم وزیادتی برپا کریں گے جن کے نزدیک حق و باطل اور باطل حق ہو جائے گا اور وہ اسی بنیاد پر ایک دوسرے کی مدد کریں گے اور وہ لوگ علماء کی برائی کریں گے اور نہیں ٹھٹھول بازی کا مرکز بنالیں گے۔ یہ سن کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جب وہ لوگ ایسا کرنے لگیں گے تو وہ فتنہ کی جگہ پر رکھے جائیں گے یا ارتداد کی جگہ پر حضور صلعم نے فرمایا فتنہ کی جگہ پر اللہ تعالیٰ لوگوں کو نجات دے گا ہم اہل بیت کی بدولت جب کہ عقلمندوں میں سے ہمارا مبارک ظہور ہوگا اس وقت جب کہ وہ نماز چھوڑ دیں گے اور اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کرلیں گے۔ لہٰذا اے علی جو شخص بھی ایسا کرے گا وہ کافر ہے ہماری ہی بدولت اللہ نے اسلام کو فتح بخشی اور ہمارے ہی ذریعہ وہ ہماری ہی بدولت بت ہلاک کئے گئے اور ان کے پجاری بھی اور ہماری ہی بدولت ہر ایک ظالم اور منافق ہلاک کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ ہم حق کے لئے اسے قتل کریں گے جو ناحق قتل کیا گیا۔ اے علی! اس امت کی مثال اس باغ کی سی ہے جس میں سے ایک فوج سال بھر تک غذا لیتی رہی اس کے بعد پھر ایک فوج سال بھر اس سے کھاتی رہی اور شاید اس آخری فوج کا تناسب سے مضبوط اور شاخیں سب سے خوبصورت اور سب سے میٹھا اور سب سے بہتر اور سب سے وسیع اور طویل ہے۔ اے علی! اللہ امت میں حسد و کینہ خود پسندی و غرور اور طرح طرح کے رذائل ہوں گے اس کے بعد یہ امت پلٹے گی اپنے سابقین کی نیکیوں کی طرف اور وہ

(بقیع نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۶۱۳) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من کتاب یلقی بمضیعة من الارض فیہ اسم من اسماء اللہ عزوجل الا بعث اللہ عزوجل الیہ سبعین الف ملك یخفونہ و یقدسونہ حتی یبعث الیہ و لیامن اولیاء ہ فیرفعہ من الارض و من رفع کتابا من الارض فیہ اسم من اسماء اللہ عزوجل رفعتہ اللہ فی علیین و خفف عن والدیہ العذاب و ان کانا المشرکین. (رواہ الحاکم فی التاریخ و ابن الجوزی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہیں ہے کوئی کتاب جس میں اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے کوئی نام ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف ستر ہزار فرشتے بھیجتا ہے جو

اسے ڈھانپ لیتے ہیں اور اسے پاکیزگی عطا کرتے ہیں یہاں تک کہ اسے اپنے اولیاء میں سے ایک ولی کی طرف بھیجتا ہے جو اسے زمین سے اٹھا کر لے جاتا ہے اور جو اٹھاتا ہے زمین میں سے کوئی کتاب جس میں اللہ تعالیٰ کا نام ہوتا ہے اللہ اسے بلند فرماتا ہے اعلی علیین کی طرف اور اس کے والدین کا عذاب کم کردیتا ہے خواہ وہ دونوں مشرک ہوں۔ (حاکم نے تاریخ میں اور دیلمی اور ابن جوزی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٤١٤) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا على اعط الحور العين مهورهن و صداقهن قلت يا رسول الله و اما مهور العين قال اماطة الاذى و اخراج الغمامة من المسجد فذلك مهور العين يا على. (رواه ابن شاهين و ابن النجار و الديلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے علی حور عین کو ان کا مہر اور صداق ادا کرو میں نے عرض کیا یارسول اللہ حور عین کا مہر و صداق کیا ہے آپ نے فرمایا راستہ سے تکلیف پہنچانے والی چیز کو دور کرنا اور مسجد سے گندگی کو ہٹانا اے علی! حور عین کا مہر یہی ہے۔ (ابن شاہین، ابن نجار اور دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٤١٥) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ادلك على خير الاخلاق الاولين و الآخرين قلت بلى يا رسول الله قال تعطى من حرمك و تعفوا عمن ظلمك و تصل من قطعك. (رواه البيهقی و ابن النجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کیا میں تم کو اگلے اور پچھلے لوگوں کے بہترین اخلاق کے بارے میں نہ بتاؤں میں نے کہا کیوں نہیں یارسول اللہ۔ حضور نے فرمایا اسے عطا کرو جو تم کو نہ دے۔ اور اسے معاف کرو جو تم پر ظلم کرے اور اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو جو تمہارے ساتھ قطع رحمی کرے۔ (بیہقی اور ابن النجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٤١٦) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابابكر اذا رأيت الناس يسارعون فی الدنيا فعليك بالآخرة و اذكر الله عند كل حجر و مدر يذكرك اذا ذكرته ولا تحقرن احدا من المسلمين فان صغير المسلمين عندالله كبير. (رواه الديلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے ابو بکر جب تم دیکھو کہ لوگ دنیا کی طرف رغبت کر رہے ہیں تو تم کو چاہئے کہ تم آخرت کو اختیار کرو اور اللہ کو ہر شہر و دیہات میں یاد رکھو۔ وہ بھی تم کو یاد رکھے گا اور مسلمانوں میں سے کسی کو حقیر نہ سمجھو کیوں کہ مسلمان کا چھوٹے سے چھوٹا اللہ کے نزدیک بڑا ہے۔ (دیلمی نے سے روایت کیا ہے۔)

(۱٤۱۷) عن علی قال ضحمت الی سلاح رسول الله صلی الله علیه وسلم فوجدت فی قائم سیفه معلقة فیها ثلاثة احرف صل من قطعك و احسن الی من اساء الیك و قل الحق و لو علی نفسك. (رواه ابن النجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا میں نے رسول اللہ صلعم کے ہتھیار دھوپ میں رکھے تو میں نے آپ کی تلوار کا نیام لٹکے ہوئے دیکھا جس پر تین حروف کندہ تھے اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو جو تمہارے ساتھ قطع رحمی کرے اور اس کے ساتھ بھلائی کرو جو تمہارے ساتھ برائی کرے اور سچی بات کہو خواہ اپنی ذات کے خلاف کیوں نہ ہو۔ (ابن نجار نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱٤۱۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما جرع عبد جرعتین احب الی الله من جرعة غیظ یکظمه بحلم و حسن عفو و جرعة مصیبة مخزنة موجعة ردها بصبر و حسن غراء و ما خطا عبد خطوتین احب الی الله منه الی رحم یصلها او الی فریضة یودیها. (رواه ابن لال)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بندے کے دو گھونٹوں سے زیادہ کوئی گھونٹ اللہ کو محبوب نہیں ایک تو غصہ کا گھونٹ جسے وہ حلم اور حسن عفو سے پی لے دوسرے رنج و غم اور مصیبت کا گھونٹ جسے وہ صبر اور حسن عزا سے لوٹا دے اور اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ قدم وہ ہے جو صلہ رحمی یا ادائیگی فرض کے لئے اٹھیں۔ (ابن لال نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱٤۱۹) عن ابی الطفیل قال قیل لعلی هل ترك رسول الله صلی الله علیه وسلم کتاب عندکم قال ما ترك کتابا فکتمه الا شیئا فی غلاقة سیفی فوجدنا صحیفة صغیرة فیها لعن الله من تولی غیر موالیه لعن الله من اهل لغیر الله لعن من زحزح مبار الارض. (رواه ابن بشران و المسلم و البیهقی و ابوعوانة و ابن حبان)

ابی طفیل سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ صلعم نے کوئی تحریر چھوڑی؟ آپ نے فرمایا حضور نے کوئی تحریر نہیں چھوڑی لیکن ایک تحریر اپنی تلوار کے نیام میں چھپا رکھی تھی ہم نے ایک چھوٹا سا صحیفہ پایا جس میں اللہ نے لعنت کی اس شخص پر جو اپنے ولی کے علاوہ اور کسی سے مدد چاہے۔ اللہ نے لعنت فرمائی ہے اس شخص پر جو غیر خدا کے نام پر قربانی کرے اللہ نے لعنت کی ہے اس پر۔ (ابن بشران، مسلم، بیہقی، ابو عوانہ، ابن حبان نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۴۲۰) **عن علی قال قال رجل من اهل الیمن یا رسول الله اوصنی فقال اوصیك ان لا تشرك بالله شینا و ان قطعت او حرقت بالنار ولا تعقن والدیك و ان اراداك ان تخرج من دنیاك فاخرج ولا تسب الناس و اذا لقیت اخاك فالقه ببشر حسن و صب له من فضل دلوك.** (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ یمن والوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نصیحت فرمائیے آپ نے فرمایا میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا خواب تم کو کاٹ کیوں نہ ڈالا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے اور اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرنا خواہ وہ تمہیں اپنی دنیا سے نکال کیوں نہ دیں اور لوگوں کو گالی نہ دینا اور جب اپنے بھائی سے ملو تو خندہ پیشانی سے ملو اور اپنے فضل کے ڈول سے اسے سیراب کرو۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۴۲۱) **عن معاذ بن جبل ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لعلی قال الا انبئك بشر الناس قال بلی یا رسول الله قال یبغض الناس و یبغضونه ثم قال یا علی الا انبئك بشر من هذا قال بلی یا رسول الله قال من اکل الدنیا بالدین.** (رواه ابن عساکر)

معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ نبی کریم صلعم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کیا میں تم کو بدترین آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں آپ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ایسا شخص جو لوگوں سے بغض رکھے اور وہ لوگ بھی اس سے بغض رکھیں پھر فرمایا اے علی کیا میں تم کو اس سے بھی زیادہ برے آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں آپ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ آپ

نے فرمایاوہ جواپنے دین کو دنیا کے عوض بیچ کھائے۔(ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۴۲۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا فقر اشد من الجهل ولا مال اعود من العقل ولا وحدة اوحش من العجب ولا استظهار اوثق من المشاورة ولا عقل كالتدبير ولا حب لحسن الخلق ولا درع كالكف ولا عبادة كالتفكر ولا ايمان كالحياء و الصبر و آفة الحديث الكذب و آفة العدل النسيان و آفة الحلم السفه و آفة العبادة الفترة و آفة الظرف الصلف و آفة الشجاعة البغي و آفة السماحة المن و آفة الجهال الخيلاء و آفة الحسب الفخر. (رواه الطبرانی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جہالت سے بڑھ کر کوئی محتاجی نہیں اور عقل سے بڑھ کر مفید کوئی مال نہیں اور عجب سے بڑھ کر وحشتناک کوئی چیز نہیں ہے اور مشاورت سے زیادہ معتبر کوئی مدد نہیں اور عقل تدبیر کے بغیر نہیں ہے اور حسن اخلاق سے بڑھ کر ایمان نہیں بات کی آفت جھوٹی بات ہے اور علم کی آفت نسیان ہے اور حلم کی آفت حماقت ہے اور عبادت کی آفت سستی و کاہلی ہے اور برتن کی آفت بھاری برتن ہے اور شجاعت کی آفت بغاوت ہے اور فیاضی کی آفت احسان ہے۔ جاہلوں کی آفت خود پسندی و غرور ہے۔ اور حسب کی آفت فخر ہے۔(طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔)

”حرف النون“ حرف نون

كتاب النكاح

نکاح کا بیان

باب فی الترغيب و الترهيب

ترغیب و ترہیب کا بیان

(۱۴۲۳) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان القط ليراغم ربه اذا دخل ابواه النار فيقال ايها القط المراغم به ادخل ابويك الجنة فيخبرهما حتى يدخلهما الجنة. (رواه ابن ماجه)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جب اس کے والدین دوزخ میں داخل ہوں گے پھر اس سے کہا جائے گا اے اپنے والدین کو جنت میں داخل کر حتی کہ وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے۔ (ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٤٢٤) عن علی ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال یعرف المومن منزلته عند ربه بأن یربی ولدا له کافیا قبل الموت. (رواہ وکیع)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا نبی کریم صلعم نے مومن اپنے رب کے نزدیک اپنی منزلت پہچانتا ہے کیوں کہ وہ اپنی اولاد کی پرورش کرتا ہے اچھی طرح اپنی موت سے پہلے۔ (وکیع نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٤٢٥) عن علی قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ما اخاف علی امتی فتنة اخوف علیه من النساء و الخمر . (رواہ ابویوسف الخفاف فی مشیخة)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے میں اپنی امت پر کسی اور فتنہ سے نہیں ڈرتا بلکہ میں ڈرتا ہوں عورتوں اور شراب کے فتنہ سے۔ (مشیخت یوف خفاف نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی آداب النکاح و ما یتعلق بها

نکاح کے آداب اور اس سے متعلق باتوں کا بیان

(١٤٢٦) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا تزوج الرجل لمرأة لدینها و جمالها کان فیها سداد من غور. (رواہ الشیرازی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جب کوئی شخص کسی عورت سے اس کے دین اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے نکاح کرے تو اس میں ہدایت دورستی ہے۔ شیرازی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٤٢٧) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا خطب احدکم المرأة فلیسئل عن شعرها کما یسئل عن جمالها فان الشعر احد الجمالین. (رواہ الدیلمی فی فردوس الاخبار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب تم میں سے کوئی کسی عورت سے نکاح کرے تو اسے چاہئے کہ اس کے بالوں کے بارے میں بھی معلوم کرے جیسے اس کی خوبصورتی کے بارے میں کیا ہے کیوں کہ بال بھی حسن کا ایک حصہ ہے۔ (دیلمی نے فردوس الاخبار میں اسے نقل کیا ہے۔)

(۱۴۲۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن المتعة. (رواه البخاری)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے متعہ سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۴۲۹) عن علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مر هو و اصحابه ببنی زریق فسمعوا غنا و لعبا فقالوا ما هذا قالوا نکاح فلان یا رسول الله قال کمل دینه النکاح لا السفاح ولا نکاح السر حتی یسمع دفا او یری دخانا. (رواه البیهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلعم اور آپ کے اصحاب بنی زریق کے پاس سے گزرے وہاں گانے بجانے کی آواز سنی فرمایا یہ کیا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ فلاں شخص کا نکاح ہے آپ نے فرمایا اس نے اپنا دین مکمل کر لیا نکاح کے ذریعہ نہ کہ بدکاری کے ذریعہ اور چپ چپاتے نکاح درست نہیں جب تک کہ ڈھول کی آواز نہ سنائی دے یا دھواں نہ دکھائی دے۔ (بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۴۳۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا معشر النساء اتقین الله و التمسهن مرضاة ازواجکن فان المرأة لو تعلم ما حق زوجها لم تزل قائمة ما حضر غداؤه و عشائه. (رواه ابونعیم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے عورتو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے شوہروں کی مرضی پر چلو کیونکہ عورت اگر جان لے کہ اس کے شوہر کا کیا مقام ہے تو رات دن اس کے سامنے کھڑی رہے۔ (ابونعیم نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی محرمات النکاح

نکاح کے محرمات کا بیان

(۱۴۳۱) عن علی قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان تنکح المرأة علی عمتها او علی خالتها. (رواه ابن وهب و احمد و ابویعلیٰ)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے پھوپھی یا خالہ کے ساتھ نکاح کرنے کو منع فرمایا۔ (ابن وہب، احمد، ابو یعلیٰ نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی المتعة

متعہ کا بیان

(۱۴۳۲) عن علی قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن نکاح المتعة و عن لحوم الحمر الاهلیة زمن خیبر. (رواه مالك و الطیالسی و عبدالرزاق و الحمیدی و ابن شیبه و احمد و العدنی و الدارمی و ابن وهب و البخاری و المسلم و الترمذی و النسائی و ابن ماجه و ابویعلیٰ و ابن جریر و ابن عساکر و ابن الجاردو و ابوعوانه و الطحاوی و ابن حبان و البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے نکاح متعہ سے منع فرمایا اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے خیبر کے زمانہ سے۔ (مالک، طیالسی، عبدالرزاق، حمیدی، ابن شیبہ، احمد، عدنی، دارمی، ابن وہب، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابو یعلیٰ، ابن جریر، ابن عساکر، ابن جارود، ابو عوانہ، طحاوی، ابن حبان اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۴۳۳) عن علی انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن متعة النساء و یقول هی حرام الی یوم القیامة. (رواه الدار قطنی و ابن عساکر)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور فرمایا وہ قیامت تک کے لئے حرام ہے۔ (دار قطنی، ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۴۳۴) عن علی نهی النبی صلی الله علیه وسلم عن المتعة و انما کانت

لمن لم یجد فلما نزل النکاح و الطلاق و العدة و المیراث من الزوج و المرأة نهی عنها. (رواه الطبرانی و البیهقی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلعم نے متعہ سے منع فرمایااور فرمایا یہ اس کے لئے تھا جسے حاصل نہ ہو لیکن جب نکاح طلاق عدت اور مرد وزن کی میراث کے احکام نازل ہوئے تو آپ نے اسے منع فرمادیا۔ (طبرانی اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۴۳۵)عن محمد بن الحنفیة قال تکلم علی و ابن عباس فی متعة النساء فقال له علی انك تقول ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن متعة النساء فی حجة الوداع. (رواه الطبرانی)

محمد بن حنفیہ سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ اور ابن عباس عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے حضرت علیؓ نے کہا تم کہتے تھے کہ رسول اللہ متعہ کرنے سے منع فرمایا ہے حجۃ الوداع میں۔ (طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی نکاح الرقیق و الکافر

غلام اور کافر کے نکاح کا بیان

(۱۴۳۶) عن علی قال قال رسول الله للنساء عشر عورات فاذا زوجت المرأة ستر الزوج عورة فاذا ماتت ستر القبر عشر عورات. (رواه الدیلمی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا عورتوں کی دس جگہیں ایسی ہیں جن کو چھپانا چاہئے جب عورت کی شادی ہوں تو شوہر ایک ستر کو چھپالیتا ہے اور جب وہ مرجاتی ہے تو قبر دسوں ستر عورت کا چھپالیتی ہے۔ (دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔)

باب فی حقوق الزوجین و ما یتعلق بها

زوجین کے حقوق اور اس کے متعلق باتوں کا بیان

(۱۴۳۷) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله یحب المرأة الملقة البرعة مع زوجها الحصان عن غیره. (رواه الدیلمی فی فردوس

الاخبار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا بے شک اللہ اس عورت کو پسند فرماتا ہے جو اپنے شوہر کے ساتھ وفاداری مہربانی اور خوش طبعی سے پیش آئے اور پاکدامن رہے۔(دیلمی نے اسے فردوس الاخبار میں روایت کیا ہے۔)

باب فی بر الوالدین والاولاد و البنات و حقوقهن

والدین اور لڑکے لڑکیوں کے ساتھ اچھا سلوک اور ان کے حقوق کا بیان

(۱۴۳۸) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من قوم یکون فیهم رجل صالح فیموت فیخلف فیهم مولود فیسمونه باسمه الا خلفهم الله تعالیٰ بالحسنیٰ. (رواه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کوئی قوم ایسی نہیں ہے جس میں کوئی نیکوکار آدمی ہو اور جب وہ مر جائے اور اولاد چھوڑ جائے جس کا نام لوگ اسی کے نام پر رکھ دیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس خلف کو نیکیوں سے نہ نوازے۔(ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے)

(۱۴۳۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ادبوا اولادکم علی ثلاث خصال حب نبیکم و حب اهل بیته و قرأة القرآن فان حملة القرآن فی ظل الله یوم لا ظل الا ظله مع انبیائه و اصفیائه. (رواه ابونصر عبدالکریم و الدیلمی فی فردوس الاخبار و ابن النجار)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اپنی اولاد کو تین عادتیں سکھاؤ اپنے نبی کی محبت ان کے اہل بیت کی محبت اور قرآن کی تلاوت کیونکہ قرآن پڑھنے والے اس روز انبیاء اولیاء اصفیاء کے ساتھ امن کے سایہ میں ہونگے۔ جس دن کوئی اور سایہ کام نہ دے گا۔(ابونصر عبدالکریم، دیلمی نے فردوس الاخبار میں اور ابن نجار نے اسے نقل کیا ہے۔)

(۱۴۴۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رحم الله والدا اعان ولده علی بره. (رواه ابوالشیخ)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس باپ پر رحم فرمائے

جس نے اپنے لڑکے کو اپنی نیکی سکھلائی۔ (ابوالشیخ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۴۴۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احزن والدیه فقد عقهما. (رواه الخطیب)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس شخص نے اپنے والدین کو رنجیدہ کیا اس نے ان کی نافرمانی کی۔ (خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱۴۴۲) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعن الله من لعن والدیه و لعن الله من ذبح لغیر الله من آوی محدثا و لعن الله من غیر مناد الارض. (رواه احمد و المسلم و النسائی)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کی ہے جو اپنے والدین پر لعنت کرے اور اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو اللہ کے نام کے علاوہ کسی اور کے نام پر ذبح کرے اور اللہ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو کوئی نئی بات پیدا کرے اور اللہ نے لعنت کی ہے اس پر جو دوسرے کی زمین کو اپنی زمین کہے۔ (احمد، مسلم اور نسائی نے اس کو روایت کیا ہے۔)

(۱۴۴۳) عن علی قال قلت یا رسول الله صلی الله علیه وسلم ارأیت ان ولدی ولد بعدك اسمیه باسمك و اکنیه بکنیتك فقال نعم فکانت رخصة من رسول الله صلی الله علیه وسلم لعلی. (رواه احمد و ابوداؤد والترمذی و ابویعلیٰ و الحاکم و الطحاوی و البیهقی و الضیاء و ابن عساکر و الحاکم و البیهقی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے عرض کیا یا رسول اللہ حضور کی کیا رائے ہے اگر آپ کے بعد میرے ہاں لڑکا پیدا ہو تو کیا میں حضور صلعم کے نام اور حضور کی کنیت پر اس کا نام رکھ سکتا ہوں آپ نے فرمایا ہاں" لہٰذا یہ اجازت رسول اللہ کی طرف سے صرف حضرت علی کو تھی۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابویعلیٰ، حاکم، طحاوی، بیہقی، ضیاء، ابن عساکر اور ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔)

(۱۴۴۴) عن علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم امر فاطمة و قال زنی شعر الحسین و تصدقی بوزنه فضة و اعطی القابلة رجل العقیقة. (رواه ابن عساکر

و البيهقي و في رواية الترمذي و الحاكم و البيهقي)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے حضرت فاطمہ کو حکم دیااور فرمایایا حسین کے سر کے بالوں کاوزن کرواوراس کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرواور مُڈوانے والے کو عقیقہ کے جانور کے پائے دے دو۔(ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٤٤٥) عن علي قال عق رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحسين لشاة فقال يا فاطمة احلقي رأسه و تصدقي بزنة شعرة فضة فوزناه فكان وزنه درهما او بعض درهم. (رواه الحاكم و البيهقي)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسین کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کی پھر فرمایااے فاطمہ اس کا سر منڈواؤاوراس کے وزن کے برابر چاندی خیرات کردو چنانچہ ہم نے وزن کیاتواس کاوزن ایک درہم یااس کے آس پاس تھا۔(ترمذی، حاکم اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٤٤٦) عن الحسن البصري قال قال علي قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم اى شيء خير للمرأة فلم يكن عندنا لذلك جواب فلما رجعت الى فاطمة قلت يا بنت محمد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سألنا عن مسئلة فقلت اى شيء خير للمرأة قالت فما تدرون فالجواب قلت لها لا فقالت ليس خير للمرأة من ان لا ترى رجلا ولا يراها فلما كان العشي ذهبت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله انك سئلتنا عن مسئلة فلم نجبك فيها ليس للمرأة شيء خير من ان لا ترى رجلا ولا يراها قال و من قال ذلك قلت فاطمة قال صدقت انها بضعة مني. (رواه الدارقطني و ابونعيم و البزار)

حسن بصریؒ سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایاایک دن رسول اللہ صلعم نے ہم سے پوچھاعورت کے لئے کون سی چیز سب سے بہتر ہے۔ ہم میں سے کوئی بھی اس کاجواب نہ دے سکا جب میں فاطمہ کے پاس واپس آیاتو نے کہااے بنت رسول اللہ! رسول اللہ صلعم نے ہم سے ایک مسئلہ کے بارے میں پوچھاجس کاجواب ہم نہ دے سکے۔ آپ نے پوچھاکس چیز کے بارے میں حضور نے آپ لوگوں سے پوچھامیں نے کہایہ کہ "عورت کے لئے کون سی چیز سب سے اچھی

ہے" وہ بولیں کیا آپ کو اس کا جواب معلوم نہیں؟ میں نے ان سے کہا نہیں تو پھر آپ بولیں "عورت کے لئے اس سے بہتر اور کچھ نہیں کہ نہ وہ کسی آدمی پر نظر کرے اور نہ کوئی آدمی اس پر نظر ڈالے" جب رات ہوئی اور میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم کل آپ نے ہم سے ایک سوال کیا تھا۔ جس کا جواب ہم نہ دے سکے تھے "عورت کے لئے اس سے بہتر اور کچھ نہیں کہ نہ وہ کسی آدمی پر نظر ڈالے اور نہ کوئی آدمی اس پر نظر ڈالے۔ حضور صلعم نے فرمایا یہ تم کو کس طرح معلوم ہوا میں نے عرض کیا فاطمہ سے حضور صلعم نے فرمایا اس نے بالکل سچ کہا وہ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔ (دار قطنی، حلیہ، ابو نعیم اور بزار نے اسے روایت کیا ہے۔)

"حرف الواو" حرف واوٌ

كتاب الوصية

وصیت کا بیان

(١٤٤٧) عن علی قال قضى محمد ان الدين قبل الوصية و انتم تقرأون الوصية قبل الدين و ان اعيان بنى الام يتوارثون دون بنى العلات. (رواه الطيالسى و احمد و عبدالرزاق و الترمذى و ابويعلىٰ و ابن الجارود و ابن جرير و ابن المنذر و ابن ابى حاتم و الاروقى و ابوالشيخ و الدارقطنى و الحاكم و البيهقى)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ محمد صلعم نے فیصلہ فرمایا کہ قرض وصیت سے پہلے ہے اور تم لوگ وصیت پہلے پڑھتے ہو قرض سے اور بیشک ماں شریک بھائی وارث ہوں گے نہ کہ وہ بھائی جو مختلف ماؤں سے ہوں۔ (طیالسی، احمد، عبد الرزاق، ترمذی، ابو یعلی، ابن جارود، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، اورقی، ابو الشیخ، دار قطنی، حاکم اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٤٤٨) عن على قال مرضت مرضا فعادنى رسول الله فقال هل اوصيت قلت نعم قال كيف اوصيت بمالى كله قال فما تركت بورثتك قلت انهم اغنياء قال اوص بالعشر و اترك سائره لورثتك قلت يا رسول الله انى تركت ورثتى اغنياء

بخير فما زال حتى قال اوص بالثلث و الثلث كثير قال ابو عبدالرحمن السلمی ثم كانوا يستحبون ان يتركوا من الثلث. (رواه ابو الشيخ)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں بیمار پڑا اور رسول اللہ صلعم میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور فرمایا کیا تم نے وصیت کر دی ہے میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا تم نے اپنے کل مال کے لئے کس طرح وصیت کی ہے اور اپنے ورثاء کے لئے کیا چھوڑی میں نے عرض کیا وہ مالدار ہیں۔ حضور صلعم نے فرمایا دسویں حصہ کے لئے وصیت کرو اور باقی چھوڑ دو کل اپنے وارثوں کے لئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اپنے وارثوں کو اچھی طرح مالدار چھوڑا ہے حضور صلعم سے میری بات اسی طرح کی ہوتی رہی حتی کہ آپ نے فرمایا ایک تہائی کے لئے وصیت کرو اور تہائی بھی بہت ہے۔ (ابو عبد الرحمٰن سلمی نے کہا مستحب سمجھا جاتا تھا کہ تہائی ترکہ چھوڑا جائے۔ (ابو الشیخ نے اسے روایت کیا ہے۔)

"حرف الهاء" حرف ہاء

كتاب الهجرتين
ہجرتوں کا بیان

(١٤٤٩) عن علی قال ان النبی صلی الله عليه وسلم قال لجبرئيل من يهاجر معی قال ابو بكر الصديق. (رواه الحاكم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلعم نے جبرئیل سے فرمایا میرے ساتھ کون ہجرت کرے تو انہوں نے کہا ابو بکر صدیق۔ (حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٤٥٠) عن علی قال خرج النبی صلی الله عليه وسلم و خرج ابو بكر معه فلم يامن علی نفسه غيره حتی دخلا الغار. (رواه ابو بكر فی الغيلانيات)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلعم نکلے اور آپ کے ساتھ ابو بکر نکلے اپنے بارے میں حضرت ابو بکر کے علاوہ کسی اور سے مطمئن نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپ دونوں غار میں داخل ہوئے۔ (ابو بکر نے اسے غیلانیات میں روایت کیا ہے۔)

(١٤٥١) عن علی قال لما خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم الی المدینة فی الهجرة امرنی ان اقیم بعده حتی اودی ودائع کانت عنده للناس و انما کان یسمی الامین فاقمت ثلاثا و کنت اظهر ما تغیبت یوما واحدا ثم خرجت فجعلت ابتع طریق رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی قدمت بنی عمربن عوف و رسول الله صلی الله علیه وسلم مقیم فنزلت علی کلثوم بن الهدم و هنالك منزل رسول الله صلی الله علیه وسلم. (رواه ابن سعد)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلعم مدینہ شریف ہجرت کے لئے نکلے تو حضور نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کے جانے کے بعد ٹھہروں تاکہ میں لوگوں کی امانتیں ادا کروں جو آپ کے پاس تھیں اور حضور کا نام امین تھا۔ چنانچہ میں تین روز ٹھہرا اور میں اپنے کو ظاہر کرتا رہا ایک دن بھی میں پوشیدہ نہ ہوا۔ اس کے بعد میں نکلا اور رسول اللہ صلعم جن راستہ سے تشریف لے گئے تھے میں اس راستہ پر چلا یہاں تک کہ میں بنی عمر بن عوف پہنچا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں مقیم تھے میں کلثوم بن ہدم کے گھر اترا اور رسول اللہ صلعم وہیں تشریف رکھتے تھے۔ (ابن سعد نے اسے روایت کیا ہے۔)

"حرف الیاء" "حرف یاء"

کتاب الیمین
قسم کا بیان

(١٤٥٢) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایاکم و الیمین الکاذبة فانها تدع الدیار بلاقع و الکذب کله اثم. (رواه الخطیب)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا "خبردار! تم لوگ جھوٹی قسم سے بچو کیوں کہ وہ سرزمین کو ویران کر دیتی ہے۔ اور جھوٹ سراسر گناہ ہے۔ (خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔)

(١٤٥٣) عن علی قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال انی

نذرت ان انحر ناقتی و کیت و کیت من الشیطان. (رواہ احمد)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا میں نے نذر مانی ہے کہ اپنے اونٹ کی قربانی دوں گا اور ایسا ایسا کروں گا آپ نے فرمایا اونٹ کی قربانی دے دے لیکن یہ تمہارا ایسا ایسا جو ہے یہ شیطان کی طرف سے ہے۔ (احمد نے اسے روایت کیا ہے۔)

(۱٤٥٣) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالجوارح. (رواہ احمد ھذا الحدیث موجود فی کنز العمال فی خاتمة من المتفرقات من قسم الاقوال التی ما ظھر لی من ای باب ھی حتی اکتبھا فی ذلك الباب" و نقلھا ایضا فی ھذہ بمتابعة المصنف جلیل الشان)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جوارح کا عمل پورا ہو گیا۔ (احمد نے اسے روایت کیا ہے اور یہ حدیث کنز العمال میں موجود ہے "متفرقات کے خاتمہ میں ان اقوال کی قسم سے ہے جو کسی بھی باب میں موجود ہیں تا کہ میں اس باب میں اسے لکھدوں اور میں نے جلیل الشان مصنف کی پیروی میں اسے بھی نقل کیا۔)

لقد استراح القلم من تالیف ھذہ المجموعة المبارکة تسوید ھذہ الاحادیث المتبرکة المرویة عن سیدنا و امامنا غیثنا و مغاثنا قبلتنا و سندنا مولانا و مولی الکل المفصوص بنص من کنت مولاہ فعلی مولاہ و مولی الکل المفصوص بفص "لما انتیجتہ و لکن اللہ انتجاہ" باب مدینة العلم سلطان مملکة الحکم مخزن الصدق و الصفا معدن الجود و السخا المنادی بنداء "سلونی عما شئتم" القائل یقول لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا" المتحلی بحلیة "افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ" المزین بخلعة "الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی" الذی توجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بتیجان الرفعة و الکمال حیث قال "انت منی بمنزلة ھارون من موسی ولکن لا نبی بعدی" و قال "انا و علي من نور واحد" مورد آیة التطھیر "انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا" و

منشأ آية التحبيب "و يطعمون الطعام على حبه مسكينا و يتيما و اسيرا" مظهر العجائب و الغرائب تجده عونا لك فى النوائب امير المومنين امام المتقين سيد المسلمين يعسوب المومنين صديق الاكبر فاروق الاعظم صاحب الرأية مقيم الحجة منار الايمان الهادى المهدى نفس الرسل زوج البتول سيف الله و قاضى دين رسول الله اسد الله الغالب سيدنا على ابن ابى طالب كرم الله وجهه الكريم و عليه صلوات و تسليم الذى كناه النبى صلى الله عليه وسلم بأبى تراب و تراب اقدامه كحل البصر لسائر الاصفياء و الاولياء و الاقطاب و الاوتاد و الابدال و العارفين و السالكين قد استخرجت هذه الاحاديث من كتاب عديم المثال "بكنز العمال" فى سنن الاقوال و الافعال للشيخ علاء الدين على المتقى بن حسام الدين الهندى بترتيب جمع الجوامع للحافظ السيوطى كان ترتيب احاديثه على وفق حرف الهجاء فسهل الطريق على الطالبين و صيرها الفقهاء و احسن قول الشيخ البكرى للسيوطى منة على العالمين و للمتقى منة عليه.

اللهم تقبل منى هذا السعى كما تقبلت عن اسلافنا و ارزقنا اتباعه و امتنا فى حبه و حب من يحبه و اجعلنا من المحبين و احشرنا فى زمرتهم تحت لواء سيد المرسلين فى يوم الدين اللهم انت السلام و منك السلام و تباركت يا ذاالجلال و الاكرام "اَللّٰهُمَّ اقْذِفْ فِى قَلْبِى رَجَائِكَ وَ اقْطَعْ رَجَائِى عَمَّنْ سِوَاكَ حَتّٰى لَا اَرْجُوْ اَحَدًا غَيْرَكَ اَللّٰهُمَّ مَا ضَعُفَتْ عَنْهُ قُوَّتِىْ وَ قَصُرَ عَنْهُ عَمَلِىْ وَ لَمْ تَنْتَهِ اِلَيْهِ رَغْبَتِىْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْئَلَتِىْ وَلَمْ يَجْرِ عَلٰى لِسَانِىْ اَللّٰهُمَّ مَا اَعْطَيْتَ اَحَدًا مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْآخِرِيْنَ مِنَ الْيَقِيْنِ فَخُصَّنِىْ بِهٖ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ " اللهم صل على سيدنا و مولانا محمد بعدد من قعد و قام قد فرغت عن تاليفه بطريق حروف الهجاء و أبواب الفقهاء بتاريخ ثلث عشر من شهر ذى الحجة المباركة بيوم الجمعة سنة الف و اربع مأة و اربع من هجرة خاتم النبيين عليه و على اهل بيته سلاما ما دامت السماوات و الارضيين اظن هذا السعى مسعودا انى بدأت فى ثلاث عشر رجب المرجب اليوم الذى جاء در ثمين فى جوف الكعبة اعنى ولد فيه ولد فى بيت "لم يلد" ولد فيه سيدنا على ابن ابى

طالب فی جوف الکعبة المشرفة و قد ختمت هذا الکتاب فی شهر ذی الحجة الحرام شهر فیه اوحی ربه الی النبی صلی الله علیه وسلم "یا ایها الرسول بلغ ما انزل علیك" فخطب نبینا صلی الله علیه وسلم فی حجة الوداع و قال "من کنت مولاه فهذا علی مولاه" فرحب سائر الصحابة رضی الله عنهم سیدنا علیا قائلا " مرحبا یا ابا الحسن صرت مولانا و مولی کل مومن و مومنة" قال الله تعالی: "الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا" هذه جزء الرابع من اجزائی "سیرة العلویة" الموسومة "بالجواهر البهي فی مرویات سیدنا علی عبده المذنب الراجی بشفاعة نبیه صلی الله علیه و آله و سلم یعین الحیدر.

اس مبارک مجموعہ کی تالیف اور ان متبرک احادیث کی تسوید سے آج قلم کو فراغت نصیب ہوئی وہ احادیث مبارکہ جو مروی ہیں ہمارے سردار امام ہمارے فریادرس اور ہمارا قبلہ اور ہماری سند ہمارے اور کل عالم کے مولی جو منصوص ہیں "جس کا میں مولی علی بھی اس کا مولیٰ" کی نص سے اور جو مزین ہیں فرمایان رسالت سے "میں نے علی سے سرگوشی نہیں کہ اللہ نے اس سے سرگوشی کی" مدینہ علم کے باب مملکت حکمت کے سلطان، مخزن صدق و صفا، معدن جود وسخا، جو صدا دینے والے ہیں "جو کچھ بھی پوچھنا ہے وہ مجھ سے پوچھ لو" جن کا فرمان ہے "اگر تمام حجابات اٹھ بھی جائیں تو بھی میرے یقین میں اضافہ نہ ہوگا۔" جو آراستہ ہیں نص قرآنی "جس کے سینہ کو اللہ نے اسلام کے لئے کشادہ کیا اسے اپنے رب کی طرف سے نور ودیعت ہوئی ہے" جو مزین ہیں نص قرآنی کی خلعت سے "آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمتوں کی تم پر تکمیل کر دی" جن کو نبی کریم صلعم نے رفعت کمال کے تاج پہنائے جب کہ فرمایا "تم میرے لئے ایسے ہو جیسے موسی کے لئے ہارون لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں" اور یہ بھی فرمایا "میں اور علی ایک نور سے ہیں" جن کی شان میں آیت تطہیر نازل ہوئی "بے شک اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اے اہل بیت رسول آپ سے کثافت کو دور کر دے اور آپ کو خوب پاک وصاف بنا دے" جو آیہ تحبیب کے منشا ہیں "اور وہ لوگ اس کی محبت میں مسکین اور واسیر کو کھانا کھلاتے ہیں" جو مظہر عجائب وغرائب ہیں جن کو تم مصیبت میں اپنا مددگار پاؤ گے امیر المومنین امام المتقین سید المسلمین یعسوب المومنین صدیق اکبر فاروق اعظم صاحب علم حجہ قائم کرنے ایمان کے مقتدی ہدایت یافتہ

اور ہدایت دینے والے نفس رسول زوج بتول سیف اللہ علی کرم اللہ وجہہ الکریم وعلیہ صلوات و علیہ و تسلیم جن کو نبی کریم صلعم نے ابوتراب سے یاد فرمایا جن کے قدموں کی خاک تمام اصفیاو اولیاء اور اقطاب واوتاد وابدال اور عارفین وسالکین کی آنکھوں کا سرمہ ہے یہ حدیثیں لی گئی ہیں عدیم المثال کتاب ''کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال'' سے جو شیخ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی کی تصنیف ہے جو حافظ سیوطی کی جمع الجوامع کی ترتیب پر ہے۔ احادیث کی ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے ہے اس سے طالبین کو آسانی ہوگی اور اسے فقہاء کے طریقہ پر مرتب کیا گیا ہے۔ شیخ ابوالحسن بکری کا قول ہے سیوطی کا دنیا والوں پر احسان ہے اور متقی کا احسان ان پر ہے۔ بارالہا! میری یہ سعی قبول فرما جس طرح تو نے ہمارے اسلاف کی مساعی کو شرف قبولیت بخشا اور ہم کو ان کی پیروی کی توفیق عطا فرما اور ہم کو ان کی محبت اور ان سے محبت رکھنے والوں کی محبت پر موت عطا فرما۔ ہم کو محبین میں سے بنادے اور بروز حشر ہمارا حشر ان کے زمرہ میں سید المرسلین کے جھنڈے کے نیچے فرما۔ ''اے اللہ تو ہی سلام ہے اور سلام تجھ سے ہی ہے اور اے بزرگی و شرف والے تو پاک ہے۔ اے اللہ میرے دل میں اپنی امید پیدا فرما اور اپنے ماسوا سے میری امیدیں منقطع فرمادے تاکہ میں علاوہ تیری ذات کے اور کسی سے امید نہ رکھوں۔ اے اللہ میری قوتیں جو ہیں وہ کمزور ہیں اور میرا عمل قاصر ہے اور میری آرزوؤں کی انتہا نہیں ہے، مسئلہ کا کوئی حل نہیں وہ میری زبان پر جاری نہیں ہوتا۔ اے اللہ یقین کی جس دولت سے تو نے سرفراز فرمایا ہے مجھے بھی اے رب العالمین اسی یقین سے مخصوص فرما''۔ اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار ہمارے مولی محمد صلعم پر اس تعداد کے اعتبار سے جس پر لوگوں نے قعود و قیام کیا[1]۔ اس کی تالیف جو کہ حروف تہجی کے حساب سے فقہی ابواب کے مطابق ہے منگل کے روز ۱۳ر ذی

---

[1] یہ دعائے حسنی کہلاتی ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ تاریخ الخلفاء میں فرماتے ہیں ایک بار امیر معاویہ نے حضرت امام حسنؓ کو وظیفہ ماہانہ نہ بھیجا چونکہ یہ حضرات جود و سخا کا سرچشمہ تھے۔ لہذا ناداری کی حالت میں ارادہ فرمایا کہ امیر شام کو خط لکھیں کاغذ اور قلم منگایا لیکن خیال آیا کہ دنیاوی ضرورت کے لئے دنیاوی بادشاہ کو خط لکھنا شان امامت کے شایان نہیں۔ اسی عالم میں سو گئے خواب میں نانا کی زیارت ہوئی۔ حضور صلعم نے فرمایا ''اے حسنؓ تم نے بہت اچھا کیا کہ معاویہ کو خط نہ لکھا یہ دعا پڑھ لیا کرو ''اللھم اقذف الخ'' بیدار ہونے کے بعد امام عالی مقام نے دیکھا کہ امیر شام کا ہرکارہ وظیفہ لے کر آگیا۔ امام سیوطی فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ دعا پڑھے گا اللہ محمد صلعم اور آل محمد صلعم کے صدقہ میں اس کی دعا قبول فرمائے گا۔

عین الحمید رحشرہ اللہ فی زمرۃ موالی القنبرؒ

الحجہ ۱۴۴۰ھ ہجرت بنوی صلعم کو میں فارغ ہوا آپ پر اور آپ کے مقدس اہل بیت پر سلام ہو اس تعداد کے اعتبار سے کہ قعود و قیام کیا لوگوں نے۔ میں اپنی اس کاوش کو مبارک خیال کرتا ہوں کہ ۱۳ ار رجب کو شروع ہوئی وہ مبارک دن جس دن جوف کعبہ میں ایک انمول موتی آیا یعنی درخانہ لم یلد ولد پیدا شد، اسی روز ہمارے آقا علی ابن ابی طالب کعبہ مشرفہ میں پیدا ہوئے اور اس کا اختتام ذی الحجہ کے مہینے میں ہوا ایک ایسا مہینہ جس میں اللہ تعالیٰ نے نبی صلعم پر وحی بھیجی "اے رسول اللہ صلعم لوگوں تک وہ بات پہنچا دیجئے جو ہم نے آپ پر نازل کی اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنی تمام امت کو حجۃ الوداع کے موقع پر غدیر خم میں جمع فرمایا اور فرمایا "جس کا میں مولی علی بھی اس کے مولی" تب تمام صحابہ کرام نے سیدنا علی کو یہ کہہ کر مبارکبادی "اے ابوالحسن مبارک ہو آج سے تم ہم سب کے اور ہر مومن مرد و عورت کے مولیٰ ہو گئے۔" اللہ تعالیٰ کلام مجید میں فرماتا ہے "آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمتوں کی تکمیل کر دی اور دین اسلام کو تمہارے لئے مرضی کر دیا"۔ یہ سیرت علویہ کی چوتھی جلد ہے جس کا نام "المقصد الجلی فی مسند العلیؒ" ہے۔

عبدہ المذنب عین الحیدر